سلسلۂ کتابت حسبِ وبہ سرپرستی اعلیٰحضرت حضورِ عالی مقام نظام خلد اللہ ملکہ

مَن عَشِقَ وَعَفَّ فَمَاتَ فَهُوَ شَهِيدٌ

خطابِ ایں کتابِ ہشتی بہر

دُولرانی خضر خاں نامزد دہر

مثنوی

دُوَلرانی خضرخاں

حضرت امیر خسرو دہلوی

بہ تصحیح و تنقید جناب مولانا رشید احمد صاحب سالم انصاری

باہتمام محمد مقتدیٰ خاں شروانی

مطبع انسٹیٹیوٹ علیگڈھ میں طبع ہوئی

سنہ ۱۳۳۶ھ
سنہ ۱۹۱۷ء

انتساب

یہ سلسلہ نہایت فخر و مباہات کے ساتھ حسب اجازت
اعلیحضرت بندگان عالی متعالی ہز ہائنس آصف جاہ
مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
نواب میر سر عثمان علی خاں بہادر
فتح جنگ جی سی ایس آئی، جی سی بی خلد اللہ
ملکہ و سلطانہ و ادام اقبالہ کے نام نامی و اسم
گرامی کے ساتھ منسوب و معنون کیا جاتا ہے۔

فہرستِ مضامین

صفحہ

مقدمہ

صفحہ

صفحہ

متن

صفحہ

صفحہ

صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرْ

مقدّمہ

مثنوی دَولرانی خضر خاں جو حضرت امیر خسرو کی مثنویوں میں نہایت اہم اور دلچسپ کتاب ہے اور جو چند صدیوں سے ادبی دنیا میں عشیقہ کے نام سے زیادہ تر مشہور ہو گئی ہے اُس کی تصحیح وتنقیح کی خدمت عالیجناب نواب حاجی محمد اسحٰق خاں صاحب بہادر کے حکم سے خاکسار نے اپنی حیثیت اور لیاقت کے مطابق انجام دی یہ کام اگرچہ نہایت دشوار تھا اور میری بے سروسامانی اور بے بضاعتی کے علاوہ سخت حوصلہ شکن اور صبر آزما مشکلات اس دشوار گزار راہ میں متواتر حائل ہوتی رہیں لیکن خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محض اُس کے فضل وکرم اور اُسی کی تائید وتوفیق سے یہ کام اختتام کو پہنچا اور وہ وقت آیا کہ میں اُس کی نسبت چند لفظ بطور مقدمہ وتمہید کے ناظرین کی خدمت عالی میں عرض کروں۔

ترتیب وتصحیح کلیاتِ خسروی کا کام اس قدر مہتم بالشان تھا کہ ہمارے مستند

ومسلم الثبوت علما و اُدبا کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے کمربستہ ہوتی اور ملک کے علم دوست اور صاحب ذوق اشخاص اپنی پوری قوّت کے ساتھ ان کی تائید کرتے اس لئے کہ حضرت امیر کے کلام پر قریباً سات صدیاں گزر چکی ہیں جن میں طرح طرح کے شور وفتن اور بڑے بڑے سیاسی انقلابات ہندوستان کے علمی و ادبی مرکزوں میں مسلسل پیش آتے رہے ہیں۔ اس قسم کی عام شورشوں میں علوم وفنون کی تباہی، کتابوں اور کتب خانوں کی بربادی ایک لازمی بات ہوتی ہی۔ علاوہ ازیں اس طویل زمانہ میں حضرت امیر کا کلام بوجہ عام مقبولیت کے کثرت سے نقل در نقل ہو کر بالکل مسخ ہوگیا ہی۔ جاہل کاتبوں اور نااہل مصحوں کے تصرّفات نے اس کو ناقابل فہم بنا دیا ہی

ہرگز از چنگیز خاں بر عالَم صورت نرفت

آں ستم کز کاتباں بر اہلِ معنی می رود

ایک کتاب کے مختلف نسخوں کا جب باہم مقابلہ کیا جاتا ہی تو وہ اکثر اہم غلطیوں میں متفق نظر آتے ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ باوجود کافی تلاش اور جستجو کے جو عالیجناب نواب صاحب بہادر چار سال سے فرما رہے ہیں اب تک کوئی نسخہ کسی کتاب کا دَورِ مغلیہ سے اوپر کا دستیاب نہیں ہو سکا۔ ان حالات کی بنا پر سخت ضرورت تھی کہ ناقدانِ بصیر کی ایک جماعت اس کام کو اپنے ہاتھوں میں لیتی۔ لیکن نہایت افسوس ہی کہ اس کام کے شروع ہوتے ہی شمس العلما خواجہ الطاف حسین حالی، شمس العلما مولانا شبلی نعمانی، خواجہ عزیز الدین عزیز لکھنوی، مولانا عبدالغنی خاں صاحب غنی فرخ آبادی جو آسمان علم وفضل کے آفتاب

و ماہتاب تھے یکے بعد دیگرے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے رہگرای عالم جاودانی ہو گئے اور اس قحط الرّجال کی وجہ سے جو ایک عرصہ سے ہماری قوم میں پایا جاتا ہی تنزل کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ اس خاکسار ہیچمیرز کو اس کام میں شرکت کی عزت دی گئی جیساکہ حضرت امیر خسروؒ نے فرمایا ہی ؎

چو رو اندر غروب آورد خورشید زند سیّارہ لافِ ملکِ جاوید
چو شب بیارہ شد در ابر نایاب چراغ دشت گردد کرمِ شب تاب
چو شمعِ ماہ را کم شد زبانہ بخورشیدی نشیند شمعِ خانہ

مدرستہ العلوم علی گڑھ، حبیب گنج، حیدرآباد دکن، رامپور، بانکی پور، کلکتہ اور دہلی کے نسخوں سے مقابلہ ہو کر یہ نسخہ مُرتّب ہوا ہی۔ علی گڑھ کا پہلا نسخہ (جو غالباً سر سیّد مرحوم و مغفور کا نقل کرایا ہوا ہی اور اچھا مکمل نسخہ ہے) موجودہ ایڈیشن کی بُنیاد قرار دیا گیا اس نسخہ کی نقل لے کر سب سے پہلا مقابلہ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن کے نسخہ سے (جو غالباً دسویں صدی کا لکھا ہوا تھا) دفترِ نقل میں کرایا گیا۔ اس کے بعد میں نے رامپور پہنچکر وہاں کے تین نسخوں سے مقابلہ کیا۔ منشی سید محمدؐ صاحب ملازم کتب خانہ رامپور جو ادب فارسی میں نہایت قابل شخص ہیں اور مشاہیر شعراءِ عجم کے کلام پر ان کو کافی عبور حاصل ہے اس مقابلہ میں میرے ساتھ شریک تھے منشی صاحب ممدوح کا حصّہ اس مقابلہ میں سوائے شاذ و نادر صورتوں کے ہمیشہ قرات رہا ہی۔ جناب حافظ احمدؐ علی خاں صاحب شوق سپرنٹنڈنٹ کارخانجات و اعلیٰ افسر کتب خانہ کی عنایتِ خاص و اجازت سے منشی صاحب

ممدوح کی معیت کی عزت مجھکو حاصل ہوئی تھی۔ رامپور کے دو نسخے یعنی ر و ر۲ تو صحت کے اعتبار سے محض معمولی تھے لیکن تیسرا نسخہ یعنی ر۳ اچھّا تھا یہ نسخہ نہایت پیچدار خط شفیعا میں لکھا ہوا ہی۔ نقطے سوائے چند موقع کے تمام کتاب میں مطلق نہیں دئے گئے۔ اور پھر اُس پر طُرّہ یہ کہ کتاب کرم خوردہ اور پیوندکار تھی جس کا پڑھنا دشوار تھا خاتمہ پر کاتب نے اپنا نام دُرگا پرشاد المتخلص بہ عاشق اور سنہ کتابت ۱۲۱۱ ہجری لکھا ہی اس نسخہ کی صحت میں کافی اہتمام ہوا ہے مگر بعض مقامات میں بطور ایجاد بندہ تصرّفات[۱] بھی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ اختلافات سے ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مشکل اشعار پر کہیں کہیں حواشی بھی لکھّے ہیں جو اکثر معقول ہیں اور خاتمہ کے آخر میں لکھا ہی: "در مقابلۂ ایں بسیار محنتہا کشیدم تا بر وفق دلخواہ صحیح کردم"۔ انھیں رامپوری نسخوں کے ساتھ ساتھ حبیب گنج کے نسخہ سے بھی جس کا اصطلاحی نام حج ہی اور نیز مدرستہ العلوم علی گڑھ کے دوسرے نسخہ سے بھی جو حال میں خریدا گیا تھا اور جس کا نام ع۲ ہی مقابلہ میں وقتاً فوقتاً مدد لی گئی یہ دونوں نسخے محض معمولی ہیں اور ان میں کوئی قابل ذکر بات نہیں معلوم ہوتی۔

مقابلہ و تصیح کا کام یہاں تک پہنچا تھا کہ تصانیف خسروی کی تلاش و جستجو کے سلسلہ میں مجھکو بہار و بنگال کا سفر پیش آگیا۔ حضور نواب صاحب کے حکم کے مطابق میں نے بہ صفحے

---

[۱] مثلاً اِس شعر میں

بد بیاری کہ بکیس مُردو بدحال   بداں موری کہ در رہ گشت پامال

مصحح نے بجائے لفظ مور کے لفظ کو ربنا کر اپنی دانست میں تصیح کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہی۔ کیونکہ اس نے سمجھا کہ بیمار کے مقابلہ میں کور کا لفظ زیادہ مناسب اور موزوں ہی۔ مگر یہ بات اُس غریب کو معلوم نہیں تھی کہ حضرت امیر خسرو بعض اوقات لفظوں کے اجزاے بھی تناسب قایم کر دیتے ہیں اور اس شعر میں ایسا ہی ہوا ہی۔ لفظ بیمار کا ایک جزو مار ہی جس کے مقابلہ میں لفظ مور لایا گیا ہی اور مار و مور کا تقابل بالکل عام ہے"

مسودے کے درست کرکے اور اُن کے اختلافات کو ترتیب دے کر مطبع کو سپرد کر دئے تاکہ کتابت کا سلسلہ شروع کیا جائے یہ مسودہ ۱۹ مطبوعہ صفحات میں ختم ہوا ہی۔ اس حصہ میں صرف وہی اختلافات دکھلائے جاسکے ہیں جو مندرجہُ بالا نسخوں کے مقابلہ میں پائے گئے۔ بانکی پور و کلکتہ وغیرہ کے نسخوں کا حوالہ ان ۱۹ صفحات میں ناظرین نہ پائیں گے مگر شاذ و نادر جو شاید کاپیوں یا پُردفوں کی صحت کے اثنا میں اضافہ ہوا ہو گا۔

بانکی پور پہنچکر میں نے باقی مسودہ کو وہاں کے نسخہ سے مقابلہ کیا۔ سید سعادت علی خاں صاحب نے جو ہمارے اسکول کے ایک نہایت لایق فایق اور ہر دلعزیز مُعلّم ہیں اور جو اتفاقاً اُس وقت وہاں تشریف فرما تھے اس مقابلہ میں مجھکو بہت قیمتی مدد دی۔ بانکی پور کا یہ نسخہ ظاہری تکلفات اور تاریخی اعتبار سے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نواب شہاب الدین احمدؒ خاں گورنر صوبہُ گجرات کی فرمایش سے ۹۹۵ھ میں بمقام احمدؔ آباد تیار ہوا اور میر محمدؐ شریف وقوعی نیشاپوری نے نواب ممدوح کے حکم سے اس کی تصحیح کی جیساکہ خاتمہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی:۔

حُسب فرمودہُ عالی حضرت فلک منقبت کیوان رفعت خان بالطف و احسان شہاب الدین احمد خاں الحسنی ارقاہ اللہ علیٰ مدارج العزو العلےٰ و اوصل عوائدہ فوائدہ الی اہل الصداقۃ والولا در بلدہُ طیبہ احمدؔ آباد بتاریخ ۲۴ شہر ذیحجہ ۹۹۵ھ باتمام رسیدہ مقابلہ این نسخہ شریفہ حسب الامر نواب مستطاب نامدار عالم مدار عدالت شعار شہاب ثاقب آسمان جاہ و جلال اختر فرخندہ بخت اوج دولت و اقبال ادام اللہ تعالیٰ ظلال اشفاقہ و احسانہ علیٰ مفارق المسلمین

الیٰ یوم آلا مال درخدمت سیادت ونقابت وشرافت انتباہ فضیلت دستگاہ فصاحت وبلاغت شعار میر محمد شریف وقوعی باتمام رسید سابع[1] عشر شہر سنہ مذکورہ۔ وانا الآثن بمولاہ الآیس عماسواہ حسین بن علی الحسینی۔"

لیکن افسوس ہی کہ صحت کے اعتبار سے یہ نسخہ بھی کچھ بہتر ثابت نہیں ہوا اور خدا بخش لائبریری کی مطبوعہ فہرست کو دیکھکر جو خوش آیندہ توقعات میں نے باندھی تھیں ان میں یاس سخت مایوسی ہوئی۔ شروع شروع میں کچھ نشانات تصحیح کے معلومات ہوتے ہیں لیکن آخر میں تو تغلیط کی نوبت پہنچ گئی ہی۔

کلکتہ میں تین نسخے میری نظر سے گزرے جن میں سے ایک نسخہ جس کا نام کل ہی امپیریل لائبریری میں ہی یہ نہایت ناقص اور غلط ہی۔ دو نسخے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں ہیں ایک کا نام کا ہی یہ نسخہ نہایت پر تکلف اور خوشخط ہے مگر صحت کے لحاظ سے معمولی ہے دوسرا نسخہ جس کا نام ک ہی کافی بدخط اور شکستہ حالت میں ہی البتہ اس کی صحت جیسا کہ حاشیہ کے نشانات سے معلوم ہوتا ہی کسی قابل شخص نے کی ہی۔ حواشی بھی کہیں کہیں لکھے ہیں جو معقول ہیں ان نسخوں کے ساتھ سرسری مقابلہ کیا گیا لیکن مشتبہ اشعار کو نہایت تدقیق کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکر ہے کہ یہ محنت بالکل ضایع نہیں گئی۔ آخر میں جبکہ کتابت اور ترتیب اختلافات کا بہت سا کام ختم ہو چکا تھا دو نسخے اور دستیاب ہوئے ایک نسخہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس حبیب گنج نے عطا فرمایا جس کا نام ح[2] ہے

---

[1] یہ لفظ اصل میں مشکوک ہی بظاہر سابع معلوم ہوتا ہے ممکن ہی کہ تاسع ہو

اور دوسرا ہارڈنگ لائبریری دہلی سے آیا جس کا اصطلاحی نام د ہے ان میں سے بھی حتی الوسع مدد لی گئی۔ یہ دونوں نسخے صحت کے لحاظ سے بھی اچھے تھے۔ اگرچہ اوّل الذکر میں متعدد جگہ اوراق کم تھے اور اشعار بھی جابجا چھوٹے ہوئے تھے۔ ان نسخوں کے علاوہ فرہنگ جہانگیری، فرہنگ رشیدی، منتخب التواریخ بدایونی، گلستان ہند اور تاریخ فرشتہ سے بھی کہیں کہیں مدد لی گئی ہے جن میں اس مثنوی کے اشعار بطور استشہاد کے نقل کئے گئے ہیں۔

کسی کتاب کو بارہ قلمی نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد جائز طور پر یہ توقع ہو سکتی ہے کہ کتاب تمام اسقام اور اغلاط سے بالکل پاک و صاف ہو گئی ہو گی مگر مجھے افسوس کے ساتھ یہ عرض دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ حالت میں اس کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اور باوجود محنت اور کوشش کے جو حتی المقدور میں نے تصحیح و مقابلہ میں کی ہے ایک خاصی تعداد مشتبہ اشعار کی باقی رہ گئی جو مجھ سے حل نہیں ہو سکے۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ قلمی نسخے اگرچہ صورت میں، سیرت میں، خط میں، زمانۂ کتابت میں مختلف ہیں لیکن جہاں جہاں اہم اور سخت قسم کی غلطیاں ہیں وہاں یہ سب نسخے بلا کسی استثنا کے متفق ہو جاتے ہیں اور اگر کہیں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے تو وہ اختلاف نہ تو خود صحیح ہوتا ہے اور نہ صحت کی طرف رہبری کرنے والا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک یہ تمام نسخے ایک ہی خاندان کے ہیں جن میں شرافت اور اصالت کا جوہر بہت ہی کم باقی رہ گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو غلطیاں کاتبوں کے سہو اور مصححوں کے تصرفات سے زمانۂ مابعد میں واقع ہوئی تھیں

مجھکو کافی اعتماد ہے کہ ان سے ہمارا یہ نسخہ بالکل پاک و صاف ہوگیا لیکن جو غلطیاں کہ ان کو اپنے مورث اعلیٰ سے پہنچی ہیں اور جو نسلاً بعد نسلٍ اولاد و احفاد میں منتقل ہوتی رہی ہیں ان کا دفعیہ کافی طور پر نہیں ہوسکا۔ اگر کبھی دوسرے خاندان کا کوئی نسخہ مل گیا تو اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ اصلی غلطیاں بھی رفع ہوجائیں گی۔

مثنوی کا نام | اس مثنوی کا نام ان متاخر صدیوں میں زیادہ تر مشہور عشیقہ ہے یورپین مستشرقوں نے بھی اپنی فہرستوں میں زیادہ تر یہی نام لکھا ہے اکثر مورخین بھی جب اس کتاب کا حوالہ دیتے ہیں تو یہی نام لکھتے ہیں عشقیہ، عاشقیہ اور عاشیقہ نام جو بعض نسخوں میں پائے جاتے ہیں وہ صرف عشیقہ کی تصحیف ہے محمد قاسم فرشتہ اپنی مشہور تاریخ میں جہاں کہیں اس کتاب کا حوالہ دیتا ہے تو اُس کا نام خضر خانی و دولدی رانی لکھتا ہے۔ نسخہ د میں کتاب کا نام سرورق پر صحیفۂ عشق لکھا ہے جو غالباً عنوانِ کتاب سے ماخوذ ہے۔ راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار نے اپنی کتاب گلستانِ ہند میں کہیں صرف خضر خانی اور کہیں خضر خانی دولرانی اور خضر خانی و دولرانی لکھا ہے بعض تحریروں میں اس کتاب کا نام آغاز عشق اور منشور شاہی بھی دیکھا گیا ہے آخر الذکر نام غالباً خاتمہ کے اس شعر سے ماخوذ ہے ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی
بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی

ان تمام ناموں کو بمنزلۂ عرفِ عام کے سمجھنا چاہیئے جو لوگوں کی زبانوں پر بوجہ اپنی سُبکی اور خفت کے جاری ہوگئے ہیں کتاب کا اصلی نام جو مصنفِ علاّم نے تجویز فرمایا ہے

دولرانی خضر خاں ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد | فلک در ظلِّ ایں ہر دو علم شد
خطاب ایں کتابِ عاشقی بہر | دولرانی خضر خاں ماند در دہر
مبارک نقشِ ایں حرفِ ورق مال | بد و معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکہ اندر کامرانی | خضر خانا تو دولتہا برانی
دگر چوں لیلی و مجنوں بترتیب | دولرانی خضر خاں کرد ترکیب
چو بود ایں نام محتاجِ بیانے | بیاں کردن نمیدار د زیانے

ان اشعار میں حضرت امیر نے کتاب کا نام مع وجہ تسمیہ صاف طور پر بتا دیا ہے اس لئے اسی کو اصلی نام سمجھنا چاہیئے۔

سببِ نظمِ کتاب | اس مثنوی میں شاہزادہ خضر خاں اور راجہ کرن والی گجرات کی بیٹی دیولدی کی عشق و محبت کی تاریخی داستان ہے جو خود خضر خاں کی فرمایش سے نظم کی گئی ہے۔ اور چونکہ ان ہندی الفاظ کا فارسی ترکیبوں کے ساتھ چسپاں ہونا دشوار تھا اس لئے حضرت امیر خسروؒ نے تعریب و تفریس کا عمل کر کے اس کو دولرانی بنا لیا ہے

اس کے سبب تالیف میں حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ ایک نہایت ہی متبرک روز تھا جبکہ شاہزادہ خضر خاں نے مجھکو بلایا اور باوجود باشاہی شان و شکوہ کے میری خیر اندیشی کے صلہ میں میری مزاج پرسی کی اور تواضع اور فروتنی کا اظہار فرمایا اور مجھکو اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا اور اس مثنوی کے نظم کرنے کی فرمایش کی ؎

مبارک بامدادے کاختر روز | شد از نور مبارک گیتی افروز
رسید اقبالِ پیشانی کشادہ | کلہ بالائے پیشانی نہادہ
دلم را گفت کاحسنت اے جوان بخت | کہ بر گردوں زدی اندیشہ را تخت
چہ گنج ست ایں کہ دادت خازنِ غیب | کہ در پشت نگوں کرد آسمان جیب
بفردوس ار زلالِ جاودان ست | زبانِ کلکت آں را ناودان ست
نماند از بس کہ دادندت بسینہ | کواکب را متاعے در خزینہ
بشارت میدہم کز پردۂ راز | دَرے کردہ ست دولت بہر تو باز
خضر دی مژدۂ دادہ ست جانی | خضر خاں را بآبِ زندگانی
نہ آں آبے کز اں اسکندرِ روم | نہ بُد چوں آب خورد ش باند محروم
از اں شربت کہ آمد زاہلِ گفتار | بعہدِ دوّم اسکندر پدیدار
چنیں دانم کہ آں گویندۂ چُست | تو ئی واں آب حیواں گفتۂ تست
رواں کن چشمۂ خود را بدانسوے | کہ ہست ایں چشمہ را زاں تشنہ زہ جوے
زہی بخت ار چناں فرخ نہالے | ز جوئے خاطرت نو شد زلالے

حضرت امیر شاہزادہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دربار کا جاہ وجلال اور شان و شکوہ کا نقشہ حسب ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں ؎

مرا کاقبال خواند ایں مژدہ در گوش | زشادی پائے خود کردم فراموش
زہمت ساختم رخشِ فلک گام | بیک گنبد رسیدم بر نہم بام

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج | بہمراہی شدہ بامن دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جُستم | چو گل بر چشمۂ اُمید رُستم
مُعلّا حضرتی دیدم فلک سائے | ملک صف بستہ وانجم صف آرائے
فلک بر کرُسیِ بخشش نشاندہ | سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغِ جبہہ نور افگندہ تا دُور | چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشمِ من دراں خورشید شد گرم | چو موم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم | کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم | دُعائے سوے مسند در دمیدم
بروے سروراں چیدۂ ملک | بابرو در حدیث آں دیدۂ ملک
دراں ابرو۔ دو چشمِ بندہ خسرو | چو چشمِ عید جویاں در مہِ نو
بہر کاں ماہِ نو خم گشت ناگاہ | مبارک باد گفتش خواجہ و شاہ
مرا باآں شکوہِ پادشاہی | بپرسش داد مُزدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جم نگیں را | تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم داد احترامے | کہ دولت گفت بختم را سلامے

خضر خاں اپنا درد و سوز بیان کر کے قصہّ کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا ہے

چو گفت ایں بس نوازش کرد فرمود | کہ اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوے تر | ز کلکت یک شبہ صد کانِ گوہر

مرا در سر ز سودائے جوانی | خیالے ہست زاں گو نہ کہ دانی
دلے دارم اسیرِ فتنہ جائے | مُسلسل گشتہ در بندِ بلائے
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز | شبم در قصۂ لیلیٰ شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ | کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم | ولیکن آب خوش خوردن نیارم
اگرچہ عالمست ایں دل دریں گل | دو عالم غم کجا گنجد دریں دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ | بچہرہ نقش بستم ز اشکِ گلرنگ
ز تو خواہم کہ ایں افسانۂ راز | کہ کرد از رخنہائے سینہ در باز
چناں سنجی ز بہر ایں دلِ تنگ | کہ در میزانِ دلہا کم شود سنگ
دلِ مُردہ حیات از سر پذیرد | وگر کس زندہ دل باشد بمیرد
بود گاہِ غم و اندیشہ یارے | مُرادِ عالمے را غمگسارے

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ خضر خاں کے اشارہ سے ایک کنیز نے قصّہ کا مسودہ لاکر میرے حوالہ کیا۔ جب اُس مسودہ پر میری نظر پڑی تو فوراً میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے اس حقیر خدمت کے انجام دینے کا شاہزادہ سے وعدہ کر لیا اور اُس مسودہ کو لے کر اپنے مکان کو واپس آیا اور فوراً اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کر دیا۔

بفرمودا نگہے کاں نامۂ درد | نہانی محرمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگر تاب | کشاد از دیدۂ من در زماں آب

شدم بس سربلند از خدمتِ پست | نمودم رجعت ایں دیباچہ بردست
من وزیں پس طرازِ ایں معانی | سوادِ حرف و سودائے نہانی

حضرت امیر خسرو ان تمام واقعات کو بیان کرکے فرماتے ہیں کہ اگر اجل نے مہلت دی اور کوئی آسمانی آفت اس میں حائل نہ ہوگئی تو جہاں تک میرے امکان میں ہے اپنا پورا زورِ طبّاعی اس مثنوی میں صرف کروں گا ؎

کنوں گر در بقا باشد درنگے | ق | بریں شیشہ نبارد چرخ سنگے
زبخششہا کہ من در سینہ دارم | بریزم ہر چہ در گنجینہ دارم
بہنجارے نگارم نقشِ ایں درج | کہ چوں آبِ رواں گوہر شود خرج
نہ لافم بیش ازیں ناکردہ ترتیب | کہ گُل نارستہ نتواں گفتن از طیب
چو آید نقشِ ایں دیبا بپایاں | بیابد خود برے کش ہست شایاں
خدا عمرم ببخشد تا بدانگاہ | کہ از گلگونہ بیروں آید ایں ماہ
چو ہیئت گرم گردم جلوہ سازش | کم از شہرے نباشد نرخِ نازش
ز شاہی کوست ایں بُت را و فاجوے | توانم خواست لائد ہدیۂ روے
خدایا دہ فراغ و زندگانی | کہ بینم ایں صنم را در جوانی
چو شد پرورده ز آبِ خضر جانش | سپارم در کنارِ خضر خانش
کز آبِ لطف آں خضرِ زمانہ | بسر سبزی بماند جاودانہ

زمانۂ تصنیف | راجہ دُرگا پرشاد صاحب تعلقہ دار سندیلہ اپنی تاریخ گلستانِ ہند

دفتر دوم صفحہ ۴۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب سلطان علاء الدین کو یہ خبر پہنچی کہ خضر خاں دولرانی کے عشق میں اس قدر دیوانہ ہو رہا ہے کہ لکھنے پڑھنے کی طرف اُس کو مطلق توجہ نہیں رہی تو اُس نے حکم دیا کہ دونوں جدا کر دئے جائیں یہ جُدائی دونوں پر بہت شاق گذری اور اُسی جوش وخروش میں خضر خاں نے امیر خسرو کو بُلا کر اس مثنوی کے لکھنے کی فرمایش کی۔ اس فصل میں چند اشعار ایسے موجود ہیں جن سے اس قسم کا شبہ ہو سکتا ہے مثلاً خضر خان کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

مرا در سر ز سودائے جوانی ۔۔۔ خیالے ہست زانگونہ کہ دانی
ہمہ روزم چو مجنوں ماندہ در سوز ۔۔۔ شبم در قصۂ لیلی شود روز
شدم گم در بیابانے بناگاہ ۔۔۔ کہ آنجا خضر اوّل گم کند راہ
من آں خضرم کہ آبِ خضر دارم ۔۔۔ ولیکن آب خوش خوردن نیارم

غالباً راجہ صاحب نے انھیں اشعار سے یہ واقعہ استنباط فرمایا ہی مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا اس لئے کہ حضرت امیر خسرو نے اس کتاب کے خاتمہ میں صاف طور پر لکھا ہی کہ چھ ذوالقعدہ ۷۱۵ ہجری کو یہ مثنوی تمام ہوئی اور اس کی تصنیف میں چار مہینے اور چند روز صرف ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی ۔۔۔ بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے ۔۔۔ فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
جمال آراست ایں ماہِ دل افروز ۔۔۔ ز ذوالقعدہ دوم حرف و سوم روز

مؤرخ چوں شمارِ سالِ وے کرد | عطارد بر سرِ ذوالقعدہ ہے کرد
وگرتاریخ بکشایند زابجد | زہجرت پانزدہ گیرند ہفصد ۷۱۵

اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ غالباً اَواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں خضر خاں کی طرف سے یہ فرمایش ہوئی اور حضرت امیر خسروؒ نے اس مثنوی کو نظم کرنا شروع کیا اور خضر خاں اور دولرانی کے جُدا کرنے کا واقعہ جس کو راجہ صاحب ممدوح نے بناءِ تصنیفِ مثنوی قرار دیا ہی ۷۱۱ھ سے پہلے کا ہی۔ خضر خاں کی پہلی شادی کا حال (جو اُس کے ماموں الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوئی ہی) حضرت امیر خسروؒ نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہی۔ ۲۳ رمضان المبارک روز چہارشنبہ ۷۱۱ھ ہجری کو ساعت سعید میں جو مُنجّموں کے مشورہ سے قرار پائی تھی عقد نکاح کی رسم عمل میں آئی اور غرۂ ذیحجہ روز یکشنبہ کو معمولی رسموں کے ساتھ دُلہن رُخصت ہوئی۔ دوسری شادی جو دولرانی کے ساتھ ہوئی اُس میں کوئی دُھوم دھام نہیں کی گئی۔ بلکہ گھر کے چند آدمی جمع ہوگئے اور ان کے سامنے نکاح پڑھ دیا گیا اس نکاح کی تاریخ حضرت امیر نے نہیں لکھی اور نہ کسی تاریخ میں اس کی تصریح کی گئی ہی۔ غالباً ۷۱۳ھ ہجری میں یہ نکاح ہوا ہی۔ پس ظاہر ہے کہ اس عقد سے پہلے یہ واقعہ اس قابل نہ تھا کہ خضر خاں اُس کا مسودہ تیار کرکے امیر خسرو سے اُس کے نظم کرنے کی فرمایش کرتا اور امیر خسرو اُس کو نظم فرمانا شروع کرتے۔ اس لئے میرے نزدیک صحیح یہ ہی کہ اَواخر جمادی الآخر یا اوائل رجب ۷۱۵ھ ہجری میں اس مثنوی کی نظم شروع ہوکر ۶ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ ہجری کو تمام ہوئی جیسا کہ خود حضرت امیر خسروؒ نے خاتمۂ کتاب میں

تصریح کی ہے۔

اس مثنوی کی صرف ایک داستان ایسی ہے جو ۷۱۵ھ کے بہت بعد میں لکھی گئی ہے اور وہ خضر خاں وغیرہ کے قتل کا واقعہ ہے۔ اس کی نسبت امیر صاحب خاتمہ میں لکھتے ہیں کہ خضر خاں وغیرہ کے واقعۂ شہادت کے بعد میں نے ۳۱۹ اشعار کا اس مثنوی میں اور اضافہ کیا۔ اور مثنوی کے کُل اشعار اس وقت ۴۵۱۹ ہو گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں ؎

دگر دانندہ پرسد بیت چند ست ق درین نامہ کہ از عشق ارجمند ست

بصد خوبی نشاند بر دل و جاں غمِ خوب دِ دولرانی خضر خاں

چو بر بالا کشند ایں پردہ را کس چہار الف ست و دو بیت ایں قدر بس

پس از خونِ شہیدانِ پُر اندوہ نوشتم سہ صد و زاں پس دَہ و نُہ

دگر بر راستی خواہی گواخاست شہیدانیک گواہی میدہد راست

دگر زیر و زبر گردند ہمہ چہار الف ست و پانصد بانہ و دہ

اِن اشعار سے ثابت ہوتا ہے کہ اضافہ سے پیشتر مثنوی کے اشعار کی تعداد ۴۲۰۰ تھی لیکن خضر خاں اور شادی خاں اور شہاب الدین عمر کے واقعۂ قتل کے بعد ۳۱۹ اشعار کا اس میں اور اضافہ ہوا اور کُل تعداد اشعار کی ۴۵۱۹ ہو گئی۔ میں نے اس داستان کے اشعار کو شمار کیا ہے۔ اس وقت ۳۱۷ شعر ہیں جن میں سے صفحہ ۲۷۰ کا تیسرا شعر ایسا ہے جو صرف بعض نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر نسخوں میں موجود نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ یہ

الحاقی ہو اگرچہ اُس کی ساخت اور بندشوں میں حضرت امیرخسرو کا خالص رنگ صاف صاف نمایاں ہو رہا ہے۔ پس اگر یہ شعر الحاقی سمجھا جائے تو داستان کے اشعار کی تعداد ۱۳۱۶ رہتی ہے اور اگر اس میں مندرجۂ بالا اشعار کے آخری تین شعر جو بلا شبہ بعد میں لکھے گئے ہیں شامل کئے جاویں تو اضافہ شدہ اشعار کی تعداد پوری ۱۳۱۹ ہو جاتی ہے اور اگر مندرجۂ بالا تین شعروں کو تعداد سے خارج سمجھا جائے تو اس صورت میں ماننا پڑتا ہے کہ داستان کے دو شعر ضائع ہو گئے۔ اور اس قدر زمانۂ دراز کے بعد ایسا ہو جانا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔

حضرت امیر نے نہ تو اس واقعۂ قتل کی کوئی تاریخ لکھی ہے اور نہ یہ لکھا ہے کہ مثنوی میں اس داستان کا اضافہ کس وقت کیا گیا۔ اکثر تواریخ کی کتابیں بھی اس سے ساکت نظر آتی ہیں۔ البتہ ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی مشہور کتاب منتخب التواریخ میں وقت کی تعیین کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ۷۱۸ھ میں سلطان قطب الدین مبارک شاہ جب جھائن میں پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحداران کو حکم دیا کہ گوالیار پہنچکر خضرخاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو شہید کر دے اور ان کے اہل و عیال کو دہلی میں لے آئے۔ فرشتہ کے الفاظ بھی قریباً یہی ہیں اور غالباً یہ دونوں بیان ضیاء برنی سے ماخوذ ہیں جس نے بظاہر ۷۱۸ھ کے واقعات کے سلسلے میں اس واقعہ کو بھی لکھا ہے۔ مگر پہلے واقعات کے تعین میں حضرت امیرخسرو اور ضیاء برنی کے بیان میں ایک سال کا فرق چلا آ رہا ہے۔ سلطان علاء الدین کی وفات کی تاریخ حضرت امیر نے عشیقہ میں ۷۱۵ھ اور ضیاء برنی

نے ٧١٦ھ لکھی ہی اسی طرح سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے جلوس کی تاریخ حضرت امیر نے نہ سپہر میں ٧١٦ھ اور ضیاء برنی نے ٧١٨ھ لکھی ہی۔ اگر یہاں تک بھی اُس کا اثر متعدی سمجھا جائے تو خضر خاں کے قتل کے واقعہ کی صحیح تاریخ ٧١٨ھ ہونی چاہیئے۔

ابن بطوطہ نے بھی جو اس واقعہ کے چند سال بعد ہندوستان میں آیا تھا اپنے سفرنامہ میں اس واقعۂ قتل کو بلا تعیّن تاریخ لکھا ہی۔ بہرحال یہ درد انگیز واقعہ ٧١٨ھ یا ٧١٩ھ میں ظہور پذیر ہوا اور متعدد قرائن اس داستان کے اشعار میں ایسے پائے جاتے ہیں کہ امیر خسروؔ نے اُسی وقت اس داستان کو نظم کرکے مثنوی کی تکمیل کردی تھی۔ اس عبرت خیز داستان کے ہر ہر شعر میں جو درد اور سوز بھرا ہوا ہی وہ صاف بتا رہا ہے کہ واقعہ تازہ ہی۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہی کہ سلطان قطب الدین مبارک شاہ کی شکایت اور اپنی ناخوشی کا اظہار حضرت امیر خسروؔ نے نہایت دبی زبان سے کیا ہے جس سے صاف نمایاں ہے کہ قطب الدین کے عہد سلطنت میں یہ داستان لکھ رہے ہیں۔ اگر عہد قطبی کے بعد لکھا ہوتا تو مجھے یقین ہی کہ اُس کا رنگ دوسرا ہوتا۔ مثلاً فرماتے ہیں ؎

مع القصہ نہانی دانِ ایں راز　　　　ز گنجِ راز زیناں در کند باز
کہ چوں سلطاں مبارک شاہِ بے مہر　　　　زتلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک در خونریزِ شاں دید　　　　سزاواری بہ تیغِ تیز شاں دید
براں شد تا کند از کیں سگالی　　　　ز انبازانِ ملک اقلیم خالی
نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد　　　　نمو داری بعذر راز دل بروں داد

ان اشعار میں اگرچہ سلطان قطب الدین کے لئے بے مہری اور تلخی اور ترش روئی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن تیسرے اور چوتھے شعر میں اس واقعۂ قتل میں اُس کے لئے ایک عذر لنگ بھی تجویز کر دیا ہی یعنی اُس کے نزدیک مصلحتِ ملکی اسی کی مقتضی تھی اور وہ سلطنت کے دعویداروں سے ملک کو خالی کرنا چاہتا تھا پس ان اشعار سے غالباً گمان ہوتا ہی کہ یہ داستان سلطان قطب الدین کے عہدِ سلطنت میں لکھی گئی ہی اور اس لئے مورخین نے وقت کی جو تعیین کی ہی اُس کو قطعی طور پر صحیح سمجھنا چاہیئے۔

واقعات قصہ اس کے بنیادی واقعات میں کتب تواریخ باہم مختلف ہیں اگر ان تمام اختلافات کو دکھلایا جاوے تو بیان بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لئے میں نقل واقعات میں امیر خسرو کی پیروی کروں گا البتہ قصہ کے ضروری اجزا جو نظم میں متروک ہو گئے ہیں اُن کو بھی قصہ کے ساتھ شامل کر دینا اور صرف ضرورت کے موقعوں پر تاریخی اختلافات کی طرف اشارہ کر دینا غالباً کافی ہو گا۔

سلطان علاء الدین کے جلوس کے تیسرے سال یعنی ۶۹۷ھ ہجری کے ابتدائی مہینوں میں الماس بیگ المخاطب بہ اُلغ خاں جو سلطان کا بھائی تھا اور نصرت خاں جالیسری جو منصب وزارت پر ممتاز ہوا تھا مہم گجرات کے لئے مامور ہوئے اور ایک جرار لشکر لے کر راجہ کرن والئ گجرات پر حملہ آور ہوئے راجہ شاہی لشکر کی مقابلہ کی تاب نہ لاسکا اور اپنے صدر مقام نہروالے سے جو گجراتی تواریخ میں انہلواڑہ کے نام سے مشہور ہی بدحواسی کے ساتھ فرار ہو کر راجہ رام دیو والی دیوگیر کے یہاں پناہ گیر ہوا۔ اس جنگ میں مال غنیمت کے

ساتھ راجہ کرن کی رانی کنولا دیوی اور دیگر عورتیں بھی اسیر ہو کر دہلی میں آئیں کنولا دیوی حرم میں داخل ہو گئی اور بوجہ اپنی خوبصورتی، خوش سیرتی اور سلیقہ مندی کے سلطان علاء الدین کے دل میں بہت قدر و منزلت پیدا کر لی۔ ایک روز اُس نے سلطان کو خوش پاکر یہ درخواست کی کہ میری دو لڑکیاں جو وہاں چھوٹ گئی تھیں ان میں سے ایک تو خدام شاہی پر تصدق ہو چکی ہے مگر دوسری زندہ ہی خون کے تعلق سے دل بے اختیار سینہ میں تڑپ رہا ہی اگر حضور کی توجہ ہو جائے تو میرا مطلب حاصل ہو سکتا ہی بیٹی کو ماں کے ساتھ ملانے سے حضور سے قیامت میں کچھ مواخذہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہی۔ حضرت امیر خسرو اس درخواست کو اس طرح پر ادا کرتے ہیں ؎

شبے خوش دید دارائے زمن را — بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخست اندر دعا لب را زباں داد — زباں را در دعا گوئی عناں داد
کہ شاہا تا ابد مسند نشیں باش — بشاہی خسروِ روئے زمیں باش
بیادت ہر کہ نبود بر زمیں شاد — اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگہ با دلِ پُر بیم و امید — بشرحِ حال شد لرزندہ چوں بید
کہ از شاخِ جوانی بر درختم — دو غنچہ ناشگفتہ داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آں طرف تاخت — مرا زانجا ربود اینجانب انداخت
شدم من خوش ز بختِ روشنِ خویش — ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش

یکے زاں دو پسر داند جوانی ــ پرستارانِ شہ را زندگانی
دوم ماندہ است و چوں پیوندِ خون ست ــ دلِ من بہرِ آں خوں بے سکون ست
دمے گر مہرِ شہ بر بندہ تابد ــ بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندے بمادر ــ نیاید پائے شہ فردا برآدر

چونکہ سلطان خضر خاں کے لئے پہلے ہی سے کسی عمدہ موقع کا متلاشی تھا اس لئے رانی کنولا دیوی کی یہ درخواست اُس کو پسند آئی۔ رائے کرن کو رشتہ کا پیغام بھیجا گیا اور اُس نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس پیغام کو منظور کیا اور چاہتا تھا کہ شاہانہ جہیز فراہم کر کے دیولدی کو دہلی روانہ کر دے ؎

سر برآرائے ملکِ ہندواں کرن ــ کہ بُد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش ــ نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید ــ دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائی ــ شود آں چشمہ ہم بحر از روائی
براں شد کاں طرب را کارسازد ــ علم بر پشتِ پیلاں بر فرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا ــ ز دیبا و خز و لولوئے لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں ــ کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ با ہزار امید و زاری ــ نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت ــ کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت

لیکن ادھر سلطان کی رائے تبدیل ہو گئی اور گجرات کو ممالک محروسہ میں شامل کر لینے کا فیصلہ قرار پایا۔ الف خاں اور پنچمیں اور دیگر سرداران لشکر اس مہم پر مامور ہوئے۔ جب یہ لشکر گجرات میں پہنچا تو راجہ کو سوائے راہِ گریز کے کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہ آئی فوراً دیوگیر کی طرف گھوڑے کی باگ پھیر دی جب سنگھن دیو کو معلوم ہوا کہ رائے کرن اس علاقہ میں آیا ہے اور مدد کا خواستگار ہے تو اُس نے اپنے بھائی بھیلم دیو کو دیولدی کے لئے پیغام دے کر بھیجا جو مجبوراً منظور کرنا پڑا اور تمام شرائط طے پا کر دیولدی رخصت کر دی گئی ؎

چو کرن آزردہ بختِ پریشاں | حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیارست اندراں پیغام نہ کرد | ضرورت بازحل پیوندمہ کرد
نشانیہا کہ باشد شرطِ ایں کار | بمقدارے کہ رایاں راست مقدار
ہمہ یک یک بیکدیگر سپردند | بصد دریا یکے گوہر سپردند
دو جانب چوں فراہم گشت تدبیر | رواں شد چاشنی بر چاشنی گیر
فرستادند بر بُومے ہُمائے | مہِ روشن بکامِ اژدہائے

دیولدی چند آدمیوں کی حفاظت میں دیوگیر کی طرف جا رہی تھی چند میل کا فاصلہ باقی تھا کہ اچانک شاہی فوج کے ہراول سے جو پنچمیں کے ماتحت رائے کا تعاقب کر رہا تھا اُس کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ طرفین سے تیراندازی ہونے لگی۔ اتفاقاً ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے لگا جو فوراً گر پڑا۔ پنچمیں کو اس کامیابی پر بڑا فخر حاصل ہوا اُس نے

دیولدی کو اُلغ خاں کی خدمت میں لا حاضر کیا اور شاہی حکم کے مطابق وہ ایک جرار فوج کی حفاظت میں دہلی کو روانہ کی گئی اور محلسرا میں داخل ہوئی چنانچہ فرماتے ہیں

بعصمت ہم بدانساں بہماں پوش ‫ ‫ اُلغ خاں را رسانید از سرِ ہوش

الغ خاں در حرم میداشت مستور ‫ ‫ چو فرزندِ خودش در پردۂ نور

چو فرماں شد کہ آں ریحانِ فردوس ‫ ‫ بشہر آرند چوں برجیس در قوس

رسانیدند در ایوانِ جمشید ‫ ‫ بجلبابِ حیا پوشیدہ خورشید

گجرات کے اس دوسرے حملہ کا ذکر ضیاء برنی نے اپنی مشہور تاریخ فیروز شاہی میں نہیں کیا۔ ملا عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ میں ان دونوں حملوں کو باہم مخلوط کرکے ایک بنا دیا ہے۔ ضیاء برنی کے بعض الفاظ سے مُلّا صاحب مغالطہ میں پڑ گئے ہیں۔ اس حملہ کے متعلق میں نے جس قدر واقعات اوپر لکھے ہیں وہ صرف حضرت امیر کے بیان سے ماخوذ ہیں۔ اکثر کتب تواریخ جو اس وقت میرے پیشِ نظر ہیں ان واقعات سے ساکت ہیں۔ البتہ محمد قاسم فرشتہ نے قاضی احمد غفاری مولفِ جہاں آرا کے حوالہ سے اس حملہ کے واقعات کو نہایت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جس کا خلاصہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس مقام پر ثبت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس میں اگرچہ بعض باتیں مکرر معلوم ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ان دونوں بیانوں کو پڑھکر (جن میں پہلا شاعرانہ اور دوسرا مؤرخانہ ہے) اصلی واقعات زیادہ وضاحت کے ساتھ نمایاں ہو جائیں گے۔

"اوائل ۷۰۶ھ[1] میں ملک نائب یعنی ملک کافور ہزار دیناری اور خواجہ حاجی

---

[1] حضرت امیر خسرو نے وقت کی تعیین نہیں کی۔ قصہ کے تمام اجزا کے دیکھنے سے یہ وقت قطعاً صحیح معلوم ہوتا ہے

نائب عرض کو سلطان علاء الدین نے مہم دکن پر مامور فرما کر رخصت کیا۔ عین الملک ملتانی حاکم مالوہ اور الغ خاں والی گجرات کے نام شاہی فرمان صادر ہوا کہ وہ اپنے آپ کو ملک نائب کے کمکیوں میں سمجھیں اور کسی حالت میں اُس کے احکام کی خلاف ورزی جائز نہ رکھیں اور اُس کی اطاعت اور فرماں برداری اس طرح پر کریں کہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو سکے"۔

"اُس وقت کنولادی نے حضور شاہی میں یہ درخواست پیش کی کہ جب میں راجہ کرن کے محل میں تھی تو دو پری جمال لڑکیاں میری گود میں تھیں جب میں نے اپنے نصیبہ کی یاوری سے حضور سلطانی میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کی تو وہ دونوں لڑکیاں رائے کے پاس رہ گئیں۔ اب میں نے سُنا ہی کہ ان میں بڑی لڑکی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی مگر دوسری جس کا نام دیولدی ہی اور جس کو میں چھ[1] سالہ چھوڑ کر آئی تھی اس وقت تک زندہ ہی۔ اگر ملک نائب یا الغ خاں کے نام حکم ہو جائے کہ اُس کو میرے پاس پہنچا دیں تو یہ مجھ پر ایک خاص لطف اور بے انتہا مہربانی ہو گی۔ سلطان علاء الدین نے

---

[1] قاضی احمد غفاری کا یہ بیان صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس وقت دیولدی کی عمر صرف چھ مہینے کی تھی؟

دوم را عمر شش مہ بود رفتہ　　　　کہ بود آں شش بہ ماہ دو ہفتہ

اس کو صحیح تسلیم کرنے سے قصہ کے تمام اجزا اپنی اپنی جگہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ پھر امیر خضر خاں اور دولرانی کے رشتہ کے بیان میں لکھتے ہیں کہ اس وقت خضر خاں کی عمر دس سال اور دولرانی کی عمر آٹھ سال تھی۔

دراں دم بود جاں دہ سالہ راست　　　　کہ ایں ہنگامۂ شادیش برخاست

دولرانی بقدر ہشت سالہ　　　　دو ہفتہ ماہ را بستہ کلالہ

اس سے قطعاً ثابت ہوتا ہی کہ اُس وقت دولرانی کی عمر چھ ہی مہینے کی تھی اور نیز ثابت ہوتا ہی کہ یہ واقعہ سنہ ۷۰۶ھ کا ہی

اس درخواست کو سُن کر ملک نائب اور الغ خاں کے نام فرمان صادر کیا کہ رائے کرن جو سرحد دکن میں مقیم ہے اُس کی لڑکی دیولدی کو طوعاً یا کرہاً جس طرح ہو سکے حاصل کر کے حضور شاہی میں روانہ کر دیں۔ ملک نائب مالوہ سے گزر کر دکن کی سرحد میں اُترا اور شاہی فرامین ہوشیار اور تجربہ کار سُفرا کے ساتھ رام دیو اور رائے کرن اور تمام رایانِ دکن کے نام روانہ کئے۔ چونکہ ان راجاؤں نے اطاعت قبول نہیں کی اس لئے ملک نائب نے سلطان پور کے علاقہ سے کوچ کر کے دکن کے کنارہ سے سر نکالا۔ اور اُلغ خاں بھی ایک لشکر کثیر لے کر گجرات کی طرف سے کوہستان بگلانہ کی طرف متوجہ ہوا راجہ کرن نے اپنے مقامات کو مستحکم کر کے ثباتِ قدم اور استقلال کے ساتھ جنگ شروع کی۔ اُلغ خاں کے ساتھ چند لڑائیاں ہوئیں جن میں فتح و شکست کا کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ راجہ رام کے بیٹے سنگلدیو[۵] نے جو دیولدی کو اپنے عقد نکاح میں لانے کا متمنی تھا مگر رائے کرن جو راجپوت تھا ایک مرہٹہ کو بیٹی دینا اپنی کسرِ شان سمجھتا تھا اس رشتہ کو ٹال رہا تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور باپ کی اجازت کے بغیر اپنے چھوٹے بھائی بھیم[۲] دیو کو مع تحف و ہدایا رائے کرن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ تُرکوں اور ہندوؤں کے درمیان سخت مذہبی اختلاف ہے اگر آپ اس لڑکی کو جو مابہ النزاع ہے میرے عقد نکاح میں دے کر ادھر بھیجدیں تو مسلمانوں کی فوج آپ کا پیچھا چھوڑ کر اپنے ملک کو واپس لوٹ جائے گی۔ راجہ کرن نے جو ان کی حمایت کا طالب تھا مجبوراً

۵؎ حضرت امیر نے یہ نام سنکھن دیو لکھا ہے ۲؎ حضرت امیر نے یہ نام بھیلم دیو لکھا ہے

اس رشتہ کو منظور کرلیا اور دیو لدی کو بھیم دیو کے ساتھ دیو گڈھ بھیجدینے کا فیصلہ کرلیا"
" الغ خاں یہ واقعہ سنکر بہت گھبرایا اور علاء الدین کی تلوار کے خوف سے کانپ اٹھا اور فوراً سرداران لشکر کو جمع کرکے مجلس مشورت منعقد کی اور کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت جب کہ دیولدی یہاں موجود ہے ایک سخت حملہ کرکے اُس کو حاصل کرلیں ورنہ اگر گوہر مقصود ہاتھ سے نکل گیا تو یہ رُوے سیاہ سلطان کو دکھانے کے قابل نہ رہیگا۔ تمام سرداروں نے اس راے کو پسند کیا۔ چنانچہ موت پر آمادہ ہو کر سب کے سب کوہستان میں گھس گئے اور نہایت جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ اس حملہ کے مقابلہ میں راے کرن کو سخت شکست ہوئی اُس کے تمام ہاتھی اور گھوڑے برباد ہوگئے اور وہ دیو گڈھ کی طرف بھاگ نکلا۔ الغ خاں اس کے تعاقب میں پہاڑوں اور بیابانوں میں بجلی کی طرح کوندتا ہوا جارہا تھا یہاں تک کہ دیو گڈھ ایک دن کی راہ باقی رہ گیا مگر حصولِ مقصود کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر کار سلطان علاء الدین کے اقبال نے اپنا کام کیا اور ایک عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ دیولدی جو مقصود بالذات تھی ان کے ہاتھ آگئی"

" تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب اُلغ خاں راے کرن اور دیولدی سے مایوس ہوا تو اُس نے آرام لینے کی غرض سے ایک دریا کے کنارہ پر دو دن قیام کیا۔ فوجی سپاہیوں کی ایک جماعت جس کی تعداد تین چار سو ہوگی ایلورا کے غاروں کو دیکھنے کے لیے جو دیو گڈھ کے قریب ہیں الغ خاں سے اجازت لیکر روانہ ہوئی۔ اثناء سیر میں اچانک دکھنیوں کی ایک فوج اُن کو نظر آئی۔ اِن کو خیال ہوا کہ یہ رام دیو کی فوج ہے جو اِن پر حملہ آور ہوئی ہے

فوراً مجتمع ہو گئے اور دشمن کے مقابلہ کے لیے صفیں درست کر لیں۔ یہ فوج حقیقت میں بھیم دیو کی فوج تھی جو راے کرن سے رخصت ہو کر دیولدی کو اپنے بھائی کے واسطے لیے جا رہا تھا غرض کہ دونوں فریق مصروف پیکار ہو گئے۔ ہندو مغلوں اور خلجیوں کے آہن دوز تیروں کی تاب نہ لا سکے اور راہِ گریز اختیار کی۔ ایک تیر دیولدی کے گھوڑے کے ایسا کاری لگا کہ وہ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔ فوج کے جوان غنیمت کی تلاش میں اُس کے گرد جمع ہو گئے فوراً ایک لونڈی چلائی کہ او بے رحمو دیولدی یہی ہی۔ اِس کی عزت و حرمت کا خیال رکھو اور اپنے سردار کے پاس لے چلو۔ سپاہی یہ مژدۂ فرحت فزا سنکر ہَوا ہو گئے اور الغ خاں کی خدمت میں اُس کو لا حاضر کر دیا۔ الغ خاں اس غیر متوقع کامیابی کی خوشی میں پھولا نہ سمایا اور خدا کا شکر بجا لایا اور بلا توقف گجرات کی طرف چل کھڑا ہوا اور وہاں سے پالکی میں سوار کر کے دہلی کو روانہ کر دیا اور دیولدی اواخر ۷۰۶ھ میں سلطان کے حضور میں پہنچ گئی اور کنولا دی کی آنکھوں کو اپنے دیدار سے روشن کیا؎

بیا مطرب۔ بساز ابریشم چنگ — بدیں شادی کہ آمد دست در چنگ
چہ رویست ایں کہ چشم کردہ روشن — چہ بویست ایں کہ مجلس کردہ گلشن
نہ ماہِ آسماں را باشد ایں روے — نہ فردوسِ بریں دارد چنیں بوے

گجرات کے ان دونوں حملوں میں بعض ناموں کی نسبت ایک سخت خلجان درپیش ہی۔ ممکن ہی کہ ناظرین کو غلط فہمی ہو جائے اس لیے اُس کا صاف کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے،

حضرت امیر خسرو کے بیان میں ان دونوں حملوں میں اُلغ خاں کا نام بحیثیت سپہ سالاری کے متعدد مقامات پر آیا ہے اور یہ بظاہر ایک ہی شخص معلوم ہوتا ہے لیکن واقع میں ایسا نہیں ہے۔ پہلے حملہ میں جس اُلغ خاں کا ذکر ہے وہ الماس بیگ اُلغ خاں ہے جو سلطان علاء الدین کا بھائی ہے جیسا کہ فرشتہ سے صراحتہً اور ضیاء برنی سے ضمناً متبادر ہوتا ہے۔ اِس اُلغ خاں نے باختلافِ اقوال مورخین قلعۂ رنتھنبور کے فتح ہونے کے کچھ ماہ بعد ۷۰۰ھ یا ۷۰۲ھ میں وفات پائی۔ یہ ظاہر ہے کہ دوسرے حملہ میں جو ۷۰۶ھ میں ہوا یہ اُلغ خاں سپہ سالار نہیں ہوسکتا۔ ضیاء برنی نے اس حملہ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتہ دونوں ناموں میں فرق کرتا ہے۔ پہلے حملہ میں الماس بیگ اُلغ خاں اور دوسرے حملہ میں اُلغ خاں والی گجرات لکھتا ہے۔ اور نیز آگے چلکر لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین نے اُلغ خاں کو گجرات سے بلایا اور قتل کرادیا۔ یہ خضر خاں کا ماموں اور خسر ہے۔ اس کا نام حضرت امیر خسرو نے جہاں نظم فرمایا ہے الپ خاں لکھا ہے علیٰ ہذا القیاس ضیاء برنی بھی اُس کو اسی نام سے یاد کرتا ہے۔ پس کافی غور وفکر کے بعد میری قطعی رائے یہ ہے کہ دوسرے حملہ میں جس اُلغ خاں کا نام آیا ہے وہ الپ خاں ہے اور کاتبوں اور مصححوں کے تصرفات نے اُس کی صورت کو تبدیل کرکے الغ خاں بنادیا ہے جن میں پہلے ہی کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض نسخوں میں بجائے الغ خاں کے الف خاں یا الپ خاں پایا جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۶ سطر ۱۵ مع اختلافات)

فرشتہ نے سلطان علاء الدین کے آخر عہد سلطنت کے واقعات میں ایک اور الغ خاں کا ذکر کیا ہے جس کا نام نظام الدین الغ خاں ہے جو جالور کا حاکم تھا اور جو اپنے بھائی الغ خاں

والیِ گجرات کے ساتھ قتل کیا گیا۔ یہ شخص عہد علائی میں کبھی نام آور نہیں ہوا اس لیے ایسی عظیم الشان مہم میں اُس کا سپہ سالار ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہی۔

خضر خاں کا رشتہ دولرانی کے ساتھ دولرانی حرم سرا میں داخل ہو کر خاص شاہی محل میں رہنے لگی ایک روز سلطان نے خلوت میں خضر خاں کو طلب کیا اور ملکہ جہاں کو اشارہ کیا کہ جو تجویز ہوئی ہی اُس کو ظاہر کر دینا چاہیئے۔ ملکہ جہاں نے کہا کہ حضور کا منشاء مبارک ہی کہ تمھاری شادی دولرانی سے کی جائے۔ خضر خاں ماں کی شرم سے کچھ نہ کہہ سکا اور چپ چاپ باہر چلا آیا لیکن دولرانی کی محبت اُس کے تمام رگ و پے میں سرایت کر گئی۔ اس وقت خضر خاں کا سن دس سال اور دولرانی کی عمر ۸ سال تھی۔ دولرانی کو اس رشتہ کی خبر نہ تھی مگر وہ اپنے بھائی کی شباہت کی وجہ سے جو خضر خاں میں کچھ پائی جاتی تھی خضر خاں سے محبت کرتی تھی لیکن خضر خاں واقف تھا کہ وہ کسی روز اُس کی دُلھن بننے والی ہی۔ دونوں اکثر اوقات ساتھ ساتھ رہتے اور نہایت شوق سے کھیلا کرتے تھے ؎

بہ بازی بود شاں عشقے کہ یک دم | نبودندے جُدا در بازی از ہم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی | شد آں بازی در آخر عشقبازی
چو طفلانے کہ باہم لعب سازند | ہم گہ طاق و گاہے جفت بازند
نہانی باختندے آں دو مشتاق | ز طاقِ بردواں ہم جفت و ہم طاق
ہر بازیگہے چوں حُسن و سالال | دو دیدے خرد شیرے با غزالال

شدے ہر سو کہ آں خورشید پایہ | صنم رفتے بدنبالش چو سایہ
نبودے ز وجدا در گاہ و بیگاہ | چو نور از آفتاب و پرتو از ماہ
دو دیدی شمس و الاہم پس و پیش | ز تاب مہر سوے سایۂ خویش
بیک جا خوردشاں بودے جد احواب | نہ خوردندے دمے بے یکدگر آب

خضر خاں کا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ

اب دولرانی نے نویں برس میں قدم رکھا اور خضر خاں بھی سن بلوغ کو پہنچا۔ ایک روز سلطان نے ملکہ جہاں کو تنہائی میں طلب کیا اور کہا کہ اب ماشاء اللہ خضر خاں جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کی فکر ہونی چاہیئے۔ آخر کار باہمی مشورہ سے یہ قرار پایا کہ خضر خاں کے ماموں الپ خاں کی لڑکی سے رشتہ کا پیغام بھیجا جاوے جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہے۔ الپ خاں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اس رشتہ کو منظور کیا۔ اس رشتہ میں ملکہ جہاں کی رائے زیادہ غالب معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ خاندانی تعلقات کا خیال عورتوں میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ خاندانی رشتوں کو غیر کفو کے رشتوں پر ہمیشہ ترجیح دیتی ہیں۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مضمون مترشح ہوتا ہے ؎

پس آنگہ عزم شد سلطان دیں را | ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
کہ چوں خال خضر خاں الپ خاں است | کہ زیب چہرۂ دولت بداں است
بدرج عصمتش دُر لیست مستور | کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش باجہ زاراں ارجمندی | بعقد آں زمرد عقد بندی

چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را | نوید خواستگاری داد مہ را
الپ خاں کاں بلندی یافت از بخت | پذیرفت آں مبارک مژدہ از تخت

قصر شاہی کی مستورات کو جب یہ راز ظاہر ہوا تو خیر اندیشی اور نیک خواہی کی راہ سے اُن کی ایک جماعت ملکہ جہاں کی حضور میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ الپ خاں کی لڑکی بھی کوئی غیر نہیں ہے وہ بھی آپ ہی کی لڑکی ہے ایسا نہو کہ خدانخواستہ اُس کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے جس سے غفلت یا لاپروائی کی جائے۔ خضرخاں کا رشتہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے دولرانی کے ساتھ کر دیا ہے اُسی کے نام پر والہ اور دیوانہ ہو رہا ہے۔ دوسری لڑکیوں کیطرف اُس کو مطلق توجّہ نہیں ہے۔ اس لیے سب کے مشورہ سے یہ قرار پایا کہ دونوں کو الگ کر دینا چاہیئے اور دونوں کے لیے جُدا جُدا مکان مقرر کر دئیے گئے ؎

صواب آں شد کہ دو لولوی ہمدرج | شود ہر یک چراغے در دگر برج
خوش آمد ایں سخن بانوے شہ را | دو منزل شد معیّن ہر دو مہ را
بجائے شہ شد جائے دگر دوست | دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
ہمیں شد رسمِ دورانِ ستم ساز | کہ نتواند دو کس را دید دمساز
غرض ہر یک بخلوت گاہِ خود رفت | بپائے دیگراں نہ از پائے خود رفت

ہفتہ عشرہ کے بعد کبھی کبھی ملاقات ہوتی تھی اُس کا نقشہ دکھلاتے ہیں ؎

پس از یک ہفتہ آں ماہِ دو ہفتہ | بخدمت آمدی از تاب رفتہ

خضر خاں کردے از دوش نگاہے — برآوردے ز دل ز دیدہ آہے

دو لرانی ہم از دنبالۂ چشم — بدیدے و فگندے شعلہ در چشم

خضر خاں راست کردے موزہ از پیش — چنیں کردے سلامِ دلبرِ خویش

سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے — گل افگندے بخاک و برگرفتے

جسد ہا دور جانہا یک دگر یار — زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار

پرستش ہر نظر زیں سو بیانے — بپاسخ ہر مژہ زاں سو زبانے

جگر بے صبر و تنہا در قناعت — مژہ در چشم و لبہا در شفاعت

بہر این در درونِ او جگر وش — بنازِ او از درونِ این جگر کش

درونِ یک دگر در رفتہ پنہاں — نہ قالب در میاں گنجیدہ نے جاں

دو آئینہ گر از رسمِ خیالے — رود در یکدگر نبود محالے

دو شمع ار چہ بوند از یکدگر دور — ولے پیوند یابد نور با نور

اس کے بعد حضرت امیر خسرو نے ایک دوسری دلچسپ اور مفصل ملاقات کا نقشہ دکھایا ہی جس کی قرارداد طرفین سے بذریعہ رازداروں کے پہلے سے ہو چکی تھی۔ اس بیان میں متعدد مواقع شاعری کے پیدا کیے گئے ہیں۔ اوّل اس چاندنی رات کی روشنی اور نورانیت اور اُس کی خوش گوار ٹھنڈک کا بیان ہی۔ مگر یہ چاندنی خضر خاں کے مقصد میں حارج تھی کیونکہ بغیر ظلمات کے آبِ حیات تک پہنچنا ناممکن تھا۔ اس لیے حضرت امیر ایک ابر کا ٹکڑا پیدا کرتے ہیں جس سے تمام عالم تیرہ و تار ہو جاتا ہی اور خضر خاں

اپنی مسہری پر ایک تکیہ کو لٹا کر اور اُس کو اپنی چادر اڑھا کر دولرانی کی ملاقات کی
لیے روانہ ہوتا ہی - چاندنی رات اور اس کی خوشگوار خنکی کی تعریف میں فرماتے ہیں

شبے دادہ جہاں را زیورِ روز ـ مہے چوں آفتابِ عالم افروز
فلک نورے کہ گرد آوردہ از مہر ـ ازاں گلگونہ کردہ ماہ را چہر
نمودہ آفتابِ آسماں قدر ـ جمالِ خویش در آئینۂ بدر
مہے خورشید وام از نورِ جاوید ـ دوچنداں باز دادہ وامِ خورشید
ستارہ زیرِ نورِ آسماں پوش ـ بسانِ نوعروساں پنیاں پوش
رخِ ہفت اختر اندر ہفت پردہ ـ بحُسن آرائشِ ہر ہفت کردہ
فلک دل بستہ در بیدل نوازی ـ کواکب یکدگر در عشقبازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیدہ ـ ازیں خوشتر جہاں خوابے ندیدہ

زمستان و ہواءِ آں کہ مشتاق ـ نہ باشد یک نفس از جفت و طاق
قصب پوشے کہ بر یاری رسیدہ ـ بر چوں شکر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل ـ چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل
بزرگاں قاقم و سنجاب بر دوش ـ فرودستاں چو رو بہ پوستیں پوش
چو گل زر دار در خز کردہ در خز ـ برہنہ مفلساں چوں در خزاں رز

خضر خاں کی دعا کارسازِ حقیقی کی جناب میں مستجاب ہوتی ہی اور غیب سے ایک

ابر اُٹھتا ہی جو دنیا کو تیرہ و تار کر دیتا ہی ؎

ازانجا کاہِ عاشق فتحِ درہاست | نیازِ دردمنداں را اثرہاست
برآمد تیرہ ابرے ناگہ از غیب | ہمہ گلہائے انجم کردہ درجیب
گرفت ازپیشِ گردوں پردہ داری | نہاں شد ماہ در شبگوں عماری
چناں می جست برق از بامِ افلاک | کہ بودش بیمِ افتادن سوئے خاک
چناں گیتی درا بردِ باد شد گم | کہ چوں خس می پرید از باد مردم
قیامت بود گیتی جملہ تاریک | قرانِ آفتاب و ماہ نزدیک

خضر خاں دولرانی کے مکان میں پہنچتا ہی اور عاشق و معشوق دونوں حیرت زدہ کھڑے رہ جاتے ہیں ؎

ستادہ ہر دو چوں دو سرو نوخیز | بیکدیگر نظرہا داشتہ تیز
دو دیدہ چار گشتہ گاہِ دیدار | بدیدن زیرِ منت ماندہ ہر چار
دو مردم در دو چشمِ یکدگر نور | چو دو دیدہ بیکجا و زہم دور
دو سیارہ قراں کردہ بیک برج | زہم بے بہرہ چوں دو دُر بیک درج
دو طاؤسِ جواں باہم رسیدہ | ولے طاؤس ہر دو پر بریدہ
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند | بوئے یکدگر از دور خرسند
دو شمعِ شکر افشانِ شب افروز | زسوزِ یکدگر افتادہ در سوز
دو بیدل رو برو آوردہ مشتاق | نظرہا جفت و دلہا جفت تن طاق

تباراجِ طبیعت حیرت و شرم | کجا بازارِ رعنائی شود گرم
قوی گشته ز غیرت عشق را حال | قوی دستانِ شہوت گشته پامال
کماندارانِ رغبت تیر در شست | نه امکانِ زدن بر آہوے مست
ہواے دل ہمی گرداز درون جوش | تحیر بانگ بر می زد که خاموش
جوان شیرے ز کارِ خویش خندان | که صیدش پیش وا و بر بسته دندان
تنش را با چنان زورِ دلیری | گسسته عشق با زو ہاے شیری
بلے نازِ غزالانِ قصب پوش | دہد شیر افگنان را خوابِ خرگوش
چو مرغ بست دل در سبزیِ شاخ | پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمے سُرخ شد در لاله رنگے | عجب نه بود گر آید پا بسنگے

خضر خاں اور دولرانی کے عشق و محبت کا چرچا شاہی محلات میں زیادہ ہونے لگا ملکہ جہاں کو اس کی خبریں پہنچیں اور یہ واقعہ اُس کے نزدیک ثبوت کو پہنچ گیا تو اُس نے حکم دیا کہ دولرانی تو قصرِ لعل بھیجدی جائے چنانچہ ملکہ جہاں کے حکم کے مطابق دولرانی کو سنگھاسن[1] میں بٹھا کر جو غالباً اُس زمانہ کی کوئی سواری ہے مع سہیلیوں اور کنیزوں کے قصر لعل کی طرف روانہ کردیا۔ اس واقعہ کی خبر فوراً خضر خاں کو دی گئی ؎

صواب آں شد کز اں فردوسِ پرنور | بقصرِ لعل سازد جاے آں حور
نشاند اندر سنگھاسن آں پری را | چو گردون در تر از و مشتری را

---

[1] بطور تخت رواں ایک سواری تھی ۱۲ حسرت

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند | زمرد را بدرج لعل دارند
بفرمانِ مہ پوشیدہ تمثال | روانشد زہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیارۂ پراں تر از طیر | بسوے شمسِ دالاشد سبک سیر
فگنداں گلستاں اخار خارے | کہ سروت اندسوے لالہ زارے

یعنی ملکہ جہاں کے حکم سے دولرانی روانہ ہوئی اور سہیلیاں اُس کے پیچھے پیچھے تھیں فوراً ایک ہرکارہ جو پرندے سے زیادہ تیز رو تھا شمس الحق خضر خاں کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اُس کو خبر دی ۔مہ پوشیدہ تمثال، ملکہ جہاں ۔ زہرہ ، دولرانی پرویں، سہیلیاں ۔سیارہ، قاصد ۔شمس والا شمس الحق خضر خاں ۔ باقی استعارے ظاہر ہیں ۔ خضر خاں اس وقت اُستاد کی خدمت میں حاضر تھا ۔اس خبر کو سنکر اُس کی جو حالت ہوئی اُس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں ؎

شہ آں دم بود حاضر پیشِ اُستاد | کتابِ عاشقی را شرح میداد
سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ | خبر گوئے زلیخاش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد | زحالِ بیت احزانش خبر کرد
چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش | نماند از جاں خبر از ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود بر خاک | زد از مہر زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بے گنہ افتاد بیروں | ہمش پیراہن و ہم چہرہ پرخوں
کتاب و سبق و خط بر جاے بگذاشت | قلم از دست و کفش از پائے بگذاشت

برہنہ پاؤ سر از جا برون جست | زمکتب سر و بے پا برون جست
ہمی شد چون الف زان حرف معلوم | بجانان قایم و از خویش معدوم

غرض کہ یہ وحشتناک خبر سنکر شہزادہ مکتب سے بے تحاشا بھاگا اور دولرانی کے سکھپال کو جا پکڑا دونوں ملکر خوب روئے اور طرفین میں محبت کی نشانیوں کا تبادلہ ہو کر ایک دوسرے سے رخصت ہوئے ؎

چو ہر دو یادگار مہربانی | رسانیدند یک دیگر نہانی
وداع یک دگر کردند گریاں | بطوفان ہر دو غرق ہر دو بریاں
شتاباں گشت زان سو ماہ را مہد | وزیں سو باز گشت ایں مہدی عہد
پری چوں بر پرید رفت خوں باد | سلیمان زادہ را دیوانگی زاد
توانے داشت آں فرزند جمشید | کہ باز آرد سلیمان ار خورشید
ولیکن چوں سلیمان بود بر جاے | بہ تعظیم سلیمان گشت از ان راے

جشنِ شادی اوپر بیان ہو چکا ہی کہ اول خضر خاں کا رشتہ سلطان علاء الدین نے دولرانی کے ساتھ کر دیا تھا اور اُس کے بعد دوسرا رشتہ الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ ہوا جو ملکہ جہاں کی بھتیجی ہی۔ پہلے رشتہ کا فسخ ہو جانا اگرچہ حضرت امیر کے بیان سی ثابت نہیں ہوتا لیکن اِس میں شبہ نہیں کہ وہ مضمون حیز التوا میں ضرور پڑگیا اور الپ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی ہونی قرار پائی۔ اس داستان کو حضرت امیر خسرو نے نہایت تفصیل اور دھوم دھام کے ساتھ بہت دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے،

کہ ہندوستان کی بہت سی رسمیں مسلمانوں کے اعلیٰ طبقوں میں اُسی وقت جاری ہو چکی تھیں۔ اس جشنِ شادی میں تمام شہر اور کوچہ و بازار کی آرائش کی گئی۔ جا بجا ڈیرے خیمے استادہ کیے گئے اور زرّیں پردے اور شامیانے برپا کیے گئے۔ تمام در و دیوار پر عجیب و غریب نقوش و تصاویر آویزاں و نمایاں کی گئیں۔ گھوڑوں اور پریوں کی حیرت انگیز اور دلفریب مورتیں دیواروں پر نقش کی گئیں اور تمام سڑکوں اور گلی کوچوں میں ریشمین فرش بچھائے گئے ؎

اشارت کرد تا در گردشِ دہر   بیارایند یکسر کشور و شہر

کمر بربست در کارش زمانہ   بچرخ آمد خزانہ در خزانہ

جہاں در نغمۂ شادی شد آفاق   کہ در رقص آمد ایں نُہ سقف و شش طاق

بگرد اگردِ قصرِ بادشاہی   برآمد قبہ از مہ تا بماہی

جہاں از قبہائے کارداراں   شدہ چوں روئے دریا روزِ باراں

مرصّع پردہا چوں چرخ از انجم   شدہ انجم دراں در و گہر گم

بہر زر دوزیِ مہرِ زر انگیز   نظر با صد تعجب دوختہ تیز

ہر آں کلہ کہ برکردند آں را   شد استر ابرہائے آسماں را

کشیدہ تا بگردوں سائبانہا   فرو پوشیدہ عیبِ آسمانہا

مہ و خورشید ہمچوں پری و حور   بشادروانِ عصمت ماندہ مستور

بہر دیوار نقشے کردہ پرکار   فلک حیراں در و چوں نقشِ دیوار

رسیدہ صورتِ قبہ بانجم — درونِ چشمِ انجم گشتہ مردم
فرس گوئی کہ درخواہد دویدن — پری گوئی کہ برخواہد پریدن
ہر جانب کہ مردم بر زمین رفت — ہمہ بر فرشِ دیباہا چنین رفت
زبس شارع کہ خفت اندر زرِ ناب — زمین اکنون ندیدالا کہ در خواب

غرض کہ نوبت اور شادیانے، تلوار اور خنجر کے کرتب دکھانے والوں کی اکھاڑے بازوں اور شعبدہ بازوں کے تماشے گیند کا آسمان میں اچھالنا، تلوار کو پانی کی طرح نگلنا، ناک کے راستے چاقو چڑھا لینا، بہروپیوں کے سانگ، ولایتی اور ہندوستانی راگ اور باجے ہندوستانی گانے والیوں کے ناچ اور راگ کی محفلیں، جابجا منجنیقوں کا نصب کیا جانا اور اُن سے رُپئے اور اشرفیوں کی بارش کا ہونا، یہ تمام باتیں ہیں جن سے اس جشن کو زینت دی گئی تھی ؎

شدہ در تیغ رانی تیغ راناں — دو گروہ مرد و موئے چوں جواناں
دہل در بانگ و رخشاں پیش او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
بخنجر ہائے چوں پرِ مگس صاف — مگس پراں دو نیمہ کردہ بی لاف
بر آوازِ دہل مردِ سلح کار — معلق زن بنوبت نوبتی دار
ہر آں بازی کہ بودہ آسماں را — بروں افگندہ دہر از پردہ آں را
سپہرِ بوالعجب از ہفت پردہ — جہاں را دارِ بازی راست کردہ
بگردش دار باز آں بر سرِ دار — شدہ سرگشتہ زینساں چرخِ دوّار

رسن بازاں بہ بالائے سنہا | چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ با آں حبلِ پیچاں کردہ بازی | کہ خود با رشتۂ جاں کردہ بازی
ز دستِ بوالعجب گوئے آسماں گیر | بسانِ گردِ مہرہ توسنِ پیر
فرو بردہ مشعبد تیغ چوں آب | چو مستسقی کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی نیز کز لک افزو خورد | چو آبے کز رہِ بینی خورد مرد
جہاں از خردی چنبر ہمہ گراں تن | چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن
نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو | گہے خود را پری کردہ گہی دیو
ز دہر آموختہ گوئی دو رنگی | کہ گہ رومی نماید گاہ زنگی
پری رویانِ ہندی جادوئے ساز | ز لب کردہ درِ دیوانگی باز
لباسِ دیوگیری شاں تنگ اندام | پری را سایہ بگرفتہ در اندام
گرفتہ چوں پیالہ تال در دست | نہ از می کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبہائے خوباں | شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں
برقص و جست خوبانِ ہوا باز | نہادہ پائے بر بالائے آواز
پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا | معلق زن کبوتر ساں ببالا
بجستن فرقِ شاں گشتہ فلک سائے | بگاہِ رقص بیزار از زمیں پائے
عرق کز روئے ہر طناز می ریخت | کرشمہ می چکید و ناز می ریخت

اور لطف یہ ہے کہ ان تمام کھیل تماشوں اور خرافات کے ساتھ ساتھ اہلِ علم اور پرہیزگار

کے لیے مخصوص خیمے نصب کیے گئے تھے جہاں قرآن و حدیث کے وعظ و تذکیر کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

فراواں قبہا از اہلِ پرہیز | شدہ آوازِ قرآں آسماں خیز
بجانہا لحنِ داؤدی نشاندہ | کتابِ مصطفےٰ بے لحن خواندہ
نیاشیہاے شیریں شکّریں بار | فرشتہ چوں مگس گشتہ گرفتار

برات کا جلوس اور نکاح تین سال تک شادی کے ساز و سامان تیار ہوتے رہے اور جب ان کی تکمیل ہو چکی اور منجموں نے ساعتِ سعید مقرر کی تو شاہزادہ شمس الحق خضر خاں بسم اللہ کے تیز و تند گھوڑے پر سوار ہوا۔ تمام اُمرا اور صُدور پیادہ پا ساتھ ہوئے ہاتھیوں پر زرّیں عماریاں کسی ہوئیں تھیں اور چاروں طرف برہنہ تلواروں اور خنجروں سے نظر بد کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ راستہ میں موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوتی جاتی تھی یہاں تک کہ جلوس الپ خاں کے مکان پر پہنچا۔ شاہزادہ نے مسند پر جلوس فرمایا اور تمام اعیانِ سلطنت اور ارکانِ دولت اپنے اپنے درجوں کے مطابق داہنے اور بائیں بیٹھے۔ ۲۳ رمضان المبارک ۷۱۱ھ کو صدر جہاں نے منجموں کی اختیار کی ہوئی ساعت سعید میں ایک پُر معنی خطبہ پڑھا اور ایک گرانقدر مہر پر دونوں کا عقد کر دیا۔ تمام حاضرین پر موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ لوگوں کو بڑی بڑی قیمتی چیزیں بطور انعام عطا کی گئیں۔ اور نکاح سے فراغت کے بعد یہ جلوس اسی ترتیب کے ساتھ واپس آیا ؂

شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جاوید — جہان آباد چون تابندہ خورشید
برآمد بر کمیتِ تندِ پرجوش — چنان کز دودِ او شد چرخ بیہوش
چنان شد بانگِ بسم اللہ سوی ماہ — کہ گفتند اختران الحمد للہ
زحل چون ہندو از رہ خاک میرفت — فلک بر روے ھداك اللہ مے گفت
دوان پیشِ براقش خسروان باد — چو گلہائے پیادہ در رہِ باد
بخندہ تیغہا چون برق در میغ — بعطسہ آفتاب از خندۂ تیغ
عماریہائے زرین گوہر آمود — ملمّع چرخ را کردہ زراندود
بگردش تیغ و خنجر دستہ دستہ — رہِ چشمِ بد از پولاد بستہ
زمین در زیرِ لولوے خطرناک — تو گوئی ژالہ باریدہ ہست بر خاک
بدین سان کایزدش یاریگر آمد — بہ ایوانِ الپ خانی در آمد
براتِ سدرہ و طوبے نہالش — نشست اندر میانِ چار بالش
فلک حیران ز زیبائیش ماندہ — گہے سیارہ گہ ثابت فشاندہ
بدورِ حلقہائے آسمانی — فلک در خواندنِ سبع المثانی
بترتیب آن چنان کاقبال میخواست — نشستند اہلِ اقبال از چپ و راست
جہان صدر آن شریحِ آسمان قدر — جہانِ دُر معنی ریخت از صدر
بمقدارے کہ ملکے را بود نقد — بہم بست آفتاب و ماہ را عقد
نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ — ز خرمنہائے گوہر تنگ شد راہ

ہر کس ہدیہ دادند از خزائن خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں ق بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آنسو سرافراز بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز
نشستہ بود بیروں سوے خنداں دروں ہا بردہ داغِ دردمنداں
بروں زربفتِ شاہاں بستہ سازش دروں چوں زر بر آتش در گدازش
چو صدرِ بزرگاں مجمرِ عود دروں پر آتش و بیروں زر اندود

رخصت اور اُس کے متعلق رسمیں

غرّۂ ذیحجہ شبِ دوشنبہ ۱۱ھ حسبِ اختیار منجمین ایک پہر رات گزرنے کے بعد شاہزادہ محل میں داخل ہوا۔ زرنگار فرش پر ایک پرتکلّف کرسی بچھائی گئی اور اُس پر شاہزادہ بٹھایا گیا۔ موتیوں اور جواہرات کی بکھیر ہوئی۔ موتیوں کے نورانی ستارے برس رہے تھے کہ اچانک چاند کے سامنے سے ابر دُور ہو گیا ؎

سریرِ سر باوجِ ماہ بردہ مہش خورشید را از راہ بردہ
نہادہ کرسیے بر گوہریں فرش کہ بود آں ہمسر و ہم پایۂ عرش
برآں کرسی نشست از رسمِ شاہاں چو بر چرخ آفتابِ صبحگاہاں
چناں در بارش آمد گوہر و دُر کہ گردوں خواست تا دامن کند پُر
ز گوہر نازنیناں را تہِ پاے شد اندر آبلہ پاہاے گہرساے
گہرہاے کہ ہر یک را ز اُمید بصد خونِ جگر پرورده خورشید

فتاده هر طرف بی قیمت و خوار | چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
همی بارید سیّاراتِ پر نور | که ابر از پیشِ مه شد ناگهاں دور
مشاطه پرده را از پیش بر داشت | ستاره زآفتابِ خویش بر داشت
پدید آمد مہے کاندر نظاره | دلِ مہ پاره شد زاں ماه پاره

جلوہ اور اُس کی رسموں کے ادا ہونے کے وقت خضر خاں کی جو اندرونی حالت تھی اُس کو حضرت امیر خسرو اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شد اندر جلوه چوں خورشیدِ افلاک | عروسِ پاک تن در حجلۂ پاک
بلند آئینۂ مهرِ سمایش | بجلوه بود در خوردِ نمایش
ولیک آں آئینه چوں در حمل بود | بحالِ خضر خاں نعم البدل بود
همه شاد از خضر خانِ غم اندیش | خضر خاں هم ولیکن با غمِ خویش
نه از خویش و نه از خویشاں خبر داشت | که تن آں جا و دل جائے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد | درونش خارِ هجراں نیش میزد
دو چشمش ماه را نظاره میکرد | مهِ دیگر دلش را پاره میکرد
بلب نامِ عروس خانه می گفت | بجاں پیشِ خیال افسانه می گفت
پس از جلوه چو بر شد بر سرِ تخت | قراں کردند باهم دولت و بخت
گهر هائے دگر بیروں شد از دُرج | مه و خورشید باهم ماند در برج

خضر خاں کا نکاح دولرانی کے ساتھ

ہندوستانی مسلمانوں میں موجودہ

رسم و رواج کے مطابق لڑکے اور لڑکی کو اپنے رشتہ ناتے کے معاملہ میں بہت کم دخل ہوتا ہی۔ اور اس ضروری معاملہ میں ان سے شاذ و نادر ہی رائے لی جاتی ہی۔ بلکہ اکثر جگہ شرفا میں کنواری لڑکیوں کا اپنے رشتہ میں دخل دینا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا معیوب سمجھا جاتا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانانِ ہندوستان میں یہ رسم بہت قدیم زمانہ سے چلی آتی ہی۔ خضر خاں کی پہلی شادی اُس کی مرضی کے خلاف ہوئی اور وہ شرم کی سبب سے اپنے ماں باپ کے منشا کے خلاف لب کشائی نہ کرسکا اور یہ ایسی بات ہی جو ملکہ جہاں اور قصرِ شاہی کی مستورات کو اچھی طرح معلوم تھی اور اس کا اُن کو اندیشہ تھا مگر غالباً وہ سمجھتی ہونگی کہ شادی ہو جانے بعد دولرانی کا خیال اُس کے دل سے خود بخود جاتا رہیگا لیکن یہ خیال اُن کا غلط ثابت ہوا اور خضر خاں کی عشق و شیفتگی میں جو اُس کو دولرانی کے ساتھ تھی اس شادی سے کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

خضر خاں کے لیے جب الم ہاے فراق ناقابل برداشت ہو گئے اُس نے دیکھا کہ والدین کی غفلت اور لاپروائی بدستور جاری ہی تو اُس نے مجبوراً اس معاملہ میں خود ہی ریشہ دوانی شروع کی اور ایک محرمِ راز کو روبراہ کرکے اپنی والدہ ملکہ جہاں کی خدمت میں بھیجا جس نے خضر خاں کی حالتِ زار نہایت موثر پیرایہ میں بیان کی اور کہا کہ بھتیجی کی خاطر بیٹے کو ہلاک کرنا کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر کچھ عرصہ تک اور یہی غفلت رہی تو سواے کفِ افسوس ملنے کے کوئی چارہ کار نہو سکیگا ؎

کجا شاید کہ با این تختِ شاہی | بود فرزندت اندر سینہ کاہی

تہیدستی بود نے تاجداری
کہ ہر کامے نباشد کامگاری

مکش بہر برادر زادہ فرزند
کہ آں رسمے ست ایں جانی ست پیوند

اگرچہ رنجِ خویشاں رنجِ خویش ست
ولیکن نے ز رنجِ خویش بیش ست

در انگشتِ برادر گر خلد خار
نہ چوں انگشتِ خویشت باشد آزار

زدر دار چشمِ خواہر ریش باشد
نہ ہمچوں دردِ چشمِ خویش باشد

مکن چنداں برادر زادہ را مہر
کہ یکسو تابی از فرزندِ خود چہر

ہنوزش ہست پایاب ار نہی دست
بمالی دست چوں در قعر بنشست

پیغام رساں کی اس تقریر کو سنکر ملکۂ جہاں بہت متاثر ہوئی اور اُس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ مضمون حضرت امیر نے جس خوبی کے ساتھ ادا کیا ہی اس کی تعریف سے میری زبان و بیان قاصر ہیں۔ لطیف تشبیہوں اور نازک استعاروں کا تسلسل نہایت خوب واقع ہوا ہی۔ شعرائے عجم کے کلام میں شاید مشکل ہی سے اس کا جواب مل سکے ؎

چو آں خونابہ قطرہ قطرہ در جوش
چو دُرّ و لعل بانو کرد در گوش

دل از یاقوتِ گوشش سفتہ تر گشت
دو چشمش ہمچو گوشش پر گہر گشت

آخر کار ملکہ جہاں نے سلطان سے خفیہ طور پر اجازت حاصل کی اور گھر کے چند خاص آدمیوں کی موجودگی میں خضر خاں اور دول رانی کا چپ چاپ نکاح ہو گیا ؎

نہفتہ با درونی خاصۂ چند
نشست و عقدِ کابیں کرد پیوند

ز درجِ دیدہ گوہرہا برو ریخت　　نثار از گریۂ شادی فرو ریخت

بر اں شد تا بر آں مہمانِ شیریں　　شکر ریزی کند از جانِ شیریں

ولی چوں شکّرش بر جلوہ رہ داشت　　نہ بہرِ شربت آں شکّر نگہ داشت

خضر خاں جب اپنے اس انتہائی مقصد میں کامیاب ہو گیا تو اُس کی حالت میں ایک عجیب تبدیلی واقع ہوئی یعنی توفیقِ خداوندی اُس کی رفیق ہوئی۔ اُس نے تمام منہیات سے توبہ کی اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے بیعت کر کے اُن کے معتقدوں اور مریدوں کے حلقہ میں داخل ہو گیا اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا ؎

ارادت را دراں درگاہ شد خاص　　گرفت الحمد للہ ملکِ اخلاص

یکے خود بود شمعِ پادشاہی　　دگر روشن شد از نورِ الٰہی

بہ ہمت زد درِ پرہیزگاری　　خدا کردش در آں پرہیزیاری

ربود از جستِ ملک انگشتری را　　نگیں شد خاتمِ نیک اختری را

قضا گنجِ سعادت کردہ بازش　　سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش

زعینِ عصمت آبِ زندگی جست　　رواں دست از ہمہ آلودگی شست

مصلاے نماز افگند در پیش　　سخن گفت از نیازِ سینۂ خویش

برآورد از پئے تحریمۂ راز　　طلبگارِ عنایت را دو کف باز

بہ تکبیرے کہ از دنبالۂ پیر　　بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر

بحمد آمد ز افلاسِ نہانی　　ز ہفت اندامِ او سبع المثانی

قیامے کرد در طاعت الف وآ | کہ گشت از راستی سر حرف ِ اسرا
رکوعے کرد چوں لامِ محقق | کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود | کہ سرِّ رہ نمائش گشت موجود
ز د اندر قعدۂ زانوے اُمید | کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند | زملکش بس فرائض کاں قضا ماند
نمازے کرد بر سجّادۂ شوق | کہ کرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے | گرفت اندر دلِ زندہ دلاں جائے
جو عشق اندر مجازش جلوہ گہ داد | مجازش بر پلِ تحقیق رہ داد

خضر خاں کا زوال جب خضر خاں کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال کا آفتاب انتہائی عروج پر پہنچ چکا تو اب زوال کا وقت آیا جس کی دردانگیز داستان یہ ہے کہ سلطان علاء الدین بیمار ہوا خضر خاں نے منّت مانی کہ اگر سلطان کو صحت ہوئی تو پیادہ پا ہتنا پور کی زیارت کو جاؤنگا اور جب قدرے صحت ہوئی تو وہ اپنی منت کے پورا کرنے کو روانہ ہوا۔ ملک کافور نے جو حصولِ سلطنت کی فکر میں تھا اس موقع کو غنیمت سمجھا اور جھوٹی سچی شکایتیں کر کے سلطان کو خضر خاں اور اُس کے خسر الپ خاں سے بالکل بدظن کر دیا۔ الپ خاں تو فوراً قتل کر دیا گیا لیکن خضر خاں کو نسبتہً کم سزا دی گئی۔ چتر و دور باش رجو ولیعہدی کی علامتیں تھیں اُس سے واپس لی گئیں اور اُس کو امروہہ میں رہنے کا حکم ہوا۔ اور یہ کہ بلا طلب دہلی میں نہ آے۔ خضر خاں جب میرٹھ کے علاقہ سے آگے بڑھا

تو یہ شاہی عتاب نامہ ملک حسام الدین کے ذریعہ سے اُس کو پہنچا جس کی فوراً تعمیل کی اور چتر و دورباش ملک حسام الدین کو سپرد کر کے خود امروہہ چلا گیا۔

حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ خضر خاں سے باوجودیکہ وہ بزرگانِ دین اور اولیاء اللہ کا معتقد تھا اور دل سے اُن کی تعظیم کرتا تھا یہ غلطی ہوئی کہ وہ سفرِ زیارت سے پہلے اور نیز سفر کے بعد اپنے پیر یعنی حضرت سلطان نظام الدینؒ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ اُس کا قدم اتقا اور پرہیز گاری کی صراطِ مستقیم سے بھی ہٹ گیا تھا ؎

غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں ق یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نہ رفت آں سو گہِ باز آمدن نیز کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردے نبردش در پناہِ نیک مردے
حمایت را اگر کہن دامانِ درویش زصد سدِّ سکندر بودش بیش
بگوش اقبال میکردش منادی کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پُر از بانگِ نے و چنگ در و کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرۂ سیمیں عذاراں چو سبحہ در کفِ پرہیز گاراں
تر نہا کہ رفتہ تا بجوزا رشید شدہ بیت السعادت برجِ ناہید

چو بر عزم زیارتگاہ می رفت ہزاراں رہزنش ہمراہ می رفت
ز نغمتہا کہ ہوش از مغز می رفت درخت و دشت و صحرا پای میکوفت

خضر خاں کی سیرت اور خصلت جہاں تک کہ حضرت امیر خسرو اور مورخینِ عصر کے بیان سے سمجھی جاتی ہے اُس سے خضر خاں کوئی سیاسی آدمی معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک ایسا ناز پرورده شہزادہ ثابت ہوتا ہے جس کو سوائے عیش و عشرت راگ و رنگ اور لہو و لعب کے ملکی معاملات اور سیاسی جوڑ توڑ سے کبھی کوئی سروکار نہیں رہا - ایسی حالتوں میں اس کی نسبت بغاوت یا گورنمنٹ کے خلاف کسی سازش کا اتہام جو اُس کی طبیعت اور فطرت کے خلاف تھا سلطان علاءالدین کو باور کرا دینا بظاہر بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے مگر مورخین کے بیان پر غور کرنے سے اس قسم کے شکوک و شبہات دُور ہو جاتے ہیں

اس واقعہ کے متعلق فرشتہ کی بیان کے بعض حصے اگرچہ حضرت امیر کے بیان سے کسیقدر مختلف ہیں اور یہ اختلافی امور حضرت امیر کے مقابلہ میں کسی طرح قابلِ قبول نہیں ہو سکتے لیکن اس سے سلطان علاءالدین کی ناخوشی کے وجوہ بہت صاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ ”سلطان علاءالدینؒ ایک سخت مرض میں مبتلا ہوا - چونکہ خضر خاں اور ملکہ جہاں ہمیشہ نئے جشنہائے شادی میں مصروف رہتے تھے اور سلطان کے معالجہ کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے تھے اس لیے سلطان اپنی عدم صحت کو ان کی غفلت اور لاپروائی کی طرف منسوب کر کے ان سے سخت ناراض ہو گیا - ہر روز ان سے ایسی نئی ادائیں زد

ا؎ حضرت امیر خسرو نے بخار اور ضیاء برنی نے استسقا لکھا ہے

ہوتی تھیں جن سے سلطان کی ناراضی اور بدگمانی بڑھتی جاتی تھی اس لیے کہ خضر خاں کو سوائے مجلس آراستہ کرنے شراب پینے راگ و رنگ سننے چوگاں کھیلنے اور ہاتھیوں کی لڑائی دیکھنے کے کوئی کام نہ تھا۔ اور ملکہ جہاں بھی اپنے پوتوں اور نواسوں کی تقریبات عقیقہ وختنہ وغیرہ کے سوا کسی چیز کی طرف التفات نکرتی تھی۔ اور جو بات کہ کبھی ان کے ذہن میں نہ آتی تھی وہ سلطان اور اُس کی بیماری کا خیال تھا"

یہ حالت دیکھکر سلطان نے ملک نائب کو دکن سے اور الغ خاں[1] کو گجرات سے طلب کیا اور جب یہ فوراً حاضر ہوگئے تو خوش ہوا اور تنہائی میں ملک نائب سے بیوی بچوں کی لاپروائی کی شکایت کی۔ ملک نائب نے (جس کے دماغ میں حصول سلطنت کا خبط جاگزین ہو رہا تھا) فرصت کو غنیمت سمجھکر کہا کہ یہ لوگ الغ خاں کے ساتھ حضور کے دفع میں متفق ہوگئے ہیں اور آپ کی موت کی دعائیں کر رہے ہیں۔ (بدقسمتی سے) اسی اثناء میں ملکہ جہاں نے اُلغ خاں کی لڑکی کے ساتھ شادی خاں کی شادی کی اجازت طلب کی ملک نائب نے پھر موقع پاکر نہایت ہولناک باتیں سلطان کے گوش گذار کیں جن کو سنکر سلطان اُن لوگوں سے بدگمان ہوگیا اور از راہِ احتیاط و دور اندیشی خضر خاں کو امروہہ کی طرف رخصت کردیا اور کہا کہ جب صحت ہوگی تم کو طلب کرلیا جاویگا۔

خضر خاں چونکہ ناز پروردہ اور ناتجربہ کار تھا اور شاہی عتاب کی تلخی سے ابتک

---

[1] یہ الغ خاں الماس بیگ الغ خاں نہیں ہے جو سلطان علاءالدین کا بھائی تھا۔ بلکہ یہ الپ خاں معلوم ہوتا ہے جو ملکہ جہاں کا بھائی اور خضر خاں کا ماموں اور خسر تھا (جیسا کہ ہم اوپر تحقیق کر چکے ہیں)

واقف نہ تھا اِس لیے امروہہ پہنچکر سخت رنج والم میں مبتلا رہا جب اس حالت سے کچھ افاقہ ہوا تو اس معاملہ پر غور کی اُس نے سمجھا کہ میں بالکل بے قصور ہوں سلطان کی ناخوشی کا ایسی حالت میں کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ باتیں سوچکر فوراً بلا طلب دہلی میں اور سلطان کی حضور میں حاضر ہو گیا۔ سلطان اُس کے آنے سے خوش ہوا اور پدرانہ شفقت سے گلے لگایا۔ اور معذرت کی ؎

بامروہہ درون غمناک بنشست | چو گل باسینۂ صد چاک بنشست
در اندیشید از ان پس با دلِ خویش | کہ نتوان داشت بی مرہم دلِ ریش
گرفتم شہ چو دریا سہمناک ست | نہ آخر گوہرِ ادیم چہ باک ست
گناہِ خود نمی بنیم درین ہیچ | کہ خشمِ شاہ گوشم را دہد پیچ
در آرد گوشمالِ او بجوشم | شفیعے ہست مروارید گوشم
وگرزد نشنود عذرِ گناہم | بمروارید دیدہ عذر خواہم
بدین اندیشہ یکدم شاد بنشست | پس آں گاہے چو گل برباد بنشست
بسرعت سوئے حضرت شد شتابان | چو مہ در چرخ و باد اندر بیابان
شبا روزی بہ تیزی کرد رہ قطع | رسید و پیشِ شہ زد بوسہ بر نطع

فرشتہ نے اتنی بات اور اضافہ کی ہے کہ "سلطان نے پدرانہ شفقت و مہربانی کے اظہار کے بعد خضر خاں کو اجازت دی کہ محلسرا میں جائے اور اپنی والدہ اور بہنوں کو دیکھے۔ لیکن چند روز کے بعد جب خضر خاں غافل ہو گیا اور عیش و عشرت میں مشغول ہو کر دربار کی

پابندی ترک کردی تو ملک نائب کو موقع مل گیا"۔ اُس نے سلطان سے کہا کہ خضر خاں اور شادی خاں بعض امراء کے ساتھ سازش کرکے آپ کی جان لینے کے خواہاں ہیں اس کی تائید میں بہت سے غلاموں اور خواجہ سراؤں کی شہادتیں دلوادیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کام میں لاکر سلطان سے حکم حاصل کرلیا کہ دونوں بھائی قلعہ گوالیار میں قید کردئے جائیں اور ملکہ جہاں کو بھی محلسرا سے نکال کر پُرانی دہلی میں محبوس کیا گیا۔

سُلطان علاءالدین خضر خاں کو اپنے سامنے طلب کرکے قید کا حکم سناتا ہے۔ اور خضر خاں کی بیقراری دیکھکر کہتا ہے ؎

خضر خاں چوں بروں داد ایں دم درد | بلرزیدند خاصاں زاں دم سرد
بسے بگریست شہ چوں بر نور وز | پس از دل برزد ایں برقِ جگر سوز
کہ ایں شعلہ کت از من یادگار ست | ترا از دو زخم گوئی شرار ست
چہ پنداری مرا جانے نست در تن | بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور | کہ چوں تو مردم از چشمم شود دور
ولے چوں زافرینش دارم ایں رنگ | کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے | نہ جنبد حکمِ سنگینِ من از جائے
وگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں | خطِ سنگ ست اگر نقشِ یخ ست ایں
زخلقت چوں مرا زیں گونہ حال ست | بدل در خلقتِ مردم محال ست
چو آگاہی زخوے بدستیزم | ببر بار بسلامت زاب خیزم

ہم اکنوں با زت آرد بخت والا | برافسر سازدت لولوے لالا

خضر خاں کی روانگی کے وقت سلطان کی اندرونی حالت اور شفقتِ پدری اور نخوتِ شاہی میں جو باہمی آویزش اور کشمکش ہو رہی ہے اُس کی تصویر حضرت امیر خسرو نہایت خوبی کے ساتھ کھینچتے ہیں اور قلبی کیفیات کی تصویر خصوصاً جب کہ وہ متضاد ہوں شاعری میں نہایت ہی مشکل کام ہے ؎

چو آئینِ وثیقت محکمی یافت | دو دل با عالمِ غم ہمدمی یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں | بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بردن شبانگاہ | بحصنِ گوالیر از منظرِ شاہ
تعالی اللہ ندانم کاں چہ دل بود | کہ نزدش گوہرے زانگونہ گِل بود
چکیدہ قطرۂ دریا دلش از وے | فگند از روے خود چوں قطرہ خوے
سکونت را عجب برپای میداشت | کہ جاں میرفت و دل برجاے میداشت
جگر می کند ہجر آتش بصد زور | کہ در رکندن نبودش ذرۂ شور
جگر گوشہ ز دیدہ می شدش دور | بدیدہ خونِ دل میداشت مستور
ہمی رفت و ہمی شد طاقتش گم | ز چشمش دیدہ وا ز دیدہ مردم
درونش پارہ پارہ می شد از درد | بروں آں درد پنہاں می خورد
جدائی ہر دو را چوں کرد تقسیم | تو پنداری کہ یک جاں شد بدو نیم
رواں شد نیم جاں با جانِ پرغم | شہنشہ ماند نیمے جانِ درہم

سرِ سوزن نہ بسر رشتہ پدیدار　　　کہ بتواں دوخت آں دو نیمہ یکبار

چو آں دیدہ زچشمش بر کراں شد　　　زگریہ مردمِ چشمش رواں شد

مورّخین لکھتے ہیں کہ الپ خاں کے قتل اور خضر خاں و شادی خاں کے قید ہونے سے ملک میں سخت بغاوتیں برپا ہوئیں۔ لشکر گجرات نے بغاوت کر کے فتنۂ عظیم برپا کر دیا۔ سلطان نے ملک نائب کے مشورہ سے سیّد کمال الدین کرک کو اس فتنہ کے دبانے کے لیے بھیجا جو الپ خاں کے آدمیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر نہایت بُری طرح قتل کیا گیا۔ حاکم جیپور[1] نے بھی بغاوت کی اور وکلائے شاہی کو جو قلعہ میں تھے مشکیں باندھکر فصیل قلعہ سے نیچے پھکوا دیا۔ ہرپال دیو بھی جو رام دیو سابق والیِ دکن کا داماد تھا باغی ہو گیا اور اکثر شاہی تھانوں کو اُٹھا دیا۔ سلطان علاء الدین ان بغاتوں کی خبروں کو سنکر اپنے بسترِ مرگ پر پیچ و تاب کھاتا اور دانت پیستا تھا۔ اس کی حالت روز بروز ردی ہوتی جاتی تھی۔ اور کسی طبیب کی دوا کارگر ہوتی تھی۔ آخر اسی حالت میں بتاریخ ۶ شوال ۷۱۵ھ ہجری وفات پائی۔

حضرت امیر اس واقعۂ وفات کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

کہ چوں شہ را بحکمِ لایزالی　　　شد از روئے خضر خاں دیدہ خالی

درونش را درآں غمہای جانی　　　تواں رفت و فزوں شد ناتوانی

دلش خوں می شد و بیروں نمی داد　　　جگر را غوطہ جز در خوں نمی داد

[1] یہ غالباً کوئی دوسرا جیپور ہے جو جنوبی ہند میں ہے۔ راجپوتانہ والا جیپور معلوم نہیں ہوتا

فرو می ریخت خونِ تاب خوردہ | چو دیوار گلِ حمام آب خوردہ
یکے رنجش گرفتہ در جگر گاہ | دگر قطع جگر گوشہ جگر کاہ
وزیں ہر دو بتر خوے جفا ساز | کہ گر میرم نیارم رفتہ را باز
سیہرے سخت کایں رسمِ جمال ست | کہ ہر چہ آں من کنم گشتن محال ست
جفا بر دشمنِ بیروں تواں کرد | چو در سینہ است دشمن چوں تواں کرد
سہ دشمن در دروں گشتہ بلا سنج | غمِ فرزند و خوے ناخوش و رنج
گرفت ایں ہر سہ خصمش در جگر جاے | بریں ہر سہ اجل شد کار فرماے
ز شوال آمدہ ہفتم بپاے | سنہ ہفصد سنیچ بر ہبر وے
کزیں دیر سپنج آں شاہِ آفاق | بردل از ہفت گنبد بر دشش طاق
بر دکرد آں چناں شیرِ فلک زور | کہ شد زانگونہ شیرے طعمۂ گور
نگر تا چند زینساں شیرِ پر بیم | شکارِ گور شد زیں آہوے سیم
عجب ناوک زنے کو گاہِ نخچیر | شگافد مور و اژدر ہا بیک تیر
چو بو یحیےٰ برآرد لطمۂ خویش | چہ سلطان زیرِ آں لطمہ چہ درویش

سلطان علاء الدین کی وفات کا واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت امیر دنیا اور اُس کی دلچسپیوں کو بہ نظرِ اعتبار دیکھنے اور اُن سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرماتے ہیں اور حقیقت یہ ہی کہ یہ منظر نہایت ہی دہشت خیز اور عبرت انگیز لکھا ہی ؎

دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند | بزلفِ جعدِ شاں دل را مکن بند

که لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ ۔۔۔ کہ لعبت می کشد ہر ہفت گردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش ۔۔۔ چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روے زمین ست ۔۔۔ کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین ست
گر از دیباے چیں خواہی نمونہ ۔۔۔ زمیں را کردہ باید باز گونہ
چرا بر تختِ عاج آں کس نہد تاج ۔۔۔ کہ زیرِ تختہٴ گل خواہست شد عاج
خرد بیند چو گردد استخواں سنج ۔۔۔ کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز ۔۔۔ کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم ۔۔۔ چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کز خاک زاید باز خاک ست ۔۔۔ خوش آں کس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر ۔۔۔ کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

محمد قاسم فرشتہ بحوالہ تاریخ صدرِ جہاں گجراتی لکھتا ہے کہ سلطان علاء الدین کی وفات کے دوسرے دن ملک نائب نے تمام امرا و ارکانِ دولت کو جمع کر کے سلطان کا ایک نوشتہ اُن کے سامنے پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں خضر خاں کو معزول کر کے بجائے اُس کے شہاب الدین عمر کو ولیعہد مقرر کرتا ہوں۔ شہاب الدین کی عمر اس وقت صرف سات سال کی تھی۔ ملک نائب اُس کو برائے نام تخت پر بٹھلا کر کار و بار سلطنت بحیثیت نیابت کے خود انجام

ے اس مضمون کو حضرت امیر خسرو نے غرۃ الکمال کے دوسرے قصیدہ میں اور بھی مؤثر اور ہیبت ناک پیرایہ میں لکھا ہے۔

زروے خفتگانِ خود زمیں گر پردہ بردارد ۔۔۔ درآں دیباچہ عبرت بمانی تا ابد حیراں
نہفتہ خاک دانے بینی اندر کلّہٴ کسرے ۔۔۔ شکستہ استخوانے بینی اندر کاسہٴ خاقاں

دینے لگا اور تمام امراءِ علائی کو اپنا ہوا خواہ تصوّر کر کے تختِ نشینی کے پہلے ہی دن ملک سنبل کو باربکی کا منصب عطا فرمایا اور فوراً گوالیار کو روانہ کر دیا تاکہ خضر خاں اور شادی خاں کی آنکھوں کو بے نور کر دے۔ اُس کافرِ نعمت اور کوردل نے وہاں پہنچکر دونوں بھائیوں کی آنکھیں نکلوادیں۔

حضرت امیر خسروؒ فرماتے ہیں کہ سلطان کی نعش کے دفن سے پیشتر ہی ملک نائب نے ملک سنبل کو گوالیار روانہ کر دیا۔ اور جب خضر خاں کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو اُس نے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بیقراری کا اظہار نہیں کیا اور احکامِ قضاؤ قدر کو رضاؤ تسلیم کے ساتھ برداشت کرنے پر مستعد ہو گیا؎

ہنوز آں ماہ را نابردہ در مہد	کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سبک نامہربانے را رواں کرد	کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
شتابد میل میل آنسو بہ تعجیل	کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل
شتاباں رفت سنبل تند چوں باد	غبار آلودہ سوے سروِ آزاد
خضر خاں را خبر شد کامد آں خار	کزاں ہا دامِ چشمش یابد آزار
بہ تسلیمِ قضا بنشست خنداں	نرفت از جاے چوں ناہوشمنداں
چنیں تا آں غبار آلودہ از راہ	برآمد بر فرازِ قلعہ ناگاہ
برآں جانِ گرامی باتنے چند	رسید آہختہ بر گل سوسنے[۱] چند
چو آں دیدہ برآں خصماں نظر کرد	ہماں چشمے کہ خواہد رفت تر کرد

[۱] گل سے خضر خاں اور سوسنے چند سے مُراد تلواریں

بگریہ گفت بانا شہ فرو خفت | کز نیساں فتنۂ خفتہ بر آشفت
چہ حال ست این و این جوشش از بہر چیست | بر این زندانی این بخشایش از بہر کیست
ور اُمیدِ خلاص آں خود نباشد | کہ دشمن لایقِ مسند نباشد
و گر بر دیدہ و جاں ست فرماں | منم فرماں پذیر از دیدہ و جاں

سنبل خضر خاں کے جواب میں اپنی مجبوری اور معذوری ظاہر کرتا ہی ؎

جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت | چہ باشد سنبلے با صد مُہ سخت
بحکمے کاں بسختی تند بادیست | گیاہے را نہ جائے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بندہ داغی | نہ آں سنبل کہ شد آبی و باغی[1]
بشارت می دہم بارے نخستت | کہ حکمے نیست بر جانِ دُرستت
ولیکن در چنیں فرخ جمالی | ہمی خواہد فلک عین الکمالی
مرنج از من کہ از من نیست این زور | کہ چوں خود خواہد اختر حملہ را کور
چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور | بچشمش چوں بچشمِ مردہ کافور
ہمی خواہد ز رائے سست تمیز | کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

اس مکالمہ کے بعد خضر خاں اپنے آپ کو سنبل کے حوالہ کر دیتا ہی اور بیرحم سپاہی اُس کو پچھاڑ کر انکھیں نکالتے ہیں ؎

چو خاں دانست کامد تیرِ تقدیر | شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

---

[1] آبی و باغی کے دو معنی ہیں: اوّل تو سرکش اور بغاوت کرنے والا اور دوسرے پانی سے پرورش پانے والا اور باغ میں اُگنے والا

برغبت داشت نرگس پیش سنبل | کہ خواہی خارم افگن خواہیم گل
چو دید آں حال سنبل چار و ناچار | علیفان از ہر سو کرد برکار
کہ بفگنند سرو راستیں را | بیازردند چشم نازنیں را
کسے کز بہر زخم چشم ذلیل | رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل
چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش | چگونہ تاب میل آرد بیندیش
چو پر خوں شد خماری نرگس وے | خماری گوئیا قے مے کند مے
خمارے داشت چشمش وائے صد وائے | کہ شد چشم و خمارش ماند بر جائے
بدیدہ ہر کس اندر درد می کرد | وے از دیدہ می افشاں شد زہے در
اگر بود از فلک زینگونہ بیداد | فلک کورست یارب کور تر باد
ستارہ بر شہابی یافت چوں میل | کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل
جہانے خستہ شد کز بس خرابی | شد آں بادام عنابی و آبی
رقم کاں بود بر پیش قلم را | بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر پرسی سوادش کز قدر بود | اِذَا جَاءَ الْقَضَا عَمِیَ الْبَصَرُ بود

ملک نائب خضر خاں اور شادی خاں کی طرف سے مطمئن ہو کر شاہزادہ مبارک خاں کی فکر میں مصروف ہوا اور چاہتا تھا کہ اُس کو بھی کسی ترکیب سے قتل کرا کر سلطنت کا بالکل مالک و مختار ہو جائے لیکن قضا و قدر کا قلم مبارک خاں کی بادشاہت پر جاری ہو چکا تھا۔ ملک نائب نے جو ترکیب اُس کے قتل کے لیے کی تھی وہ اُلٹ گئی اور جو لوگ اُس کے قتل پر متعین

ہوئے تھے اُنھوں نے رات کے وقت جب کہ عمال اور ملازم اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور قصر ہزار ستون کے دروازے بند کردیئے گئے ملک نائب کے خیمے میں گھسکر اسکو اور اُس کے تمام خواص اور مشیروں کو قتل کرڈالا اور خضر خاں پر جو ظلم ہوا تھا اُس کی مکافات پوری پوری اُس کو مل گئی ؎

فلک زانجا کہ در پاداشِ سرہاست | دعائے دردمنداں را اثرہاست
زمانہ ساخت تیغے زاہِ مظلوم | سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سر بکشایم ایں نطع | کہ خونریزِ سرش چوں بود بالقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی | کہ ہر سو چیرہ گشت از زورمندی
اگرچہ خاطرش بیدار ہم بود | کش از ہر خار خارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغ ست قاطع | رسید و دادبیروں نورِ ساطع
نہانی دادش افیونے زمانہ | کز وہوش و خرد شد برکرانہ
بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلّاب | کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قرصے کاندریں بالا و شیب اند | چو نانِ کیسہ بر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید | بخور گرت از سرو گردن نباید
چو ابرِ دیدۂ منعم جفا کرد | سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد

خضر خاں کے کسی خیرخواہ نے ملک نائب کے قتل کی خوشخبری قاصد کے ذریعہ سے خضر خاں کے پاس پہنچائی۔ حضرت امیر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کو سنکر خضر خاں نے خدا کا شکر

کیا مگر کچھ خوش نہوا ؎

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ | بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
نہ چنداں شادماں گشت اندراں کار | کہ ہر کس را بنوبت دید تیمار
کسے کز خرچ نوبت رنج دارد | برنجد گرچہ نوبت پنج دارد

خضر خاں چوں زغیب انصافِ خود یافت | کرم را جائے شکرِ بے عدد یافت
بمسکینے جبیں بر خاک مالید | ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
براں بدخواہِ بے تمیز بگریست | برو بگریست و برخود نیز بگریست

قطب الدین مبارک شاہ کی تخت نشینی اور خضر خاں کا قتل

ملک نائب کے قتل ہونے کے بعد شاہزادہ مبارک خاں اپنے چھوٹے بھائی شہاب الدین عمر کی نیابت میں سلطنت کا کاروبار انجام دینے لگا لیکن رفتہ رفتہ اُس نے اُمرائے دولت کی ساتھ ساز کر کے دو مہینہ کے بعد روز یکشنبہ ۲۴ محرم ۷۱۶ھ کو تخت سلطنت پر جلوس کیا اور سلطان قطب الدین مبارک شاہ اُس کا خطاب قرار پایا۔ اور شہاب الدین عمر کو اندھا کر کے قلعہ گوالیار میں قید کر دیا گیا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ سلطان قطب الدین مُبارک شاہ نے اپنے جلوس کی دوسرے[۱] سال دکن پر فوجکشی کی اور واپسی کے وقت جب بمقام جھائن پہنچا تو شادی کتہ سر سلاحدار

---

[۱] جلوس کا دوسرا سال حضرت امیر کے بیان کے موافق ۷۱۷ھ اور مؤرخین کے بیان کے موافق ۷۱۸ھ ہوتا ہے

کوگوالیار روانہ کیا تاکہ خضر خاں و شادی خاں اور شہاب الدین عمر کو قتل کردے اور اُن کے اہل و عیال کو دہلی لے آئے چنانچہ اُس نے اس حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے خضر خاں کی منکوحہ دیولدی کو اپنے حرم میں داخل کیا۔ مورخین نے اس قتل کے اسباب سے مطلق بحث نہیں کی۔ اور نہ اُس کی نسبت حضرت امیر خسرو نے کچھ لکھا ہے۔ سلطان قطب الدین کی سلطنت پوری طرح مستحکم ہو چکی تھی۔ ان تینوں بھائیوں کی طرف سے جو نابینا ہو چکے تھے بظاہر کوئی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قتل کی ضرورت کن اسباب سے پیش آئی۔

ضیاء برنی اور دیگر مورخوں نے دکن کی فوجکشی کے سلسلہ میں ایک ایسا واقعہ لکھا ہے جو میرے نزدیک اس قتل کا سبب ہو سکتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ جب سلطان مہم دکن سے واپس آرہا تھا تو راستہ میں سلطان علاء الدین کے بھتیجے ملک اسد الدین نے اُس کے قتل کی ایک زبردست سازش تیار کی۔ سپاہیوں کی جماعت اُس کے ساتھ اس میں شریک تھی۔ لیکن اُنھیں میں سے ایک شخص نے وقتِ معیّن سے پیشتر یہ تمام راز سلطان سے بیان کردیا۔ چنانچہ ملک اسد الدین گرفتار ہو کر بعد ثبوتِ جرم قتل کیا گیا اور اُس کے تمام شریک یا جن کی نسبت شرکت کا شبہ ہوا سب کے سب قتل کردیئے گئے۔

نہایت قرینِ قیاس معلوم ہوتا ہے کہ سلطان قطب الدین نے بغاوت کے اس واقعہ سے متاثر اور خوفزدہ ہو کر خضر خاں وغیرہ کو قتل کرا دیا ہو۔ اس لیے کہ اگرچہ یہ لوگ بحالت موجودہ سلطنت کے قابل نہیں رہے نہ اُس کے دعویدار ہو سکتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ باغیوں اور سرکشوں کے لیے آلۂ بغاوت و سرکشی ضرور بن سکتے ہیں

اس لیے سلطان قطب الدین نے گزشتہ واقعہ سے متنبہ ہو کر ان غریبوں کا قتل ہی ضروری سمجھا۔ حضرت امیر خسرو کے الفاظ سے بھی کچھ ایسا ہی مفہوم مترشح ہوتا ہی۔ وہ فرماتے ہیں ؎

کہ چوں سلطان مبارک شاہِ بے مہر — زتلخی گشت بر خویشاں ترش چہر
صلاحِ ملک در خون ریزِ شاں دید — سزاواری بہ تیغِ تیزِ شاں دید
برآں شد تا کند از کیں سگالی — ز انبازانِ ملک اقلیم خالی

سلطان قطب الدین جس موقع پر ملک شادی کو بلا کر فوراً گوالیار جانے اور شاہزادوں کو قتل کرنے کا حکم دیتا ہی وہاں بھی حضرت امیر کے الفاظ سے اسی قسم کا مضمون معلوم ہوتا ہی ؎

بہ تندی سر سلاحی را طلب کرد — کہ باید صد[1] کردہ امروز شب کرد
روَ اندر گوالیر ایں دم نہ بس دیر — سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
کہ من ایمن شوم ز انبازیِ ملک — کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک

حضرت امیر کے نزدیک خضر خاں کے قتل کی اصلی وجہ وہی تھی جو مذکورۂ بالا اشعار سے مفہوم ہوتی ہی۔ لیکن سلطان قطب الدین نے قتل کا بہانہ پیدا کرنے کے لئے خضر خاں کو ایک مخفی پیغام بھیجا جس میں برادرانہ شفقت اور ہمدردی کا اظہار کرنے کے بعد موجودہ قید سے رہائی اور کسی صوبہ کی حکومت پر مامور کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا اور ان تمام مدارج کے بعد اس امر کی خواہش کی گئی تھی کہ دولرانی کو جو ایک کنیز ہی اور سلطنت کی ملک ہے ہمارے پاس بھیج دو ؎

نہاں سوئے خضر خاں کس فرستاد — نموداری بعذر راز دل بروں داد

---

[1] بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ یہ حکم دہلی میں دیا جا رہا ہی مگر مورخین نے بمقام جھائن لکھا ہی۔ جھائن اور گوالیار کا فاصلہ مجھے معلوم نہیں

که ای شمع زمجلس دور مانده — تنت بیتاب و رخ بی نور مانده

تو میدانی که از من نیست این کار — ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار

گرت بندی ست از گیتی خداوند — چو وقت آید همت بکشاید این بند

نمی شاید درین اندیشه تعجیل — بهنجار از وحل بیرون رود پیل

کنون ما هم دران هنجار کاریم — بهنجاری ازین بندت برآریم

چو درخوردی که باشی مسندآرای — بر اقلیمے کنیمت کارفرمای

ولے مهر کسے کاندر دلت رست — نه درخورد علو همت تست

دولرانی که در پشت کنیزی ست — کنیزارمه بود هم سهل چیزی ست

شنیدم کان جهان گشت ارجمندت — که شد پابوس او سر بلندت

نه بس زیبا بود کز چشم کوتاه — پرستار پرستارے شود شاه

کدو در صحن بستان کیست بارے — که جوید سربلندی با چنارے

تمنائے دل ما می کند خواست — کزان زانو نشین برباید خاست

چو زینجا رفت بازینجا فرستش — بپائین گاه تخت ما فرستش

چو سودائے دولت گم گشت چیزے — دهیمت باز تا باشد کنیزے

اِس پیغام کے جواب میں خضر خاں شاہی حکم کی تعمیل سے قطعاً انکار کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

نخست از دیده لب را جوش خون داد — پس آلوده بخون پاسخ برون داد

کہ شہ را ملک رانی چوں وفا کرد ۔۔۔ دولرانی زمن باید رہا کرد
وریں دولت ہم از من دور خواہی ۔۔۔ مرا بے دولت و بے نور خواہی
چو با من ہمسرست ایں یارِ جانی ۔۔۔ سرِ من دور کن زاں پس تو دانی

اس سخت جواب کو سُنکر سلطان آگ بگولا ہوجاتا ہی اور ملک شادی کو طلب کرکے فوراً گوالیار جانے اور ان مظلوم اندھوں کے قتل کا حکم دیتا ہی۔

ملک شادی نے ایک رات دن میں مسافت طے کی اور گوالیار پہنچکر محافظانِ قلعہ کو شاہی حکم سے آگاہ کیا۔ بے باک سپاہی نہایت گستاخی کے ساتھ حرم میں داخل ہوئے۔ مستورات میں ایک شورِ قیامت برپا ہوگیا۔ نازپروردہ شہزادے مشکیں بندھے ہوئے قاتلوں کے سامنے حاضر کیے گئے۔ ملک شادی قتل کا اشارہ کرتا ہی لیکن اس لعنت انگیز کام کے انجام دینے کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ؎

چو بستند آں دو دولتمند را سخت ۔۔۔ زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شگرفاں در زبونی ۔۔۔ درآمد سو بسو شمشیرِ خونی
چو جَست آواز بے رحمی ز خنجر ۔۔۔ درآمد خونیُ بے رحمت از در
جہانے مایۂ غم شادیش نام ۔۔۔ مخالف چوں خطِ مہر و غم و دام
جبینے تُند چوں سکّینِ جلّاد ۔۔۔ نگاہے تیز چوں متینِ فولاد
اشارت کرد ہر سو راندنِ تیغ ۔۔۔ نہ شد برقِ کسے در جنبش از میغ

عفا اللہ برچناں رہائے چوں ماہ — کسے چوں برکشد شمشیر کیں خواہ

کرا در دل نیاید سوز جانی — زافسوس چناں عمرِ جوانی

فلک را باد یارب سینہ صد چاک — کزینساں ارجمنداں را کند خاک

بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغِ خود را سُرخروئی

چو گل بندد بسر جلادِ خونریز — ز اندامے چو گل نبود بہ پرہیز

آخر کار ایک پیچ قوم کا ہندو جرأت کرکے آگے بڑھتا ہی اور اپنے افسر سے جوہر دار تلوار لے کر خضر خاں کو قتل کرتا ہی ؎

غرض کس را پریشاں چوں نشد رائے — کہ گردد تیغِ خوں را کار فرمائے

بجنبید از میاں چوں تند بادے — فروتر نسبتے ہندو نژادے

ز فرمانیدہ تیغِ گوہریں جست — کشید و کرد دامانِ قبا چست

برآمد گردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ

سیاست را فلک زاری ہمی کرد — شہادت را ملک یاری ہمی کرد

درِ فردوس رضواں باز کردہ — ہمہ حوراں درود آغاز کردہ

ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ — شہادت گوی شد ہم مہر وہم ماہ

چو بر شد خنجرِ دشنہ جعد برداشت — ق — دراں منظر فغاں چوں رعد برداشت

سپہری کرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ امید نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید
بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

خضر خاں کی روح جسم سے نکل کر دولرانی کے گرد اگرد چکر لگاتی ہی اور اپنی الوداعی اسپیچ کرتی ہی ؎

چو خونِ خضر خاں در خاک در شد زخونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود می گشت جانش ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت زجاں کردم جدائی مبُرّی ز آشنایاں آشنائی
بہر جائے کہ خوں انداں تنِ پاک گیا ہِ مہر خواہد رستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوے ازاں گو گردِ سُرخ ایں کیمیا جوے

دو آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش ق کہ خونم بر زمیں چوں می کند جوش
بخوانیدش کہ آید از سرِ سوز شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیار اُمید بزمِ بہمن و کے لاہ کہ من از خونِ خود خوش می خورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گل آمیخت کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت

گزشتیم از جہان و خاست ہوئے | نماند از ما بجا جز آرزوئے
نوردہ ہستیم شد ہیچ در ہیچ | ہنوزم قصہ دل پیچ در پیچ

غرض کہ خضر خاں کے بعد اُس کے دونوں بھائی شادی اور شہاب الدین عمر بھی تلوار کے گھاٹ اُتار دیئے گئے اور اس قیامت خیز حادثہ پر مستورات کی جو حالت ہوئی اُس کو حضرت امیرؔ اس طرح پر بیان فرماتے ہیں ؎

شہابی کز سریرش بود گردی | چشیدا و نیز ازاں جوے آب خوردی
چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز | برآمد شورِ مستوراں دراں سوز
کسے کاوازِ شاں دیوار شنید | زبانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید
زپردہ مہوشاں بیروں فتادند | چو خورشید از شفق در خوں فتادند
بچشم آب و برُو خوں ہمگناں را | عجب خونابہ رو دادِ شاں را
زچہرہ ہر بتے پر کالہ می کند | زروے لالہ برگِ لالہ می کند
کناں ہر موے کہ بردلہاے نومید | شب غم را دہد پیوند جاوید
زموئے کندہ وخونِ روانہ | زخون و مشک پُر شد صحن خانہ
جہاں در دیدۂ ما در شدہ تار | کہ از چشمش دو مردم رفتہ یک بار

ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے برد — ہمی مُرد از پئے مرگ دُنمی مرد
فتادہ لُعبتاں چوں خاک بر در — بجائے گل فگندہ خاک بر سر
فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد — ببالا بردنِ جاں صبر میکرد
ہمی کرد ایں ندا ہاتف زبالا — سَلَامٌ جَاءَ مِنْ رَبِّی تَعَالیٰ

اس ماتم میں دولرانی کی جو حالت تھی اُس کا نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہوے

دولرانی دراں خونابہ سر گم — ق چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم
زتابِ مہر در صفرای وتاپاک — چو تابِ مہر می اُفتاد بر خاک
ززخمِ ماہِ نو در ہر کنارہ — بصد پارہ رُخے چوں ماہ پارہ
نہ زاں رخسارہ می شد پارۂ دو — کہ از مہ دور می شد پارۂ نور
صباحت ہم برآں رخسارِ گلگوں — ہمی کرد از جراحت گریۂ خوں
زچشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت — بہر سو سیلہاے خوں ہمیرفت
زکوبش بر رُخِ پُر خون و رنگیں — حنامی بست بر دستِ نگاریں
بساعد موہیائے پیچ کردہ — چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ
بیادِ بیچۂ موئے کہ خاں داد — بہ بیجا پیچ مو میخواست جاں داد

درآں موہا کہ پیچِ بے کراں بود　　دلِ خاں جست و جانش ہمدراں بود

جب اس قیامت خیز ماتم سے کچھ افاقہ ہوا تو شہیدوں کا جنازہ اُٹھایا گیا اور قلعۂ گوالیار کے ایک برج میں جس کا نام بجیمند رہے اُن کی لاشیں بصد حسرت و یاس دفن کی گئیں ؎

چو شد ہنگامِ آں کاں کشتہ چند　ق　بزندانِ ابد مانند دربند

شہیداں را زمشہد گاہِ خونریز　　رواں کردند سوئے خوابگہ تیز

بجیمند رکہ برجے زاں حصارست　　شہاں را کاندراں جائے قرارست

درآں بردند شاں ریزاں زچشم آب　　کہ خسپند اندراں شاہانِ خوش خواب

بسنگیں حجرۂ در فرجۂ تنگ　　نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ

بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود　　ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود

نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید　　کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید

یہاں پہنچکر حضرت امیر خسروؒ قصہ کے واقعات کو اس اندوہ ناک حادثہ پر ختم کردیتے ہیں اور اپنے ناظرین کو عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے متنبہ فرماتے ہیں۔ میں بھی اپنی ناچیز گزارش کو جو بہت کچھ تصدیع کا باعث ہوئی ہوگی اس

مقام پرختم کرتا ہوں۔ لیکن ختم سے پہلے کچھ لفظ عرض کرنے ضروری ہیں۔ اس میں شُبہ نہیں کہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ایک اہلِ دل پاک باطن روشنضمیر صوفی صافی تھے۔ اُنھوں نے آخر کے دونوں شعروں میں جو پیشیں گوئی کی تھی تاریخ شاہد ہے کہ وہ کس قدر حیرت انگیز طریقہ کے ساتھ پوری ہوئی۔ کم وبیش دو سال کے بعد سلطان قطب الدین مبارک شاہ اور اُس کے خاندان پر خسرو خاں کے ہاتھوں سے جو تباہی آئی اُس کے بیان سے قلم تھراتا ہے۔ قاتلوں نے سلطان کا کام تمام کرکے شاہی حرم میں یورش کی چاروں شہزادے اور بعض بیگمات ذبح کردی گئیں۔ کچھ مستورات اور شہزادیاں سپاہیوں کو بخشدی گئیں اور وہ کچھ کیا جس کا بیان ناممکن ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس خاندان کا نام صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح محو کردیا اور اہلِ عالم کے لئے ایک نمونۂ عبرت بنا دیا گیا۔

فَسُبْحَانَ اللّٰہِ مُغَیِّرِ الدُّوَلِ وَمُبَیِّدِ الْاُمَمِ وَالْمِلَلِ الَّذِیْ هُوَ یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِہِ الْحَکِیْمِ "وَکَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَرْیَةٍ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا فَتِلْکَ مَسَاکِنُهُمْ لَمْ تُسْکَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا وَکُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِیْنَ"۔

مثنوی کی خصوصیات | فارسی شعرا نے مُخلَص یا گریز کو صرف قصائد کے ساتھ مخصوص رکھا ہی اور دیگر اصناف کلام میں اُس کو استعمال نہیں کرتے۔ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا کہ کسی شاعر نے مثنوی میں گریز کا استعمال کیا ہو۔ مگر حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں گریز لکھا ہی اور خوب لکھا ہی۔

سلطان علاء الدین کی ان عظیم الشان فتوحات کو جو اُس کے جنرلوں نے گجرات، رنتھنور، چتور، ماندو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل کیں اُن کو یوں بیان کرکے لکھتے ہیں ؎

تعالی اللہ کرا باشد چنیں بخت
که گیرد عالمے بے جنبش از تخت

بدہلی او کند زابرو اشارت
فتد در معبر و بحرین غارت

عزیمت نے و در ملکِ سُلیماں
ہمہ دیوانِ ہندش زیرِ فرماں

سکندر خود سفر کردی در اطراف
بحرفِ تیغ زاں زد قاف تا قاف

نہ بستہ او بجنبش ترکشِ خویش
شدہ تیرش درونِ عرصۂ کیش

چناں بودند دیگر خسرواں ہم
کہ بے جنبش نشد مُلکے مُسلّم

چناں خورشید کو ہست آسماں گیر
سفر خود میکند زاں شد جہانگیر

بہ از خورشید داں ایں کامراں را
کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را

پھر فرماتے ہیں کہ یہ بلند مرتبہ اور یہ اعلیٰ پایہ کون حاصل کرسکتا ہی سوائے اُس کے فرزند ارجمند شمس الحق خضر خاں کے جس کا جاہ و جلال اور دولت و اقبال رو بترقی ہے

مگر باوجود اپنی اس اقبال مندی کے اپنے دل کے ہاتھ سے مجبور ہی۔ نہ دن میں اُس کی آنکھوں کے آنسو خشک ہوتے ہیں اور نہ رات کو بسترِ خواب پر نیند آتی ہی ؎

بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا / مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر / چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغ فتح اندر نہفتہ است / ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نصرت در نیام است / ہنوزش نافۂ اُمید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش / ہنوز اندر برافزونی ست آبش
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست / ہنوزش نخلِ تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا / ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج / تتق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کارِ آن بختِ جہانگیر / بروں آید شادُروانِ تقدیر
شود روشن کہ ایں مہ بر زمیں نیست / حدِ این آفتابِ ملک و دیں چیست
بدورِ مہ شود بدرے ہلالش / کہ ایمن باشد از نقصاں کمالش
غلط کردم کہ گردد آفتابے / کہ کم بیند زوال و انقلابے
ولے با ایں وجودِ مقبلِ خویش / گرفتارست در دستِ دلِ خویش
نہ روزش خشک گردد زیرِ چشم آب / نہ شب پہلو زند بر بسترِ خواب
ہمہ شب با خیالِ غمزہ درگفت / مغیلاں زیرِ پہلو چوں تواں خفت

اس مثنوی میں حضرت امیر خسرو نے یہ التزام کیا ہی کہ ہر ایک داستان کے آخر میں دو غزلیں لکھتے ہیں۔ اوّل "غزل از زبان عاشق" اور دوم "پاسخ از لبِ معشوق" ان غزلوں میں وہ عاشق و معشوق کی زبان سے انھیں جذبات اور خیالات کو ادا کرتے ہیں جو اُس داستان کی مناسبت سے ان کے دل میں ہونے چاہئیں۔ یہ غزلیں اگرچہ مثنوی کی بحر اور مثنوی ہی کے انداز میں لکھی گئی ہیں اور اصطلاحی طور پر ان کو غزل نہیں کہا جا سکتا لیکن اُن میں سوز و گداز رقت اور درد کی وہی کیفیت پائی جاتی ہے جو حضرت امیر خسرو کے تغزل کا عام انداز ہی۔ یہ غزلیں جن کو صرف لغوی معنوں کے اعتبار سے غزل کہا جا سکتا ہی شاید ناظرین کو اجنبی معلوم ہوں مگر واقعہ یہ ہی کہ یہ طریقہ قدما میں عام تھا مگر ان کے یہاں اس قسم کی غزلوں کا نام غزل نہیں ہوتا بلکہ ان کو سرود کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہی۔ فخر الدین اسعدِ فخری جُرجانی نے اپنی مشہور مثنوی ویس و رامین میں متعدد مقامات پر عاشق کی طرف سے سرود لکھے ہیں۔ خواجہ نظامی گنجوی نے شیریں خسرو میں یہ تمام سرود ایک ہی مقام پر جمع کر دئے ہیں۔ مولنا عصّار شیرازی نے اپنی مثنوی مہر و مشتری میں جو بہت کمیاب ہی کسی مقام پر سرود نہیں لکھا۔ البتہ خاتمہ کے قریب ایک غزل لکھی ہی جو مثنوی کی بحر میں ہی اور لغوی و اصطلاحی ہر اعتبار سے غزل ہی۔ چونکہ یہ غزل اس زمانہ میں بہت کچھ حسب حال ہی اس لئے ناظرین کی دلچسپی کی غرض سے اُس کو نقل کرتا ہوں ؎

مجو عصّار مہر از طبعِ مردم　　　که گل هرگز بشورستان نخیزد

وفا از صورتِ بے معنیٔ خلق | چو از صورت ملائک میگریزد
بعزبالِ فلک بر فرقِ اینها | قضا جز گردِ غدّاری نہ بیزد
بہر آں را کہ نیکی بیش خواہی | بکینت ہر زماں بدتر ستیزد
چو اشک آں را کہ سازی جائے در چشم | اگر دستش دہد خونت بریزد

خواجوے کرمانی نے ہمائے و ہمایوں میں غزل اور سرود دونوں چیزیں لکھی ہیں ان کی غزل تو ہر لحاظ سے غزل ہی جو مثنوی کی بحر میں لکھی گئی ہے۔ لیکن سرود البتہ مثنوی ہی۔ خود امیر خسرو نے قران السعدین میں متعدد غزلیں لکھی ہیں جو واقعی غزلیں ہیں ان کی بحریں بھی جُدا جُدا اور مثنوی کی بحر سے مختلف ہیں۔

میرا مقصد اصلی اس طویل داستان کے لکھنے سے یہ ہی کہ مثنوی کے ساتھ غزل یا سرود کا لکھنا کوئی اجنبی اور غیر معمولی بات نہیں ہی بلکہ فارسی شعرا میں معمول رہا ہی۔ حضرت امیر خسرو نے اُس میں صرف اس قدر ترمیم کی ہی کہ ان کو غزل کے لفظ سے تعبیر کیا ہی اور ہر داستان کے خاتمہ پر لکھا ہی۔

ایک داستانِ فراق کے خاتمہ میں عاشق و معشوق کی زبان سے جو غزلیں لکھی ہیں ان کے اشعار نمونہ کے طور پر ہم درج کرتے ہیں۔ یہ وہ موقع ہی جہاں خضر خاں اور دولرانی جُدا کر دئے گئے ہیں اور دولرانی کو قصر لعل میں بھیج دیا ہی ؎

غزل از زبانِ عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوے | غنیمت داشت باید از ہمہ روے

که گردون گرچه چشم آمد سراپای | دو مردم دید نتواند بیک جای
ز شمشیرے که بر بالا کشیده است | بسا پیوندها کز هم بریده است
کجا دو غنچه با هم کرد روئے | که هر یک را خزاں نفگند سوئے
چه بینی رسته دو گل بر یکے شاخ | که هر یک جانبے رنگیں کند کاخ
بیک رشته شود صد دُر فراهم | ولے در رشته کے مانند باهم
نمیدانم که دورانِ دغا باز | چرا پیوندِ دو بُرّد ز هم باز
دراں بُرجی که آں مه شد حصاری | سپردم دودِ دل را پرده داری
ز دم موجے ز چشم خوں چکیده | که قصرش لعل گشت از خونِ دیده
بگو اے باد کت آتش بنعل ست | رهت گه گه برآں گلهائے لعل ست
بقصرِ لعل آں دلخواه چون ست | شفق چون ست در وے ماه چون ست
کجائی اے چراغِ دیدهٔ من ق | رُخِ خوبِ تو باغِ دیدهٔ من
بهارِ عیشِ من گر شد خزانی | ترا هر روز بادا نوجوانی

پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نوشدار وے دلِ من | ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من
هر انچه از مهرِ تو آمد بر ویم | نیارد تاب اگر بر کوه گویم
من و شبهائے همچوں کوه در پیش | فراقے با هزار اندوه در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار مانده | تنے چوں صورتِ دیوار مانده

زسوزِ دل چو خونم برزند جوش — تراخوانم کنم عمدا فراموش
ولیکن چون توئی پیوستہ باخون — باساں چوں روی از سینہ بیروں
چو تنگ آیم زشبہاے سیہ روز — برآرم از جگر آہے جہاں سوز
ندانم از تو این رنج ابد را — دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو — گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
دعاہا کز پیت جاں کردہ تلقیں — ہمہ شب گویم و دل گوید آمیں
زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ — فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیاز خویش بینم چوں زحد بیش — دعا سویت دمم افسونے سوخویش
گر آمد آفتابِ من بزردی — چہ چارہ باسپہر لاجوردی
مرا گردونِ سبزار داد برباد — خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

ایک بہاریہ تمہید | مثلاً خضر خاں کی پہلی شادی کی داستان حسب ذیل بہاریہ تمہید سے شروع کی گئی ہے۔

چو گل درجلوۂ ناز آمد از شاخ — کشاد از گوشہ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغازِ جوانی — سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشاطہ پرکار — بزیور بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زاے — عروسانِ چمن را پیکر آراے
بروے باغ بارانِ بہاری — بہ دُرپاشی و مروارید باری

بہار از لالہ و سوری بگلشن　　حنا بستہ بپاے سرو وسوسن
ز رنگِ سبز و تر شاخِ نگوں سر　　چو ابروے بتاں در وسمہ تر
بصد گلگونہ باغ آراستہ روے　　بمشکِ سودہ سنبل بافتہ موے
خراماں در چمن خوبانِ سقلاب　　کشادہ چشمہاے بستہ را آب
زعشقِ پاے خوباں نرگسِ مست　　نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست
بتِ کو سوے بتاں راے کردہ　　میانِ چشمِ نرگس جاے کردہ
زغنچہ بسکہ بکشادہ دمِ مشک　　شدہ از موئے تر چوں نافہ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں　　سر افگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
ز مرغانے کہ گشتہ ارغنوں زاے　　نے آمد صبا را بر زمیں پاے

شاندار تمہیدیں اس مثنوی میں ہر ایک داستان کا بیان ایک نہایت شاندار اور مبسوط تمہید کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے جو ہر اعتبار سے اُس داستان کے لئے مُناسب اور موزوں ہوتی ہے۔

مثلاً سلطان علاء الدین کی ناراضی اور خضر خاں کے تنزل کی داستان کو اس تمہید کے ساتھ شروع کرتے ہیں ؎

بسے دیدم دریں گردندہ دولاب　　ندیدم ہیچ دورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند ست　　زمانِ دیگر از پستی نژند ست
دگر سیارگاں ہم زیں شمارند　　کہ گہ زیر و گہے بالا بکارند

چو ایں گردش ہمہ بالا و زیرست | گر آید زیر بالائے نہ دیرست
مکن تکیہ بصدر و مسند و تخت | خس ست ایں جملہ چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش | کہ صد شہ را کند یک لحظہ درویش
بچشمِ خویش دیدم کجکلاہاں | برہنہ پا و کفشِ کہنہ خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں | ز بے نانی بخوشہ جو شماراں
عملہائے جہاں برعکس ہم ہست | کہ بر ملکی گدائے را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافشردہ پائے | بہ تختِ زر دریدہ پا تنائے

اس تمہید میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم کی ناپائداری کا خیال ایک نہایت لطیف تمثیل میں ادا کیا گیا ہی۔ کہتے ہیں کہ یہ آسماں جس کی گردش دولابی ہے کبھی ایک حالت پر قرار نہیں پکڑتا چاند سورج اور ستارے کبھی اوپر مصروف کار رہتے ہیں اور کبھی نیچے پس جبکہ یہ دولابی گردش بلندی اور پستی میں مسلسل جاری رہنے والی ہی تو اگر بلند مرتبہ لوگ پستی میں آجائیں اور پست مرتبہ عالی قدر بن جائیں تو چنداں تعجب کی بات نہیں۔ اس نفیس تشبیہ میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہی کہ دولاب میں پانی کے بھرے ہوئے ظروف اوپر آجاتے اور خالی ہو کر نیچے چلے جاتے ہیں اور یہی دور و تسلسل ہمیشہ جاری رہتا ہی۔

اور کسی عجمی شاعر نے اسی مضمون کو اس طور پر کہا ہی اور فی الحقیقۃ اچھا کہا ہی ؎

کوزۂ دولاب را ماند ہمی | ہر کہ زیرِ چرخِ دولابی بود
کز پسِ اوج و بلندی حاصلش | سرنگونساری و بے آبی بود

ذوق کے اُستاد شاہ نصیر دہلوی نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے؎

بلندی پر چڑھا کر خلق کو پھینکے ہے پستی میں
ہنڈولا بے سبب تجھکو نہیں اے آسماں باندھا

خضر خاں کا قتل | اگرچہ اس مثنوی کی تمہیدیں عموماً بلند اور پُرشکوہ ہیں لیکن سلطان علاء الدین کی وفات اور خضر خاں کے قتل کی داستان میں حضرت امیر خسرو نے خاص طور پر اس کا لحاظ رکھا ہے اور واقعات کی اہمیت کے لحاظ سے ان کی تمہیدوں کو اس درجہ عبرتناک، موثر اور پُرسحر بنا دیا ہے جو شاعری کا کھلا ہوا معجزہ ہے جس پر ہر ایک منکر کو ایمان لانا اور حضرت امیر کا کلمہ بھرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اوّل الذکر تمہید کے چند اشعار ہم یہاں ثبت کرتے ہیں؎

گرت در سینہ چشمے ہست روشن
بعبرت بیں دریں پیروزہ گلشن

ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد
برنگ و بوئے چوں طفلاں مشوشاد

کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک
چنیں گلہا بسے کردہ است خاشاک

نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت
کہ از یک صدمۂ دے بر زمیں خفت

نگر تا چند سرو آزاد برخاست
کہ شد پست ار خزاں را باد برخاست

نگہ کن تا کیاں راز آفرینش
دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش

نگر تا چند رخشِ کیقبادی
خرامید اندریں صحرا بشادی

مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت
نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

نسیمے کان وزد ہر صبح گاہے — نگرتا بر چہ گلہا داشت راہے
خیالے را کہ نقشے بر زُلال ست — اُمیدِ دیر پایستن محال ست
دریں بیرانہ عقل آں راپسند د — کہ در وے رخت بند د دل نہ بند د
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند — بزلف وجعدِ شاں دل را مکن بند
کہ لعبت باز ایں ہر ہفت پردہ — کہ لعبت می کشد ہر ہفت کردہ
ہر آں لعبت کت امروز آورد پیش — چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین ست — کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین ست
گراز دیبائے چیں خواہی نمونہ — زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج — کہ زیرِ تختۂ گِل خواہست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج — کہ شاہ را ستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز — کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اول خاک وآخر نیز خاکیم — چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک ست — خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک ست
چرا باید گرفت آں کشور و شہر — کزاں ندہند بیش از چار گز بہر

خضر خاں کے قتل کا واقعہ ایک خاص قسم کا واقعہ ہی۔ خضر خاں کی نوعمری، نوجوانی اُس کا حسن وجمال اور ناز وتنعم اور اُس کی عام محبوبیت جو تمام اہل ملک کے دلوں میں جاگزیں تھی اُس کو بیان کرنے کے بعد اب حضرت امیر خسرو اُس کے قتل کی داستان لکھنے پر

مجبور ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسے رقت خیز واقعہ کا لکھنا اور پڑھنا کوئی آسان کام نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پڑھنے سے دل کانپ اُٹھیں گے۔ جگر چاک چاک ہو جائیں گے اور دامن صبر و شکیبائی پارہ پارہ ہو جائے گا اور سخت سے سخت طبیعتیں بھی اُس کو مشکل ہی سے برداشت کر سکیں گی۔ اس لئے وہ تمہید کے ذریعہ سے اس عبرت خیز منظر کے دیکھنے کے لئے اپنے ناظرین کو تیار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ؎

شراب عشقبازاں آب تیغ ست | بہر عاشق چنیں آبے دریغ ست
کسے کز زخم یاراں نشہ قند موے | بزخم تیر یاراں کے نہد روے
بسا عاشق کش آمد ارّہ بر فرق | کزاں باران خوں خندید چوں برق
بفرق مرد چوں راند ارّہ دنداں | سرش خوں گرید و لبہاش خنداں
چو مہر دوست دل را شد عناں گیر | نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند | خبر کے باشد ار خنجر گزارند
شنیدی قصۂ یوسف کہ تا چوں | زناں را دست شویانید از خوں
زناں کاں حسن را نظارہ کردہ | ترنجش بر کف و کف پارہ کردہ
عروسانے کہ حسن شہ پسندند | حنا بر دست خود زینگونہ بندند
چہ داغ ست ایں کہ ہر جا می نشانم | چہ خوں ست ایں کہ ہر سو می فشانم
کسے روشن کند ایں آتش سوز | کہ روزے سوختہ باشد بدیں روز

نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را — نہ ہر کس بے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کو سر نہد در پائے خوباں — سرش بگریزد از تن پائے کوباں
چو مرغے شد بہ مہمانی ہوسناک — زخونِ خود دہد مہمانی خاک

حضرت امیر خسرو صرف اس تمہید ہی پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ آگے چل کر ایک عارف شاہد پرست کی حکایت لکھتے ہیں جس کی شہادت کے لئے معشوق کا ایک تیز نگاہ ہی کافی ہو گیا تھا اور پھر اُس کے بعد بطور نتیجہ کے فرماتے ہیں ؎

چو بر عاشق اشارت تیغِ خونست — سیاست کردن از رحمت بروں ست
خضر خانے کہ چوں وحشِ شکاری — زغمزہ داشت برجاں زخمِ کاری
چہ حاجت بود چرخِ بے وفا را — بروراندن زخوں تیغِ جفا را
ولیکن چوں چنانش بود تقدیر — گسستن کے تواند بستہ زنجیر

اور داستان کے خاتمہ پر اس پُر عبرت واقعہ کو مقدرات اور مشیّت ایزدی پر حوالہ کرکے ایک معمولی اور بے حقیقت واقعہ بنا دیتے ہیں ؎

زہے خونابہ مردم کہ گردوں — زشیرش پرورد انگہ خورد خوں
نگر تا چند گردد دورِ افلاک — کہ یک نوبادہ بیروں آرد از خاک
کسے کو کرد کاسے بہرِ خوردن — شکستن ہست آساں تر زکردن
کسے تیمار دار دزیں کم و کاست — کہ نتواند از انساں دیگر آراست
چو ہستش ساختن چوں شکستن آساں — زبیش و کم کجا باشد ہراساں

چہ باشد خضر خاں بل صد خضر نیز | ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کادمی درجاں سپردن | بقائے خضر باید بعد مُردن

فلسفۂ شعر | بعض اوقات شاعر اپنے غلط یا صحیح دعاوی کو شاعرانہ دلائل سے ثابت کرتا ہے فلسفۂ شعر سے میری یہی مراد ہی۔ یہ ضروری نہیں ہی کہ اس فلسفہ کی بنیاد ہمیشہ واقعیت پر ہو۔ بلکہ شاعر تشبیہوں اور تمثیلوں کی طرفگی اور حُسن بیان سے اپنے سامعین کو اس قدر مسحور کر دیتا ہی کہ سوائے تسلیم کے کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہتا۔ اس قسم کے فلسفہ سے اگرچہ کسی شاعر کا کلام خالی نہیں ہی۔ لیکن حضرت امیر خسرو اس مضمون کو واقعات کے سلسلے میں جابجا کثرت کے ساتھ لکھتے ہیں اور نہایت خوب لکھتے ہیں۔ میرے نزدیک اس صنف کلام میں اُن کا درجہ اس قدر بلند ہی کہ قُدما اور متوسطین میں سوائے خواجہ نظامی اور شیخ سعدی کے کوئی شاعر ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ چند مثالیں اس مثنوی میں سے پیش کرتا ہوں۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

فطرت اور خلقت کی تبدیل ناممکن ہی۔ لاتبدیل لخلق اللہ۔ اور اگر کہیں اس کے خلاف نظر آئے تو اُس کو عارضی سمجھنا چاہیئے ؎

زروزی خواہ در دہ خواہ در شہر | مقامِ ہر کسے پیداست در دہر
پرندہ بال و پر بہرِ ہوا یافت | خزندہ از زمیں بودن نوا یافت
بحیلہ موش با لا بر نیاید | مگر آں کش غلیوازے رُباید
عقاب از اوج نتواں داشتن پست | مگر در بازوش لنگر تواں بست

بحیلہ چند باشد پست را اوج — بدریا بر شود۔ باز او فتد موج
بنِ جو را زیک گز نگزرد شاخ — شود گر جو بجو تا ابر گستاخ

اقبال مند اور ہونہار اونچے گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں ؎

سعادتہاست اندر پردۂ غیب — نگہ کن تا کرا ریزند در جیب
سرے کو خواست شد تاجِ جہانی — تولّد یابد از صاحبقرانی
دُرے کز روشنی گردد جہانگیر — شود پیدا از ابرِ آسمانگیر
زبرجد زادۂ کوہِ بلند ست — کز انساں در بلندی ارجمند ست
شعاعِ مہر گیر اثر ز مہر ست — کہ ایں آفاق گیر آں در سپہر ست

ابر اور کوہ دونوں لفظوں میں بلندی کا خیال موجود ہی لیکن کوہ کے ساتھ آسمانگیر کی صفت بڑھا کر استدلال میں زور زیادہ پیدا کر دیا ہے۔ آخری شعر کا مطلب یہ ہی کہ سورج آسمان میں ہی مگر شعاعیں تمام عالم کو مسخر کئے ہوئے ہیں۔ اور اس صفت میں وہ سورج سے فایق ہیں۔ اس شعر میں مضمون زیادہ صفائی کے ساتھ ادا نہیں ہوا۔

اسی قسم کا ایک دوسرا مضمون ثابت کرتے ہیں ؎

شرابی کش بود ز اقبال بوئے — رسد در گوہریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگہ یافت — نیارد سوے دیگر دست، رہ یافت
دُرے کو خواست شد بر افسرِ خاص — رسد در گنجِ شہ از دستِ غواص

حقیقی محبت کا اظہار دوری کی حالت میں ہوتا ہی ؎

ہمہ کس پیشِ رُو باشد خریدار | بدوری دوستی گردد پدیدار
نہ یاری خس کشی باشد کہ گہ گاہ | زنزدیکی رُباید کہربا۔ کاہ
کم از ذرہ نشاید بود کز خاک | دو دستہ گشتہ سوے مہرِ افلاک
بہ نیلو فرنگر کز مہرِ جاوید | فرومیرد چو پنہاں گشت خورشید
وفاداری زماہی باید آموخت | کہ گر از آب یکدم شد جدا سوخت

نیلوفر کا پھول دن بھر کھلا رہتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد مُرجھا جاتا ہی۔

بزرگوں کا توسّل موجب حصول عزت ہوتا ہی ۵

چہ نیک اختر کسے کز بختِ فیروز | شود پیشِ بزرگاں خدمت آموز
چو خاکِ تیرہ گیرد دامنِ باد | نماند ابر راز و دامن آزاد
چو پیچش با چنار اُفتد کدو را | چنار از خویش برتر دارد اورا

آسمانی مصائب پر رضا و تسلیم اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر اوقات وہی مصائب جن کو انسان ناپسند کرتا ہے اُس کی ترقی و کامیابی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں ۵

چو نے اُمید پایندہ است و نے بیم | خوش آنکس کو نہد گردن بہ تسلیم
چو نتواں رشتۂ کردن گسستن | بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانی ست | بسا غم کاں کلیدِ شادمانی ست
چہ داند طوطیِ کافتادہ در دام | کہ از شکر دہندش طعمہ در کام
چہ داند باز چوں بندند پایش | کہ دستِ شاہ خواہد بود جایش

بسا ہندو کہ گرید در اسیری   کند شکرِ اسیری در امیری

آخری شعر میں حضرت امیر خسرو نے چشم دید واقعہ نقل کیا ہے۔ یعنی ملک کافور، سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت میں ان کے سامنے غلام بن کر آیا اور آخر کار وزارت اور نیابتِ سلطنت کے منصب پر پہنچا۔

عشق میں امارت و سلطنت کو کوئی نہیں پوچھتا ؎

بکارِ عشق شاہی بر نگیرد   بغم صاحب کلاہی بر نگیرد
چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد   بے تختِ سلیماں را بر د باد
بخوں قصاب را رحمت چہ جوئی   کہ خواہد تیغ خود را سُرخروئی
چو گل بند دبسر جلّادِ خونریز   ز اندامے چو گل بنود بپرہیز
عمل گر بہرہ اندک در فزوں داد   بامیدے دوان ست آدمی زاد

واقعہ نگاری | حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک ممتاز صفت واقعہ نگاری ہے، واقعہ نگاری کا کمال یہ ہے کہ شاعر جب اصلی یا فرضی واقعہ کو بیان کرنا چاہے اُس کے تمام جزئیات اور متعلقات اور لوازمات کو ذکر کر کے واقعہ کی تصویر ہوبہو کھینچ دے اگر وہ واقعہ فرضی بھی ہو اصلی اور واقعی معلوم ہونے لگے۔ قدما کی شاعری کا طغراء امتیاز یہی صفت رہی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ متاخرین نے اس سے غفلت کی اور ان کی شاعری میں یہ ضروری صفت بہت ہی کمیاب ہو گئی ہے۔

حضرت امیر نے اس مثنوی میں متعدد تاریخی واقعات لکھے ہیں اور اس خوبی کے

ساتھ لکھے ہیں کہ کوئی خوش بیان مؤرخ بھی اس سے بہتر نہیں لکھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر مورخین جب سلطان علاء الدین کے عہد سلطنت کے واقعات لکھنا چاہتے ہیں تو بجائے اپنے الفاظ اور اپنی عبارت میں لکھنے کے اس مثنوی کے اشعار نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ ملا عبد القادر بدایونی اور راجہ درگا پرشاد نے اپنی تواریخ میں جابجا ایسا ہی کیا ہی اور اس مثنوی کے صفحے کے صفحے نقل کر دئے ہیں۔ محمد قاسم فرشتہ جو ایک مستند مؤرخ ہے کہیں کہیں حضرت امیر کے بیان سے اپنی تاریخ کے صفحات کو زینت دیتا ہی۔ اور یہ کسی شاعر کے لئے انتہا، خوبی ہو سکتی ہے کہ اُس کا بیان محتاط مؤرخین کے نزدیک بھی قابل استناد ہو۔ جو اشعار ہم اوپر نقل کر آئے ہیں ان میں بہت سے نمونے اعلیٰ واقعہ نگاری کے ناظرین کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ چند اور نمونے اس عنوان کے تحت میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

واقعہ نگاری حقایق تاریخی میں | شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی فتوحات پر لکھا ہی سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو ہندوستان کی نئی تاریخوں میں شہاب الدین غوری کے نام سے زیادہ تر مشہور ہی سلسلۂ واقعات کو سلطان علاء الدین خلجی سے ملا دیا ہی اس سلسلہ میں رضیہ سلطانہ کی نسبت لکھتے ہیں؂

ازاں پس چو پس پر کم بود شاہاں — بدختر گشت رائے نیک رایاں
رضیہ دخترے مرضیہ سیرت — سریر آراست از جائے سریرت
مہے چند آفتابش بود در میغ — چو برق از پردہ میزد پرتو تیغ

چو تیغ اندر نیام از کار می ماند | فراواں فتنہ بے آزار می ماند
پرید از صدمۂ شاہی نقابش | زپردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زورِ مادہ شیراں | کہ حامل می شدند از وے دلیراں
سہ سالے کش قوی بُد پنجہ و مشت | کسے بر حرفِ او ننہاد انگشت
چہارم چوں زکارِ او ورق گشت | بروہم خامۂ تقدیر بگزشت

مؤرخین نے لکھا ہی کہ سلطان شمس الدین التمش کے لڑکے شراب نوشی اور رہوا پرستی میں مبتلا تھے لیکن ان کے برخلاف رضیّہ خاتون نہایت عاقلہ اور دُور اندیش تھی قرآن شریف تجوید کے ساتھ پڑھتی اور ضروری علوم وفنون میں کافی مہارت رکھتی تھی ملکی معاملات میں وقتاً فوقتاً باپ کو نہایت مفید مشورے دیا کرتی تھی۔ اس لئے سلطان نے وفات سے پہلے اُس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

معزالدین بہرام شاہ کی نسبت کہتے ہیں ؎

رواں شد اں پس از حکمِ الٰہی | نگین سکّۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام | نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرامِ فلک زور | شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور

بہرام شاہ کی سہ سالہ حکومت کا خلاصہ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہی جو حضرت امیر نے صرف ایک شعر میں لکھ دیا ہی۔

سلطان ناصرالدین محمود کی نسبت لکھتے ہیں ؎

به محمودی شه روئے زمیں گشت — بگیتی ناصرِ دُنیا و دیں گشت
بسالے بیست زاوجِ پایۂ خویش — جہاں میداشت اندر سایۂ خویش
عجب عہدے ہمہ در کامرانی — بہر خانہ نشاط و شادمانی
شہے در ذاتش از یزداں شکوہے — ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے
خود او مستغرقِ کارِ الٰہی — با مرشس بندگاں در کارِ شاہی

سلطان ناصر الدین محمود نہایت نیک سیرت اور عابد و زاہد اور پرہیزگار اور عدالت شعار بادشاہ گزرا ہی۔ قرآن مجید کی کتابت کرکے اُس کی اُجرت سے اپنا خرچ چلاتا اور شاہی خزانہ سے کچھ نہ لیتا تھا۔ تمام ملکی اور قومی مہمات غیاث الدین بلبن کے سپرد کرکے خود عبادت و ریاضت میں مصروف رہتا تھا۔

علاء الدین خلجی جب اپنے چچا اور مُربّی اور خسر سلطان جلال الدین فیروز شاہ کو دھوکے سے قتل کرکے دہلی کی طرف بڑھا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی غرض سے بے تحاشا زرپاشی شروع کی (جس کے حالات ضیاء برنی نے نہایت تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں) تو بے شمار مخلوق اور اُمراء سلطنت اُس کے گرد جمع ہوگئے اس واقعہ کو حضرت امیر نے اس طرح پر لکھا ہی کہ واقعیت کا کوئی پہلو ھاتھ سے نہیں جانے دیا ؎

ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل — رواں شد فتحِ دہلی را بہ تعجیل
خزاین ریز شد منزل بمنزل — نہ زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل

ملوک از پیش مے آمد خریده | ز زر میشد غلام زر خریده
نہ شد گردن کش از وے کس بعصیاں | کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور | نشانده گنجہا بے منع گنجور
چو با دہلی بفتح افتاد کارش | گرفت از منجنیقِ زر حصارش
ز عشقِ زر بدہلی خاصہ و عام | بعبرہ جون را در بندِ اشام
چو زر را از ہر طرف آوازمی داد | دواں لبیک گویاں خلق چوں باد

سلطان جلال الدین فیروز شاہ کے واقعۂ شہادت کے بعد دہلی میں اُس کا بیٹا رکن الدین ابراہیم تخت سلطنت پر بٹھایا گیا۔ لیکن علاء الدین کی زرریزی کی افواہیں سُن کر اُس کے تمام اراکینِ سلطنت اُس کو چھوڑ کر علاء الدین سے جا ملے اور آخر کار رُکن الدین کو تخت چھوڑ کر ملتان کی طرف بھاگ جانا پڑا دیکھو اس واقعہ کو کس خوبی کے ساتھ ادا کرتے ہیں؎

بدہلی نیز در مسند بہ تعظیم | شرف نو کرده رکن الدیں براہیم
ملوک و خاں ز اندازه برون بود | کہ ہر یک تختِ دہلی راستوں بود
اگرچہ بود تختش راستونے | کز انبوہِ ستوں بُد بے ستونے
زبانگِ زر کہ در رقص آورد پاے | برقص آمد ستونہا جملہ از جاے
ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند | زار کاں تختِ رُکنی بے ستوں ماند
زجا جنبش در آمد رُکنِ بے زور | برفت آں رُکن و ارکاں گشت پر شور

سلطان قطب الدین مبارک شاہ کے حکم سے جب خضر خاں قتل کیا گیا تو اُسی کے ساتھ

شادی خاں اور شہاب الدین عمر بھی مقتول ہوئے۔ شہاب الدین عمر کو جس کی عمر صرف سات سال کی تھی ملک کافور نے نمونہ کے طور پر چند روز کے لئے تخت پر بٹھایا تھا۔ اس بات کو حضرت امیر خسرو نے نہایت لطیف پیرایہ میں ظاہر کیا ہی ؎

غرض چوں خضر خورد آں شربت جور — ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور
شہابے کز سریرش بو گردے — چشید او نیز ازاں جو آبخورے

یعنی شہاب الدین عمر جس کا قصور صرف اتنا تھا کہ تخت کی کچھ گرد اُس کے دامن پر پڑ گئی تھی وہ بھی خضر خاں کے ساتھ تلوار کے گھاٹ اُتارا گیا۔

واقعہ نگاری فرضی واقعات میں یہ نمونے جو اوپر درج کئے گئے ہیں ان سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ تاریخی واقعات کے بیان میں حضرت امیر خسرو کی قادر الکلامی اور واقعہ نگاری کا درجہ کس قدر بلند ہے۔ اب چند نمونے فرضی واقعات کے بھی ملاحظہ ہوں۔

ایک راز دار کے ذریعہ سے خضر خاں کا خط نہایت مخفی طور پر دولرانی کے پاس پہنچتا ہی اور وہ اُس کو پڑھتی ہی ؎

چو آمد آں سوادِ خضر خانی — نہانی تر ز آبِ زندگانی
بہ پیچا پیچ شوق آں نقشِ خامہ — صنم میخواند و مے پیچید نامہ
بروں بُد حرفِ نامہ بر زبانش — دروں چوں نامہ مے پیچید جانش
گہے با عجز و گہ با ناز می خواند — گہے پست و گہے زآواز می خواند

سرش می بست و دیگر باز میکرد | چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود | گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود
فتاں خیزاں نہ صبرے و نہ تابے | چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے
بدست از ماجرائے راستینش | رقیبِ گریہ گشتہ آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب | بدیں آب ایمنی بودش ازاں تاب
نہاد آں نامۂ پس بر دلِ خویش | کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

گوالیار کے قلعہ میں خضر خاں اور دولرانی قید کا زمانہ کیونکر بسر کرتے تھے

بسنگیں قلعۂ ریغولۂ تنگ | نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
دراں تنگی ز غم دل تنگ مے بود | دراں کوہِ گراں بے سنگ مے بود
چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں
ز غم جانش اگرچہ در بیداد مے بود | ولے بر روے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست | ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
شب و روزاں مہ و زہرہ بہم قد | ہمے بودند باہم چوں دو فرقد
دو یکدم ہمچو جوزا روے در روے | بُدندی یک دگر دلدار و دلجوے
گہے او پیشِ ایں صد ناز کردے | گہے ایں بر لبِ او گاز کردے
گہ او بازو کشادے ایں خزیدے | گہ ایں گیسو سپردے او کشیدے
گہ او سر در کنارِ ایں نہادے | گہ ایں در زیرِ پائے او فتادے

دراں زنداں براں لبہائے پُرسوز　　　بدیں حیلہ بسر می شد شب و روز

خضر خاں کے قتل کا سین بھی حضرت امیر نے نہایت دردناک اور موثر پیرایہ میں دکھلایا ہی دونوں شاہزادے مشکیں کسے سامنے لائے جاتے ہیں ملک شادی اپنے آدمیوں کو قتل کے لئے اشارہ کرتا ہی مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ آگے بڑھکر وار کرے. آخرکار ایک نیچ قوم کا ہندو آگے بڑھتا ہی اور اس لعنت انگیز کام کو انجام دیتا ہے

غرض کس را ازایشاں چوں نشد رائے　ق　کہ گردد تیغِ خوں را کارفرمائے

بجنبید ازمیاں چوں تند بادے　　　فروتر نسبتے ہندو نژادے

شتنبہ صورتے آہرمن آثار　　　ہزار آہرمن از رویش بزنہار

غم افزائے چو عیشِ تنگ حالاں　　　کثر اندیشے چو عقلِ خردسالاں

چو بومِ نو بدیدن شوم چہرے　　　چو صبحِ دَے بغزنیں سرد مہرے

چو شامِ غم جبینے محنت آمیز　　　چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز

درازش سبلتے پیچیدہ در گوش　　　ز سبلت کردہ اورا حلقہ در گوش

سبک زاں صفِ سرہنگاں بروں جست　　　تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جست

زراہِ مہر دامن در کشیدہ　　　بخونریز آستینہا بر کشیدہ

ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جُست　　　کشید و کرد داماںِ قبا چُست

برآمد گردِ آں سروِ گرامی　　　کہ از سرسبزیِ خود بود نامی

شہادت خاست از خضر اندراں کاخ　　　چو تسبیحِ درخت از سبزیِ شاخ

سیاست را فلک زاری ہمیکرد
شہادت را ملک یاری ہمیکرد

درِ فردوس رضواں باز کردہ
ہمہ حوراں درود آغاز کردہ

ازاں بانگِ شہادت کامد از شاہ
شہادت گوے شد ہم مہر وہم ماہ

چو بر شد خنجر و سہ جعد بر داشت
دراں منظر فغاں چوں رعد بر داشت

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش
ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کندِ تیغِ قضا چوں قطعِ امید
نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

بیک ضربت کہ آں نامہرباں کرد
سرِ شہ در کنارش میہماں کرد

تشبیہات اور استعارات | تشبیہ اور استعارہ شاعری کے بہت بڑے رُکن ہیں۔ تشبیہوں میں جس قدر جدّت اور طرفگی زیادہ ہوگی اُسی قدر کلام کا رُتبہ بلند تر ہوگا۔ یہی وجہ ہی کہ ممتاز اور قادر الکلام شعراعام اور مبتذل تشبیہوں کا استعمال نہیں کرتے بلکہ نئی تشبیہوں اور نئے استعاروں سے اپنے اشعار کو زینت دیتے ہیں۔ حضرت امیر خسرو نے اس مثنوی میں اکثر نہایت لطیف تشبیہیں لکھی ہیں اگرچہ کسی تشبیہ کی نسبت یہ دعویٰ کرنا مشکل ہی کہ وہ کسی خاص شاعر کی ایجاد ہے اور اُس سے پہلے کبھی نہیں لکھی گئی۔ چند نمونے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

آسماں کی غدّاری اور مکّاری ایک ایسا پامال مضمون ہے جو ہزاروں طریقوں سے کہا جاچکا ہی مگر حضرت امیر خسرو اس کے لئے ایک نیا اسلوب پیدا کرتے ہیں۔ وہ آسمان کو ایک ٹھگ اور چاند سُورج کو اُس کی روٹیوں سے تشبیہہ دیتے ہیں۔

دو قرصی کاندریں بالاؤ شیب اند   چونانِ کیسہ بُرمر دم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نباید   بخور گرت از سر و گردن نباید

چاند سُورج کی تشبیہ سپر کے ساتھ ملاحظہ ہو ؎

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش   ولے تقدیر یکسو کردش از پیش
کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید   نہ مہ داند سپر کردن نہ خورشید

تشبیہ کی اقسام میں تشبیہِ مرکب نہایت مشکل چیز ہے جس میں چند چیزوں کی مجموعی حالت کو دوسری مجموعی حالت کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے بسوائے مشّاق ماہرین فن کے تمام شعرا کو اس میں بہت کم کامیابی ہوتی ہے۔ امیر خسرو نے خصوصیت کے ساتھ اس قسم کی تشبیہیں نہایت ہی عمدہ لکھی ہیں۔

دولرانی قصر لعل میں بھیجدی گئی ہے اُس موقع پر خضر خاں کی زبان سے فرماتے ہیں ؎

بقصرِ لعل آں دلخواہ چون ست   شفق چون ست و در وے ماہ چون ست

سردی کی شدت میں فرماتے ہیں ؎

قصب پوشی کہ بر یاری رسیدہ   بہ بَر۔ چوں شکّر اندر نے خزیدہ
بر آتش دستہا در کوے و منزل   چو مشتاقے کہ دارد دست بر دل

خضر خاں کی شادی میں جب موتیوں کی بکھیر ہوئی وہاں ان کی کثرت اور بیقدری

اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

گہرہائے کہ ہر یک راز امید | بصد خونِ جگر پرورد خورشید
فتادہ ہر طرف بے قیمت و خوار | چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار

بعض اوقات حضرت امیر خسرو عام اور مبتذل تشبیہوں کو ایسے نئے اسلوب سے لکھتے ہیں کہ ان میں عجب دلکشی اور دلاویزی اور طرفگی پیدا ہو جاتی ہے جو کسی نئی تشبیہ میں بھی مشکل ہی سے ہو سکتی ہے ؎

بآبِ دیدہ غم پرداخت نتواں | کزیں لولو مفرح ساخت نتواں

مشہور یہ ہے کہ رونے سے جی ہلکا ہو جاتا ہے مگر حضرت امیر فرماتے ہیں کہ آنسو بلا شبہ موتی تو ہیں مگر ان سے معجون مفرح تیار نہیں ہو سکتی۔

زحل چوں ہندوا زرہ خاک می رفت | فلک بر روئے ہر اک اللہ میگفت

زحل کی تشبیہ ہندو کے ساتھ بہت عام ہے مگر آسمان کے ہر اک اللہ کہنے سے اس میں طرفگی پیدا ہو گئی۔ ہر اک اللہ ایک ایسا سلام ہے جو ہندوستان میں صرف ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھا جاتا ہے۔

چکاں ہر دم ز چشمش لعلِ رخشاں | غمے بر سینہ چوں کوہِ بدخشاں

خونیں آنسوؤں کی تشبیہ لعل کے ساتھ معمولی ہے لیکن غم کو کوہِ بدخشاں کے ساتھ تشبیہ دے کر اس میں زیادہ لطف پیدا کر دیا ہے۔

ز گوہر نازنیناں را تہ پائے | شد اندر آبلہ پائے گہر سائے

یعنی موتیوں پر چلتے چلتے محل کی عورتوں کے پاؤں میں آبلے پڑ گئے یا یہ کہ وہ موتی ان کے نیچے بمنزلہ آبلے کے تھے۔

چند استعارے بھی قابل ملاحظہ ہیں ؎

تو گوئی گردش از تیغ کشیدہ | بگردِ لالہ سوسن ھا دمیدہ
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال | رواں شد زہرہ و پرویں بدنبال
رواں سیارۂ پراں تراز طیر | بسوئے شمسِ والا شد سبک سیر
مشاطہ پردہ را از پیش برداشت | ستارہ ز آفتابِ خویش برداشت

آخر کے دو شعروں میں صنعت ایہام ہی۔

ہندوستان

حضرت امیر خسرو کی شاعری کی ایک بہت بڑی اور نمایاں خصوصیت یہ ہی کہ انھوں نے اپنے تمام تصانیفِ نظم و نثر میں ہندوستان کی نسبت بہت زیادہ لکھا ہی۔ میرے نزدیک اگر غور سے دیکھا جاوے تو ان کا کلام عہد خلجی بلکہ کسی قدر اُس کے ماقبل اور مابعد زمانہ کی ایسی صحیح اور مستند تاریخ ہے کہ موجودہ کتب تواریخ منفرداً یا مجتمعاً صحت اور استناد کے لحاظ سے اُس کا کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امیر کی تاریخی تصانیف عام طور پر کچھ زیادہ مقبول نہیں ہوئیں اس کا اصلی راز وہ عام بدمذاقی ہی جو چند صدیوں سے ہندوستان پر چھائی ہوئی ہے۔ جن کتابوں میں

لفاظی صنائع و بدائع لفظی و معنوی اور ضلع جگت کا عنصر زیادہ ہوگا اُسی نسبت سے ان کو عام مقبولیت حاصل ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ قران السعدین اور اعجاز خسروی متعدد بار چھپ چکی ہیں۔ قرآن السعدین ایک عرصہ دراز تک داخل درس رہی اور اُس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں اور اس وقت ان کے ہزارہا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں لیکن دولرانی خضر خاں اور نہ سپہر کو یہ بات حاصل نہ ہو سکی اس لئے کہ یہ کتابیں عام مذاق سے بالاتر تھیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ تمام ہندوستان میں نہ سپہر کے تین چار نسخوں سے زیادہ نہ مل سکے اور تغلق نامہ تو بالکل ہی مفقود ہو چکا ہی۔

مگر مجھے اُمید ہی کہ اس قسم کی کتابوں کی مقبولیت کا اب زمانہ آگیا ہے۔ مغربی علوم اور مغربی ادبیات کے اثر سے ہندوستان کے علمی و ادبی ذوق میں صاف طور پر تبدیلی محسوس ہونے لگی ہی اور ایک ایسا وسیع حلقہ اُدبا کا پیدا ہو گیا ہی جہاں اس قسم کی تصانیف یقیناً قدر کی نظر سے دیکھی جاتی ہیں۔

مثنوی دولرانی خضر خاں کی ایک ممتاز خصوصیت یہ ہی کہ اُس میں ہندوستان کی تواریخ و جغرافیہ تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کی نسبت نہایت قیمتی معلومات کافی تفصیل کے ساتھ ملتی ہیں۔ شروع مثنوی میں ایک باب ہندوستان کی اسلامی تاریخ پر لکھا ہی۔ اس میں سلاطین اسلام کا پورا سلسلہ سلطان معزالدین سام سے شروع کر کے جو دہلی میں اسلامی سلطنت کا بانی ہوا ہی سلطان علاء الدین خلجی تک ملا دیا ہے۔ اس کے بعد علاء الدین خلجی کی فتوحات جو اُس کو مغلوں پر حاصل ہوئیں اور سرداران مغل کی گرفتاری

اور مغلوں کے حملوں کے دائمی سدباب کو بیان کیا ہی۔ اور پھر ان فتوحات کا ذکر ہے جو علاء الدین کو چتوڑ، رنتھنبور، گجرات، مانڈو، سمانہ، تلنگانہ، معبر، مرہٹ اور پوری میں حاصل ہوئیں۔ اوران امور کی نسبت واقعات کے سلسلے اور دیگر عنوانوں کے تحت میں جستہ جستہ اشارہ کیا جاچکا ہے اور اس موقع پر یہ اجمالی یاددہانی کافی ہے۔ خلجی عہد کے اسلامی تہذیب وتمدن اور رسم ورواج کے متعلق بہی کافی تفصیل خضرخانی شادی کی داستان کے ضمن میں کی جاچکی ہے۔ البتہ ہندوستان کے متعلق بعض متفرق باتیں باقی رہگئی ہیں جن کی نسبت میں ناظرین کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں:۔

اسلام کا غلبہ اور اُس کی یکساں رونق تمام ہندوستان میں

تاریخ اسلامی کی تمہید میں حضرت امیر خسرو لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے اسلام کی اشاعت کی اور علمائے باعمل کی بدولت آج دہلی کو دارالعلم بخارا کا مرتبہ حاصل ہی۔ زبردست کافر اور اُن کا کفر پامال ہوچکا۔ اور غزنین سے ساحلِ دریائے شور تک مذہب اسلام ایک حالت اور یکساں رونق کے ساتھ پھیلا ہوا ہی۔ نہ یہاں عیسائیوں یہودیوں اور آتش پرستوں کا وجود ہے اور نہ کہیں خارجیوں اور معتزلوں کا پتہ لگتا ہے بلکہ اس تمام رقبہ میں جس کی حدیں اوپر مذکور ہوئیں سوائے حنفیوں کے دوسرے مذہب کا آدمی نہیں دیکھا جاتا ؎

خوشا ہندوستان و رونقِ دیں — شریعت را کمالِ عز و تمکیں
زعلمِ باعمل دہلی بخارا — زشاہاں گشتہ اسلام آشکارا

تمامی کشور از تیغ غزا کار | چو خارستاں ز آتش گشتہ بیکار
زمینش سیر خورد آبِ شمشیر | فرو خفتہ غبارِ کفر در زیر
زبردستانِ ہندو گشتہ پامال | فرودستاں ہمہ در دادنِ مال
بدیں عزت شدہ اسلام منصور | بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمہ گر نبودے رخصتِ شرع | نماندی نامِ ہندو ز اصل تا فرع

زغزنیں تا لبِ دریا دریں باب | ہمہ اسلام بینی بر یکے آب
نہ زاں رہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر | ہمہ در کیش احمد راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از نا ترسگاری | نہد بر بندہ داغِ کردگاری
نہ از جنس جہوداں جنگ و جورے | کہ از قرآں کند دعوی بتورے
نہ مغ کز طاعتِ آتش شود شاد | وزو با صد زباں آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص | ز دل ہر چار آئیں را باخلاص
نہ کیں با شافعی نے مہر با زید | جماعت را و سنت را بجاں صید
نہ زاہلِ اعتزالے کز فنِ شوم | ز دیدارِ خدا کردند محروم
نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی | کند با شیرِ حق روباہ بازی

ہندوستان کی زبان اور اس کی ترجیح دیگر زبانوں پر

ہندی زبان کی نسبت حضرت امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کا مدعی ہے اُس کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندی زبان فارسی سے کم نہیں ہے۔ بلکہ سوائے عربی زبان کے جو تمام زبانوں پر

حکمراں ہی باقی اکثر زبانوں پر اُس کو ترجیح حاصل ہی۔ عربی کی خصوصیت یہ ہی کہ اُس میں اجنبی الفاظ کی آمیزش نہیں ہو سکتی اور فارسی میں یہ نقص ہی کہ اُس میں عربی الفاظ کی آمیزش ناگزیر ہی ؎

غلط کردم گر از دانش زنی دم | نہ لفظ ہندی ست از پارسی کم
بجز تازی کہ میر ہر زبان ست | کہ بر جملہ زبانہا کامران ست
دگر غالب زبانہا در رے و روم | کم از ہندی ست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کار دیگر | کہ نامیزد در و گفتار دیگر
بنقصان ست لفظ پارس درخورد[1] | کہ بے آچار تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی وش و ایں دردناک ست | تو گوئی کیں جسد واں جان پاک ست
جسد را مایہ گنجد زہر ساں | نہ گنجد از لطافت ہیچ در جاں
نہ زیبد جفت کردن ہمسری را | عقیقے از یمن درّ دری را
بہین دولت ز گنج خویش صرف ست | متاع عاریت عاری شگرف ست
زبان ہند ہم تازی مثال ست | کہ آمیزش دراں جا کم مجال ست

آخری شعر سے ثابت ہوتا ہی کہ اُس وقت تک ہندی زبان میں فارسی الفاظ کی آمیزش بالکل نہیں ہوئی تھی یا بہت ہی کم ہوئی تھی۔

ہندی صرف و نحو	ہندی صرف و نحو کے اصول و قواعد عربی کی طرح منضبط ہیں

---

[1] درخورد بمعنی سزاوار و شایاں۔ اچار بمعنی آمیزش۔ تیزی امالہ تازی بمعنی عربی اور کم تواں خورد بمعنی نمی تواں خورد۔

گر آئینِ عرب نحوست وگر صرف ۔۔۔ ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دکّاں راست صرّاف ۔۔۔ شناسد کیں نہ تخلیط ست و نے لاف

معانی | ہندی زبان معانی اور خیالات کے اعتبار سے بھی دوسری زبانوں سے کسی طرح کم نہیں ہی ؎

دگر پرسی نیایش از معانی ۔۔۔ دراں نیز از دگرہا کم ندانی
اگر از صدق و انصافت وہم شرح ۔۔۔ حدِ ہندی کنی گفتارِ من جرح
در آرایم بسو گندے زبانے ۔۔۔ کہ داند باورم داری و یانے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا ۔۔۔ بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا
زقطرہ درچشیدن گشت معلوم ۔۔۔ کہ مرغِ وادی ست از دجلہ محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بود دور ۔۔۔ زنیل و دجلہ لافد ہست معذور
چو درچیں دید بلبل بوستاں را[1] ۔۔۔ چہ داند طوطیِ ہندوستاں را

ہندوستانی کپڑے کی فوقیت | حضرت امیر خسرو کے عہد میں جو بیش بہا ریشمی کپڑا ہندوستان میں عام طور پر مشہور اور مقبول تھا اُس کا نام دیوگیری ہے۔ چونکہ وہ دیوگیر میں بنتا تھا اس لئے اُس نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ دیوگیر دکن میں ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت دولت آباد کے نام سے مشہور ہی۔ غالباً سلطان تغلق کے زمانہ سے اُس کا

---

[1] یہ را اضافی ہی اور بلبل بوستاں مفعول ہے اور فاعل دید کا محذوف سمجھنا چاہیئے اور را کو علامت مفعول مانا گیا تو بلبل بوستاں میں فک اضافت تسلیم کرنا پڑے گا جو ایک حد تک معیوب ہی

یہ نام مشہور رہوا ہے۔ اس کپڑے کی تعریف میں حضرت امیر فرماتے ہیں ؎

نکو دانند خوبانِ پری کیش — کہ لطفِ دیو گیری از کتاں بیش

زلطف آں جامہ گوئی آفتابیست — ویا خود سایہ یا ماہتابیست

پان | پان کی نسبت فرماتے ہیں کہ خراسانی جن کو اہل ہند گنوار اور احمق سمجھتے ہیں پان ان کے نزدیک گھاس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ؎

خراسانے کہ ہندی گیر دش گول — خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول

شناسد آنکہ مردِ زندگانی ست — کہ ذوقِ برگ خائی ذوقِ جانی ست

آم اور انجیر | اس بحث کے خاتمہ میں یہاں کے آم کو دیگر ممالک کے انجیر پر ترجیح دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں ہندوستان کی چیزوں کی تعریف اور ترجیح میں بیجا طرفداری سے کام نہیں لیتا۔ جو لوگ منصف مزاج اور تجربہ کار ہیں اور جنھوں نے دنیا کے ممالک کو غور کے ساتھ دیکھا ہے وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ مگر بے انصافوں سے یہ مطلب نہیں نکل سکتا اس لئے کہ اندھی عورت تو بصرہ کو شام سے بہتر بتائے گی اور جو شخص اپنے ملک کی طرفداری کرے گا وہ ہمارے ملک کے آم کو انجیر سے کم درجہ بتائے گا۔ حقیقت میں ہندوستان جنت نشان ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو آدمؑ اور طاؤس بہشت سے نکل کر یہاں کیوں اُتارے جاتے۔ اس مضمون کے بھی چند شعر ملاحظہ ہوں ؎

دریں شرح و بیاں کابدست درَو — کسے باور کُند گفتارِ خسرو

که دانا باشد و منصف بهر چیز | زمینها یک بیک دیده بتمیز
سخن کز هند واز روم افتدش پیش | سوی انصاف گیرد نی سوی خویش
زبی انصاف نتوان یافت این کام | که عمیا بصره را گوید به از شام
دگر کس سوی خود گردد جهت گیر | نهد کم نغز کِ مارا زا نجیر
به از من خود نیارد بود وصاف | که من حجت سرایم او ز ندلاف
سیه گویند هندو همچنین ست | سوادِ اعظم عالم همین ست
بهشتے فرض کن هندوستان را | کز انجا نسبت ست این بوستان را
دگر نه آدم و طاؤس زانجاے | کجا اینجا شدندے منزل آرای
اگر دعوئ کنی بارے چنین کن | بحجت موم خود را انگبیں کن

ہندوستاں کے پھُول | قصر شاہی کے پائیں باغ کی تعریف کے سلسلہ میں چند مشہور پھولوں کا ذکر کرکے ہندوستانی پھولوں کو خصوصیت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں قابل لحاظ بات یہ ہی کہ ہر ایک پھول کی تعریف میں شاعری کے ساتھ واقعیت کا پہلو ہاتھ سے نہیں جانے پاتا۔

گل کوزہ اور صد برگ:۔

زگلهائے ترِ هندوستاں هم | شده سرگشته با دو بوستاں هم
بتری آب را در کوزه کرده | لطافت آب از و در یوزه کرده
گلِ صد برگ را خوبی زحد بیش | نموده صد ورق دیباچهٔ خویش

بسانِ دفترِ شیرازہ بستہ زہر برگش ہبرشکِ شیر جستہ

پھر فرماتے ہیں کہ اگرچہ دونوں نام پارسی ہیں لیکن یہ پھول ہندی نژاد ہیں اور اس دعوی کو دلیل سے ثابت کرتے ہیں ؎

اگرچہ پارسی نامند اینہا ولے درہند زاد ند از زمینہا
گر ایں گل در دیارِ پارسی زاد چرا زو نیست در گفتارِ شاں یاد
ہم ایں لشکر دریں صحرا برآمد ہم ایشاں را علم اینجا برآمد

بیل اور جوہی ؎

ازیں سو بیل پیشانی کشادہ بیک گل ہفت گل برہم نہادہ
وزاں سو دلربائے عاشقاں جاے ہمہ تن بہرِ دلہا راشدہ جاے

کیوڑہ ؎

بخوبی کیوڑہ چادر لحافش سنانِ نقرہ و زمینا غلافش
صبا ہر گل کہ کردہ ہم عنانش سپر افگندہ از نوکِ سنانش
زبویش حلۂ خوباں معطر دو سالہ خشک و بویش ہمچناں تر
ہراں جامہ کہ از وے بو گرفتہ دریدہ جامہ و بویش نرفتہ

رائے چمپا ؎

دگر آں رائے چمپا شاہِ گلہا کہ بویش مشکبار آمد چو ملہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد

چو پیکانِ زر و بد رید ہ آساں — بہ پیکاں صفِ گلہائے خراساں
بروغن پرورندش بہرِ سرہا — کہ سر از مشکِ ترگیرد اثرہا

مولسری ؎

دگر ما دل سرے کش طرفہ نامے — برنگِ طرفہ مرواریدِ خامے
بہیئت چست و برگش خرد و باریک — بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک
پرندش شہر شہر ارچہ بود خشک — چنین گل کم بگیر از نافۂ مشک
بسویش بسکہ دلہا گشتہ مائل — شدہ در گردنِ خوباں حمائل

دونہ ؎

دگر دونہ کہ آں ریحانِ ہند ست — زتری بوش در خوردِ پسند ست
سپرغم رنگ و برگش اسیرِ غم — غلامِ او شدہ شاہِ سپرغم

کرنہ ؎

دگر کرنہ کہ چوں زو جست بوئے — معطر گردد از یک خانہ کوئے
بسودہ مشک و بویش نام کردہ — زبو از بہرِ دلہا دام کردہ

سیوتی ؎

چو پیکانِ ہلیلہ سیوتی خرد — کہ جانہا بہرِ آں پیکاں ہوس برد
زعشقِ بوئے او جاں دادہ زنبور — نگشتہ بعدِ مردن نیز از و دور
ہمہ خوبانش عاشق وار جویاں — کہ معشوقیست نزدِ خوبرویاں

ہندوستانی پھولوں کی وجوہِ ترجیح خراسانی پھولوں پر ؎

چہ بینی ارغوان و لالہ خنداں | کہ رنگے ہست و بوے نیست چنداں
گلِ مارا ہندی نام زشت ست | وگرنہ ہر گلے باغِ بہشت ست
گر ایں گل خاستے در روم یا شام | کہ بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم | چہ ساں غلغل زدندے رری و روم
کدامی گل چنیں باشد کہ سالے | دہد بو دور ماندہ از نہالے

حسینانِ ہند کی ترجیح حسینانِ عالم پر | پھولوں کی بحث کو ختم کرکے فرماتے ہیں کہ جس طرح ہندوستان کے پھول دیگر ممالک کے پھولوں پر فوقیت رکھتے ہیں اسی طرح ہندوستان کے حسین خوبانِ عالم پر تمام صفاتِ حُسن میں فایق ہیں۔ اِس سلسلہ میں مصر، روم، قندھار، سمرقند، خطا و ختن یغما اور خلّخ جو حُسن خیز سمجھے جاتے ہیں سب ہی کو لے ڈالا ہے ؎

بیانِ ہند را نسبت ہمیں ست | بہر یک موے شاں صد ملکِ چین ست
چہ گیری نام از یغما و خلخ | کہ غالب تیز چشم اند و ترش رُخ
چہ یاد آری سپید و سُرخ رارو | چو گلہاے خراساں رنگ بے بوے
دگر پرسی خبر از روم و از روس | از یشاں نیز نایدلابہ و لوس
سپید و سرد ہمچو کندۂ یخ | کزیشاں دم خورد خاتونِ دوزخ
لبِ تاتار خود خنداں نباشد | ختن را خود نمک چنداں نباشد

سمرقندی و انچہ از قندھا رند | بجز نامے ز شیرینی ندارند
مصر و روم ھم سیمین خد انند | ولے چستی و چالاکی ندانند

حضرت امیر خسروؒ کے کلام میں جو گونا گوں خوبیاں ہیں اُن کا استیعاب میرے لیے ناممکن ہی جو کچھ میں نے کہا بلا مبالغہ سمندر میں سے ایک قطرہ یا بیابان سے ایک ذرّہ ہی۔

جس قدر صنایع و بدایع علماے معانی و بیان نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں اُن میں سے غالباً ہر ایک اہم صنعت کی مثال اس مثنوی میں مل سکتی ہی اگر اس مضمون کی تفصیل کی جاے تو یہ بیان بہت طویل ہو جاے گا۔ اس لیے میں یہیں ختم کرتا ہوں۔

خاکسار
رشید احمد انصاری

مدرسۃ العلوم علی گڑھ:
دسمبر ۱۹۱۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

این صحیفهٔ عشق که هر حرفِ سطرش از زلف لیلی زنجیرِ مجنوں می جنباند و هر سخنِ شیرینش در شگافتنِ دلهائے سنگین تیشهٔ فرهاد را ماند بنام دول رانی و خضرخاں نوشته آمد

بِمَنۡ فِی الۡعِشۡقِ مَاتَ وَحَیٌّ فِیۡهِ

سرِ نامه بنامِ آں خداوند — که دلها را بخوباں داد پیوند
زعشق آراست لوحِ آب و گِل را — بداں جاں زندگی بخشید دل را
زکاف و نون که رمزِ مشکل ست آں — یکے نقطه بروں داد و دل ست آں
ززلف و رُخ بتاں را روز و شب داد — وزاں نظّاره جانها را طرب داد
قلم را داد سودائے الٰهی — که بنوشت ایں سپیدی و سیاهی
طبایع را بسرکز کرد مائل — فلک را ساخت در گردش حمائل
منقّش نَطع ایں پیروزه گلشن — به گُلرویانِ انجُم کرد رُوشن

۲- عنوان کی یہ عبارت اکثر نسخوں میں نہیں پائی گئی- صرف نسخہ ح ۲ر اور حج میں درج ہے-
ایضاً وزنجیر حج ح = زنجیر ۲ر ۴ "نوشتہ آمد" اور اُس کے بعد کی عربی عبارت نسخہ ۲ر میں نہیں ہے-
۸- کاف ونون ر ۲ر ۲ع حج = کافِ کن ع ایضاً بروں دادہ ع ۱۲- فیروزہ ۲ع ۲ر ۲حج

دگر آراست بہرِ انس و جاں را — بیک خورشید و یک مه آسماں را
زمیں را نیز داد از صُنعِ جادید — ز خوباں صد ہزاراں ماه و خورشید
جمالِ نیکواں بزدود زاں ساں — که بتواں دید در وی صورتِ جاں
قَصب پوشانِ شیریں کرد پرکار — بسانِ نے شکر در نے شکرزار
بتانِ چین و خوبانِ طرازی — پدید آورد بہرِ عشق بازی
کرشمه داد چشمِ نیکواں را — شکارِ شیر فرمود آہواں را
مُسَلسَل کرد زُلفِ ماہرویاں — مشوّش روزگارِ مہرجویاں
چناں بنگاشت گیسوئے گره گیر — که نتواں داشت دلہا را به زنجیر
زہے نقّاشِ صورت ہائے زیبا — که پشتِ خاک ازو شد روئے دیبا
طبقہائے فلک را گوہر آمائے — نمطہائے زمیں را زیور آرائے
نمک بخشِ دہن ہائے شکر خند — حلاوت پرورِ لبہائے چوں قند
بیاراید بہر دار بیدِ گل پوش — عروسانِ چمن را گردن و گوش
نہد در صبح مہری کاندر افلاک — برسمِ عاشقاں دامن کند چاک
رُخِ دلبر کند نازک بداں آب — که ماہش را رسد سلّی ز مہتاب
دہد مشتاق را آں سخت جانی — که داند کندنِ جاں زندگانی

۸- بتواں ح ر ۹- مهد دیبا ر ع
۱۰- تنقهائے فلک ر ۳ ح ۱ = نقطهائے فلک ح = طبقهائے فلک ع ع د
۱۳- زند چاک ع ۱۴- براں آب ح د = تراز آب ع ح ۱ = بداں آب ع

زہستی ہرچہ دارد صورتِ بود   زسرِّ عشق کرد آں جملہ موجود
بآدم داد شمعِ روشنائی   نہاد ابلیس را داغِ جدائی
چو بر نوح از تفِ غیرت زند برق   بہ طوفانِ مردمِ چشمش کند غرق
بہ نوری بخشد ابراہیم را راہ   کہ در چشمش نیاید انجم و ماہ
چو خواہد عینِ یعقوب از پسر نور   زعینش قُرۃ العینش کند دور
کند بر موسیٰ آں راز آشکارا   کہ تابِ آں نیارد کوہِ خارا
یکے را بر گلو راند پلارک   یکے را ارّہ بر بالائے تارک
چو تابِ مہر بر روح اللہ افشاند   زمہر و دوستی جانِ خودش خواند
چو مہرش زد بزلفِ مصطفیٰ دست   چناں صد جاں بتارِ موئے او بست
جمالی داد احمدؐ را بدرگاہ   کہ چاک اُفتاد زاں در سینۂ ماہ
بہ یارانش ہم از دل چاشنی داد   زسوز آں شمعہا را رُوشنی داد
بامت ہم رسید آں شعلۂ شوق   کہ چوں پروانہ جاں دادند ازاں ذوق
ہمو راند ز درنا مُقبِلاں را   ہمو خواند بخود صاحب دلاں را
گہے بخشد جنیدی را کلاہے   کہ تنہا ز اہل دل باشد سپاہے
گہہ از ہم را بُرد حبلِ عقیلہ   دہد از خیلِ حُبُّ اللہ طویلہ
گہے با شبلے آں ہمّت کند ضم   کہ صیدِ خویش نہ پسندد دو عالم

۶- سنگ خارا ع۲ = کوہ خارا ۱ ۲ ۳ ح ح ۷- دگر را ارہ ع ۸- نورِ مہر ح ح۲ د ع۲
۱۵- جبل حب اللہ ح ع۲ = جبل جبل اللہ ۱ = خیل حب اللہ ۱ ۲ ۳ ع = خیل حب اللہ د

گہے درپیشِ شاذُروانِ اسرار / نماید جلوهٔ منصور بردار
ہمو داند کہ ایں رازِ نہاں چیست / چہ داند مردمِ گُم گشتہ کاں چیست
شناسائے ضمیرِ راز داناں / مُرادِ سینہ ہائے پاک جاناں
بروں از ہر تنے کِش گِل تواں گفت / دروں در ہر دلے کِش دل تواں گفت
زلیلےٰ او بدفتر زد رقم را / ہمو پرداخت از مجنوں قلم را
چناں بخشد بہ خسرو شربتِ کام / کہ از شیرین و شکّر خوش کند کام
کند فرہاد را روزی چناں تنگ / کہ میرد سنگ بردل در دلِ سنگ
نہ جُرمی دارد آں کو کام کم یافت / نہ کاری بیش کرد آں کیں کرم یافت
نوشتہ بر سرِ مایفعَلُ اللہ / چراؤ چوں کجُا گُنجد دریں راہ
ہر آنچہ او کرد گر خوب است وگر زشت / خردمنداں ہمہ جز خوب ننوشت
اگر در نیست رُو داری مخور غم / کہ چوں ہستی است می بالیست آں ہم
از آں شد گنجِ رازش نیستی سنج / کہ نقدِ نیستی ہم دارد آں گنج
ازو داں ہر چہ ہست از ہست و زنیست / کہ ہست و نیست کُن جزوی دگر نیست
ہرآں جوہر کِش از ہستی نشان است / ہمہ حاصل زکانِ کُن فکان است

۴ـ درونِ ہر دلے ح ع۲ ج ۵ـ برداشت س۲
۷ـ میرد س س۲ س۳ ع۲ = میرد ح ایضاً دردل س۱ = بردل ع ح = از دلِ سنگ ع = در دلِ سنگ
س۲ س۳ ح = بادلِ تنگ ع۲ ۱۰ـ ورزشت ع۲
۱۴ـ کہ از ع ح = کش از س۲ ایضاً بکانِ س س۳ ع۲

به‌ہر گنجینه قفلِ راز داده　　کلیدِ آن بمُهرِ دُم باز داده
بہر کس نعمتِ شایاں سپرده　　خرد را گنجِ بے پایاں سپرده
پس آنگه عشق را کرده اشارت　　که اندر گنجِ عقل افگنده غارت
ز گنجِ عقل خسرو را خبر نیست　　درو جز عاشقی عیبی دگر نیست
چه غم گر بارِ صد عیبم بدوش است　　نه پوشیده است زاں کو عیب پوش است
فراواں نقدِ اُمید است در جَیب　　که به پزیرد گدائے را بدیں عیب
چو عیبِ بندگاں زو شد پدیدار　　همو باد ابدیں عیبم خریدار

نیازمندی در حضرتِ بے نیازی که دماغ مختل بندگاں را از گلشنِ یُحِبُّهم و یُحِبُّونَهٗ بوئے بخشیده

خداوندا چو جاں دادی دلم بخش　　دلے عاشق نه جانے عاقلم بخش
درونی ده که بیروں نبود از درد　　به بیرون و دروں نبود ز تو فرد
چناں دارم که تا پاینده باشم　　نه از جاں بلکه از دل زنده باشم
چناں شو جانبِ خود رہنمایم　　که از خود بگسلم سوئے تو آیم
چناں کن خانهٔ طینت خرابم　　که از ہر سو در آید آفتابم

۳- آورده ۶[۲]　۵- به پوشید ۶ = نه پوشید ۲ حج = نه پوشیده ۳ ۶[۲] ایضاً این کو ع ۲ ۲ ۲ = زاں کو حج = آں کو ع ۲　۸ بنده حج = بندگان ۳ = شده ۲ ۶[۲]
۱۰- بجانِ عاقلم ۶ = نه جانِ عاقلم ۳ ۶[۲] حج　حج[۲] د = نه جانے عاقلم ک.

چناں نه یادِ خود اندر ضمیرم — که با یادِ تو میرم چوں به میرم
چناں بنیادِ عشق افگن دریں دِل — که روید جاودانی سبزه زیں گِل
چنانم خواں سوئے خویش از همه سوئے — که رویم در تو باشد از همه روئے
چنانم ده مے پیاپے در پے عشق — که فرداست خیزم از مے عشق
شرابی ده که خواب از من رُباید — خُمارِ مستی و شوقم فزاید
نه آں می کز ریا و شیوهٔ ریو — زمن لاحَول گویاں رم خورد دیو
گرفتارم بدستِ نفس خود رائے — برحمت برگرفتارے به بخشائے
بداست ایں سایهٔ من یار بامن — تو یاری کن مرا مگذار با من
به نورِ دل چناں کُن زنده جانم — که بعد از مُردگی هم زنده مانم
زنفسِ تیره کیشم کش بیک بار — پس آنگه سوئے خویشم کش بیک بار
کرم را پرده از ایواں بر افگن — زطاقِ قُرب شادُروان بر افگن
گدائی را چناں ده بارِ درگاه — کزاں درگه نداند سوئے خود راه
بداں نورِ نهانی شو دلیلش — که پروانه نه زیبد جبرئیلش
مَرا در شعله هائے شوقِ خود نه — چو خاکستر شوم بر باد در ده

۱- گر به میرم ع ک ۲- جاوداں آں سبزه س ع۲ ر۳ = جاوداں سبزه ح
۴- چناں مَے ده پیاپے در پے عشق ر۳ ۶- خم خورد ر۲ ر۳ ح ۷- برگرفتارے به بخشائے ح د
ر۲ ر۳ ع۲ ح = برگرفتاریم بخشائے ع ۸- بداست س ر۲ ر۳ ع۲ ح = شده است ع
۱۱- کرم کن س ۱۲- چناں س ر۲ ع۲ = چنیں ع ح ایضاً نداند س ر۲ ع۲ ح = ندارد ع

نسیمی نام زد فرما ز سویت — که بهوش ابد گردم ببویت
بداں زنده دلاں کاندر تف و تاب — نخفتند از غمت تا آخریں خواب
که چوں آید زمان خفتنم تنگ — به بیداریّ در دم نوکن آهنگ
پس از خوابی که بیداری نیابم — ق — چو بیداری دهی فردا از خوابم
کشاده کن چناں چشم اُمیدم — که بخت آرد ز دیدارت نویدم
حیاتی ده مرا در جستجویت — که میرم تا زیم در آرزویت
بداں مقصود خواهش بخش راهم — که از تو جز تو مقصودی نخواهم
ز همت نردبانی نه دریں خاک — که بتوانم شدن بر بام افلاک
اُمیدی ده که ره سویت نماید — کلیدی ده که در سویت کشاید
چو دادی از پئے طاعت وُجودم — بطاعت بخش توفیق سجودم
بکاری رهنمونی کن دلم را — که نسپارد بشیطاں حاصلم را
مرا با زندگانی بخش یاری — که تا جاں دادنم دل زنده داری
بده با آشنائی آب خوردم — که من زاں آشنائی زنده گردم
مبر نزدیک شانم در غم و سُور — که "دور از من" بوند از چوں توئے دور
نماز من که زو رویم به پستی است — بروں طاعت دروں صورت پرستی است

۱- زبویت ۲،۶ح ۳- نوکن س،۲،۶،ح = توکن ۶ ۷- مقصود و خواهش ۲،د
۸- روئے افلاک س،۶،۲ ۱۱- نسپاری ۲ ۱۴- بود س،۶،۲
۱۵- صورت پرستی ۶،۲،۳،ح = سوبت پرستی س،۶،۲

نیازی دہ زملکِ بے نیازی　　　　　کزاں گردد منازِ من نمازی
بہرچہ آید دَرونم دارخرسند　　　　　برون ہم زیورِ خرسندیم بند
چوراہِ دور نزدیک است پیشم　　　ق　　　چناں واراز کرم نزدیکِ خویشم
کہ از خود دور صد فرسنگ باشم　　　　　بیادت بے دل وبے سنگ باشم
چورہ پیش است زادِ منزلم دہ　　　　　چو جاں خواہی ستد بارے دلم دہ
چو خواہد خفت لا بُد نفسِ باطِل　　　　　پس از بیداریش خسپاں تہ گِل
چو خاکم برسر افتد ور تہ خاک　　　　　تو کُن بر خاکساری رحمت اے پاک
گہِ رفتن رہم سوئے رضا دہ　　　　　زِمامِ من بدستِ مصطفےٰ دہ

نعت کامل جمالے کہ سرناخنے از جنبش یک بدر را دو ہلال گردانید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمدؐ کآیتِ نورست رویش　　　　　سوادِ رُوشنِ واللّیل مویش
گرامی نازنینِ حضرتِ پاک　　　　　کزو نازند ہم انجم ہم افلاک
دو عالم را چراغِ چشمِ بینش　　　　　کلیدِ فتحِ بابِ آفرینش
دو ابروئے مبارک برکشادہ　　　　　دو نونِ کُن فکاں را جلوہ دادہ

۵- بارے س ر۲ ۶ ح = بارِ ۶　۹- کمالِ جمالے س ۶- از جنبش ح ح ۶ = از ناخنانش ۶-
۱۰- گردانید صلی اللہ علیہ وسلم ر　۱۲- نازند ۶ ح = نازندہ ۶ ر
۱۴- کُن فکانش س ر ر۳ ع ح ح = کن فکاں را ۶

مژهٔ و ابروش ایزد یاد کرده — پس از نون والقلم سوگند خورده
رخش را گفت طٰهٰ زامرِ درگاه — چو ماهِ چارده بل چارده ماه
زلینِ دهانش جاں به تسنیم — بکنیت قاف و اندر نام حامیم
زحسنِ خود ملاحت داشته عام — صباحت داده یوسف را بانعام
شد از نورِ رخش چرخ برپائے — بنامیزد زہے ماهِ فلک زائے
چو نور پاکش اوّل مشعل افروخت — مه و خورشید شمعِ خویش ازاں سوخت
شنیده عزتِ آں قرّة العین — که قرباں پیش ازاں گشته ذبیحین
هم از معشوق و عاشق نیست تمیز — محبِّ صانع و محبوبِ او نیز
ملائک مانده حیراں بر کمالش — کواکب جمله عاشق بر جمالش
چه دریا هائے معنی درکشیده — کزاں بر انبیا بوئے رسیده
ازاں بو کو خرابی بر دل افشاند — بشر مست و فرشته بے خبر ماند
عجب شاہی سریرآرائے ہستی — کزو داریم ملکِ حق پرستی
بقلبِ عرش گشته مسند آرائے — بعرش قلب رایت کرده برپائے
بشر دُرّی ز دریائے وجودش — جہاں یک قطره از بارانِ جودش
فراخش دست بے وسعت بفرسنگ — که نه انگشترین در خنصرش تنگ

۲- گفت ر۳ ع۲ ح = گفته ع ۳- به تقسیم ر ع۲
۴- داشته عام ر۲ ع = داد بر عام ر = داشت بر عام ع۲ ح ایضاً- داده ع ر۲ ح = داد ر ع۲
۵- جنبش ر۲ ۹- در کمالش ر ع۲ = بر کمالش ع ۱۰- چه دریا ع۲ = چو دریا ع ح

نگیں ہفت است و نہ انگشتر ینش   کہ لولاکَ است نقشِ ہر نگینش
فلک سر در گریباں کردہ ہر پے   کہ نہ دانانش پیوندیست از وے
زہے اُمّی نظر بر لوحِ بازش   قلم سرگشتہ در سودائے رازش
ز علمِ او یکے قطرہ بروں داد   شریعت زو دو صد دریا فزوں داد
محیطِ دو جہاں علمِ قلیلش   کہ شد راوی زبانِ جبرئیلش
بروح افزود میکائیل را رَوح   دعائے او کہ شد محفوظش از لَوح
قیامت زاں سبب آہستہ ماندہ   کہ اسرافیل از و دَم بستہ ماندہ
ز عزرائیل بروی جانفشا نہا   فگندہ زیر پائش فرشِ جا نہا
حریم اللہ ز محمودی مقامش   یدُاللہ دستگاہِ احترامش
قضا چوں کنہِ بے پایانش دیدہ   از انجا نقشِ کُن بیروں کشیدہ
نہ خامہ خود بکاف و نوں رقم زد   چو او پروانہ داد آنگہ قلم زد
جہانے گم پدید آمد چو خامہ   نوشت از میمِ احمد گردنامہ
فلک نہ دَر ز بہرش باز کردہ   وی از کُنجِ گدایاں ناز کردہ
گہے ہمخوانِ مسکیناں بقوتے   گہے مہماں بغارِ عنکبوتے
کجا باور شود در دہر کس را   شکارِ آنچناں شیرے مگس را

۱- نقشے بر نگینش ؔر ۲ حاشیہ ۲- ہر پے ؔر ع ؔح = بر پے ع ۴- بروں داد ؔر ؔر ع ؔح = بروں زاد ع ۶- از لوح ؔر ع ؔح = نوح ع ۱۱- نہ خامہ ع ؔح = بخامہ ع ؔر ۔
۱۲- جہانے ع = جہاں ع ؔح ۱۴- بغارے ؔر

دل افروزِ گروهِ تیره کیشاں — سر و ساماں کُنِ جمعِ پریشاں
تصوّر کن فیاسِ ایں کرم را — پدر را در فدا کرده اُمم را
بعونِ اُمتِ مسکین و محتاج — شفاعت را ببالا کرده معراج
کنوں در وصفِ معراجش زنم کلک — بجائے دُر کشم سیّاره درسلک

صفتِ معراجِ صاحبدلی که از دو نونِ قابَ قوسینَ یک دائره میم محبّت بنگاشت

شبے ہمچوں سوادِ چشمِ پاکاں — نہفته رو۔ زچشمِ خوابناکاں
زنورِ او کمینه پرتوی بدر — زقدرِ او نمو داری شبِ قدر
فلک مه را بسے دندانه کرده — وزاں گیسوئے شب را شانه کرده
مهش در چشمِ نیکاں ریخته تاب — فگنده چشمِ بد را پردهٔ خواب
عُطارِد بُرده ہم زاں شب سیاہی — نوشته آیتِ سرِّ الٰہی
زمِزمَر توبه کرده زُہرهٔ مست — بجائے زلفِ چنگش سُبحه در دست
به تعظیمِ بزرگی بسته اُمید — بحُرمت جائے خالی کرده خورشید
مسیحا چوں ہوا دارانِ جانی — براہش کرده ہر دم جانفشانی

۱۔ گروهِ ر۲ ر۳ ع۲ ح ح = درونِ ع ۶۔ میم محبت ر۳ ع ح ع۲ = محبت ر ۶۔ نگاشته ع۲
۱۰۔ پرده در خواب ر ۱۱۔ نبشته ر۲ ۱۲۔ توبه کرده ر = کرد ع۔
۱۳۔ به حرمت ر ر۲ ع ح = بخدمت ع۔

ستادہ منتظر تُرکِ قبا پوش   بسرہنگی نہادہ تیغ بردوش
ز سر برجبیں زیرآوردہ دستار   کہ فرشے گسترد در پائے رہوار
زُحل کو ہندوی پیراست وخم پشت   شہادت را ببالا کردہ انگشت
دہ و دو برج را در تختۂ تیر   نگارش کردہ نقاشانِ تقدیر
درایواں طَلُق راندہ بر سیاہی   نہ از مہتاب کز نورِ الٰہی
ثوابت ہفت مسند راست کردہ   سریرا از ہشت جنّت خواست کردہ
بہ جنّت روفتن رِضوان شدہ گم   زطاؤسانِ طوبیٰ بستہ دُم
زشادی بسکہ حوراں گشتہ بیہوش   کشیدہ وسمہ بر رخ سُرمہ در گوش
بخلد ادریس کیں مژدہ شنیدہ   بجا بگزاشتہ کفش و دویدہ
چو زینساں زیوری بستند شب را   بہ احمدؐ جبرئیل آمد طلب را
نویدش داد کای سلطانِ عُشاق   بعزمِ عرش والاقُم علَی السّاق
بُراقی پیشکش کردش فلک گام   کہ وہم از وے بجَبت تنگ کند وام
دو گامی زیں جہاں تا آں جہانش   دو جولاں از مکاں تا لامکانش
بفرماں شد سوار آں خاصِ درگاہ   ملائک طرّقوا گویاں ہمہ راہ
سیہ چتر از شبِ معراج بارِش   زسُبحانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی طرازش

۴۔ تختۂ بیر ع = تختہ و تیر ۲ حر = تختۂ تیر س ع۲۔ ۵۔ ایوان طلق راندہ بر ۳ ع۲ ح حر = ایوانِ تتق راندہ ع س ۱۲۔ کردش ۲ ع۲ حر = کردہ ع ایضاً فلک گام ح حر = فلک وام ع۲۔

نخست اسپش بسیرِ فکرت آسا | شد از بیت الحرم در بیت اقصا
سُبک گنبد بہ گنبد شد روانہ | ز بیتی تا بہ بیتی خانہ خانہ
گزشت از ہفت سیارہ بیک دم | ز دو شش برج بلکہ از شش جہت ہم
رہ از صفِ ملائک گشتہ صف صف | ہم از رف بر گزشت و ہم ز رفرف
بہ بدرہ ماند ہم پروازِ والا | وز انجا رفت بالا مرغِ بالا
رسید آنجا کہ نتواں گفت جائے | ہوائے در گرفتش بے ہوائے
در آمد خازنے از وحدت آباد | جہت را شش خزینہ داد برباد
جہت چوں پرن بُرد از پیشِ دیدار | جمالِ بے جہات آمد پدیدار
چو ہستی نیست گشت از ہستِ بے نیست | عیاں شد ہستی کو ہستِ معینست
لقائے دید کانجا دیدہ شد گم | نہ دیدہ بل ہمہ ہستیِ مردم
ز خود گم گشتہ بے خود بود با او | دوئی بگزار یا ایں بود یا او
خدا را دید و دید از دیدۂ سر | نخود دیدن تواں از چشمِ دیگر
دراں حضرت چو خواہش را محل دید | ہمہ مشکل بکارِ خویش حل دید
گروہِ خویش را فریادرس گشت | گرانبارِ عنایت باز پس گشت

۱- آسا اور مصرعہ دوم کا قافیہ اقصا ح ح ع² = اسائے۔ اقصائے ع ایضاً بیت الحرم در ۲ر۳ ع² ح ع = بیتِ حرم تا ۳ ۴- گشتہ ع = بستہ ع² = گشت ح ۶ - نے ہوائے ع = بے ہوائے ۳ر۳ ع² ۸- بے جہت ۳ ۱۰ - ہستیِ مردم ۳ر۲ ع² ح = ہستی ز مردم ع ۱۱- گشت ع² ۱۲- کہ خود ع² ح ۱۴- گراں بارِ ۳ ح = گزانبارِ ۳ ع²۔

ازاں بخشش کہ دانش گراں کرد ‌ ‌ ره آوردی بہ مسکیناں رواں کرد
بیک قطره ز دریائے الٰہی ‌ ‌ فرو شست از ہمہ اُمت سیاہی
ہزاراں شکر یزداں را کہ ما را ‌ ‌ سپرد آں فرّخ ابرِ باحیا را
کہ چوں خورشیدِ حشر آید بگرما ‌ ‌ ازاں بے سایہ باشد سایہ بر ما
نہی طغرا کش حرفِ الٰہی ‌ ‌ کہ او را بر رُسُل ختم است شاہی
خطابش سکّہ بر دینار خور زد ‌ ‌ قمر را مُہرِ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ زد
سریرِ شرع تختِ پائدارش ‌ ‌ بہ تختش چار عُمده چار یارش
ازاں ہر چار ایماں سخت بنیاد ‌ ‌ چناں کز چار عُنصر آدمی زاد
ابو بکر اوّل آں ہم منزلِ غار ‌ ‌ کہ دوّم جائے پیغمبر شدش یار
عمر دومی کہ بستد جاں ز فرزند ‌ ‌ کہ زنده کرد ازاں عدلِ خداوند
سوُم عثماں دو صبحِ صدق را مہر ‌ ‌ کہ گشت از مہرِ قرآں روشنش چہر
چہارم حیدر آں در ہر ہنر فرد ‌ ‌ فقیہ و عالِم و مرد و جوانمرد
دگر یاراں کہ سیّاراتِ نور اند ‌ ‌ امم را پیشوائے راهِ دور اند
زما باد از درودِ بے کرانہ ‌ ‌ فراواں خاکبوسِ چاکرانہ
نُخُست اندر جنابِ مصطفائی ‌ ‌ کز و دارد دلِ ما روشنائی

۱۔ گراں بود اور مصرعہ ثانی کا قافیہ رواں بود ح ۱۰۔ عمر دوم س ا ع ا ح = دومی ع
ایضاً۔ جاں ز فرزند ۲ س ۳ ع ۴ ح = جانِ فرزند ع۔
۱۳۔ سیّاران س ا ع ۲ ۱۴۔ درودی بیکرانہ س ۲ ع ۲۔

پس اندر خدمتِ آں پاک جاناں　　　که بودند آں ملک راهم عناناں
مبادا جانِ ما بی یادِ شاں شاد　　　همیشه یادِ شاں در جانِ ما باد

مدح شیخی که در آئینهٔ صفامثالی ہست از ذاتِ محمد مصطفیٰ بالعین نه بالعکس

پس از دیباچهٔ نعتِ رسالت　　　ز ذکرِ پیر به باشد مقالت
نظام الدین حق فرخنده نامے　　　که دینِ حق گرفت از وے نظامے
خطابش راست دو نقطه فرو خواں　　　نشانِ نقطهائے انبیا داں
محمد اسم و آیاتِ محمد　　　در و واضح چو حا میم اندر احمد
زعلمش در دو عالم روشنائی　　　دو عالم علم کسبی و عطائی
حدیثش چوں خبر در امر و در نهی　　　بیک پایه فرو د از پایهٔ وحی
از و تا انبیا یک کافِ تعظیم　　　بر آں گونه کز احمد تا احد میم
شبیهِ مرسلاں از جانِ صافی　　　ادب را کافِ تشبیه است کافی
به معراجِ نمازش چرخ محتاج　　　به چرخش چوں نمازِ خویش معراج
بشادُروانِ انجم صدرِ جاهش　　　بدار القربِ کرسی تکیه گاهش
بصدرِ خضر و عیسےٰ مسند آرائے　　　خضر بوسید دستش خضر خاں پائے

۴- بالعین و العکس ر　۵- بذکرِ ر ر ت
۱۲- تشبیه است ر ع ۲ = تشبیهش ع ج　۱۴- بدر العرش ع.

مسیحے ہر دم از فیضِ نہا نہا　　زدہ بر مُردہ جاناں موجِ جانہا
سریر آرائے فقر از صفِّ ابرار　　سریرِ مصطفیٰ را عُمدۂ کار
دَمش مریم صفت آبستنِ روح　　لُعابش مرہمِ دلہائے مجروح
بہر سو کز دمش بادے رسیدہ　　ہزاراں کوہِ رنج از جا پریدہ
بہر جانب کہ او الحمد خواندہ　　اجل از کارِ رانی باز ماندہ
ضمیرش محرمِ دیرینۂ عشق　　نیازش خازنِ گنجینۂ عشق
دلش کز شوق دارد در دو داغے　　رُواقِ قُدس را روشن چراغے
ملک از ہمتش پر وام کردہ　　فلک بہر درش سر وام کردہ
بچرخ از ذکر آں ذاتِ معُلّاً　　شکستہ مشتری عَطفِ مصُلّاً
کسے کو صُوفِ او در بر گرفتہ　　قضا از وے قلم را بر گرفتہ
کلاہش را نشارم نام گیرم　　زہے بخت ار بہ کفشش بمیرم
خدایا آں گزیدہ بندۂ خاص　　کہ ہست الحمد للہ جفتِ اِخلاص
بہ قربت ہمنشینِ مصطفیٰ باد　　دراں قرب ایستادش بہر ما باد

ستایش خلیفۂ شائستہ علاءالدین محمد ثبتہ اللہ تعالیٰ علیٰ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بہ موج آمد دلِ دریا وشم باز　　باوجِ آسماں شد گوہر انداز

۱- مسیحے ع ج = مسیحا ح - جاناں ع ج = جانہا ع ۲- آں فخر ر۳ = از صفِّ ع ع۲ = از صنفِ ر۲ ۴- رسیدہ ر ر۲ ع ج = وزیدہ ر۳ ایضاً کوہ غم ر۳ ۷- دو دو داغے ر۲ ۱۴- علاءالدین محمد ر ر۳ ع ج = علاءالدین محمد شاہ ع ۱۴- علیٰ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ر ر۳ ع۲

فلک خواہد شدن در گوہرش غرق　　　کزو تا خود ندانند اختراں فرق
کند ایں موجِ دُر چوں بر فلک راہ　　　رسد از من نُثاری بر درِ شاہ
شہے کا سکندرِ گیتی کُشا یست　　　دلش آئینۂ گیتی نُما یست
علائے دین و دنیا شاہِ والا　　　بقدرت نائبِ ایزد تعالیٰ
محمد شہ کہ صد چوں کسری و جم　　　زمیم نام او پوشیدہ خاتم
سپہر کو زگر خود ایستد راست　　　بنوسد پایۂ تختے کہ او راست
زہے چترِ بلندِ گوہرینش　　　کہ ظلُّ اللہ بود سایہ نشینش
بلند اعلامِ او سر بُردہ بر ماہ　　　الفہای است از نصرٌ مِّنَ اللہ
صفش در طولِ دریائے مُہیّاست　　　بگاہِ عرضِ خود چوں ریگِ دریاست
چو دست و پا نہد خنگش بر انجم　　　شود انجم و شاں را دست و پا گُم
چو جنبد لشکرش بر سطحِ ہاموں　　　رود در قعرِ دریا رُبعِ مسکوں
چو راند تیغ در صف ہائے انبوہ　　　سرِ کوہ افگند در دامنِ کوہ
نہیبش قلبِ سرداراں شکستہ　　　شکوہش پشتِ جبّاراں شکستہ
دُرشتاں از شکوہش در تہِ کُوب　　　چو کشتِ پُر کلوخ از مالشِ چوب
زبیم او نجستہ فتنہ از خواب　　　زخوابِ مرگ چوں گرگین و سہراب

۱۔ گوہرش س۱ ع۱ ح = گوہراں ع س۲ ۲۔ کند چوں موجِ ایں دُر ع۲۔ از من ع۱ = از وی ع ح ۔ ۴۔ علائے دین ع۲ = علاء الدین ع ح ۵۔ صد چوں ع۱ ح = چوں صد ع **ایضاً** پوشند خاتم س۲ ۱۳۔ قلبِ صفداران س۲ = قلبِ سرداران س۳ ع۲ ح ع ۱۴۔ از شکوہش س۲ س۳ ع۱ ح = باشکوہش ع **ایضاً** از مالہ چوب ع۱ = از مالشِ چوب ح ۱۵ انجستہ کید س۳ = نجستہ فتنہ ع **ایضاً** چوں گرگیں ع = ہم گرگیں س س۲ ع۲ ح

ازو نقشِ مغل ہم چربہ دارد — کہ ناید گرچہ صورت گر نگارد
زند سہمش سراں را زخمِ جانہا — چو قصّاباں تبر بر استخوانہا
فلک را سہمش ار در خانہ افتد — حوادث زتُکمش انگانہ افتد
خدنگش راست ہمچوں دلربایاں — بعیّاری ربودہ دل زرایاں
بدوری تیرش از دریا گزشتہ — درونِ کیش منزل گیر گشتہ
بہرجانب کہ جیشِ آں جہانگیر — ق — رسانیدہ بگردوں بانگِ تکبیر
بصد تعظیم سوئے کعبۂ پاک — صنم خانہ نہادہ روئے برخاک
ازو یادِ سلیمانے وزیدہ — ہزاراں پیلِ معبر برپریدہ
زتیغش قطرہ بردہ بر مغل سیل — بسے طوفانِ رخش آوردہ زاں خیل
سنانش سفتہ مرواریدِ انجم — بساطش خفتہ بر ایوانِ پنجم
زخاکِ آستانِ او فرشتہ — سراسر حُلیۂ شاہاں نوشتہ
رسیدہ شیرِ دہلیزش بہ خورشید — اسد را کرد از خورشید نومید
زبہرِ سجدہ سلطانانِ کشور — سر آوردہ برآں درجزیہ برسر
بزرگی یافتہ ملک از درِ او — بلندی یافتہ تاج از سرِ او
زنقشِ روئے شاہاں آستانش — چو دیبائے کہ اندازے ستانش
زُحل خاکِ درش کردہ برُخ صرف — چو ہندو در بہارِ خویش شنگرف

۱-حرب دارد ع[۲] = حربہ دارد ح ۳-از شکم ع[۲] ح ۸-کوہِ معبر ر[۳] حاشیہ ۱۴ تاج از فرِ او ر[۳]
۱۵-اندازی ستانش ر[۲] ر[۳] ع[۲] ح = اندازی زمانش ر = بود از مہ نشانش ع۔

فلک خواہد کہ ساکن تر زند گام | کہ عہدش را درازی یابد ایام
چناں نایاب شد ظلم از امانش | کہ دلہائے پریشاں در زمانش
بداں تا ہیبتش نفتد بکندی | گر مہارا نہفتہ زیرِ تندی
چو دریائے کہ موج انداز گردد | گہر بیروں فشاند باز گردد
مکارِم را ز خشم افگندہ مقنع | تہوّر بر عطا کردہ ملمع
چو خورشیدی کہ گرمایش بود زِشت | ہمو میوہ پزد ہم دانہ درکشت
رعیت پرور از بخشایشِ عام | چو بارانی کہ پُر بارد بہنگام
ضعیفاں را زبونِ حکم پیوست | ولیکن بر قوی دستاں قوی دست
چو انصافِ عُمر صیتش شنیدہ | ز ایّامِ عُمر سویش دویدہ
ازاں گاہے کہ گیتی دیدہ دادش | بر رفتہ دادِ نوشرواں زیادش
ز عہدش عامہ در شادی و دستاں | چنانکہ از جمعہ طفلانِ دبستاں
زمانہ تا بود دورانِ او باد | سراسر دور در فرمانِ او باد

خطابِ زمین بوسِ پادشاہ آسمان قدر فی الورا وانکہ روشنائی بخش است

در شام کفار کالبدر فی الدّجیٰ

سخے گردن زنِ گردن فرازاں | نواز شہات بر عاجز نوازاں

ا۔ ترنهد گام ر۳ = برزند گام حح۲ ۳۔ هنتش ر۳۔ زکندی ح ۴۔ بیروں فشانده ع۲ ۵۔ مقنع ع حح = برقع ع ایضاً سهارا برعطا ر۱ = تهور برعطا ر۲ ر۳ حح ع۲ = تهوّر اعطاع ۶۔ دانه کشت ر۳ ۷۔ می بارد ر۲ ۱۰۔ عهد نوشروان ع۲۔ ۱۱۔ عامه ر۲ ر۳ حح = عام عع۲ ۱۳۔ اکثر نسخوں میں یہ عنوان نہیں ہے ہم نے نسخہ ر۳ سے نقل کیا ہے۔ نسخہ ر۱ اور ع۲ میں اس عنوان کو آئندہ عنوان یعنی عوض صحیفہ طولانی کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ اور بجائے روشنائی بخش کے ع۲ میں روشنائی بخشیدہ اور ر۱ میں روشنائی بخشندہ ہے اور لفظ فی الورا اور فی الدجےٰ ان دونوں نسخوں میں نہیں ہے ۱۵۔ خی ر۲ ع۲ حح = شۂ ع ایضاً نوز شہات ع۲ ح = نواز شہاش ع۔

بہ بستهٔ ضبطِ تو کارِ جہاں سخت — بہمواری بسانِ جامہ در تخت
چناں امن از تو گیتی دار گشتہ — کہ شمشیر از عمل بیکار گشتہ
پلا رکھا کہ اندر جنگ و ناورد — نہنگ و شیر خوردی مور چہ خورد
ز لُطفت کارہائے سخت مومی — ز بادِ قہرِ تو دوزخ سمومی
فلک قہرِ ترا بازیچهٔ دست — چو شیشہ برکف دیوانهٔ مست
حسودت سرخرو بنود بہر سوئے — کِش از سہمِ تو خوں بگریزد از روئے
شود ہم سرخ رو لیکن چو شمشیر — خورد بر فرق و خونش از سر رود زیر
بود بر روئے تیغت خصمِ سرکش — چو اسپرِ موم در میدانِ آتش
ز تیغت گنجِ رایاں بے گہر گشت — کہ دید آہن کہ مقناطیسِ زر گشت
ز شاہاں بستدی زرہاے موجود — بدرویشانِ مسکیں دادی از جود
چو می بوسد فلک نامت بہ تعظیم — خطابت حیف باشد بر زر و سیم
ازاں بے مُہر شد دینارِ خورشید — کہ دارد سکّهٔ نامِ تو اُمید
کرمہایت بہر سُو داشتہ شمع — کہ کو پراگندہ حالی تا کند جمع
رواں آوازهٔ تو قاف تا قاف — کہ دلہا را بہ چنگ آرد ز اطراف
ز جودت عقل دیوانہ رقم گشت — جراید نیز مرفوعُ القلم گشت
جہاں تنگ آمدہ زاں دستِ دُربار — چو کِشتِ پختہ از بارانِ بسیار

۱- برتخت ر ۵- درکفِ س ۱۲- بے مُہر شد ر ر۲ ر۳ حج ع۲ = بے سکہ شد ع ۱۴- دوان س ر۲ ع۲ ۱۵- نسخہ ع میں جراید نیز کے بجائے چراند بیر ہی اور یہ قطعاً غلط ہی ۱۶- کشتِ پختہ س ر۳ ع حج = پختہ کشت ر۲ ع -

فلکِ زرزیر دستت از پئے خواست — ہمی خواہد نہد طاسِ نگوں راست
بہر دل از کرم شرمندگی رست — ولے در دل کرم شرمندۂ تست
عطا کز موجِ دستت خاست کردن — دروغِ شاعراں را راست کردن
ترا وصفی است اے یزدانت ناصر — کہ استغراقِ مدح آنجاست قاصر
براتِ پادشاہاں صفر ہم بود — کنوں صد صفر خطّت راست موجود
ز مدحت خرّم اربابِ معانی — چو پیر از سر گذشتِ کامرانی
کسے کز تو خورد تنبولِ امید — کند بخشش ذخیرہ برگِ جاوید
جہانے از تو در آسایشی زیست — زآسایش نکوتر در جہاں چیست
ز تو زینگونہ دہر آسودہ بادا — بد اندیشت زغم فرسودہ بادا

عرض صحیفۂ طولانیِ نصیحت پیش ضمیر ملہم پادشاہ کہ نسخہ ایست صحیح ازلوحِ محفوظ حفظہ اللہ تعالیٰ عن التلویح السّوء

شہا حکمت شناسا کاردانا — ز داد و دانش اسکندر نشانا
بہ گستاخی بروں افگندم از بند — برسمِ نیک خواہاں نکتۂ چند
تو خود در کارِ ملک آں کاردانی — کہ از تلقینِ دولت کامرانی
ہم از خود عقلِ دانش سنج داری — ہم از الہامِ غیبی گنج داری

۳- خاست کردہ ر۳ = خواست کردہ ر ر۲ ع۲ ح ۵- خطش راست ر۲ = ہر خط راست ر ع۱ = ہر خط اوست ر۲ -
۸- آسائشے ر۳ = آسایش ر ر۲ ع۲ ح ۹- زینگونہ ع۲ ح = ایں گونہ ع ایضاً دہر ر۳ ع۲ ح = دور ع -
۱۱- حفظہا ع = حفظہ ح - تلویح السوء ر ر۲ ع ح ۱۲- ز دین و دانش ر ع۱ = ز داد و دانش ر۲ ح -
۱۴- تلقینِ دولت کاردانی ع۲ -

چو دولتمند مُلہَم باشد از غیب — نصیحت کردنش نوعیست از عیب
بداں ماند ہمی زینساں خطابے — کہ کس بر گلستاں ریزد گلابے
خرد بود بہ معدن زر فگندن — بدریا دُر بکاں گوہر فگندن
عمارت کردن اندر بیتِ معمور — بہ نور آلودنِ خورشیدِ پر نور
ولے بر دولت اندیشانِ شاہی — بواجب شرط باشد نیکخواہی
بہ گیتی نیست پنہاں قصّۂ کُرد — کہ سوئے دجلہ برد از بارگین دُرد
کشادم پوست از نو بادۂ تلخ — تو خواہم پوستیں دہ خواہ کُن سلخ
خوش آمد نیز دارم شکّر آلود — چو قندِ می زیانش افزوں تر از سود
ولے چوں بندہ نیکو خواہِ شاہ است — زیانکاری نہ شرطِ نیکخواہ است
دریں حضرت کہ از تشویشِ جانہا — گرہ گردد حکایت بر زبانہا
حدیثی کز دلیری حاصلم داد — ازاں گفتم کہ عفوِ شہ دلم داد
وگرنہ زَہرہ کے دارد گدائے — کہ گوید مصلحت با پادشائے
ندیم آنگہ کند بستاخ گوئی — کہ بیند از بُزرگاں نرم خوئی
چو موجِ تندِ دریا بر زند جوش — معُلِّم را شود تختہ فراموش
چو صرصر در رُباید کوہِ خارا — چراغی را عیاں کردن چہ یارا

۶- کُرد ع۲ ح = گُرد ع ۷- تو خواہم س۱ س۲ ع۲ ح = تو خواہی ع -
۸- چو قند دی ع۲ ح ۱۳- گستاخ گوئی س۲ = بستاخ روئی س۲ گستاخ روئی ح -
۱۵- عیاں کردن ع = زیاں کردن س۱ س۲ = زباں کردن ع۲ ح -

سخن در وادیِ موراں کند مور   کجا پیشِ سلیماں دارد ایں زور
درختے رُستم و سر بر ہوا سود   نہاں چوں دارمش چوں بودنی بود
کنوں میخواہدم ایں جانِ گستاخ   کہ پیش آرد طبق واری ازیں شاخ
چو دارم ہمچو عفوت پشتبانے   بہ گستاخی بہ جنبانم زبانے
دراں ماخولیا نرزد قبولے   فضولی را اگیر از بو الفضولے
گرت خوش باشد ایں می نوش کردن   زمن گفتن ز تو در گوش کردن
نصیحت اینست اے شاہِ جہانگیر ق   کہ چوں گشتی بشاہی در جہاں میر
گرفتن سہل باشد ایں جہاں را   کلیدِ آں جہاں باید شہاں را
مکن بس بر ہمیں کز تیغ وا زرائے   ہمہ دنیا گرفتی رشتہ بر جائے
بہمت آسماں را قلعہ کن باز   بہ ملکِ خشکی و تری مکن ناز
بکن کارے ہمیں جا تا توانے   کہ آنجا ہم چو اینجا ملک رانے
وضو وارے ثمر دریائے سرگم   زمیں خاکی بمقدارِ تیمّم
مسلّم بایدت گر پادشائی   بباید کردن از دلہا گدائی
نگیرد آں جہاں قلبِ مرتّب   مگر قلبِ ضعیفِ لشکرِ شب
چو میخواہی کزاں سو در کنی باز ق   علم بالا کشی تا عالمِ راز

---

۲ ـ درختے سر ۲ غ ۱ ح ۲ = درختِ ع ـ سر بر ہوا سا ع ۲ ح ۲ = در ہوا ع ۵ ـ نرزد سر ۲ ع ۲ ح ۲ = ارزد سر ـ
۶ ـ خوش باید ع ۷ ـ در جہاں پیر سر ۲ ۸ ـ جہاں باید سر ۲ ع ۲ ح ۲ = جہاں نابد سر ۲ = جہاں باشد ع ح ۲
۹ ـ مکن بس ہمبریں سر ۲ ع ۲ ـ شتہ درجائے ع ۲ ۱۰ ـ تری و خشکی سر ۲ ۱۱ ـ بکن کارسے ہم اینجا ح غ ح ۲ = بکن کار
ہم اینجا ع ۱۴ ـ قلب مرتب سر ۲ سر ۲ ح ع ۲ = قلب مرکب ح ایضاً و لشکر سر ۲ سر ۲ ح د غ = لشکر را ک ع ح ۲ ـ

سپاهی جوی بے خیل و مراکب — کہ بیدار اند ہر شب چوں کواکب
چو زاں لشکر زنی بالا رو و ارو — شناسی قدرِ ایں گفتارِ خسرو
دُعا زیں بہ نمیدانم بجایت — کہ از دلہا حشم بخشد خدایت
اگر یکدل ترا خواہد بامید — ببامِ عرش برزن کوسِ جاوید
نہانی مُژدِ دلہا دہ بہ تنہا — کہ ہر دل بہر تو قلبی است تنہا
کسے کالایشی بینی گِلش را — بجاں بخشی بدست آور دلش را
ببیں راہی بملکِ سرفرازی — رہِ جاں بخشی است و دلنوازی
یکے اندیشہ کُن کایں ہر دو رایت — ببالا تا کجا دارد وِلایت
گرایں رایت توانی داشتن باز — ببامِ آسماں رایت برافراز
مکن تیغِ سیاست را چناں تیز — کہ چوں آتش ندانند کرد پرہیز
شہ آں بہ کو عمل چوں آب راند — کہ ہم جاں بخشد و ہم جاں ستاند
تو شو جاں بخش تا اِنسے و جانی — ہمت جاں بخشد و ہم زندگانی
کسے کو مملکت را بدسگال است — بکُش کاں خونِ بے حرمت حلال است
بکارِ دیگراں برشعلہ زن آب — خرد بیدار دار و تیغ درخواب
نہ برگِ گندنا شد آدمی زاد — کہ بُرّند و دگر خیزد ز بُنیاد
چو نپسندی غبارے بر گُلِ خویش — خزاں در گلستانِ کس میندیش

۱- فیل و مراکب ر ۳- بہ زیں ر ع ۵- مژدہ ع ۷- و کارسازی ع ۱۳- حرمت ع ح
۱۵- کہ برند ر ع ح = کہ ببرند ع ر ۱۶- غبارے ر ح = غبار ع۔

چو پایت گیرد از برگِ گل آزار ‏ ‏ بره مپسند در پائے کساں خار
چو ہستندت ہمہ پائیں پرستاں ‏ ‏ زبردستی مکن بر زیردستاں
رہت چوں رُفت خلق از دیده در پیش ‏ ‏ ره خود را تو روب از دیدهٔ خویش
بدانش کارِ دیں کن تا توانے ‏ ‏ چناں ناداں نهٔ کیں هم ندانے
چو بر تو کارِ اقلیمے کشادند ‏ ‏ خرد هم در تو اقلیمے نهادند
نه پنج و ده هُنرها داده اندت ‏ ‏ که عقلِ جمله سرها داده اندت
اگر در حقِّ تو بنود چنیں خواست ‏ ‏ بیکدانش کجا ملکی شود راست
نه از یک چشم بتواں بوستاں داشت ‏ ‏ نه از یک هندسه هندوستاں داشت
پس ایں دانش همه اینجا مکن صرف ‏ ‏ که ایں خود خوانده گیرت حرف بر حرف
بچندیں مَشعلِ امشب کار ره کن ‏ ‏ رهِ ظُلُماتِ فردا را نگه کن
اگرچه آفتابِ حشر تند است ‏ ‏ بقطعِ ظلمتش شمشیرِ کُند است
از ینجا بر چَراغے گر توانے ‏ ‏ که تا آنجا بتاریکے نمانے
چراغے نے که باد از وے برد نور ‏ ‏ چراغے کاں نمیرد از دمِ صور
مشو مغرور ایں مشتے خیالات ‏ ‏ که در پیشِ تو می آید بحالات
جهاں خوابیست پیشِ چشمِ بیدار ‏ ‏ بخوابی دل نه بندد مردِ هشیار

۲- پائیں پرستاں سر۲ ع۲ ح = آئیں پرستاں ع سر۳ ۳- خود رُفت سر سر۲ ع۲ ح
۶- نه پنج و ده ع = زپنج و ده ح ۸- از یک چشمه سر۳ ۹- مکن اینجا همه ع۲ ح ایضاً خوانده
گیرت ع ع۲ ح = خوانده گیر از سر۳ = خوانده گیرش سر۲ ۱۲- چراغ نه ع ح = چراغے نے سر سر۲ ع
۱۴- مشتِ خیالات ع ح = مشتے خیالات سر۲ ع۲-

شهانی کاسماں تخمِ زیں کرد   زیں شاں ارغوان و یاسمیں کرد
چه طرفه است ایں کشاورزی نمودن   فریدوں کشتن و خاقاں درودن
تو یک ذرّهٔ غباری از زمینی   که اندر خواب خود را کوه بینی
چو بر تو دستِ تقدیر آورد زور   کنی روشن که جمشیدی و یا مور

حکایت موش به تمثیل

بخواب اندر مگر موشی شتر شد   ز بزرگی تنش دل نیز پر شد
ز خوابِ خوش بر آمد شاد گشته   همی شد سو بسو پر باد گشته
بناگاه اشتری باری برو ریخت   ز صد من یک جو آزاری برو ریخت
ته آں بار مسکیں موش درماند   بمسکینی جنازه در عدم راند
خوش است ایں خوابهائے خوش به تعبیر   اگر برعکس ننمایند تاثیر
چو بازیچه است ملکِ سست بنیاد   بدیں بازیچه چوں طفلاں مشو شاد
مداں کیں ملکِ مرداں راست درخور   که مرداں دیگر اند و ملک دیگر
خشن پوشی نهاده پشت برخاک   گدائی را بخشد ملکِ ضحّاک
گلیمِ مفلسی کاں تاقدم نیست   ز چرخِ اطلسش دیباچه کم نیست
رسیده است ارچه شه را مملکت بخش   ولی درویش باشد مملکت بخش
میانِ فقر و ملک ار بایدت حد   نگه کن در سلیمان و محمد

۱- ارغواں را ر۲ ۲- طرفست ح ۴- تو یا مور ح ۵- حکایت فی التمثیل ر۳ ۸- بصد من ح -
۹- برعدم سا ر۲ ۱۲- مداں سا ر۱ ع۲ ح = بداں ع ۱۳- دست برخاک ر۲ ۱۴- کوتا قدم ع۲ ۱۶- جهانِ فقر ر۱

چو با انگشتِ تو بسته است پیماں ق نگینِ خاتمِ ملکِ سلیماں
گر آں ملکِ نہانی نیز خواہی گدایاں را تواضع کن بشاہی
نیگویم کہ ترکِ خسروی کن رہِ کم توشگاں را پیروی کن
تو کے ایں پائے رہ پیمائے داری کہ زنجیرِ زر اندر پائے داری
خرامش زیں رہ آنکس را تمام است کہ زیر پاش دو عالم دو گام است
تو ایں رہ کے روی کز ناز و تمکیں زنی دہ گام بر یک خشتِ زریں
چہ از رستم برآری گرد چوں میغ سپاہِ دیو زن چوں میزنی تیغ
بدل اصحابِ دل را آشنا باش دروں درویش و بیروں پادشا باش
ولیکن از تو درویشی ہمین است کہ عزت داری آنرا کاہلِ دین است
بشاہی سہل باشد ملک رانی بملکِ بندگی رس گر توانی
پرستش چوں ترا اجملہ جہاں کرد ترا باید پرستش بیش ازاں کرد
چو تو با آں کرم یک سجدہ ناری چساں آں سجدہ ہا را حق گذاری
نہ اندک کارہا بسیار کردی ولے بہرِ دلِ خود کار کردی
کنوں کار از پئے آں کن کہ ہر بار دہد در کارِ اندک مزدِ بسیار

۱۔ خاتم و ملکِ سر ۲ حج ع = خاتمِ ملکِ سر ۳ ع ۲ ۲۔ ملکِ سلیماں نیز سر ۱ ۴۔ تو کے ایں سر ۱ = کہ تو نے سر حج ع ۲ = تو این نے ح = تو آں نے ع ۷۔ چہ از رستم سر ۳ ع ۲ = چو از رستم حج ایضاً گر میزنی سر سر ۳ حج ع ۲ = چوں میزنی ع ۱۰۔ ملک رانی ع ۲ حج ع حاشیہ = کامرانی ع ایضاً تا توانی سر ع ۲ ۱۳۔ تو اندک ع ۲۔
۱۴۔ پئے آں کن ع = پے او کن سر ح حج ع ۲ = پئے دین کن سر ۳۔

چو توقیعی که اندر پادشاهی است　　خلافت نامهٔ ملکِ خدائی است
شهی کو خواهد آزادی ز آفت　　نیندیشد خلاف اندر خلافت
ستونِ ملک نبود پایهٔ تخت　　نه چوب چتر باشد عُمدهٔ بخت
ستونِ وعُمدهٔ بااستواری　　بِستادِ شه بود باراست کاری
بود شه برفرازِ تخت جمشید　　چراغِ هفت کشور همچو خورشید
چنیں رُوشن چراغے را بود شوم　　که باشد روغنش از مغزِ مظلوم
سزائے گریه باشد تاجِ شاهے　　که لعلش هست زاشکِ دادخواهے
بسے دیدم کمرهائے کریماں　　همه دُرِّ یتیمش از یتیماں
جفائے خلق پیشِ شاه گویند　　جفا چوں شه کند داد از که جویند
نه هر فرقے سزائے تاجِ شاهی است　　نه هر سر لایق صاحب کلاهی است
همه باشند بهرِ تاج محتاج　　یکے را زانهمه روزی شود تاج
فلک هر لحظه میدوزد کلاهے　　کزاں تاجے نهد بر فرقِ شاهے
کسے را ایں کُله برسر بود چُست　　که او نگذارد آئینِ سری سُست
کسے کش تاجِ شاهی بهرِ زیب است　　نه تاج آں قُندُزِ مردم فریب است
کسے را تاجِ زر بر سر دهد زیب　　که ناید بر ضعیف از تختش آسیب

۱- توفیقی س۱ س۲ ع۲ = توقیعی ح = توفیعت س۳ ۴- ستون و عُمدهٔ س۱ س۲ س۳ ع۱ ح۱ = ستون و عمده ع-
۴- در راستکاری س۱ س۳ ع۲ ح = بار استکاری ع ۱۳- آیینِ سری س۱ س۲ س۳ ع۲ ح۲ = آیینِ شهی ع ۱۴- کسے کش
س۱ س۲ س۳ ع۲ ح۲ ح = کسے را ع ایضاً قندزی بهر فریب س۳ ح ع۲ ح۲ د = قندزِ مردم فریب س۳-

رساند از کفِ خود جمله را بهر　　　　گزاں پرورده راحت شود دهر
غمِ عالم چناں باشد بجانش　　　　که باشد عالمے غم بهرِ آنش
بسر ها مهرِ شاه و سایهٔ وے　　　　بود چوں تابِ مهر اندر مهِ دے
جهانداری به از عالم ستانی　　　　که از خورشید ناید سایبانی
بده گز دَور منگر چترِ شاهاں　　　　که هرگز گیرد از چیں تا سپاهاں
دو فرسنگے کند یک ابر سایه　　　　دو کشور یک شهِ خورشید پایه
کسے کز وے دو کشور سایه گیرد　　　　تهِ قصرش چرا همسایه میرد
روا باشد که زیرِ قصرِ خود شاه　　　　کند همسائیگاں را سایه کوتاه
کسے کو سایهٔ یزداں است در عصر　　　　گدائے سایه او در سایهٔ قصر
حدیثِ طاق نوشرواں نهاں نیست　　　　چنیں پاینده طاقی در جهاں نیست
دراں طاق او براوجِ تخت چوں جم　　　　ستورِ زال و شیرِ تخت باهم
شهاں را از سریرِ دولتِ خویش　　　　چناں باید رعایت سوئے دَرویش
چنیں کردند شاهاں ملک رانی　　　　چنیں بو داست رسمِ مهربانی
چو شه را از رعیت راز پرسند　　　　ز دَرویش و توانگر باز پرسند
کسے کو راست بر یک خانه فرماں　　　　بیک تن بایدش یکخانه درباں

۲- عالم غم س۲ س۳ ع۲ ح ۴- سایه بانے ع۲ ۵- هرگز س ع۲ = مرکز س۳ س۲ ح ۶- دو فرسنگے س س۲ س۳ ع ح۲ = دو فرسنگ از ع ۷- همسایه گیرد ح س۳ ۹- زود رسایه س س۲ ع۲ = او در سایه ع ح ۱۰- چنیں س۲ = چناں ع ح ع۲
۱۱- طاق او براوجِ س س۲ ع۲ ح = طاق و بر برجِ س۳ س۲ ۱۳- ملک رانی ع۲ ح ح = زندگانی ع.
۱۵- یکخانه درماں س ح = یکخانه درباں س۳ ع۲ = درخانه درماں س۲.

کسے کو کشوری را کامراں گشت | بنا چارش بباید گِردِ آں گشت
بقدرِ خویش باید کار برداشت | بحدِّ زورمندی بار برداشت
اگر موری ملخ را پائے بردار | کجا تختِ سلیماں راکشی بار
بود اسپ از پئے تنہا سواری | شترُ ہودج کشد پیلاں عَماری
تنے باید بمقدارِ جہانے | کہ بر یک سر کشد بارِ جہانے
نہ حدِ بُردن است ایں بارِ شاہی | ز مردم جز بہ نیروئے الٰہی
چو کشتی کو بود چوبی سُبکبار | بود کوہِ گراں در جنبشِ کار
کشد شاہ ارچہ بارِ مرکب و پیل | گراں تر آدمی زیں جملہ بے قیل
کہ پیل و اسپ را جز یک شکم نیست | کمینہ مردم از یک خانہ کم نیست
سراسر بارِ چندیں خانہ و شہر | بود بر یک سر فرماں دِہ دہر
پس آں بہتر کہ بر دارندۂ بار | بود از رخت و بارِ خود خبردار
اگر دَورِ بَرید ایں حال دارد | کہ آں گنجینہ و ایں مال دارد
چہ اُمنی ازیں در خواب ماند است | کہ ایں بے نان و آں بے آب ماند است
نشاید بود خوش با ہر چہ نیکوست | خوش آمد را نشاید داشتن دوست
چو تو ہر دم جہانی را خوری غم | جہانے غم خورد بہرِ تو ہر دم
چو باشد یک جہانے در زیانت | زیانکاریست در ہر دو جہانت

---

۴ - پہلے عماری سے ۳ ۱۲ - دور برید ایں حال دارد ح ع = دور برید ایں حال باشد ع۲ -

۱۶ - زیاں کار است ع۲ ح -

چو دهقاں پرورد کشتِ جوِ خویش | زجو پُر بیند انبارِ نو خویش
چو بُرّد باغباں خرمائے پُر بار | همساں یکبار برباید نہ هر بار
رعیّت مایۂ بنیادِ مال است | زمال اسبابِ ملک آمادہ حال است
رعیت چوں خلل یابد ز بنیاد | کجا ماند بنائی دولت آباد
وگر مال از حَشَم نادان ماند | شتُر چوں ماند بار افُتادن ماند
سپاہ است آلتِ آفاق گیری | کزاں آلت تواں کردن امیری
چو از آلت عمل بسیار باید | بهنگامِ عمل هَنجار باید
چو تیشہ بشکند از راندنِ سخت | نہ کُرسی ساختن بتواں و نے تخت
ارہ برچوب رانی دو شود چوب | ولے بر سنگ باشد ارّہ راکوب
زمحنت پارہ شد چوں قلبِ لشکر | درستی نیست جز از بدرۂ زر
عطا گرچہ از شہاں سنّت نشستہ است | ولیکن فرض بر قلبِ شکستہ است
بسا رویِیں تنانِ آہنیں دل | کہ گشت از بے زری پولادِ شاں گِل
بسا نقشِ سُفالیں چوں گلِ زرد | کہ شد پولادِ هندی چوں زری خورد
کرم شرط است بر اجرت ستانی | کہ جانے میفروشد بهر نانی
کِلک باید کہ گیرد مایۂ داد | چہ غم گر باد گیرد آسیا باد

۴- پایۂ بنیاد ع[۲] ایضاً آمادہ حال ئر[۲] ئر[۳] ع ح = آباد حال ع[۲] ۵- بار افتادہ ع ح = رخت افتادہ ئر[۳] ع[۲] ۷- بسیار یابد اور مصرعہ ثانی هنجار یابد ع = بسیار باید و هنجار باید ئر ح ع[۲] ۱۱- نشستہ اور شکستہ نسخہ ئر[۲] سے لیا گیا ہے باقی نسخوں میں نشست اور شکست ہے۔ ان میں غیر ملفوظی حروف کو کتابت میں بھی حذف کر دیا ہے۔ ۱۲- رویِیں تنان و آہنیں دل ع[۲] ۱۳- زری خورد ئر[۲] ئر[۳] ح = زرِ خرد ح ۱۵- پایۂ داد ع[۲] ح ایضاً آشنا باد ئر ع[۲] لِکَ

چه آگه خفته شاه اندر عماری ازو کافتاده در اشتر سواری
چه داند نازنین بر پشتِ رهوار ازان رهرو که بر سر میکشد بار
خر اندر کوچگه جان داد و جان برد ولی خر بنده زیرِ بارِ خر مُرد
کسے کز بهر تو صد رنج ورزد زتو آخر بیک راحت نیرزد
زبهرِ آنست این درویش و آن شاه که او تیمار این دارد همه گاه
نه شه را از گِل دیگر سرشتند نه نعمت زانِ او تنها نوشتند
چو ما هم گوهریم از یک خزانه چرا گنجد تفاوت در میانه
بَبنده نیست او را بر سر این تاج که هست او منعم و خواهنده محتاج
همیں موجش نگه کن تا کجا خاست که دستش ناودانِ روزیِ ماست
لشکرِ این بباید آرزو داد که جست این آرزوے خویش واو داد
نَند شیر ار بخوردن بخلِ گرگے بر و تهمت بود نامِ بزرگے
وگر دریا نبخشد لولوئ ناب چرا غوّاص گردد غرقه در آب
درخت ار سایه نبود بر زمینش چرا خلقے بود سایه نشینش
بزرگی را که خلق از وے فروتر دهش نیکو است داد از وے نکوتر
بدادِ دست ده تا صد شود شاد بدستِ داد ماند کشور آباد

۱- بر اشتر ع = در اشتر سا حج ع۲ = از اشتر سا۲ = دور اشتر سا۳ ۶- که نعمت ع۲ ح ۹- بادوانی روزی ع = ناوداں روزی سا۲ سا۳ ع۲ ح ۱۰- اوداد ع ع۲ = ان داد ح ۱۲- به بخشد ع = نه بخشد سا سا۲ ع۲ ح ایضاً غوق ع = غوقه سا۲ سا۳ ح ح ع۲ ۱۵- بداد وهمت وی صد ع = بدادِ دست ده تا صد سا۳ ع۲ ح = بدست ا دده دهد تا صد سا۲

کند ابرے کہ دائم سایہ بانی　　به از باراں کہ باشد ناگہانی
چو پرسد قصۂ مظلوم ناگاہ　　ستاند ز آسمان نستاند از شاہ
فرو خواں نامۂ مظلوم زاں پیش　　کہ بینی روسیہ زو نامۂ خویش
سپید است ارچہ ایوانِ شہنشاہ　　سیہ گردد ز دودِ تیرۂ آہ
چو تیرِ نالہ دوزد بامِ خورشید　　چہ باشد پیشِ او دیوارِ جمشید
عنانِ شاہ گر بر آسمان است　　دعا را دست بالاتر ازان است
بہ غار اژدہائے با چناں زور　　شود مسکیں چو در چشمش خزد مور
کنہ چوں گیرد اندر پرّۂ پیل　　نگارد پیل را از سرخی و نیل
توانِ بے تواناں ہست چنداں　　کہ پیچد سخت دستِ زورمنداں
بباید شاہ را بینش ز دو عین　　ز عینِ عدل و عینِ عفو مابین
شہے کش نیست زیں دو عین بینش　　اگر صد مردمی دارد ببینش
سزد رہبر دو دانش بر صیانت　　کہ سر حرف است بر دین و دیانت
ملک را کیں دو رہبر پیش باشد　　رہش سوئے صلاحِ خویش باشد
دگر پیرایۂ شاہاں صلاح است　　کہ دولت را خلل در روح و راح است

۲- برشد ع۲ح = پرشد ر۳ = پرسد ر ایضاً ستاند ز آسماں ر ع۲ = ستاند آسماں ع ح ۴- نامۂ مظلوم ر ع۲ ح = قصۂ مظلوم ع ر۲ ۳ ۶- گر بر آسماں ر۲ ر۳ ع۲ ح = کو بر آسماں ع ۸- کنہ ر ع۲ ح = کند ع -
۹- ناتواناں ع = بے تواناں ر۲ ع۲ ح = بے توانا ر۳ ایضاً سخت دستِ ر ر۲ ع۲ ح = دستِ سختِ ع ر۲
۱۲- حرف است ر ع۲ ح = حرف اند ع - بر دین ر۳ ر۲ ح = در دین ع ع۲ د ح۲ -

کسے کو ظلِّ یزداں شد زنہ طاق
بگہ خیزی شود خورشیدِ آفاق

پگہ خیز است خورشیدِ سمائی
کہ دار عالمے زوزُ روشنائی

نہ گہ خیزی کُش اندر دَورِ باقی
دمد صبح نشاط از روئے ساقی

ازاں گہ خیزئے کاندر زبر دست
شوند از ذکرِ وی روحانیاں مست

چو مردم ایں روا دارد کہ ہر کس
ق ہمیں پیشش نہد رو برزمیں بس

روا باشد چنیں کز شکرِ ایں جود
جبیں برخاک نہند پیشِ معبود

چو دادش ایزد آں پیشانیِ بخت
کہ بر پیشانیِ شاہاں نہد تخت

اگر برخاک پیشانی نساید
بجز خاکش بہ پیشانی نشاید

کند چوں صد ہزارش سجدہ در پیش
از وصد چند باید سجدہ بل بیش

ولے چوں نیست آں در حدِّ مردم
بتاویلے از ینجا باز گردم

چو سلطاں بندگی راپیش گیرد
خدا آں بندگی زود در پذیرد

چو یک سجدہ نہد بیچارہ وارش
دہد بیچارگی مژدِ ہزارش

پس آں سرہا کہ سودش برگذرہا
بدیں چارہ بردزو وامِ سرہا

وگرنہ کے تواند کو بہر روئے
گذارد حقِ یک سر یک سرِ موئے

۱- بگہ خیزی سر۲ سر۳ = زگہ خیزی ع ع۲ حج ۴- زند دست ع = زبر دست سر۳ ع۱ حج ح ۵- ہردم سر۲ ع = مردم سر۳ ع۲ حج ۶- جبیں برخاک ع = دورخ برخاک سر سر۲ سر۳ حج ع۲ ۷- ایں پیشانی ع ع۲ = آں پیشانی حج ۱۱- زود در پذیرد سر۲ سر۳ ح۲ = از وے پذیرد ع ۱۲- سجدہ کند سر سر۳ ع۲ حج ایضاً مژدِ ہزار سر۳ ع۲ حج = مژدہ ہزار ع ۱۳- بدیں چارہ سر۲ ع۲ حج = بدیں سرہا ع ایضاً بردزو وامِ سرہا سر۳ = بدوزد دامِ سرہا ع۲ حج -

نیاز از شاه به کو سرفراز است ‏— گدا خود جمله زاری و نیاز است
ز پیرِ خود شنیدم قطبِ آفاق ق — که ثابت باد چون دو قطبِ نُه طاق
که هر کو والیِ ملکے شد از دَور — ولی الله بود گر خود کند جَور
وگر عادل بود از ظلم بے لَوث — بود قطبی بعهدِ خویش بل غوث
کسے کِش بر چنیں مسند بود جائے — روا باشد که از مَی لغزدش پائے
پس آں کو ملک داد انگشترینش — سزد کز لعلِ مَی نبود نگینش
وگر شد رسمِ شاہاں جامِ گلگوں — باندازه نه از اندازه بیروں
چو باشد خانهٔ را پاسباں مست — رساند دُزد خود را باده بر دست
چو نوشد پاسبانِ عالمے مَے — خرابی چوں نگیرد عالم از وے
شبانی را که باشد باده در پیش — رساند نقلِ گرگ از پہلوئے میش
مبیں یک جُرعه در طاسِ شرابی — که طوفان است از بهرِ خرابی
خرابی قصرِ سلطاں را ز آب است — چه بدآبی کز و سلطاں خراب است
سرود و لهو هم باید بمقدار — که چوں بسیار شد عکس آورد بار
نشاید تا بداں حد نغمهٔ نائے — که پائے تخت هم برخیزد از جائے
نواہائے که در خوردِ سریر است — صریرِ خامه و آوازِ تیر است

۴- بے ظلم و بے لوث ع[۱] ح ۶- کز لعل ر[۲] ع[۱] ح = گر لعل ع ۸- باده بر دست ر ر[۲] ع[۱] ح = بار بر دست ر[۳] ۹- کشور از وے ر ع[۱] = عالم از وے ر[۱] ر[۲] ر[۳] ح -
۱۳- هم باید ر[۳] ع[۱] ح = هم باشد ع -

سماع ارگنِ داؤد لیست بسیار   بود ملکِ سلیماں را زیاں کار
بدستِ شاه به شهبازِ دلکش   که طفلاں را بود با بلبلاں خوش
همه بازیست ایں در سرفرازی   بود سر بازی اندر ملک بازی
سرود ار چه غذائی جان پاک است   چو جاں مستغرقِ آں شد هلاک است
شراب ار چه جسد را نوش داروست   نه آخر اصلِ سر درد و خمار اوست
بصرفه هرچه برگیرند نغز است   خورش بے صرفه جاں را پائے لغز است
بحکمت باده راحت بهر باشد   به پُرّی آبِ حیواں زهر باشد

سرگزشت

درایامی که ایں نفسِ بد آموز   گرفتارِ مغل شد دور زامروز
بیاباں می بریدم ریگ بر ریگ   زبس گرما سرم جوشید چوں دیگ
من و بامن چو من تشنه سواری   رسیدیم از ره اندر جوئباری
من ار چه نفط جانم بود در تاب   ندادم نفطِ خود را روغن از آب
لبے تر کردم و تر شد جگر هم   سکونت یافت لختے جانِ درهم
فتاد آں تشنه وُزاں تشنه تر خش   که بخشِ جاں برد زاں آبِ جاں بخش
هم او سیراب شد هم مرکبش سیر   نشد در دادنِ جاں هر دو را دیر

۱- ملکِ سلیماں سر۲ سر۳ ع حج = تختِ سلیماں ع ۴- آں شد ح ع۲ = آں هم ع ۵- درد سر خمار سر۳ ۷- بسیری ع۲ حج = به پری ع ۸- سرگزشت ع حج = حکایت سرگزشت سر۳ = حکایت سر ع۲ ۱۱- رسیدیم سر حج = رسیدم ع ع۲ ۱۲- نفطِ جانم ع = نفطِ جانم سر۳ حج ع۲ ایضاً نفطِ خود ع = نفطِ خود سر۳ حج ع۲ ۱۵- هر دو تقصیر ع۲.

دریں وادی که مهرش هست جاں سوز   کسے جاں برد کو شد حکمت آموز
بیک شعله است آتش شمعِ خانه   بسوزد خانه چوں برزد زبانه
زلالی کو ست تا لب شربتِ زیست   چو از لب رفت بالا تر نگر چیست
غلو جائے که در طاعت نشاید   کسے در لهو و عشرت چوں نماید
بهر فن کت غلو گشته است محکم   غلو یابی کنی گر نقطهٔ کم
شه آنزاداں که گفت از جانِ آزاد   بترکِ بخل و خشم و لهو و بیداد
شهے کش چار ترکش در کله نیست   بباید ترکِ او گفتن که شه نیست
سبک خواهی حسابِ پادشاهی   گراں کن پله سوئے پارسائی
که در حشر آتشی کش نیست پایاں   نیارد سوخت رختِ پارسایاں
نه صوم و سجده مطلق پارسائیست   بسا مس کاں زر اندودِ ریائیست
همیگویم بکارے شو هوسناک   کزاں خوشنود باشد ایزدِ پاک
همیں توفیق باد از غیب یارت   همیں مقصود از ایزد در کنارت
همیشه بادت از قربِ خدا نور   غبارِ ظلمتِ دوری ز تو دور

در سبب نظم ایں جواهر که زمرّد وصف خضر خاں و اسطهٔ عقد او ست کتبه الله علی فصوص القلوب

مبارک بامدادی کاخترِ روز   شد از نورِ مبارک گیتی افروز

۳- رفت بالا تر ع[۲] ح ع = بگزرد بالا س[۳] ۹- آتشے س[۳] ع[۲] ح = آتشِ س[۲] ع ۱۰- مطلق س[۲] س[۳] ح ح ع[۲] = رختِ ع ۱۴- ایں نظمِ جواهر ع[۲] ح-

رسید اقبال پیشانی کشان گُلہ بالائے پیشانی نہان
دلم راگفت کاحسنت اے جوان بخت کہ برگردون زدی اندیشہ راتخت
چہ گنج است این کہ دادت خازنِ غیب کہ درپشت نگون کرد آسمان جَیب
بفردوس ارزُلالِ جاودان است زُبانِ کلکت آنزا ناودان است
نماند ازبس کہ دادندت بسینہ کواکب رہتاعی درخزینہ
بشارت مید ہم کز پردۂ راز دری کرداست دولت ببر تو راز
خضرِ دی مژدۂ دادست جانی خضرخان رابہ آبِ زندگانی
نہ آن آبے کزان اسکندرِ روم نہ بُدچون آب خورش ماند محروم
ازان شربت کہ آمد زاہلِ گفتار بعہدِ دوم اسکندر پدیدار
چنین دانم کہ آن گویندۂ چست تو ئی وان آبِ حیوان گفتۂ تست
روان کن چشمۂ خود را بدانسوئے کہ ہست این چشمہ راآن تشنہ رہ جوئے
زہی بخت ارچنان فرخ نہالے زجوی خاطرت نوشد زُلالے
ہم این چشمہ بہ آبِ روئے ماند ہمیشہ آبش اندر جوئے ماند
ہم آن سرو افگند بر اہلِ اُمید زشاخِ نیکنامی ظِلّ جاوید
مرا کاقبال خوانداین مژدہ در گوش زشادی پائے خود کردم فراموش
زہمت ساختم رخشِ فلک گام بیک گُنبد رسیدم برنہم بام

۸- کز دسر۲ ۱۰- دانندۂ چست ع۲ ایضاً تو ئی وآب حیوان ع ح = تو ئی وان آب حیوان سر۲ ع۲
۱۵- پائے خود سا سر۲ ع ح ع اح = خویش را سر۲

ہماں چشمہ کہ دریا بود در موج — بہمراہی شدہ با من دراں اوج
رسیدم تا بداں گلشن کہ جُستم — چو گل بر چشمۂ اُمید رُستم
مُعلاّ حضرتے دیدم فلک سائے — مَلَک صف بستہ و انجم صف آرائے
فلک بر کرسیِ بختش نشاندہ — سعادت آیۃ الکرسیش خواندہ
فروغ جبہہ نور افگندہ تا دُور — چنانکہ از لوحِ محفوظ آیتِ نور
چو چشم من دراں خورشید شد گرم — چو موم روزگارِ سخت شد نرم
بجائے سودہ شد رُو بر زمینم — کہ انجم رشک بردند از جبینم
دراں خدمت چو بسم اللہ شنیدم — دعائے سوئے مسند در دمیدم
بروئے سرورانِ چیدۂ ملک — با برو در حدیث آں دیدۂ مُلک
دراں ابرو دو چشم بندہ خسرو — چو چشمِ عید جویاں در مہِ نَو
بہر کاں ماہِ نَو خم گشت ناگاہ — مبارکبادگفتش خواجہ و شاہ
مرا باآں شکوہِ بادشاہی — بپرسش داد مُزدِ نیک خواہی
عزیزم داشت ہمچوں جسم نگیں را — تواضع کرد چوں گردوں زمیں را
بہم گفتاریم داداحترامے — کہ دولت گفت بختم را سلامے
نخستم گفت خسرو تا ندانی — کہ در من رسمِ کبر است ایں معانی
چو سلکِ بندگی یکسانست از غیب — من ار برتر نہم خود را زہی عیب

۴۔ بخشش ر، ر۲، ر۳، ع، ح = بخشش ع ۶۔ بران ع۲ ۸۔ دراں خدمت ع۲ ح ع = دراں حضرت ر۳ ۱۰۔ بندہ خسرو ع = شیر پہلو ح ر، ر۲، ع۲، ح = میر و پہلو ر۳ ۱۵۔ رسم گیر ع = رسم کبر ح ع۲۔

بدان منعم کز احسانی ز حد بیش — ز شاه افزوں نهد تعظیمِ درویش
که من گرچه آشکارا تاج دارم — نهاں خود را کم از کم می شمارم
ولے ملکے که حکمِ آسماں داد — بباید دادِ آں در خورِ آں داد
بزرگی کردن ارچه ناروائی است — نه کبر است آں که فرِّ پادشائی است
اگر نبود بچشمِ خاصگاں ناز — ز گستاخی که دارد عام را باز
کرشمه تند جاں داریست شه را — که خالی دارد از بیگانه ره را
نگشت از سر بزرگی کس شه و میر — ولے چوں سر بزرگ آمد چه تدبیر
شکوهِ شیر زاں افزوں ز گرگ است — که در معنی و صورت سر بزرگ است
پلنگ ار کبر نبود در دماغش — نهد میش از لگد بر سینه داغش
چو گفت ایں بس نوازش کرد و فرمود ق — که اے صد گنجِ معنی در تو موجود
ز نطقت یک سخن صد لولوی تر — ز کلکت یک نشه صد کان گوهر
مراد سر ز سودائے جوانی — خیالی هست زانگونه که دانی
دلے دارم اسیرِ فتنه جائے — مسلسل گشته در بندِ بلائے
همه روزم چو مجنوں مانده در سوز — شبم در قصهٔ لیلی شود روز
شدم گم در بیابانی بناگاه — که آنجا خضرِ اول گم کند راه
من آں خضرم که آبِ خضر دارم — ولیکن آبِ خوش خوردن نیارم

۲- که من گرچه آشکارا س، ر، ع، ح = من ارچه اشکارا ع = که من گر آشکارا ح، ر، ۳- ملکم ح ۴- آں که س، ر، ع، ح = ایں که ع
۶- جاندار است ع ۱۱- زلفظت س، ر، ع = زنطقت ع -

اگرچه عالم است این دل درین گل — دو عالم غم کجا گنجد درین دل
چو غم را جا نماند اندر دلِ تنگ — بچهره نقش بستم زاشکِ گلرنگ
زتو خواهم که این افسانهٔ راز ق — که کرد از رخنهاے سینه در باز
چنان سنجی زبهر این دلِ تنگ — که در میزانِ دلها کم شود سنگ
دلِ مُرده حیات از سر پذیرد — وگر کس زنده دل باشد بمیرد
بود گاهِ غم و اندیشه یارے — مَرا و عالمے را غمگسارے
چنان در دل رود از رخنهٔ گوش — که بگریزد ز دیگر رخنها هوش
چو دید این رنج طبعِ گنج سنجت — کم از گنجی نباشد مُزدِ رنجت
بفرمود آنگہے کاں نامهٔ درد — نهانی محرَمے سوئے من آورد
چو در چشم آمد آں دودِ جگرتاب — کشاد از دیدهٔ من در زماں آب
سُبک زاں قرة العینِ جهاندار — پذیرفتم بچشم و دیده این کار
شدم بس سربلند از خدمتِ پست — نمودم رُجعت آں دیباچه بردست
من از پس طرازِ این معانی — سوادِ حرف وسوداے نهانی
چو آنرا دیده شد آغاز و انجام — بهندی بود دروے بیشتر نام
بسے ننمود در اندیشه زیبا — که پیوندم پلاسی را به دیبا
ولیکن چوں ضروری بود پیوند — ضرورت عیب کے گیرد خردمند
غلط کردم گر از دانش زنی دم — نه لفظِ هندیست از پارسی کم

۶- باری س ر ۱۴- زاغاز ع = آغاز ع ح ۱۷- که از دانش س ر - که لفظ ع

بجز تازی کہ میرِ ہر زبانست   کہ بر جملہ زبانہا کامرانست
دگر غالب زبانہا در رَی و روم   کم از ہندیست شد ز اندیشہ معلوم
عرب در گفت دارد کارِ دیگر   کہ نامیزد درو گفتارِ دیگر
بنقصانست نفظِ پارس در خورد   کہ بے آچارِ تیزی کم تواں خورد
چو آں صافی و ش و ایں دُردناک است   تو گوئی کیں جسد واں جانِ پاک است
جسد را مایۂ گنجد ز ہر ساں   نگنجد از لطافت ہیچ در جاں
نزیبد جُفت کردن ہمسری را   عقیقِ از یمن دُرِّ دری را
بہیں دولت ز گنجِ خویش صرف است   متاعِ عاریت عاری شگرف است
زبانِ ہند ہم تازی مثال است   کہ آمیزش در آنجا کم مجال است
گر آئینِ عرب نحو است و گر صرف   ازاں آئیں دریں کم نیست یک حرف
کسے کیں ہر سہ دو کاں راست صرّاف   شناسد کیں نہ تخلیط است و نی لاف
دگر پُرسی بیانش از معانے   دراں نیز از دگر ہا کم ندانے
اگر از صدق و انصافت دہم شرح   حدِ ہندی کُنی گفتارِ من جرح
ور آرایم لبو گندے زبانے   کہ داند با ورم داری و یانے
ولے من کاندریں نقدِ مہیّا   بیک قطرہ شدم مہمانِ دریا

۲- غالب سا ۲ سا ۳ ع ۲ ح = اغلب ع ۴- اچار تیزی سا سا ۳ ح = اچار حربی سا ۲ = اچار چیزی ع ۲
۷- ہمسری را سا ۳ = ہم سری را سا ۲ = ہر سری را سا ع ۲ ح ۸- حرفِ شگرف سا سا-
۱۳- کند سا ۳ = کُنی سا سا ۲ ع ۲ ح-

زقطره درچشیدن گشت معلوم　　که مُرغ وادلیست از دِجله محروم
کسے کز گنگِ ہندستاں بوددُ　　زنیل و دِجلہ لافد ہست معذور
چو درچیں دید بلبل بوستاں را　　چہ داند طوطیِ ہندوستاں را
نکو دانند خوبانِ پری کیش　　کہ لطفِ دیوگیری از گتاں بیش
زلطف آں جامہ گوئی آفتابے ست　　و یا خود سایۂ یا ماہتابے است
کسے کامرد دو آبی داشت درکام　　نخوردہ موز را سنجد بہند نام
خراسانی کہ ہندی گیردش گول　　خسے باشد بہ نزدش برگِ تنبول
شناسد آنکہ مردِ زندگانی است　　کہ ذوقِ برگ خالی ذوقِ جانی است
دریں شرح وبیاں کابیست دررد　　ق　کسے باور کُنند گفتارِ خسرو
کہ دانا باشد و منصف بہر چیز　　زمیں ہا یک بیک دیدہ بہ تمیز
سخن کز ہند و از روم افتدش پیش　　سوئے انصاف گیردنی سوئے خویش
زبے انصاف نتواں یافت ایں کام　　کہ عُمیا بصرہ را بہ گوید از شام
دگرکس سوئے خود گردد جہت گیر　　نہد کم نغز کِ مارا ز انجیر
بہ از من خود نباشد بود وصّاف　　کہ من حجّت سرایم او زند لاف
سیہ گو بند ہند و ہمچنین است　　سوادِ اعظمِ عالم ہمین است

۵- آفتابے است اور مصرعہ ثانی ماہتابے است حج ع۲ = آفتاب است و ماہتاب است ع س۳ ایضاً سایۂ یا ع س۲ = سایہ یا خود سا ع۲ = سایۂ یا حج ۸- صرف نسخہ ۲ہ میں مصراع ثانی اس طرح ہے۔ کہ ذوقِ برگ ذوقِ برگ جانے است ۹- کابیست خوش رو س۳ ۱۱- کز روم و از ہند س۳ - ۱۲- یافتن کام س۳ ۱۵- عالم اعظم حج -

بہشتے فرض کن ہندوستاں را — کز انجا نسبت است ایں بوستاں را
وگر نہ آدم و طاؤس ز آنجا ئے — کجا اینجا شدندی منزل آرائے
اگر دعویٰ کنی بارے چنیں کن — بحجّت موم خود را انگبیں کن
سخن باید کہ چوں گوید خردمند — در و غش نیز باشد راست مانند
زباں باید بہ دُر سفتن چو الماس — نہ آنکہ از بہرِ دُرُّو دن بود داس
غرض طبعم کہ تند است آبخیزش — بہ ہر سو مید و د سیلابِ تیزش
پریشاں چند موج انداز گردم — کنوں در جوے اصلی باز گردم
دُوَل رانی کہ ہست اندر زمانہ — ز طاؤسانِ ہندستاں یگانہ
برسمِ ہندوی از مام و بابش — دراول بود دیول دی خطابش
بنامِ آں پری چوں دیورہ داشت — فسونِ بندہ از دیوش نگہداشت
چناں رسمِ بَدَل کردم مُراعات — کہ آں ہندی علم برزد ز ہندات
یکے علّت درو فگندم از کار — کہ دیول را دَوَل کردم بہنجار
دَوَل چوں جمع دولتہاست درسمع — دریں نام است دولتہا بسے جمع
چو رانی بود صاحب دولت و کام — دَوَل رانی مرکّب کردمش نام
چو نامِ خاں بنامِ دوست ضم شد — فلک در ظلِّ ایں ہر دو علم شد
خطابِ ایں کتابِ عاشقی بہر — دَوَل رانی خضر خاں ماند در دہر

۱۔ کہ آنجا نسبت س ع مجہ ۲۔ مجلس آرائی س۳ ۵۔ نہ آنکہ از بہر کہ دُردن س ع ۲جہ = نہ آنکہ از بہر دُرُودن ع س۳ ۱۱۔ رسم بَدَل ع س۳ = رسمے بدل س س۲ ع۲۔

مبارک نقش این حرفِ ورق مال — بدو معنی مبارک میکند فال
یکے ہست آنکه اندر کامرانی — خضرخانا تو دولتها برانی
دگر چون لیلی و مجنون بترتیب — دَوَل رانی خضرخان کرد ترکیب
چو بود این نام محتاجِ بیانی — بیان کردن نمیدارد زیانی
چو لولو باشد اندر گوش ماہی — سرش را باز کن گردید خواہی
اگرچه مغز بادام است بس نغز — بباید پوست کندن تا دہد مغز
دو کشتی نقل بخشد پستهٔ خندان — چو گردد غرقهٔ روی دُرِّ دندان
چو عذرِ نام بیرون دادم از کام — دگر عذری ندارم از پئے نام
کنون گر در بقا باشد درنگی — برین شیشه نبارد چرخ سنگی
زبخششها که من در سینه دارم — بریزم ہرچه در گنجینه دارم
بهنجاری نگارم نقش این دَرج — که چون آبِ روان گوہر شود خرج
نه لافم بیش ازین ناکرده ترتیب — که گل نارسته نتوان گفتن از طیب
چو آید نقشِ این دیبا بپایان — بیاید خود بری کش ہست شایان
خدا عمرم بہ بخشد تا بدان گاه — که از گلگونه بیرون آید این ماه
چو ہیئت گرد کردم جلوه سازش — کم از شهری نباشد نرخ نازش

۱۔ حرفِ این نقشِ ع[۲] نقشِ این حرفِ ع حج ۳۔ گشت سر[۳] = گرد ع = کرده حج ع[۲] ۴۔ نمی داند حج ۵۔ گردیده خواہی[۱]
۷۔ غرقه سر[۲] سر[۳] ع حج = غرق ع ۸۔ ندارم ع[۲] حج ع = نیارم سر[۳] ۹۔ نیارد ع[۱] حج ۱۲۔ بیش ازین سر[۳] ع[۱] = بیش ازان
حج ع ایضاً گفتن سر[۲] سر[۳] ع[۲] = گفت ع ۱۴۔ خدایم عمر بخشد سر[۳] = خدا ار عمر بخشد سر[۲] = خدایا عمر بخشد س ع[۲] حج = خدایا
عمر باشد حج ۱۵۔ کرده ام در جلوه سر ع[۲]۔

زشاہی کوست آں بُت را وفا جوئے — توانم خواست لابُد ہدیہ رُوئے
خدایا دہ فراغ و زندگانی — کہ بینم این صنم را در جوانی
چو شد پرورده زاب خِضر جانش — سپارم در کنارِ خضر خانش
کز آب لطفِ آں خضرِ زمانہ — بسر سبزی بماند جاودانہ

قلم زدنِ نخست در شرح تیغ زدن جمہورِ سلاطین ماضیۂ دہلی علی الخصوص دربیان آثار ذوالفقار محمد علاء الدین و الدنیا

خوشا ہندوستان و رونقِ دین — شریعت را کمالِ عزّ و تمکیں
زعلم باعمل دہلی بخارا — زشاہاں گشتہ اسلام آشکارا
تمامی کشور از تیغ غزا کار — چو خارستاں ز آتش گشتہ بیخار
زمینش سیر خورده آبِ شمشیر — فرو خفتہ غبارِ کفر در زیر
زبر دستانِ ہندو گشتہ پامال — فرودستاں ہمہ در دادنِ مال
بجائے کاب جستہ کدخدایاں — زمغزِ خویش روغن داده رایاں
بدیں عزت شده اسلام منصور — بداں خواری سرانِ کفر مقہور
بذمہ گر نبودی رخصتِ شرع — نماندی نام ہندو زاصل تا فرع
سر ہندو چو فرماں را مطیع است — زآبِ تیغ خونش را شفیع است

۱- وفا کوش اور مصرعہ ثانی ہدیہ روشس ع حاشیہ ۵ - دہلی کا لفظ س۱ ع۲ میں نہیں ہے - اور در بیان صرف س۱ میں نہیں ہے - اور نسخہ ح ح ع۲ میں بجائے علاء الدین و الدنیا کے علاء الدنیا والدین ہے اور نسخہ ع۲ میں محمد کا لفظ نہیں ہے - ۸ - عیلے س۱ ۹ - کز آتش س۱ ح -
۱۴ - بذمہ س۳ ح = بذی ع س۱ حاشیہ = بجزیہ س۲ -

زغزنیں تالبِ دریا دریں باب — همه اسلام بینی بر یکے آب
نہ زاں زہ دیدہ زاغانِ گرہ گیر — همه در کیشِ احمد راست چوں تیر
نہ ترسائی کہ از ناترس گاری — نہد بر بندہ داغ کِردگاری
نہ از جنسِ جہوداں جنگ و جوریت — کہ از قرآں کند دعوی بہ توریت
نہ مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد — وزو باصد زباں آتش بفریاد
مُسلمانانِ نُعمانی روش خاص — ز دل ہر چار آئیں را باخلاص
نہ کیں با شافعی نے مہر با زید — جماعت را و سُنّت را بجاں صید
نہ زاہلِ اعتزالی کز فنِ شوم — ز دیدارِ خدا گردند محروم
نہ رفضی تا رسد زاں مذہبِ بد — جفائے بر وفا دارانِ احمد
نہ آں سگ خارجی کز کینہ سازی — کند با شیرِ حق روباہ بازی
زہی خاکِ مسلماں خیزِ دیں جوئے — کہ ماہی نیز سُنّی خیزد از جوئے
کنوں از باغِ اصلی نو کنم بر — ز شاخِ خشک ریزم میوۂ تر
چنیں گوید خبر دانندۂ حال — کزاں میموں خبر میموں شدش فال
کہ از غزنین چو بیروں کرد صمصام — مُعزّ الدین محمد گوہرِ سام

۱- بریں باب ر۳ ۲- نہ آں رہ ر۱ = نہ زاں زہ ع = نہ زاں رہ ح ع۲ = نہ زاں کنز ر۳ ایضاً گرہ گیر ع ح = غرض گیر ح ع۴ ر۲ حاشیہ ۴- یوریت ع۲ ۹- با ہر چہار آئیں ر۳ = در ہر چہار آئیں ع۲ ح ۸- گردند ع = گشتند ر۲ = کردند ر۳ ع۲ = گردیدہ ح ۱۲-۱۱ اس شعر کے اوپر صرف نسخہ ر۳ میں یہ عنوان درج ہے "ذکر اسامی بادشاہان دہلی"۔ باقی نسخے اس عنوان سے خالی ہیں۔ میرے نزدیک یہ عنوان امیر خسروؒ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اور نہ اس کی یہاں ضرورت ہے۔ عنوان سابق تمام فصل کے لئے کافی ہے۔ ۱۳- کزیں ع۲ ح۔

ازاں سلطانِ غازی بے مُدارا — بہ ہندستاں شد اسلام آشکارا
سریرِ دہلی ازوے یافت بنیاد — کہ بنیادِ سریرش تا ابد باد
چو بو داست اعتقادے در نہادش — قوی ماند ایں بنا چوں اعتقادش
چناں کو ز آہنِ شمشیرِ شاہی ق — زدود از روئے ہندستاں سیاہی
زیزداں باہزاراں دلفروزی — جزائے ایں عمل باداش روزی
ہر آنچہ آں شاہ غازی کرد بنیاد — ز قطب الدین سلطاں گشت آباد
زہی بندہ کہ از یک حکمِ مخدوم — ہمایوں کرد ز اسلام ایں کہن بوم
ز شمشیرے کہ زد بر رائے قنّوج — در آبش غرقہ کرد از آتشیں موج
فگند از آبِ گنگش جامہ در نیل — گرفت از وے ہزار و چار صد فیل
چناں قطبے چو در مغرب سر آمد — ز مشرق چترِ شمس الدیں بر آمد
تفِ تیغش چناں گشت آسماں گیر — کہ ہمچوں صبحِ دُوم شد جہانگیر
چو ذو القرنین تا یک قرنِ کامل — نتاجِ فتح زاد از تیغِ حامل
ز حدِّ مالوہ تا عرصۂ سند — نمودار غزائی اوست در ہند
چو رفت آں شمسِ رُوشن در سیاہی — بر آمد اخترِ فیروز شاہی
بہ بخشش خلقِ عالم را رہی کرد — ہمہ گنجینۂ شمسے تہی کرد
چو ششماہی دراں دولت بسر بُرد — چو طفلِ ہشت ماہہ دولتش مُرد

۳- بود است ع ۱ح = بودش ع ایضاً بر اعتقادش ع ۲ ۴- ز آہنیں ع ۲ح ۶- سلطان گشت ر ۲ = سلطانی شد ر ۳ ح ح ع ۲ ۷- حکم محکوم ر ۲ ۸- غرقہ ر ر ۳ ع ۲ح = غرق ع ۱۰- چو در مغرب ع ۲ح = کہ در مغرب ع ۱۱- چناں شد ع ع ۲ ۱۲- نتاجِ فتح ع ۱ح حاشیہ = نتاجُ فتح ر ۲ ر ۳ ع -

ازاں پس چوں پسر کم بود شایاں   بہ دختر گشت رائے نیکرایاں
رضیۂ دخترے مرضیۂ سیرت   سریر آراست از جائے سریرت
مہے چند آفتابش بود در میغ   چو برق از پردہ میزد پرتوِ تیغ
چو تیغ اندر نیام از کار میماند   فراواں فتنہ بے آزار میماند
برید از صدمۂ شاہی نقابش   ز پردہ روئے بنمود آفتابش
چناں میراند زورِ مادہ شیراں   کہ حامل میشدند از وے دلیراں
سہ سالی کش قوی بُد پنجہ و مُشت   کسے بر حرفِ او ننہاد انگشت
چہارم چوں ز کارِ او ورق گشت   بروہم خامۂ تقدیر بگذشت
رواں شد زاں پس از حکمِ الٰہی   نگینِ سکۂ بہرام شاہی
سہ سال او نیز اندر عشرت و جام   نشاطے راند چوں پیشینہ بہرام
بروہم کرد بہرامِ فلک زور   شد آں بہرام نیز اندر دلِ گور
ازاں پس بر فرازِ تختِ مقصود   سعادت داد ہفت اختر بہ مسعود
دو سہ سالے دگر از دولت و بخت   علای داشت از وے مسند و تخت
چو آں گلہائے کم عمر از چمن جست   جواں سروے ببالیں گاہ بنشست
بہ محمودی شہ روئے زمیں گشت   بگیتی ناصرِ دنیا و دیں گشت
بسالِ بیست زاوجِ پایۂ خویش   جہاں میداشت اندر سایۂ خویش

۱- وزاں پس حـ ۲- دخترے ع لحـ = دختر ع ۵- پرید سا ع ۷- پنجہ و مشت ع = تختۂ پشت سا ع = بخت را پشت سا سا = بر تخت بنشست حـ ۱۰- سہ سالے او ہم سا ع حـ = سہ سال او نیز ع ۱۳- دو سہ سال دگر ع ع۔

عجب عہدی ہمہ در کامرانی — بہر خانہ نشاط و شادمانی
نہ کس دادی کمندِ کینہ را تاب — نہ کس دیدی خیالِ فتنہ در خواب
مسلماں چیرہ دست و ہندواں رام — ندانستی کس از جنسِ مُغل نام
شہے در ذاتش از یزداں شُکوہے — ہم از سنگ و ہم از گوہر چو کوہے
خود او مستغرقِ کارِ الٰہی — بامرش بندگاں در کارِ شاہی
چنیں تا دَورِ او ہم بر سر آمد — جہاں را نوبتے دیگر درآمد
الغ خانی کِش آں محمودِ والا — بخویشی کردہ بودش کار بالا
ز بہرِ عونِ مظلومانِ دل تنگ — غیاث الدّین و دنیا شد براورنگ
شہے بود او کہ از بخشایش و زور — خرامِ پیل نپسندید بر مُور
درایاش مغل رہ یافت ایں سوئے — بتاراجِ بضاعت گشت رہ جوئے
بکیں می آمد افروختہ چہر — ز شہ می یافتند افروزشِ مہر
گر آں مدخل زیاں بود ست و گر سود — گزشت آں روزگار و بود نے بود
شد آں خورشیدِ روشن نیز مستور — بہ برجِ خاک شد از بیت معمور
پس از وے پور پورِ وی بشادے — برآمد بر سریرِ کیقبادے
ز سر نو کرد اکلیلِ شہاں را — معزّ الدین و دنیا شد جہاں را

۱- نشاطِ زندگانی ر۳ ۷- الغ خانی ر۲ ع۱ حج = الف خانِ ر = الف خانے ر۳ ۸- غیاث الدین و دنیا ر۲ ر۳ ع۲ حج = غیاثِ دین و دنیا ع ۱۰- بتاراجِ بضاعت ع = بتاراج و بغارت حج = بتاراج و بطاعت ع۲ = بتاراج و تطاول ر۳ ۱۲- گر سود ر۲ ع نسخہ ح ۱۵- معزالدین و دنیا ر۳ ع۲ حج = معز دین و دنیا ع

سه سالی سکهٔ او نیز در ضرب — رواجی داشت اندر شرق تا غرب
چو او هم رخشِ عشرت راعناں داد — بدو هم چرخ دورِ همگناں داد
بهر پیمانه پُر مے ریختی دُر — هم آخر خفت چوں پیمانه شد پُر
دو ماهی داد پس چوں صورتِ خواب — چراغِ کیقبادی شمسِ دیں تاب
هنوز آں صبح بود اندر تب اشیر — که شیرش واگرفت ایں دایهٔ پیر
چو بود ایں طفل در کارِ جهاں خام — جهاں بر پخته کارے یافت آرام
بفیروزی دریں فیروزه گوں مهد — سرِ فیروزشه شد سرورِ عهد
ز بهرِ خطبهٔ صدق و صوابش — جلال الدین و دنیا شد خطابش
چه یارم گفت من وصفِ چناں شاه — که هست اندیشه راز آں دست کوتاه
چو تاجِ خویشتن در سربلندی — چو نامِ خویش در فیروزمندی
هنر بری بود هنگامِ جوانے — نمود ه بر هنرِ بران پهلوانے
زبس خونریز کافر درگذرها — بر آبِ تیغ پل بسته زسرها
زملتاں سوئے غزنیں کرده آهنگ — زدوده در حدِ چرخ از سناں زنگ
ازانجا بر تتاراں رانده توسن — بسے لاله دمانیده زسوسن
بهر جائے که اسپش آب خورده — زمحرابی بسے محراب کرده
به تیغِ چوں پرِ طوطی دراں بوم — پرانیده بسے سر چوں پرِ بوم

۱- سه سالی ع[۲] ۵- برگرفت س ع[۲] ۹- وصفاں جهاں شاه حر ۱۳- در حدِ خلج حر ۱۵- بهر جائیکه اسپش س[۳] = بهر جا اسپش آنسو حر = بهر جا رخشش آنسو ع[۲] = بهر جا چشمش آنسو ع ۱۶- با پر بوم حر ح = چوں پر بوم س[۳] ع[۲] ع-

بترکستان چنان هندی نموده	که از ترکان بهندی جان ربوده
چو زانجا باز این سُورُخ نهاده	بقتلِ گهکهران بازو کشاده
بتابِ پنجه بر لبهائے پنجاب	بطانرا چاشنی داده ز سرخاب
هلالِ رایتش را روز تا روز	فلک میخواست بدری عالم افروز
چو رو اندر برآمد داشت تابش	همیگردِ آسمان حاصل خراجش
همی شد چون کواکب در ثریّا	همه اسبابِ اقبالش مهیّا
هران کارے که میجُست انتظامش	ز دولت پیش ازان میشد نظامش
چو شد هنگام تقدیرِ الٰهی	سُپرد اندر کفِ او تیغ شاهی
که تا بستد جهان زان تیغِ چون برق	نه چون بے قوتان از حیلهٔ و زرق
برآمد کردن بر فرق افسر بخت	بدارُالملکِ دهلی بر سر تخت
ز عدل آفاق را پیرایه بست	که گنجِ شرع ازو سرمایه بست
ز عینِ عدل او شد قاف تا قاف	نهفته حرف بیدادی در اطراف
بعزم رزم لشکر هر کجا راند	بآبِ تیغ گردِ فتنه بنشاند
بخنجر داد چندین شیرِ سرکش	چو خاشاکی که ریزندش بر آتش
بفیروزی درین زنگار گون سطح	بسے قلعه کشاد از بازوے فتح
رعیّت را ز آسایش چنان داشت	که خلق آسایشِ دارالجنان داشت

۲- کهکران حج ۳- بآب ع۲ ۷- بیش ازان حج حج ع۲ ۱۵- یاری فتح سرع۲.
۱۶- دارالامان ع سرحج = دارالجنان سرع۲ حج.

مغل را از پئے قانون و تدبیر — هم از آهن هم از زر ساخت زنجیر
بسالے هفت کو شاهِ جهاں بود — کرم پیدا و بیدادی نهاں بود
چگویم آنچه من دیدم ازاں داد — کے از کلک و زباں شرحش تواں داد
چو او کشتی به تهٔ دریا رواں کرد — چو من یک قطره نه دریا زیاں کرد
چنانکه او کرد رحمت بر جهانی — زغیبش باد رحمت هر زمانی
بجائے تاجِ غفراں افسرش باد — بجائے چترِ طوبیٰ بر سرش باد
غرض چوں دورِ آں دولت بسر شد — سریرِ ملک را دَورے دگر شد
فرو پیچید گردوں نطعِ آں شاه — جهاں را شاهِ دیگر شد جهاں شاه
چو بکشاد آسماں از رخ نقابے — پس از ماهی عیاں گشت آفتابے
سعادتها بگیتی روئے بنمود — برآمد کوکبے از برج مسعود
ز تیرِ چرخ و برجیسِ کماں گیر — ز سر شد تختِ دهلی آسماں گیر
سریر شاه فیروز از چه زانجم — گرفت از چار بالش تختِ پنجم
تو گوئی قالبے بست آں زمانه — کزاں طاقی برارد جاودانه
چو شد طاقِ علائی آسماں سائے — از آں قالب تهی کرد آسماں جائے
خدایا گر برآں فرخ جهاندار — زحکمت بر سر آمد نوبتِ کار
همیشه باد از مه تا بماهی — بغلغل نوبتِ ایں پادشاهی

۱- قانونِ تدبیر ع۲ ۳- نه از کلک ر۳ ۴- زباں کرد ع۲ ۷- دورِ دگر ع۲ ۹- عیاں شد ع ۱۲- از چه انجم ع۲ ۱۳- ابست ایں ر۲ ع۲ ک ایضاً برآمد ع = برآید ر۲ = برارد ر۳ ع۲ ح -

نخست از گوهرش گویم که چونست — که دریا هاد ران گوهر درونست
یکے والاہمیں فیروز مرحوم — که از فیروزیش کردیم معلوم
دگر اعظم شهاب الدینِ مسعود — که هم لشکرکش و هم پهلوان بود
دو دُر بود این سزائے تاجِ شاهی — زیک باران وازیک گوش ماهی
ازاں رُوشن شهاب چرخ مقدار — علاءالدین و دنیا شد پدیدار
فلک حیراں بکارش کز شهابی — چگونه گشت پیدا آفتابی
زہے سیّارۂ مسعودِ سرمد — که زاد از فیض نورش این محمّد
علی وار از غزا آفاق گیرے — که اوصافش نگنجد در ضمیرے
ز دولت هم بَدورانِ امیرے — سلیماں شد بملکِ دیو گیرے
بملک جم چناں شد دیو رامش — که اول رام دیو آمد بدامش
گرفت و مملکت برباد کردش — نخستش بنده پس آزاد کردش
بدستش داد دولت ناگهانی — جهانی گنج بل گنج جهانی
فراواں پیل و جوهر نیز چنداں — که صد اشتر زمیں گیرد بدنداں
بعهدش کارهائے یافت بنیاد — که ماند تا به بنیادِ جهاں یاد
کسے در میری واندک سواری — جز او ننهاد بر پیلاں عماری

۷۔ آں محمد ع^۲ ۱۱۔ نخستش ۲ ۳ ع حج نخستیں ع ۱۳۔ پیل و جوهر ۲ ۳ ع^۲ = پیلِ جوهر حج ۔
۱۴۔ که ماند ۲ ۳ = که ماند این ع حج = که ماندان ۲ ع^۲ ۱۵۔ کسے در شهر وی اندر ۲ ۳ حاشیه = کسے در
میری واندک ۲ ۳ ع^۲ حج ۔

زہی در زیر رانش خنکِ خوش گام | کہ کرد از موئے پرچم پیل را دام
زموجِ پیل و گنجِ پیل بالا | بملکش رہنموں شد بخت والا
ز روزہ رفتہ نصفے با ہمیں فال | ز ہجرت ششصد و پنج و نود سال
کہ در دولت شد از عونِ الٰہی | بمانکپور تخت آرائے شاہی
کفِ دستش چناں در موجِ دُر شد | کہ مانک پُر ز دُر و لعل پُر شد
بچترِ آسماں سر در نیاورد | کہ بر خورشید چترِ زر برآورد
بچشمِ آفتاب از اوجِ گاہش | سوادِ دیدہ شد چترِ سیاہش
ازاں پس با شکوہِ لشکر و پیل | رواں شد فتحِ دہلی را بہ تعجیل
خزائن ریز شد منزل بمنزل | ز زر کردہ کلیدِ کارِ مشکل
ملوک از پیش می آمد جریدہ | ز زر میشد غلامِ زر خریدہ
نشد گردن کش از وے کس بعصیاں | کہ بودش طوقِ زر در گردنِ جاں
بہر منزل بہ پیشِ تخت تا دور | فشاندہ گنجہا بے منعِ گنجور
زمیں تا بہ پنجہ مُہر زر بیش | بر ینساں کرد ثابت سکۂ خویش
جہاں را بود گاہِ آنکہ باراں | دُر افشاند چو دستِ تاجداراں
ہوا طوفاں فشاں در منزل و راہ | زمیں در زیرِ طوفانِ زر از شاہ
گدا کز دہلی آمد ژندہ در زیر | تہی گاہش بکیں زر نشد سیر

۱- پیل را رام ح ع۲ ۸- شکوہ و لشکر ر ر۳ ۹- خزائن ر۳ ع۲ = خزانہ ع ح -
۱۵- طوفاں فشاں ر۲ ر۳ ع۲ ح ک ح۲ د = طوفان نشان ع

چه زر بلکه آهنش هم بود درشت — کسے کز زر نمرد از آهنش گشت
جو با دہلی بفتح افتاد کارش — گرفت از منجنیقِ زر حصارش
عروسک سلطنت نصرت ازرافشاں — ظفر عمّاره شد گوہر افشاں
ازاں عرادهٔ زر برلب جوں — ہمی شد دوست قاروں خصم فرعوں
زعشقِ زر بدہلی خاصه و عام — بعبره جوں را در بندِ آشام
چو زر از ہر طرف آواز میداد — دواں لبّیک گویاں خلق چوں باد
شتاباں ذرّه و نو گشته خورشید — جہانی کرده روشن روئے امید
بدہلی نیز در مسند به تعظیم — شرف نو کرده رکن الدین براہیم
ملوک و خاں زاندازه بروں بود — که ہر یک تختِ دہلی را ستوں بود
اگرچه بود تختش را سکونے — کز انبوهِ ستوں بد بے ستونے
زبانگِ زر که در رقص آورد پائے — برقص آمد ستونہا جمله از جائے
ستونہا چوں سوئے تختِ دگر راند — زارکاں تختِ رکنی بے ستوں ماند
زجا در جنبش آمد رکنِ بے زور — برفت آں رکن و ارکاں گشت پرشور
در آمد تند رایاتِ علائی — بضبطِ دارِ ملکِ پادشائی
ازاں پس بیں که چوں کرد آسماں کار — که شد سرگشته گیتی آسماں وار

۱- بلکه ع۱ حہ = بلک ع ۵ - خاص تا عام مر۲ حہ -
۶- دواں مر۳ = رواں ع ع۱ حہ - خصم چوں باد حہ -
۹- فزوں بود مر ع۱ حہ ۱۵- ازیں پس ع۱ حہ -

طلوعِ اکلیلِ علائی تا اوجِ جبههٔ اسد بر سریرِ سپهر منزلتِ دهلی
و در مطلعِ صبحِ دولت لوامعِ آفتابِ شمشیر در شرق و غرب گستردن

کسے کز سیرِ گردوں بهره مند است — ز انجم همچو انجم سربلند است
سرے کز بهرِ تاج آرایشش دهر — ز دَوران فلک باشد فزوں بهر
چو عونِ غیب سوئے مُقبل آید — غرض پیش از تمنّا حاصل آید
هنوزش آرزو باشد بسینه — که پیش از خواست پیش آید خزینه
بمشرق گر بود کشتِ مرادش — ز مغرب در رسد باران و بادش
کواکب کز رصدها در شمارند — شمارِ کارِ عالم پیشه دارند
بآئینے که می آید ز تقدیر — بکارِ خلق می سازند تدبیر
یکے زایشاں شود نخلے رُطب ریز — یکے در خاک و خاشاکے زمیں خیز
ز روزی خواه در ده خواه در شهر — مقامِ هر کسے پیدا است در دهر
پرنده بال و پر بهرِ هوا یافت — خزنده از زمیں بودن نوا یافت
بحیله موش بالا بر نیاید — مگر آں کش غلیوازی رباید
عُقاب از اوج نتواں داشتن پست — مگر در بازوش لنگر تواں بست

۳- زمردم همچو انجم سَ۳ ۷- بمغرب در رسد سَ۱ سَ۲ ح = بمشرق در رسد ع۱ ۱۰- خاک خاشا کی سَ۱ سَ۳ ع۲ = خار و خاشاکے ع = خاک و خاشاکے سَ ح ۱۱- شمارِ هر کسے سَ۳ = مقامِ هر کسے ع ع۱ ح-
۱۲- از زمیں بودن سَ سَ۲ سَ۳ ع۱ ح ح = در زمیں بودن ع ح۲-

بحیله چند باشد پست را اوج — ز دریا بر شود باز اوفتد موج
بُنِ جو را از یک گز نگذرد شاخ — شود گر جو بجو تا ابر گستاخ
چو دولتمند باشد نیک بختی ق — که از دولت شود عالی درختی
بود چون آسمان برگِ فراخش — زمین سایه نشین گردد ز شاخش
اگر جوید کلیدِ کار در مُشت — کلیدے گردد از دستش هر انگشت
بدو دشمن چو تیر انداز گردد — ز سُویش هم بدشمن باز گردد
اگر خنجر کشد بروی بد اندیش — برا و انداز دو بُرّد سرِ خویش
فروغ دولتش از بخت فیروز — چو ماهِ نو فزاید روز تا روز
پدید است این نشان در پادشائی — که هست او دین و دنیا را علائی
چو از تلقین غیبی داشت فرهنگ — زمن بشنو که چون بر شد بر اورنگ
چو روزِ ماه رایت برد بر ماه — دران سالی که بالا کردم آگاه
شمارِ ماه ذی الحجه دو و بیست — بران طالع که در دولت توان زیست
شبے کآمد عنایت ز آسمانش — که دولت خواه شد دَورِ زمانش
بدولت خانهٔ دهلی در آمد — به تخت مُلک در دولت بر آمد
نهاد از عونِ غیب و قوتِ بخت — بفرقِ سرفرازان پایهٔ تخت

۲- گز جو بجو ع۲ جح ۷- بردن انداز دو سرع۲ ۱۱- چو ماه روزه سا-
۱۲- ذی الحجه دو و بیست ع سا = ذی الحجه ده و بیست سا = ذی الحجه دو بُدو بیست جح
= ذی الحج در دو و بیست ع۲-

چناں محکم گرفت ایں پایہ بنیاد — کہ زیر خاک شد سرہائے پُر باد
چو سرداران حضرت سر نہادند — دلیراں سر تہِ خنجر نہادند
بہر جانب ز بعضے لشکر آرائے — غبار انگیزئی میشد بہر جائے
چو ابر فتح بار آہنگ آں کرد — ق — کہ از یک قطرہ شاند آں ہمہ گرد
ولے بختے کہ ثابت خواستش کار — عناں بگرفت و گفتش جا نگہدار
بحکم حضرتِ عالم پناہش — علم بر بام ملتاں زد سپاہش
سپہ کش بود الغخانِ معظم — کہ بر ہر فتح فتحی میشدش ضم
شد آں بازوئے شاہنشہ ظفر کوش — لِ فتح از سرِ ملتاں شدش نوش
بدرگاہ آمد و آورد در پیش — سرانِ آں ہمہ سر حد ز حد بیش
کہ آں فیروزی بود از الٰہی — ظفر بر گوہرِ فیروز شاہی
چو بادِ تندِ قہرِ شہ درآں خاک — فرو رُفت از زمیں سند خاشاک
ازاں پس عزم شد سلطانِ دیں را — کشیدن از مغل صد سالہ کیں را
تمامی خوردۂ آں تیرہ کیشاں — بروں کردن بزخم تیر از ایشاں
زبانِ تیغ شہ کاندر زمانہ — ق — چراغ فتح را آمد زبانہ
مغل می آمد و زاں تیغ سرکش — چو پروانہ علف میشد بر آتش

۱- ایں پایہ س۱ س۲ ع۱ ح = ایں تخت ع ۳- ز بعض س ع۲ ۴- فتح بار ع۲ ح = فتح بار ع الیضاً شاند آں ہمہ گرد ع۲ س۳ = بفشاند ہمہ گرد ح ۵- بختے س س۲ ع۲ ح = بختش ع = ۱۰- کہ آں س۳ ع۲ = کزاں ح ع ۱۱- زمیں ہند س = زمیں سند س۲ س۳ ع۲ ح
۱۴- آمد زبانہ س س۲ س۳ ع۲ ح = آمد نشانہ ع ۱۵- تلف می شد ح -

نخُستُ اندر حدِ منگور و جارن
النغاں بر مغل زد ہمچو قارن

کشش‌ہا کرد و داد از زخمِ شمشیر
شگالاں را کباب از پہلوئے شیر

گلوئے کافر از خنجر گزاراں
چو درخندہ لبِ تنبول خواراں

ز زخمِ گرزہائے تند کینہ
سرِ دشمن شدہ مہمانِ سینہ

ز خونِ آں ہمہ تاتار کارے
زمیں شد پُر ز ریحانِ تتارے

چہ شک کانجا کہ آں سُرخاں شدہ پست
دمد گر سُرخ مَرد از خاک پیوست

ازاں پس بود قتلغ خواجہ گستاخ ق
قوی تر شجرۂ ملعونہ را شاخ

بحدِّ گیلے آمد کافرآں سال
شہ آں جرأت مبارک دید در فال

چو سگ در بیشۂ شیراں کند راہ
کند بر خود اجل را راہ کوتاہ

چو آید مور در جنگِ سُلیماں
کند پیمانہ سم نقضِ پیماں

بہ پیش آہنگ شد شہ تا دو فرسنگ
کشید اندر حدِ گیلی صفِ جنگ

دلیری کردہ قتلغ خواجۂ شوم
بجنگِ شاہبازی آمدہ بوم

اشارت کرد شہ کارند بجزم
النغان و ظفر خاں روئے در رزم

شدند آں ہر دو اژدرہا شتاباں
درید از زلزلہ کوہ و بیاباں

نبرد ے کرد النغانِ جہانگیر
کہ دریوز آمد آں یکدشت نخچیر

۱۔ منبو و جارن ع = منگور جارن ر۳ = سنجور جارن ع۱ ح = سنجور چارن ر ر۲ ۵۔ پر ز ریحانِ ر ر۳ ع ح = پر بریحان ع۔ تتاری ع ر۲ ع۲ = بہاری ر۳ = نثاری ر ۷۔ شجرۂ ملعون ح ح۔
۹۔ دست کوتاہ ع۲ ۱۰۔ سم ع۲ ح = پرسم ر۳ = نیم ر = رسم ر۲ = ہم ع
۱۲۔ قتلو ر۲ = قتلق ح۔

سپہ دنبال وقتلغ خواجہ در پیش　　　بجائے تیر در افگندنِ کیش
اگرچہ حالی از شمشیر جاں برد　　　ولیک از سہمِ حربہ رفتہ مُرد
بفیروزی ستادہ شاہِ آفاق　　　چو خورشید اندریں فیروزہ گوں طاق
زخوں کُہسار گیلے غرقہ در سیل　　　سر گبراں فرو غلطیدہ چوں کیل
سر آرندہ زہر سو تیغ داراں　　　کجا کاسہ بہم گشتہ سواراں
نیرزیدار چہ دانگ آں کاسۂ سر　　　ہمیداد از کرم شہ تنگۂ زر
چنیں فتحے چو داد اسلام را دست　　　مغل را بازوئے شمشیر بشکست
ازاں پس بست در ترغی کمر سخت　　　فگند او ہم بخاک از تیغ شہ رخت
اگرچہ سخت چشمیہا بسے کرد　　　ہم از کیشِ محمد بیلکے خورد
چو از کفّار در دیں خواست آزار　　　کشانیدش زمانہ ہم زکفار
پس اندر دشت خوں آشام شد ریگ　　　زلشکرہائے ترتاق و علی بیگ
سپاہِ دیں کہ چوں دریا درآمد　　　مغل را موج دریا بر سر آمد
شد از یک بندۂ ہندوئے درگاہ　　　گرفتاراں دو خانِ ترک ناگاہ
زتیغ شاہ کابی بود بس تیز　　　فرو رفت آں دخانِ آتش انگیز
ازاں پس سہ سپہدارِ دگر تند　　　ق　　　کہ صرصر بود با آہنگ شاں کُند
درآمد در سواد مولتاں تیز　　　شدند از آب راوی آتش انگیز

۲- رفت تا مرد س۳ ۴- فرو اُفتادہ س۳ ۵- بہم گفتہ س س۲ ۸- بر ترغی حر = در ترغی ع ع۲
۹- شوخ چشمیہا س۲ ۱۰- خواست ع۲ حر = خاست ع ۱۴- دو خاں ع حر۲ ع۲ = دخانِ حر

یکے تابو دگر اقبالِ مُدبر　　کبک سیوم برزم وکین مُدبّر
سپاہ بے عدد چوں ذرّۂ ریگ　　زہبرِ کین ترتاق وعلی بیگ
بدستوری کہ حضرت راند دستور　　معظم بیضۂ اسلام کافور
بداں تابوئے آں تابوئے مُردار　　چناں پوشد کہ بیروں ندہد آثار
بدافساں عزم آں غنزوِ گراں کرد　　کہ دو شب یک مہرہ درمیاں کرد
چو بادِ تند ناگہ زد برایشاں　　ہمہ جمعیتِ خس شد پریشاں
گزشت از تیغ سیلِ خونِ تاتار　　دراں دشتِ فراخ از تنگِ رہوار
گریزندہ سگانِ کفر بدحال　　چو شیراں غازیانِ دین بدنبال
بہم اقبال و تیبوز آتشِ جنگ　　بسوئے آبہا کردند آہنگ
غنیمت ہا کہ می بردند زیں پیش　　غنیمت داشتند آں دم سرِ خویش
سپاہِ دیں کہ چوں دریا درآمد　　کبک را موجِ دریا برسر آمد
درآمد جرّہ بازی از سپہ زود　　کبک راہمچو کبک از جائے بربود
قلادہ بستہ آں کلبِ معُلّم　　رواں کردند پیش شاہِ عالم
برآمد فتح از عونِ الٰہی　　کہ فارغ شد مغل از کینہ خواہی
ازآں پس سیلِ جیحوں راشد زور　　کہ برباید زہندستاں یکے مور

۱- یکے تابو ۳ = یکے تیھو ع ۲ ح ۴- تابوئے مردار ۳ = بابوئے مرداح ع ۲ = بدبوئے مردار ع = تیھوئے مردار ح حاشیہ ۵- یک مہرہ ۳ = یک مہ ع ۱۰- درپیش س ح ع ۲ ح-

۱۵- پرمور ۳

عجب تر بیں ز اقبالِ علائی ق | کہ با داجا و داں در پادشائی
برانساں تاخت از دوزخ سمومی | کہ آہن را ز آتش ساخت مومی
ہمہ مردند و بویحیٰ کہ جاں برد | زننگ جانِ شاں او نیز مے مُرد
اگرچہ آں خارِ آفت بود بسیار | ہمہ خاکستر دوزخ شد آں خار
۵ چناں بنشاند ہر سوفتنہ را جوش | کہ کس بانگِ سگے نشنید در گوش
خدا را گوئی از دینِ محمد | ہمیں بایست کاں ماند موید
کہ نیرو ایں محمد را چناں داد | کہ بست از تیغ دیں را حصنِ پولاد
زہی در امن و راحت خواب ما را | کہ سلطاں پاسباں باشد گدا را
خداوندا چو او را پاسِ عالم | تو فرمودی تو داری پاسِ او ہم
۱۰ چناں بیدار دارش در ہمہ باب | کہ تا صبحِ قیامت نایدش خواب

داستان در حک کردن نقشِ کفر بپلارک شاہی از سوادِ ہندوستاں وحرفی چند از دیباجۂ عشقِ خضرخاں کہ خانِ خاناں بود

کنوں از فتحِ ہندستاں دہم شرح | کنم دیباجۂ گرشاسپ را طرح
بگویم آنچہ کرد از کاردانے | گہے لشکر کشی گہ پہلوانے
کہ چوں شاہ جہاں شد عار باشد | کہ ذکر او بدیں مقدار باشد

۳۔ و بویحیٰ ا ۲ = بویحیٰ ع ع ۲ ح ۸۔ آنزا ۱۲ ۱۲۔ خانِ خانانِ جہاں بود ۳ ح ح ع ۲= خانِ خاناں بود ع ۱۳۔ گرشاسپ ا ع ۳ ح = گرشاسبی ع ۲۔

بجز یک فتحِ ملکِ دیوگیری — کہ کرد ایں کار شاہاں را امیری
بدولت زاں پس از کیں چرخِ خم پشت — کلیدِ فتحِ دہلی داد در مشت
چو ملکِ سندھ و کوہستان و دریا ق — بطاعت گاہِ فرماں شد مہیا
بقدرت رائے زد بختِ بلندش — کہ رائے گوجرات افتد بہ بندش
ہماں اعظم الغخاں را فرستاد — کہ خاکِ آں زمیں را داد بر باد
برائے عزتِ دینِ ابد را — برائے نیک زد آں رائے بد را
بدریا و سواحل چوں ہزبراں — لبالب داد دور از خون گبراں
خلل در سومنات افگند زانساں — کہ شد بتخانۂ گردوں ہراساں
زبس نیرو کہ آں بنیاد بر کند — زمیں را لرزہ چوں دریا در افگند
سعادت بیں چہ ساں زاں نجم مسعود — بہ محمودی برآمد فالِ محمود
چو زانسو چیرہ بر مقصودِ خود گشت — زحضرت سوئے دیگر نامزد گشت
چو آں مرحوم بازو بود شہ را ق — کہ نیرو باشد از وے دستگہ را
مصالح کو ز غایت بیش می کرد — بمعنی شہ بدستِ خویش می کرد
برادر ہست بازو گر بود یار — ولے بازو برادر نیست در کار
ز دو بازو تن تنہا برنج است — دو تن را چار بازو کار سنج است
نیت باز آنچناں شد پادشا را — کہ راند لشکرِ کشور کشا را

---

٣ - ملک ہند سا حج ع ٢ = ملک سند ع حج
١٤ - ہست بازو ع ٢ حج = سست ع -

روان گشت از پےُ پیل و خزانُن　　الغخانِ معظم سوئے جہانُن
بسوئے حصنِ رنتھنبور شد تیز　　کزاں کہُ لالہ رویاند بخونریز
بگردش دَورِ لشکر شد مُہیّا　　چو گردِ رُبع مَسکوں دَورِ دریا
پیاپے ہم برسم گشت شہ نیز　　برآنسو رفت و زد برکوه دہلیز
خوداں قلعہ برفعت جائے آں داشت　　بہ نسبت رائے ہم یارائے آں داشت
کہ بُد رائی ہسم از نسلِ پتھورا　　ولے درکبِر ازو برده گروِرا
فریبِ داده دہر پُرغسر یوش　　برآورده لقب ہمتیر دیوش
بقدرِ ده ہزارش اسپ تیزی　　چو باد تندخیز از تندخیزی
دو ہفتہ ره زدہلی برکشیده　　عماریہا بہ پیلاں درکشیده
سپاه و راوت ورانہ زحد بیش　　پیاده خود چگویم از عدد بیش
حصاری دَورِ دیوارش سہ فرسنگ　　زبہر ژالہ داده ابر را سنگ
بدور چنبری گشتہ فراہم　　فرو بالا زخیبر نقطۂ کم
محمد شاه عالم چوں درآمد　　علی ساں گردِ آں خیبر برآمد
برآمد مغربی از شرق واز غرب　　ہمی افگند برجی را بیک ضرب

۱۔ رواں کرد س۳ = رواں گشت ع ع۲ ح ۳۔ دَورِ لشکر س۲ س۳ ح ع۲ = آں دولشکر ع ایضاً گردِ ربع مسکوں س۲ س۳ ح ع۲ = گیرد ربع مسکوں ع ۶۔ کہ بُد رائی ع ح س۲ = پتھورائے س س۳ ع۲
۷۔ ہمّیر دیوش س۳ ح ع۲ ۹۔ زدہلی سرکشیده ح ح ع۲ = زدہلی برکشیده ع ایضاً بہ پیلاں برکشیده ح ح ع۲ = بہ پیلاں درکشیده ع ۱۲۔ مدّور چنبری ح ح ع۲ = بدورِ چنبری ع ایضاً تہ و بالا زخیبر س۳ = فرو بالا زخیبر ح ع۲ ۱۴۔ واز غرب س۲ س۳ ح ح ع۲ = تا غرب ع

بدانساں سنگِ ہیبت ناک میزد　　　کہ ہر کنگر کلہ بر خاک میزد
چو بود از سوئے شاہ آں سنگ چالاک　　　بخوردن قلعہ میزد بوسہ برخاک
چو شاہ از روئے ہمت داشت بنیاد　　　بماہی یکد و ہمت بست و بکشاد
دری کز سنگ تو بر تو نشستہ　　　رہِ سی سالہ کوشش بود بستہ
چو سوئے حق نیت را بود راہی　　　برآمد حاجتِ قرنی بماہی
مثل زد زیرکی کو ہوشمند است　　　کہ بنیادِ نیت قصرِ بلند است
اگر نقدی نداری چوں نیت ہست　　　دہندت مزدِ آں نادادہ بردست
خبرزاں داد دانائے فلک سیر　　　کہ از خیر است بہتر نیتِ خیر
چو شد زاقبالِ شاہ ہفت اقلیم　　　ق　ازانساں دار کفری دار اسلیم
الغخاں را سپرد آں قلعہ و قصر　　　خود اندر دارِ ملک آمد شہ عصر
بدولت کرد زاں پس عزم چیتور　　　خرابی داد آنرا ہم بیک دور
در آں ہم بود رائے لشکر آرائے　　　گراں جنبش وزو رایاں تنگپائے
بتختِ ہندواں گر باز پرسے　　　ببالا بر شدہ از ہفت کرسے
بدآنجا نیز کمتر شد درنگے　　　دو ماہی بود ہر سو نیم جنگے
فلک را دست ہمت بود در جیب　　　ستد زآنجا کلید نصرت از غیب

۲- بوسہ برخاک س۱ س۲ س۳ ح ع۱ = روئے برخاک ع ۴- رہ سی سالہ کوشش ع س۳ ح = رہ کشش سالہ کوشش ع۲ = رہ سی سالہ گردش س۱ ۸- کہ در خیر است نیت بہتر از خیر س۳ ۹- اقلام اور قافیہ مصرعہ ثانی اسلام ح ع۲ ح ۱۱- خرابی داد س۱ س۲ س۳ ح ع۲ = خرابی ساخت ع ۱۲- ازو س۳ ع۱ = وزوح = وزاں ح ۱۳- ببالا تر شدہ ۱۴- بیم جنگے س۱ ح ع۱ = بیم و جنگے س۳ = نیم جنگے ع ۱۵- ستد آنجا س۱ -

کشاد آن قلعه را زانگونه آسان | که کیوان شد ببرج خود هراسان
بانعامِ خَضِرخان شاد کردش | پس آنگه نامِ خضرآباد کردش
بهشتِ هندوان خُرّم حصاری | بهر سو چشمهٔ و سبزه زاری
سرش بر آسمانِ سبز مے سود | مگر بالاش سبزیها ازان بود
چو شاهنشه بران سبزه روان گشت | سکندر گوییا بر خضر بگذشت
خَضِرخان را برغمِ چرخِ اخضر | هماں جا داد چترِ لعل بر سر
ازانجا خضر رهبر کرده در پیش | چو خضر آمد بفرّخ روضهٔ خویش
خدایا باد جاوید این سکندر | بفرق خضرِ والا چتر بر سر
درختِ قامتِ خانِ خَضِر نام | چو طوبیٰ در بهشت آسایش عام
سخن کاب از دلِ من خورد گستاخ | نگر تا بر چه سان شد شاخ بر شاخ
کنون ریزم شرابی کان بجام است | که شاخ آنجا کشد میوه که کام است
ازان پس عزم شد شه را بجوبے | که گیرد ملکِ رایانِ جنوبے
وزیرے بود کو کالشکر آرائے | بملکِ مالوه غالب تر ز رائے
سوار افزون ز قدرِ چل هزارش | پیاده خود نداند کس شمارش
ز حضرت ده هزار آنسو گذر کرد | همه جمعیتش زیر و زبر کرد

---

۳ - چشمهٔ و سبزه زاری س۳ ع۲ = چشمه بود و سبزه زاری ح = چشمه ها و سبزه زاری ع
۸ - ان سکندر س۱ س۲ ح ع۲
ایضاً - سایه گستر س۱ س۲ ع۱ ح = چتر بر سر س ع
۹ - خانِ خَضِر نام س۱ س۲ س۳ ح ع = جان خضرخان نام س ع۲

سرش بر شہ رسید از یک دو ا دو — مداخل شد علم را پرچم نو
تنی کش سوئے طاعت رائے نامد — بسر آید اگر از پائے نامد
اسیر و کشتہ شد ہندو بانبوہ — بغیر از رائے مہلک دیو برکوہ
چو شہ میخواست آنسو بے مدارا — کہ گردد نورِ اسلام آشکارا
بعینُ الملک اشارت کرد زاپروئے — کہ آرد زود سوئے مالوہ روئے
زبینائی کہ عینُ الملک را بود — بدیدہ در پزیرفت آنچہ فرمود
روانہ شد سپاہی صف کشیدہ — بگردش ہمچو مژگاں گردِ دیدہ
اگرچہ این تیغ زن صاحب قلم بود — بخنجر نیز در لشکر علم بود
چو بختِ شاہ عالم را علم کرد — قلمزن تیغ رایاں را قلم کرد
بگردِ حصن ماند و چند گاہے — ہمیداو اسپ را آب و گیاہے
بخنجر از زمیں ہا خاری کہند — بہ آہن قلعہ را مسماری کنند
عجب حصنے کہ دَورش چار فرسنگ — ز اوجش آسماں را شیشہ بر سنگ
رہی می جُست و کمتر بود راہش — ببالا بر شدن تا برج ماہش
چنیں تا فُرجۂ ناگاہ دریافت — بدو فوج از دو سوئے قلعہ بشتافت
برآمد تا گرفت اندر سر آرائے — گرفت و کُشت و رایت کرد برپائے

۱- برمہ رسید سا ح[۲] **ایضاً**- تداغل سا ع[۲] = بداخل سا سا ع[۱] ح
۳- منگل دیو ع[۲] ۵- ازاں روئے ح ۸- ایں تیغ زن سا سا ح ع[۱] = تیغ زن ع
۱۰- حصنِ مندو سا ح = حصن ماندہ ح ۱۳- تا برج سا سا ح ع[۲] ع = تا اَوج سا
۱۵- اندر سرارائے ع ح = سر رائے سا ع ح سا **ایضاً**- کرد بے رائے سا

فرستاد آگهی در حضرتِ شاه / هماں اقطاع دادندش ز درگاه
ازاں پس شه بدولت شد روانه / برسم گشت برسمتِ سمانه
بدآنجا بود رائے سخت بازو / گسسته سنگِ رایاں را ترازو
درشت آهرمنی نامش ستلدیو / همش راوت بفرمان وهمش میو
بسے گبرانِ آهن دل بکارش / ز رویین قلعه سنگین تر حصارش
برنگ بهرماں خنجر نموده / گلیم از بیستر رایاں ربوده
نشسته لشکرِ شه پنج و شش سال / نکرده نیم خشتش را فر و مال
بیک جنبش که شاهِ آهنگ آں کرد / براں کوه از سپه دریا رواں کرد
ستلدیوی که پیلے بُد بمقدار / بخوابِ پیل رفت از شاه بیدار
ازاں پس نامزد شد لشکرِ شاه / که برسمتِ تلنگی بسپرد راه
تلنگے صاحبِ صد پیل رائے / جهانِ تلک را فرمانروائے
شغب هیبت باقلبِ جهانگیر / ولی شد هیبتِ شاهش عناں گیر
نبودش زهرهٔ چوں خنجر گذاری / شد اندر حصن بیدولت حصاری
میانِ دو لشکر مانده پرگم / چو دیوی درمیانِ حلقهٔ جم

۲- وزاں پس حج = ازانجا ۳ ایضاً سمانه ۳ حج = سوانه ع ۲ ۴- درشت آهرمنے نامش ع = درشت واهرمن نامش ع۲ = درشت اهرمن نامش حج = درشت وسخت نام او ۳ ۵- ز رویین قلعه سنگیں تر ۲ ۳ ع۲ = ز رویین قلعهٔ سنگیں ع ۶- بیشتر رایان ع حج ع۲ = بستر رایان ۳ ۷- نیم برجش را ۳ ع۲ = نیم خشتش را ع حج ۹- بد پیلے ۲ ۱۱- جهانِ ملک ۱ ۲ ۳ حج ع۲ = جهانِ ملک را ع ۱۳- زهره چوں خنجر گزاری ۳ حج ع۲ = زهرهٔ خنجر گزاری ع ۱۴- لشکر جم ۳ حاشیه

چو اقبالِ شہ از غایت فزوں دید   بچنگِ دولتش خود را زبوں دید
وثیقت جست و دستِ راست درخواست   بداد آنچہ آں شوریدہ سر خواست
نخست از زر مثالِ خویشتن ساخت   ہم از زر در گلو گاہش رسن ساخت
فرستاد آں بُتِ زریں و صد پیل   خزانہ بیشتر از حدِّ تحصیل
ملک ہر چند آنرا در پذیرفت   ق   سرش بخشید و نرخ سر پذیرفت
ولیکن آزمو نرا راند تندی   کہ بنود بے غرض در تیر کندی
اگر رای آمد ار نہ ما ستادیم   بخنجر شد بدل دستی کہ دادیم
چو بشنید ایں عتابِ آں گردنی رائے   براں سر شد کہ از تارک کند پائے
بیامد پیشتر زآوردن خویش   گرفتہ بارِ سر بر گردن خویش
چو ایں طاعت نمود آں گردن افراز   سرش ایمن شد از تیغِ سرانداز
بگفتندش کہ تا بر جائے باشد   بملکِ خویش ثابت پائے باشد
زمینداریش را کردند محکم   زُحل را برجِ خاکی شد مسلَّم
مظفر لشکری با پیل و با مال   ق   سرِ گردنکشاں را کردہ پامال
بدرگاہ آمد و خاصِ کرم گشت   سواری ہمل میری محترم گشت
ازاں پس نامزد شد باربک باز   کہ سازد پیل معبر طعمۂ باز

۱- ازغایت فزوں ح حج ع[۲] = ازغایت بروں ع ۴- حدِ تحصیل س[۲] س[۳] حج ع[۲] = حد و تحصیل ع س ۶- بے ہدف س ع[۲] - در تیز کندی ع = در تیر کندی س س[۲] حج ع[۲] ۸- ایں عتابے ح س[۳] = ایں عتاب ع[۲] ع حج ۱۱- جائے ماند اور قافیہ مصرعہ ثانی پائی ماند س[۲]

کند بر دَور لشکرِ دست بر دست　　دلیران را ز خونِ معبری مست
سواحل تا حدِ لنکا بگیرد　　بقطره عرصهٔ دریا بگیرد
همه خاکِ سواحل تا سراندیب　　کند از بوئے ایمان عنبرین طیب
سرِ ابلیس فعلاں را دمادم　　به تیغ اندازد اندر پائے آدم
رواں شد لشکری با فتح همراه　　که از دریا برآرد گَرد بر ماه
رسید اندر دیارِ رائی رایاں　　زمیں گم گشت زیرِ چارپایاں
چو ملکِ دیوگیری رام شه بود　　عزیمت شد بدیوانِ دگر زود
چو لشکر پیشتر زاں شد زمیں مال　　بحد دیوگیر افکند زلزال
بدانجا نیز رائے بود با نام　　بلالش نام و نام آور در ایام
بمالش زد روز پیلش سری هم　　زبونش دیوگیری معبری هم
سپاه اول همانجا برد غارت　　کفایت بود زانسویش اشارت
ز پیل و مال و اسپ آنچش بکف بود　　سپاه شاه را وجه علف بود
بگشت آں رائے زیرک گرد جنگی　　بروں آمد ز قلعه بے درنگی
چو هم در ره دوید آں فتح فرّخ　　سپه را هم بکارِ اصل شد رخ
همه سازِ غزا کرده مهیّا　　رواں شد کوه آهن سوئے دریا
درآمد باد ایں لشکر دراں خاک　　که سنگش هم گریزاں شد چو خاشاک

۱- در دَور سا۳ حج ع۲　۱۰- دیوگیر دحج　۱۶- ز که سنگش ع = که سنگش هم سا۲ حج ع۲
= که دسنگش سا۳

سوار باد چوں بر دآنطرف دست | هم ازبادش سوارِ آب بشکست
لب دریا سواحل بر سواحل | بجوشش آمده وشهر و مراحل
درآں حد نیز رائے بود والا | بتاجِ هندواں لولوئے لالا
برآب وخاک فرمانِ تمامش | برهمن بیر پنڈیا کرده نامش
بسے شهرش بخشکی و تری هم | پٹن خوش کرده و مرهت پوری هم
پتن را ساخته منزل گهِ خویش | بُت و بتخانه در مرهت پوری بیش
ززر بتخانه را برماه برده | زحل را زاں بتاں از راه برده
بتے در وے غریقِ لعل و یاقوت | که شهری را بود هرگوهری قوت
سپه بسیار و کشتی بیکرانش | مسلماناں چو هندو چاکرانش
هزارش پیل مستِ معبری پیش | کمیتِ تندجوشاں خود زحد بیش
چو در حدّ پتن شد لشکرِ شاه | زهیبت کرده گم ره رائے گمراه
درونِ بیشه کانجا کم خزد مور | چو مورے درخزیده باچناں زور
رعیت هرطرف غم خورده میگشت | سپاه و پیل سرگم کرده میگشت
نگو لشکر چو سر لشکر نباشد | چه کار آید زتن چوں سر نباشد

۱- هم ازباد ع = هم ازبادش سر۲ ع۲ = هم ازبادی سر۳ ح ۵- مرهٹ سر۳ = مرهت ح ع۲ = مرهپ سر = برمت ع ۶- فتن را ح ع۲ ایضاً درمرهٹ سر۲ = درمرهت ح ع۲ = در برمت ع ۸- ازلعل ویاقوت سر۲ ایضاً هرگوهرش سر۲ = هرگوهرے سا سر۳ ح ع۲ ۹- وهندو سر۳ ۱۰- هزارش سر۲ ع۲ ح = هزاراں ع ایضاً ومعبری سر۲ ایضاً تندخوشر د سر۲ ۱۱- رائی بیراه سر۳ ح ۱۲- چو موری کرده درخز سر۳ ع۲ ح = چو موری درخزیدن سر۲ = جو مور درخزیده ع ۱۴- چه کار آید تنے سر۲

مسلمانان آن لشکر سپاهی — گرفتند این طرف جانرا پناهی
سپهدار از نوازش کرد شان شاد — کرم فرمود و جان بخشید و دل داد
سپه را زان پس از فتح خداوند — مسلسل گشت پانصد پیل در بند
پس آهن بر بُتِ زرساز کردند — سر بتخانهٔ زر باز کردند
اگرچه آن قبله بُد گبرِ لعین را — زمین بوسید بیت المالِ دین را
زر و گنجِ فزون از وزنِ بازو — که کوه افتد ز وزنش در ترازو
مهیّا شد ز بهرِ درگهِ شاه — که هر کوهان برد کوهی بدرگاه
چو کارِ رائے معبر شد بپایان — برجعت گشت رایِ نیک رایان
سپاه آمد بر آن فیروزمندی — گرفت از بخششِ شاه ارجمندی
تعالی الله کرا باشد چنین بخت — که گیرد عالمے بے جنبش از تخت
بدهلی او کند زا بر و اشارت — فتد در معبر و بحرین غارت
غنیمت سنے و در ملکِ سلیمان — همه دیوانِ هندش زیرِ فرمان
سکندر خود سفر کردی در اطراف — بحرفِ تیغ زان زد قاف تا قاف
نبسته او بجنبش ترکشِ خویش — شده تیرش درونِ عرصهٔ کیش
چنان بودند دیگر خسروان هم — که بے جنبش نشد ملکی مسلّم

۴- سر بتخانهٔ زر ساز[۱] سا[۲] ح ح ع[۲] = سر بتخانه را در ع ۵- اگرچه آن قبله بُد را[۱] ح ح ع[۲] = اگرچه قبله بد ع
۱۰- بے جنبش از تخت را[۲] ح = بے جنبشِ تخت ع ع[۲] ۱۳- بحرف تیغ زد زان سا سا[۳] = بحرفِ تیغ ازان زد ع[۲] ح ح = دو دستی تیغ زد زان ح حاشیه

چناں خورشید کو ہست آسماں گیر   سفر خود میکند زاں شد جہانگیر
بہ از خورشید داں ایں کامراں را   کہ بے جنبید نی گیرد جہاں را
بدیں گونہ کہ یابد پایہ بالا   مگر ہم زادۂ او شمسِ والا
خضرِ خانی کز اقبالِ مبینش   گواہی میدہد نورِ جبینش
چو بختِ خود جوان و پیر تدبیر   چو نامِ خویش خورشیدِ جہانگیر
ہنوزش تیغِ فتح اندر نہفتہ است   ہنوزش یک گل از صد ناشگفتہ است
ہنوزش تیغِ نُصرت در نیام است   ہنوزش نافۂ اُمید خام است
ہنوز اندر طلوع است آفتابش   ہنوز اندر برافزونیست آبش
ہنوزش صبح دولت در نقاب است   ہنوزش دیدۂ بینش بخواب است
ہنوزش بخت در تزئینِ بار است   ہنوزش دہر در تدبیرِ کار است
ہنوز اقبالش اندر کارسازیست   ہنوزش نخل تر در سرفرازیست
ہنوزش میرسد بر گل صباہا   ہنوزش چرخ میدوزد قباہا
ہنوزش فتح ہائے غیب پیش است   ہنوزش مژدہا ز اندازہ بیش است
زمانے باش تا بکشاید ایں دُرج   تُتُق بالا کشد خورشید از برج
جمالِ کارِ آں بختِ جہانگیر   بروں آید زنشا دُروانِ تقدیر

۱- خورشید ہم ہست ع = خورشید کیں ہست حح ح = خورشید کو ہست س۱ = خورشید گر ہست ع۱ س ۳- بریں گونہ ع حح ع۲ = بدیں گونہ س۲ س۳ ۴- اقبال متینش س۲ ۵ - جوانے پیر تدبیر س۲ س۳ حح ع۲ حح۲ = جوان و پیر تدبیر ع -
۱۰- ترتیبِ بار س۲ ۱۴- زمانہ باش ع ایضاً بالا کنہ س۲ س۳ حح ع۲ = بالا کشد ع

شود روشن که این مه بر زمین کیست ‌‌ ‌ خدا این آفتابِ ملک و دین چیست
زنورش چشم میدارد زمانه ‌‌ ‌ که گردد شمعِ گردون را زبانه
بدور مه شود بدرے هلالش ‌‌ ‌ که این باشد از نقصان کمالش
غلط کردم که گردد آفتابے ‌‌ ‌ که کم بیند زوال و انقلابے
ولے با این وجودِ مقبلِ خویش ‌‌ ‌ گرفتار است در دستِ دلِ خویش
نه روزش خشک گردد زیرِ چشم آب ‌‌ ‌ نه شب پهلو زند بر بسترِ خواب
همه شب با خیالِ غمزه در گفت ‌‌ ‌ مُغیلان زیرِ پهلو چوں تواں خفت
بجاں آید چو از شب زنده داری ‌‌ ‌ زمطرب این غزل خواهد بزاری

غزل از زبان عاشق

دمی بیدار باش اے بخت با من ‌‌ ‌ مگیر از بهرِ کامی سخت با من
بداں هنجار کن پیوندِ کاری ‌‌ ‌ که یاری را دهی پیوندِ یاری
برافگن پرده زاں رخسارِ چوں بدر ‌‌ ‌ که روزم عید گردد شب شبِ قدر
مرا در دل غبارِ نازنین است ‌‌ ‌ که جانم در تهِ پایش زمین است
مرا در دیده سروی سرفراز است ‌‌ ‌ از آنم روز تا شب دیده باز است

۱- خدا این آفتاب ملک و دین کیست س۳ ح ۳- بدرے س۳ ح = بدرِ ع ۴- که باشد آفتابے س۳ ۵- در دست س۲ س۳ ح ع۲ = از دست ع ۶- زیر چشم آب س س۳ ع۲ = چشم پر آب س۲ = زیر سر آب ح ۹- عاشق گوید ع ح ۱۰- مگیر از بهرِ کامی سخت ع ح ح ع۲ س۳ حاشیه = مگیر امروز کامی سخت س۳ حاشیه = مگیر از روزگارِ سخت س۳ ۱۳- غبارِ ع = عتابِ س ع۲ = غبارے س۳

منم شاہی کہ چوں گردم صف آرائے — نیارد باد سودن برزمیں پائے
زبونِ شوخ چشمے بیں کہ چونم — کہ باچندیں سپہ کردہ زبونم
جفا از دل شکایت از کہ خوانم — بلا در سینہ خنجر برکہ رانم
چو شد گنجِ دل اندر سینہ تاراج — بفرق من چہ سود از گوہریں تاج
چو عشق افگند درچہ بیژنی را — کُشد سیمیں تنے رُوئیں تنے را
بکارِ عشق شاہی برنگیرد — بغم صاحب کلاہی برنگیرد
شہاں را گرچہ آئین است مشہور — کزایشاں دورباشے کم بود دُور
چو خواہد نرگسِ خوباں خراشے — نہ ہر غمزہ کم است از دورباشے
مرا گر توسنِ دل نیست در راہ — کمندِ زلف او ہم نیست کوتاہ
گرفتم کنگرِ تاجم بلند است — نہ آخر حلقہ جائے ایں کمند است
بہ آبِ دیدہ غم پرداخت نتواں — کزیں لولو مفرّح ساخت نتواں
سپیدم باد ایں چشمِ سیہ روئے — کہ از وے زرد رو گشتم بہر سوئے
و لے از خونِ دلِ صد شکر گویم — کہ یکدم می نخواہد زرد رویم
گر آید بر سر ایں روزِ جدائی — ق کہ یابد دیدہ زاں رو روشنائی
کشم در دیدۂ نازک درونش — بہ بندم چشم و نگزارم برونش
چو زاں مردم شود ایں دیدہ آباد — مرا تا دین باشد مردم او باد

۲- کردہ زبونم ب[۲] ب[۳] = گیرد زبونم س ا ح ۷- دورباشے کم بود س ب[۲] ب[۳] ح ع[۲] = دورباشِ کم بود ع
۸- نہ ہر غمزہ ب[۳] خ ح ع[۲] = نہ از غمزہ ع ۱۲- زہر سوے ح ح ع[۲] ۱۳- ولیک ح ح ع[۲] ۱۴- کے آید بر سر ب[۳] ح ع[۲]

چو جادو ایں فسوں خواند از لب شاه ۔ بروں زد زہرہ ایں سحر از لب ماه

پاسخ از لبِ معشوق

خبر داری کہ بے تو در دلم چیست ۔ زہجر سینہ سوزت حاصلم چیست
درونم خوں شد آخر چند جوشم ۔ مے اندر آبگینہ چند پوشم
اگر زخمی رسد بر سنگِ خارا ۔ برآرد بانگِ فریاد آشکارا
تو بنگر بیں کہ در جانِ بلاکوش ۔ خورم صد ضربتِ ہجران و خاموش
بدیں داغ از شمشیر تارک ۔ مرا غم در جگر کارد پلارک
تو ہم دانی کہ خود نتواں ربودن ۔ بری زیں کاشتن جز جاں درودن
مرا مادر بشیرِ ناز پرورد ۔ تو گر نازم بخوئی چوں تواں کرد
فضولست ایں کہ با ایں بختِ بدساز ۔ کنم با چوں تو صاحب دولتی ناز
ہمیں بس نیست کز یادِ جمالت ۔ ہمہ شب عشق بازم با خیالت
شبے و خلوتی و چوں تو یارے ۔ ازیں خوشتر نباشد روزگارے
سعادت نامہ ہر کس ز آسماں حَسبت ۔ مرا بس باشد ایں داغی کہ از تست
گر از غم آرزوئے نیست بر دست ۔ غمت را زندگانی باد کو ہست

ا- چو جادو س۳ حج ع۲ = بادو س۲ ۲- غزل از زبان معشوق گوید ع = پاسخ از لب معشوق گوید حج
۴- چند جوشم ح حج ع۲ = چند نوشم ع ۶- جانِ بلاکوش س۲ س۳ حج ح ع۲ = جانِ بلانوش ع
۸- خود نتواں س۲ س۳ = چوں نتواں حج ع۲ ۱۰- بخت ناساز س۳ = بخت بدساز ع۲ = بختِ دمساز حج
۱۱- ہمیں بس ہست س۱ س۳ ۱۴- گر از غم آرزوئی س۲ س۳ حج ع۲ = گر از غم آرزویم ع

زدوری تا کیم این دیدهٔ بی نور ‌‌ کم از نظّارگیِ کت بینم از دور
چو خوابم شد حرام اندر خیالت ‌‌ حلالم کن نگاهی در جمالت
چو دست از کام ماند کهتران را ‌‌ نوازش شرط باشد مهتران را
نه ابر احسان همه بر منعم آرد ‌‌ بکشتِ خوشه چینان نیز بارد
برد گرچه آفتاب از قصرها زنگ ‌‌ مدان کز فرجهٔ موشان کند ننگ
درت معذور دارم نیز شاید ‌‌ که در یا میهمانِ چشمه ناید
چه جوید پیل در خانهٔ مور ‌‌ که نی از حیله درگنجد نه از زور
گرم بنوازی و گر جوئی آزار ‌‌ خدایت یار بادا در همه کار

آغاز انشعابِ عَشقهٔ عشق خضرخانی از شاخ سبز و ترِ دُوَلرانی

همیشه دورِ چرخِ لاجوردی ‌‌ نداند پیشه جز نوردی
زدَورش هر یکی گردش بکاریست ‌‌ بزیرِ هر یکی دیگر شماریست
بیار اید یکی را گوهرین مهد ‌‌ که بنشاند دران مهدش بصد جهد
کند آن دیگری را خانه تاراج ‌‌ که پوید بر درِ هر خانه محتاج
چو نی امید پاینده است و نی بیم ‌‌ خوش آن کس کو نهد گردن به تسلیم

---

۲ - چو خوابم س۳ ح ع۲ = چه خواهم ع ۳ - دست از کام س۲ س۳ ح ع۲ = دست از کار ع ۹ - انشعاب عشیقه عشق خضرخاں ع ح ع۲ = انشعاب عشیقهٔ عشق خضرخانی ح = برآمدن عشقهٔ عشق خضرخانی س۳ ۱۱ - بکاریست اور قافیہ مصرعۂ ثانی شماریست ح ع۲ ح س س۲ س۳ = بکار است و شمار است ع

چو نتواں رشتۂ گردوں گسستن   بباید دل درو ناچار بستن
بس آفت کاں نوید کامرانیست   بسا غم کاں کلیدِ شادمانیست
چه داند طوطیِ کافتاد در دام   که از شکّر دهندش طعمه در کام
چه داند باز چوں بندند پایش   که دستِ شاه خواهد بود جایش
بسا هندو که گردد در اسیری   کند شکرِ اسیری در امیری
همایوں طالعی باشد جواں بخت   که در کارش نگیرد آسماں سخت
بهر کامی که پیش آید نیازش   بصد هنجار گردد کارسازش
نمو داری نهند در روے به تدبیر   که خلق از عزتش گردد عناں گیر
شرابی کش بود ز اقبال بوئے   رسد در گوهریں جام از سبوئے
گلی کو خواست والا دستگه یافت   نیارد سوئے دیگر دست ره یافت
دُری کو خواست شد بر افسرِ خاص   رسد در گنجِ شاه از دستِ غوّاص
چو روزی هند را بردند جائے ق که از روزی نهد بر گنج پائے
در آں حالت نباشد صاحبِ هوش   که شکرِ منعمش گردد فراموش
خدایا هر کرا نعمت دهی بیش   در آموزش سپاسِ نعمتِ خویش
کنوں زینجا بنامه باز گردم   بگردِ نکته هائے ناز گردم

۱- درو سا۲ سا۳ حج = برو ع۲ سا ۳- چه داند سا۲ سا۳ حج ع۲ = نه بینی ع الیضاً هم از شکر ع - نهندش حج ۱۲- روزی شاه را سا حج ع۲ ۱۳- شکر نعمتش سا۲ سا۳ حج = شکر منعمش سا ع۲ ع ۱۵- نکته هائے راز سا ع۲ = نکته هائے ناز سا۳ حج

چنیں خواندم دراں دیباجهٔ راز / که هر حرفی ازو میکرد صد ناز
که چوں شاهنشهِ جمشید مسند / علاء الدینِ والدنیا محمد
بملکِ دهلی از عونِ الهی / برآمد بر سریرِ پادشاهی
سری کز بادِ کیں دیدش خطرناک / بآبِ تیغ کردش طعمهٔ خاک
هم اندر هند رایاں را رهی کرد / هم از تا تار غزنیں راتهی کرد
چو کرد از خونِ گبراں خاک را سیر / بدریا خواست شوید خونِ شمشیر
خود از خونے چنیں زینگونه محراب / بدریا پاک گردونی بهر آب
مگر میخواست آں خورشیدِ بے میغ / که دریا را کند خشک از تفِ تیغ
بفیروزی فرستد قلبِ شاهی / ز برج مه بمنزل گاهِ ماهی
الغخانِ معظم را بفرمود / که لشکر جانبِ دریا کشد زود
صنم خانه که برشد تا ثریّا / دراندازد نگوں در قعرِ دریا
چو زانسو رفت الغخانِ ظفریار / برآنساں کرد ز آئینِ ظفر کار
که داد آں ملک و دولت را بتاراج / ز رای و رانه بستد رایت و تاج
دراں حد کرن رائی بود با نام / بقدرت کامگار اندر همه کام
ازو رایانِ ساحل در تف و تاب / رواں در بحر و بر فرمانش چوں آب

٧- خونے چنیں سر۲ = خونے چناں ع۲ = خونِ چنیں ع سا سا۲ ح- زینگونه سر۲ = زانگونه سا سا۲ ع۲ ح۲ ٨- بگرمی خواست سا سا۲ ع۲ ١١- برشدح ١٢- چو زانسو رفت ح ع۲ ح۲ = آنسو رفت ع ایضاً بدانساں ح ع۲ ح۲ = برانساں ع

چو تیغ افشاند بر روی خانِ مغفور　　رمید آن تیره دل چون سایه از نور
سپه دنبال کرد آن محترم را　　ستد زان کعبهٔ گبران حرم را
حرمهائے مهینِ رائے والا　　سراپا غرقه در لولوئے لالا
بدست افتاد باپیل و خزانه　　جهانی پر شد از رانی و رانه
بتانی نے بتان دیده نی ماه　　نه چشمِ بد در ایشان یافته راه
سرِ آن جمله خوبانِ گل اندام　　پری روئی که کنولادی بدش نام
چو دین زار جمندی نازنین خوئے　　چو جان پوشیده از بینندگان روئے
نه در توئی خزش موری خزیده　　نه بادِ تند بر رویش وزیده
گرامی آفتابے سایه پرورد　　ولے خورشیدش از هیبت شده زرد
امانت دار آن خانِ جهانگیر　　که از عصمت بر آن آهو نزد تیر
بفیروزی چو باز آمد از آن فتح　　به پیشِ تختِ شه زد بوسه بر سطح
بعرضِ بارگاه آورد در پیش　　متاعِ پیل و اسپ و زر زحد بیش
بهانی تحفهٔ کان پیشکش کرد　　همان نازک تنانِ ماهوش کرد
سرِ آن جمله کنولادیؐ رانے　　سزائے خدمتِ تختِ کیانے
چنان ماهی و آن انجم بدنبال　　بفرمان در حرم رفتند در حال

۲-دنباله کرد س۳ ۳-غرقه س۲ حح ع۲= غرق ع ۵-درایشان س ۲ س۳ حح ع۲= بدایشان ع ۶-شدش س۲ حح ع۲= بدش س۳ ع ۸-موئے خزیده س۲ س۳ ۱۰-امانت دارِ آن س۳= امانت داری س۲ حح ع۲ = امانت داری از ع ۱۳-نازک تنانِ س۲= نازک بتان حح ع۲ ۱۴-سزائے خلعت د س

مه اندر برج شد چون لعل در دُرج — و بالش را شرف رو داد زان بُرج
چو آمد در شبستانِ شه آن شمع — پریشان خاطرش گشت اندکی جمع
چنان افشرد بهرِ بندگی پائے — که کرد اندر دلِ شاهِ جهان جائے
کسے کش بخت و دولت پائے گیرد — بچشمِ بختیاران جائے گیرد
هر آن فعلے کزو گردد پدیدار — شود منعم بصد جانش خریدار
پرستاری که دولت یار باشد — همه کارش جمالِ کار باشد
چه نیک اختر کسے کز بخت فیروز — شود پیشِ بزرگان خدمت آموز
چو خاکِ تیره گیرد دامنِ باد — نماند ابر را زو دامن آزاد
چو پیچش با چنار افتد کدو را — چنار از خویش برتر دارد اُو را
غرض القصه کنولا دیّ رانی — دو دختر داشت گاهِ کامرانی
چو رانی سوئے حضرت شد بیکپائے — بماند آن هر دو گوهر در کفِ رائے
چنان اُفتاد حکمِ ایزدِ پاک — که شد دُرِّ بزرگ اندر دلِ خاک
دویم را عُمر شش مه بود رفته — که بود آن ششش مه ماهِ دو هفته
پری روی ز مردم حور زاده — سپهرش نام دیولدی نهاده
همی آراستش مشاطهٔ بخت — همیداوش سعادت مژدهٔ تخت
چو کنون لادیّ آن دُر را صدف بود — بخدمت پیشِ شاهِ بحر کف بود

۵- بصد حملش ۳ حاشیه ۳ ا شش مه ۳ حرج ع ۲ شش هے ع ۱۵- مژدن بر تخت ۲

همیکرد آنچناں خدمت بدرگاه — که حاصل میشدش خوشنودیِ شاه
شبے خوش دید دارائے زمن را — بعرض آورد رازِ خویشتن را
نخُستُ اندر دعا لب را زباں داد — زبانرا در دعا گوئی عناں داد
که شاها تا ابد مسندنشیں باش — بشاهیِ خسروِ روئے زمیں باش
همیشه بر سریرِ ملک جایت — سرانِ ملک را سر زیرِ پایت
بیادت هرکه نبود بر زمیں شاد — اگر خود آسماں باشد زمیں باد
پس آنگه با دلِ پُر بیم و امید — بشرحِ حال شد لرزنده چوں بید
که از شاخِ جوانی بر درختم — دو غنچه ناشگفته داشت بختم
چو زینجا بادِ اقبال آنطرف تاخت — مرا زانجا ربود ایں جانب انداخت
شدم من خوش زبختِ روشنِ خویش — ولے ماند آں دو گل در گلشنِ خویش
یکے زاں دو پسر داندر جوانی — پَرستارانِ شه را زندگانی
دوم مانده است و چوں پیوندِ خون ست — دلِ من بهرِ آں خوں بے سکون ست
دمی گر مهرِ شه بر بنده تابد — بگرمی خوں بخوں پیوند یابد
ازیں پیوندِ فرزندی بما در — نیاید پائے شه فردا برآدر
چو شه را در شد ایں دیباچه در گوش — نموداری دگر رو دادش از هوش
بدل میگشت جستن هر زمانش — پَرستاری زبهرِ خضر خانش

۴- مسندنشیں باش - زمیں باش س ر ع ۲ = مسندنشین باد زمیں باد ر ح ۶- در زمیں س ر ح
۱۲- مانده است آں س ر ۱ = مانده است چوں س ر ح ع ۲ = مانده است و چوں ع

موافق بازخواندش در دل آن گفت — ستانی خواست تامہ را کند جفت
برائے کارداں فرماں فرستاد — کہ مارا بخت آگاہی چناں داد
کہ داری در سرائے دولتِ خویش — مبارک روئے دُختے دولت اندیش
چو برطغرائے فرماں دیدہ سائی — زدو دیدہ فرست آں رُوشنائی
کہ گرد دبیتِ ایں خورشید معمور — شود روشن شبستانش بداں نور
سریرآرائے ملکِ ہندواں کرن — کہ بد صاحبقراں رائے دراں قرن
ازیں شادی کہ آمد ناگہانش — نگنجید اندرونِ پوست جانش
کجا در ذرّہ گنجد ایں کہ خورشید — دہد نزدِ خودش پیوندِ جاوید
چو با چشمہ کند بحر آشنائے — شود آں چشمہ ہم بحراز روائے
براں شد کاں طرب را کارسازد — علم بر پشت پیلاں برفرازد
متاعِ قیمتی صد پیل بالا — ق — زدیبا وخز ولولوئے لالا
دگر کالائے گوناگوں نہ چنداں — کہ گنجد در خیالِ ہوشمنداں
پس آنگہ باہزار اُمیدواری — نشاند نازنیں را در عماری
فرستد سوئے دولتخانۂ تخت — کہ آں دولت رسد در خانۂ بخت
دریں اثنا چناں شد شاہ را رائے — کہ بستانداز اں رائی کرن جائے

۱- بازگفتش س۲ ع = بازخواندش ع س۲ س۳ حج ۲- نامہ فرستاد ع = فرماں فرستاد س س۲ س۳ حج ع۲ ایضاً چناں داد س۳ ع۲ = چنیں داد س۲ ع حج ۳- مبارک روئے دختر س۲ ۱۱- قیمتی س س۲ س۳ حج ع۲ = قیمتِ ع
۱۴- نشاند نازنیں را س۳ = نشاند آں نازنیں را س۲ حج

برآنسو نام زدگشتند در دم — الغخانِ معظم پنجمیں ہم
امیرانِ دگر با جیش و انبوه — که از پا مالِ اسپاں سرمه شد کوه
چو در گجرات رفت آں لشکرِ سخت — بخاک افگند رائے کاردان رخت
همیدانست کو را نبود ایں زور — که پیشِ قلبِ جَم بندد صفِ مور
چو آں جانی صلاحِ جان و تن دید — هزیمت را صلاحِ خویشتن دید
جَنیبَت راند و بیروں شد شتاباں — چو بادِ تند در کوه و بیاباں
نبُرد از همدمان و خون و پیوند — بجز خاصِ شبستاں لُعبتے چند
نهاں از دیدهٔ مردُم پری وار — بسوئے دیوگیر افگند رهوار
رسید آنجا و گشت ایمن ز خونریز — عناں را نرم کرد از جنبشِ تیز
چو سنکهن دیو پورِ رای رایاں — بشد آگاه ز آگاهے سرایاں
که کرن از گوجرات آمد بریں سوئے — ز تابِ تیغِ ترُکاں تافته روئے
به پرده دختری دارد نهفته — گلی پوشیده روئے ناشگفته
لطافت مایهٔ چونِ آبِ باراں — سزائے تختگاهِ تاجداراں

۱- پنجمیں ح ح ع۲ = پنجمی س۳ = اینچنیں س س۲ ۲- جیش و انبوه س۳ = جیش انبوه س س۲ ح ح ع۲ ۵- چو آنجا نے صلاح س س۳ ح ح ع = چو آنجانی سلاح ع۲ = جو آنجا بے سلاح س۲ ایضاً صلاح خویشتن ع ح = سلاح خویشتن ع۲ ۷- همدمانِ س۳ ع۲ = همدمان و س س۲ ح ح ع۲ - خون و پیوند س۲ = خویش و پیوند س ح = خویش پیوند ع۲ ۹- نرم کرد س۲ س۳ = گرد کرد س ع۲ = سُست کرد ح = گرم کرد ع ۱۰- سنکهن دیو س س۲ ح = به سنکهن دیو س۳ = چو سنکهن ع = سنکیں دیو ع۲ ایضاً شد آگاهی س س۲ س۳ ح ع۲ = بشد آگاه ع ۱۱- بدیں سوئے س۳ ح = بریں سوئے ع ع۲

طمع در بست سنکهن تا بصد جهد — برد در برج خویش آں ماه را مهد
برادر را که بهیلم بود نامش — بخواند و کرد جمّالِ پیامش
بر آنسو رفت بهیلم دیو چوں باد — بمهماں را ز مهمانے بروں داد
چو کرن آزردهٔ بختِ پریشاں — حمایت جوئے بود از سوئے ایشاں
نیارست اندر آں پیغام نه کرد — ضرورت باز حلِ پیوندِ مه کرد
نشانیها که باشد شرطِ ایں کار — بمقداری که رایاں راست مقدار
همه یک یک به یکدیگر سپردند — به صد دریا یکے گوهر سپردند
دو جانب چوں فراهم گشت تدبیر — رواں شد چاشنی برچاشنی گیر
فرستادند بر بومے همائے — مهِ روشن بکامِ اژدهائے
چو یک فرسنگ ماند اندر تگاپوئے — که اندر دیوگیر آرد پری روئے
سپاهِ شه که بود اندر پئے کرن — که کردی در زمانے کارِ یک قرن
چو بادِ تند زد ناگه بر ایشاں — همه جمعیّتِ خس شد پریشاں
بکوه و دشت سر زد کرنِ سرکش — سپاهی در عقب چوں کوهِ آتش
چناں بگرفت ز اندیشهٔ سرِ خویش — که چوں اندیشه ناپیدا شد از پیش
دلاور پنجمیں کو مرد گو بود — بفرمانِ الغخاں پیشرو بود

۱- طمع بر بست س۳ حر ۲- برادر رای بهیلم دیو حر = برادر را که بهیلم دیو ع۲ س۲ = برادر را که بهیلم بود س۳ ع
۱۰- آرد س۳ = آید س س ع۲ ع = آمد حر لهم ۱- ناپیدا شد از پیش ح ع۱ حر = ناپیدا از سر پیش ع
۱۵- دلاور پنجمی س۳ ایضاً الف خاں س س۲ س۳ حر

چو کرن از تابِ تیغش برق ساں جست　　حرمها زو چو ابر از باد بگسست
دراں جنبش دو لرانی که بختش　　بری میخواست چیدن از درختش
دواں می شد به پشتِ باد پائے　　چو گُل کِش باد برگیرد ز جائے
به پیکاں گوش او کز اوج واز پست　　بسانِ تیر میشد شَست در شست
غرض ناگه رسید از غیب تیرے　　که تیرِ چرخ زاں برزد نفیرے
بماند آں رخش آتش پائے سرکش　　گرفتِ ماه شد در برجِ آتش
سپه کش پنجمیں نزدیک تر بود　　رسید و در عنانش پنجه زد زود
ازاں گل برگ وزنِ لاله بازو　ق　گراں شد پنجمیں را چوں ترازو
امینِ شاه بود آں گرگِ خونریز　　ندید از بیم سوئے آں بره تیز
بعصمت هم بداں ساں بهرماں پوش　　الغخاں را رسانید از سرِ هوش
الغخاں در حرم میداشت مستور　　چو فرزندِ خودش در پردهٔ نور
چو فرماں شد که آں ریحانِ فردوس　　بشهر آرند چوں برجیس در قوس
رسانیدند در ایوانِ جمشید　　بجلبابِ حیا پوشیده خورشید
کنوں بیں کاخترِ هر هفت کرده　　چها بیروں دهد از هفت پرده
بیا مطرب بساز ابریشمی چنگ　　بریں شادی که آمد دست در چنگ

---

۴ - به پیکا گوش اوج ع۲ حر = به پیکان گوش خود ع ۷ - پنجمی سر۲ ۱۰ - بدانسان بهرمان سر۳ = برانسان بهرمان ع ع۲ = بدانسان پرنیان حر ۱۴ - کاخترے سر **ایضاً** جهاں ع۲ حر -

بداں تان کند در سینہ بخواہست　　رواں کن ایں غزل در پردۂ راست

غزل از زبان عاشق

چہ رویست اینکہ چشم کرد روشن　　چہ بویست اینکہ مجلس کرد گلشن
نہ ماہِ آسماں را باشد ایں روئے　　نہ فردوسِ بریں دارد چنیں بوئے
رُخے دیدم کہ جاں را زندگی داد　　ولے دل را نویدِ بندگی داد
ازاں روعیش فرخ زاد در من　　چناں روئے مبارک باد بر من
بیا اے زندگانی بخشِ جانم　　کسے کز تو زید نہ از جان من آنم
نہم بر دیدہ پائے جانفزایت　　ولیکن نیست آں تعظیمِ پایت
ستانم دیدہ از خورشید وامے　　کہ تو خوش خوش براں بالا خرامے
براہی کامدے ہمرہ کہ بودت　　دل افروزے گہِ و بیگہ کہ بودت
خوش آں بادی کہ از صحرا و از دشت　　بگرد اگردِ رویت داشت گلگشت
کدامی گرد در زلفِ تو رہ کرد　　کز آبِ دیدۂ خود شویم آں گرد
کدامی مرغ بر سر کرد پرواز　　کہ سازم در زبانش طعمۂ باز
فروغت در کدامی خاک پیوست　　کہ از دریوزہ خورشید دمہ رُست
ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک　　ہم از خونِ دلِ خود شویمش پاک

۱- بروں کن حج ۲- عاشق گوید ع حج = عاشق گوید بمعشوق بندہ نواز ۱۱ سے یہ غزل تمام وکمال نسخہ حج میں متروک ہوگئی ہے ۷- نزجان سرع۲ = اے جان سر۲ سر۳ = بیجان ع ۱۰- دل افروز سر۳ ع۲ = دل افروزے ع
۱۴- دریوزہ سر۲ سر۳ ع۲ = در ویزہ ع - خورشید دمہ سر۲ سر۳ ع۲ = خورشید مہ سرع

زہی اقبالِ آں خاکِ رہِ افسوس — کہ نعلِ توسنت میزد بر و بوس
ولیک از دست بادم، وصد آہ — کہ نقشِ بوسہ برمی چیدزاں راہ
فلک زیں آرزو می مُرد کای کاش — ہلالم نعل بودی در تہ پاش
گذشتہ است آنکہ چوں افسردۂ چند — دلم بودی بخورد و خواب خُرسند
کنوں دل را زمانِ بت پرستی است — حریفِ عشق را آغازِ مستی است
شراب دوستی دہ تا ہنانی — بروئے دوست نوشم دوستگانی
نوازندہ چو زیں دستاں بہ پرداخت — دگر سازندہ دستانِ دگر ساخت
بپاسخ از زبانِ دلبرِ نو — رواں کرد ایں غزل در مزمرِ نو

پاسخ از لبِ معشوق

زمانہ بیں چہ ساں شد کارساز م — چہ در ہائے سعادت کرد باز م
بہ بے مہری نخستم کرد تاراج — زمہرم داد زاں پس مژدۂ تاج
نگہ کن تا چہ میمونست بختم — کہ سر بر ماہ زد میموں درختم
نسیمے خوش وزید از سبز گلشن — کہ از وے تازہ گشت ایں جانِ روشن
مرا چوں گل زشاخِ تاز برکند — بدولت خانۂ اُمید افگند
کنونم اعتماد بخت خود ہست — کہ گلبوئے شود از بوئے من مست

---

۳ - فلک زیں آرزو می مرد س۲ ر۲ ع۲ = فلک ایں آرزو می برد ر۲ ۴ - بخورد و خواب س۲ ر۳ ع۳ = بخواب و خورد خورسند ع
۵ - حریفِ عشق س۲ ر۳ ع۲ = حریفِ عیش ع ۹ - پاسخ از لب معشوق س۳ ح ع۲ = پاسخ از زبان معشوق بہ عاشق ر۲ = پاسخ از
زبان معشوق گوید ع ۱۴ - شاخِ ناز س ح ع۲ = شاخِ تاز ر۲ ر۳ ۱۵ - اعتماد بخت س۲ ر۳ ح ع۲ = اعتقاد بخت ع

گواہی میدہد خاطر بر آنم — کہ باقی عمر جز دولت نرانم
شود پیوندِ من با مہربانی — کہ بندم در وفایش از مہر جانی
سرِ خود در رہِ او خاک سازم — ز بہر بودنش جاں چاک سازم
براہم طائرِ میموں زد ایں فال — کِت از فرّخ رُخے فرخ شود حال
برآں فرخندہ فال اُمیدوارم — کہ گردد اخترِ فرخندہ یارم
مرا خود ہست در طالع شماری — کہ دُر گردم بتاجِ تاجداری
گر اختر صادقست ایں پایہ یابم — ز دُرّہائے فلک پیرایہ یابم
دگر قلب اند گوہرہائے افلاک — بقلبے نیز خوش باشد ہوسناک
عروسے کش ہوس بیش است یا کم — زمُرّد سازد از مینا بخاتم
ز ہندستاں غزالے شیر مستم — کہ از یک غمزہ ترکستاں شکستم
رسیدم تا زِ چشمِ آہوانہ — دوانم ہر طرف تیرِ روانہ
دلی رائم غزارِ خویش سازم — چو اں شیرے شکارِ خویش سازم
دریں ناوک زنی و کینہ توزی — شکارِ جاں شکارم با دروزی
شکارِ جاں شکارم خضر خاں باد — کہ چوں خضرش حیاتِ جاوداں باد

۴- براہم طائرِ میموں سر۲ سر۳ حر ع۲ = برایم طالعِ میموں ع ۸- بقلبے سر۲ سر۳ حر ع۲
= بقلبِ ع ۱۰- غزالے سر۲ سر۳ حر ع۲ = غزالِ ع سر ۱۱- تیر دوانہ حر
= تیر روانہ سر۲ سر۳ ع۲

گرم شدن چشم دولرانی در روے شمس الحق والدین خضر خاں واز تاب مهر آب در چشمش گشتن و مهربان گشتن آن چشمهٔ مهر بر آن نیلوفر هندی و چون شعاع خورشید از صفر ابر زمین افتادن

چه خوش باشد در آغاز جوانی | دو بیدل را بهم سودائے جانی
گه از ابرو بیان راز کردن | گه از مژگاں عتاب آغاز کردن
گہے از گوشهائے چشم خواندن | گہے از دور باش غمزه راندن
ازیں جاں دادن و از وے ربودن | وزیں گفتن جفا وز وے شنودن
ازیں با خویش خوں در گریه خوردن | ازو در لب بدزدی خنده کردن
ازیں کندن بحسرت سینهٔ ریش | ازو دیدن ندادن سوئے خویش
ازیں در پیش محرم غم کشادن | ازو پائے رقیباں بوسه دادن
ازو شوخی وزیں در غم نشستن | ازیں زاری وزو رو بر شکستن
ازیں چوں دشمنان سخت بازو | خدنگ دوستی کردن ترازو
ازو ناوک درون جاں گرفتن | بصد جاں لذت پیکاں گرفتن
فشرده عشق در جانها قدم سخت | خرد برده بصحرائے عدم رخت
وکیلان بلا در فتنه مشغول | عملداران غم را کرده معزول

---

۱ شمس الحق خضر خاں ۲،۳ - ازصفر ا ۱،۲ = بصفر ا ۱،۲ ح ۷ - ازو گفتن ۱،۲ ع ۲ - زیں شنودن ۱،۲ ع ۲ ۹ - سینهٔ ریش ۱،۲ ع ۲ = سینهٔ خویش ۱،۲ ح ۱۰ - رقیباں ۲ = رقیبش ح ح ع ۲ ۱۱ - وزو رو بر شکستن ۲ = وازوی بر شکستن ح ح ع ۲ = وازوی برگسستن ع

بخونریزی کرشمه تیر در شست　　نهاده دل شده جاں بر کفِ دست
درون جان خیالِ زلف و بالا　　چو دزد خانگی جاسوسِ کالا
هوائے دل بکنجِ سینه پنهاں　　چو طرّاران بافسوں بردنِ جاں
جفائے کاید از جاناں پیاپے　　بعزّت در پزیرد عاشق از وے
مے تلخست جورِ گلعذاراں　　که هرچندش خوری باشد گواراں
هر آتش کاں بیفروزد بتِ سیم　　خلیلاں را بود باغِ براهیم
وگر شد هر دو دل زیں شعله معمور　　بنا میزد زهے نورٌ علیٰ نور
خضرخان و دولرانی دریں کار　　دو دل بودند یکدیگر گرفتار
کنوں حرفی که من خواندم دریں لوح　　چنیں بخشد بدلها راحت و روح
که چوں آمد دولرانی بدرگاه　　بشارت یافت از بختِ نکوخواه
برسمِ بندگی برپائے مے بود　　بفرش خاص جبهت سائے مے بود
بفرخ روزی اندر خلوتِ قصر　　خضرخاں را بخواند اسکندرِ عصر
اشارت کرد بانوئے جهاں را　　که بیروں افگند رازِ نهاں را
خلف را از خلیفه گوید ایں راز　　که گشتت بخت و دولت کارپرداز
دولرانی خجسته دخترِ کرن　　که نار دچرخ چوں آں مه بصد قرن

۲- زلف و بالا ئـ ب غ حـ ع عا = زلفِ بالا ع ۳- بافسوں ئـ = درافسوں ب دع۲ = درافیون ئـ حـ ۴- بعشرت کا ۶- بتے سیم ئـ ۷- نورٌ علیٰ نور ئـ د ۸- بودند یکدیگر ۲ ئـ ۳ ب ع۲ حـ د = بودن بیکدیگر ع ۱۵- چوں اومه ئـ حـ ب ع۲

شده است از بهر تزویجت مهیّا که گردد خانه زان ماهت ثریّا
چو خان را آمد این دیباجه در گوش ز شرمِ شاه بانو ماند خاموش
در آن شرمندگی زایوان برون رفت ولیکن مهرش اندر جان درون رفت
در آندم بود خان ده ساله راست که این هنگامه شادیش برخاست
دوکرانی بقدرِ هشت ساله دو هفته ماه را بسته کلاله
همه دندانش مست شیر بدراست ازان مستی همی افتاد میخاست
برادر داشت در هر وصف شایان چراغ افروزِ گوهرهائے رایان
بصورت اندکی با خانِ کشور مشابه بود چون روئے بازر
زهجرِ آن برادر در نهانش غمے میزاد هر دم توامانش
چو دیدی روئے خان چیزے از آن سان ازان رو نقش خانش بود در جان
چنان بے تلخ ماهی را ته پوست بمهرِ آن برادر داشتی دوست
نمیدانست چون او نیک و بد را گمان بردی برادر جفت خود را
ولیکن بود خانِ اعظم آگاه که از نه طاق جفتِ اوست آن ماه
بدین خوش بود آن بازِ شکاری که زانِ اوست کبکِ مرغزاری
بر ینسان مهرِ آن هر دو دل افروز چو ماهِ نو همی افزود هر روز

۴- این هنگامه ع ا د = آن هنگامه ع[۲] ۶- مست از شیر ۳ ۸- شابه گونه ۳- رویش برابر ع = رویش
بازر ح ۲ ۳ ب = همچون روئے باز ر ع کا جُ د ۱۰- بداناں ۲ ۱۱- در تهٔ پوست ۳ ح
۱۴- صید اوست ۳ حاشیه

ببازی بود شاں عشقی که یک دم نبودندے جدا در بازی از هم
نبُد چوں عشق در بازی مجازی شد آں بازی ز آخر عشق بازی
چو طفلانے که باهم لعب سازند بهم گه طاق و گاہے جفت بازند
نهانی باختندی آں دو مشتاق ز طاقِ ابرواں هم جُفت و هم طاق
بهر بازی گهے چوں خورد سالاں دویدی خورد شیری با غزالاں
بریں آئیں که تا بگزشت سالے سری برزد ز باغش هر نهالے
شناسا شد دولرانی هم ازبخت که بختِ اوست ایں فرماندهِ تخت
بطالع هست در بهتر زمانے قِرانش با چناں صاحب قِرانے
فلک چوں سروری بخشد سری را کند پیوند او نیک اختری را
کند چوں زُهره با برجیس دیدار سعادت ها بدهر آید پدیدار
شدی هر سو که آں خورشید پایه صنم رفتی بدنبالش چو سایه
نبودی ز و جدا در گاه و بیگاه چو نور از آفتاب و پرتو از ماه
دویدی شمسِ والا هم پس و پیش ز تابِ مهر سوئے سایۀ خویش
بیکجا خوردِ شاں بودی جدا خواب نخوردندی دمے بے یکدگر آب

۱- هردم ب ایضاً از بازی حج ۴- آں دو مشتاق س۱ س۲ س۳ حج ب ع۲ د = هر دو مشتاق ع
۶- بدیں س۳ حج ایضاً ز باغش س۳ ع حج ب د = بباغش ع- هر نهالے س س۲ س۳ حج ب ع۲ د ح =
نونهالے ع ۷- زان اوست س۲ = جفتِ اوست ب د ۱۰- چوں زهره س س۲ س۳ حج ع۲ د =
زهره چو ع ۱۳- که ماند مهر س۳

زلیخا نعمتِ دیدار در پیش نبودی سیر پیش از یوسفِ خویش
چنیں تا ہشت سالہ دختر رائے نہاد از دَورِ گردوں بر بہم پائے
خضر ہم شد براں حالت کہ کو شد کزاں چشمہ زلالِ خضر نوشد
بسلطاں می رسید از ہر جریدہ نسیم آں بہارِ نو رسیدہ
کہ بادش در پئے غنچہ شگافیست ولے ابرِ حیا در پردہ بافیست
مہین بانواں را جُست یک روز نہانی گفتش اے شمع شب افروز
خَضِر خاں چوں بسر سبزی چناں گشت کہ خواہد عالمے را سائباں گشت
ببا ید کرد نخلے ہمنشینش کہ بر خوردار گردد میوہ چینش
پس آنگہ عزم شد سلطانِ دیں را ہم آں معصومۂ پردہ نشیں را
کہ چوں خالِ خضر خاں الپخان ست کہ زیب چہرۂ دولت بدان است
بُدرجِ عصمتش دُرّیست مستور کہ چوں خورشید نتواں دیدش از نور
کنندش باہزاراں ارجمندی بعقدِ آں زمرّد عقد بندی
چو ایں اندیشہ محکم گشت شہ را نویدِ خواستگاری داد مہ را
بسوئے الپخاں فرماں فرستاد ازاں اندیشۂ خیرش خبر داد
الپخاں کاں بلندی یافت از بخت پزیرفت آں مبارک مژدہ از تخت

۴- تمام نسخوں میں بہار ہی سوائے ع کے۔ مگر اُس میں بھی بہار کو چھیل کر نہال بنایا گیا ہی ۵- ابرِ حیا سر۳ = بروی حیا سر۲ حہ ۶ د = روئے حیا ع۲ ۶- مہین بانوان سر سر۳ حہ ب د ع۲ = مہیں بانوے خود ع
۸- تان نخلے سر۳ ۱۱- از نور سر۳ د ح = از دور حہ ع۲

مُهیّا کرد با صد زینت و زَین — ز بهرِ چشمِ مُلک آں قرة العَین
شدند اہلِ حرم زیں نکتہ آگاہ — دروں رفتند پیشِ بانوئے شاہ
برسمِ بندگی و نیک خواہی — نمودند اندراں درگاہِ شاہی
کہ دُختِ الپخاں چوں شد مقرّر — کہ گردد ہمنشیں با خانِ کشور
نہ او بیگانہ شد از دور پیوند — کہ او ہم شاہ با نور است فرزند
خضرخاں کز بہارِ زندگانی — بہر سُو میزند شاخِ جوانی
نباید کاں گلی کش بار گردد — ز خارِ غیرتش افگار گردد
ازیں مہر یکہ گیتی زوست گلشن — نموداری کہ ما راہست رُوشن
برایں آتش اگر خاشاک پوشیم — چو روشن تر شود ناگہ بجوشیم
ہمانا خان برخوردارِ نوخیز — بباغ حُسن دارد رغبتی تیز
چو غنچہ دل بشاخِ سبز بستہ است — ز گلرویانِ دیگر باز رستہ است
بہر بادی در صد جامہ چوں گل — نہ ریحاں دامنش گیرد نہ سنبل
ازآں گاہی کہ دختِ کرن گجرات — حوالت کرد شاہنشہ بداں ذات
بگوشِ او کہ ایں گفتار در شد — تو گوئی در تنش جانِ دگر شد

۴-مقدر س۱ ۵- بیگانہ شد دور س۳ ب کا = بیگانہ شد از دور س ح ع۲ د ۷- یار گردد س۲ س۳ ب ع کا = بار دارد س ح ع۱ د ح۲ ۸- مہر وکہ ح۲ ۱۰- ہمانا خاں برخوردار نوخیز س س۲ س۳ ب ح ح۲ ع کد = ہماں خاں برخوردا از شاخ نوخیز ع ۱۲- صد جامہ چوں گل س س۲ س۳ د ح۲ ع۲ = صد چاک چوں گل ح ب = چوں جامہ صد گل ع

زیادِ او شود آسوده جانش — نیاساید ز نامِ او زبانش
دو فرقد را فتد سوگند باین — دو مه را بُعد ممکن نیست کاین
بُرند از هم دو پیکر آشنائی — مُیسّر نیست ایشاں را جُدائی
صواب آں شد که دو لولوئے هم دُرج — شود هر یک چراغے در دگر بُرج
خوش آمد ایں سخن بانوئے شه را — دو منزل شد مُعیّن هر دو مه را
بجائے شه شد و جائے دگر دوست — دو جاں یکجا و فارغ پوست از پوست
همیں شد رسمِ دَورانِ ستم ساز — که نتواند دو کس را دید دمساز
کجا بُرجِ از دو کوکب کرد معمور — که باز از یکدگر نفگند شاں دور
کجا دو مرغ را خانه بهم ساخت — که باز اندر میاں سنگی نیند اخت
فلک کو بند ها می بُرّد از بند — چه شک گر بگسلاند هر دو پیوند
غرض هر یک بخلوت جائے خود رفت — بپائے دیگراں نه از پائے خود رفت
پس از یک هفته آں ماهِ دو هفته — بخدمت آمدی از تاب رفته
خضر خاں کردی از دورش نگاهے — برآوردی ز دل دُزدیده آهے
دولرانی هم از دنبالهٔ چشم — بدیدی و فگندی شعله در چشم
خضر خاں رخصت کردی مونِ از پیش — چنیں کردی سلامِ دلبرِ خویش

۱- نیاساید ح ب ح۲ ۲- پیوند باین ح۲ ایضاً نیست ممکن بُعد ر۲ ۴- ایں دو لولوئے درج ر۳ د
۷- همی شد رسم ر ر۳ ح ح۲ ع۲ د ع ا = همی رسمت ر۲ = همی شد رسم ع ۱۰- بندِ ها ح ح۲ د = بند ها ع ع۲
ایضاً چه شد ر۳ حاشیه ۱۵- از پیش ر ر۲ ر۳ ب د ح ع۲ د ح۲ = در پیش ع

سمنبر خدمتِ دیگر گرفتے　　گل افگندی بخاک و بر گرفتے
جسدہا دور و جانہا یکدگر یار　　زبانہا گنگ و ابروہا بگفتار
بپرسش ہر نظر زیں سو بیانے　　بپاسخ ہر مژہ زانسو زبانے
کرشمہ تیغ میزد در چپ و راست　　ولیکن آبِ دیدہ عذر میخواست
جگر بے صبر و تنہا در قناعت　　مژہ در خشم و لبہا در شفاعت
بمہر ایں در درونِ او جگروش　　بناز او از درونِ ایں جگرکش
درونِ یکدگر در رفتہ پنہاں　　نہ قالب در میاں گنجیدنی جاں
دو آئینہ گر از رسمِ خیالی　　رود در یکدگر نبود محالی
دو شمع ارچہ بوند از یکدگر دور　　ولے پیوند یابد نور با نور
چو رفتندی دگر در خلوت آباد　　شدندی با خیالِ یکدگر شاد
چو گشتند اندراں دوری خیالے　ن　زگریہ چوں خیالی در زلالے
خیالِ یکدگر در بر گرفتند　　ز مہرِ سینہ ترکِ خور گرفتند
غم از تن خورد را رغبت بروں برد　　شکم را شعلہ از خونابِ دل مرد
کسے کش سوزِ معدہ در فروغ است　　ز سوزِ دل سخن گوید دروغ است
چو داغی نیست چند از گفتِ ابتر　　زباں دیگر زبانہ ہست دیگر

۵۔ قناعت ع س۳ ب د = صناعت س س۲ ح ح۲ ع۲۔ کا د حاشیہ ۶۔ در درونِ س س۲ س۳ ب ـ ح ح۲ د = درون ع ع۲ ۹۔ بانور س۳ ب ح۲ = در نور ع ع۲ ح د ۱۲۔ ترک خور ح ع۲ = ترکِ سر ع ح۲ ب

گرفتارِ شکم را ناں عزیز است　　پرستارِ جسد را جاں عزیز است
کسے کو عزّتِ معشوق داند　　کجا از نان وجانش یاد ماند
اسیرِ عاشقی را جاں چہ باشد　　چو جاں گم شد حدیثِ ناں چہ باشد
درآں سینہ کہ گشت از جانِ خود سیر　　بود برگ و ترہ پیکان و شمشیر
دو غمخوار از خورش بے نوش ماندہ　　رُخ از خونِ جگر پر جوش ماندہ
خوری کا شام و خوردش نام کردند　　جگر خوردند و خوں آشام کردند
گہے رفتی بسیرے لُقمہ شاں زیر　　کہ دیدندی جمالِ یکدگر سیر
غِذائے روح چوں برداشتی دل　　شدی تن ہم بخوردِ خویش مائل
وگرنہ ہر خورش کاں پیش بودے　　اگر حلوا بُدی حنظل نمودے
میانِ آں دو سروِ پائے در گِل　　پَرَستاراں بسے بودند یک دِل
چہار از سوئے شہ پوشندۂ راز　　چو راز سینہ با جاں گشتہ دمساز
ستادہ راست ہر چار اندریں فن　　بسانِ چار عُنصر عُمدۂ تن
سہ بودند از کنیزانِ درونے　　دریں رہ کردہ شہ را رہنمونے
یکے عزّت کہ او زاں راز داری　　مشرّف شد بعزّ استواری
دوم کرنا کہ از نیکش خبر بود　　زبد چوں نیم نامِ خویش کر بود
سہ دیگر یاسمن خوشخو تر از آب　　چو گُل کو گنجد اندر بسترِ خواب

۴-برگ ترہ س۲ س۳ حہ ب د ع۱ = برگ وترہ ع = برگ ترب حہ۲ ۱۴-از راز داری د ۱۶-سہ دیگر یاسمن خوشخو تر س۲ س۳ حہ حہ۲ ع لب د = سوم بُد یاسمینِ خوشتر ع

چہارم سُوئے بیروں بندۂ خاص　　ز رحمت آیتے بر لوحِ اِخلاص
بحُسنِ خلق آئینی تمامش　　حَسن خُلقی و احمد خواجہ نامش
شگرفی زیرکی و کاردانی　　بزرم اندر دلی در بزم جانی
سواری چابکی گو گاہِ نخچیر　　دو آہو کُشتی از یک چوبۂ تیر
فراواں خدمتِ شہزاد کردہ　　گہے چوگاں زدہ گہ زخم خوردہ
گہ و بیگاہ ازاں خورشیدِ پُرنور　　نبودہ ہمچو سایہ یکزماں دُور
چو خاں را در نہاں ہمدم ہمو بود　　دریں سودائے دل محرم ہمو بود
چو شہ رفتی ز خلوت خانہ بیروں　　بروِیش دادی ایں افسانہ بیروں
بروئے او تہی کردی دِل پُر　　بگریہ غرق ہمچوں رشتہ دُر
فشاندی جملہ غمہائے جگر خائے　　کہ باشد بہر غمہائے دگر جائے
اگرچہ آں چشمہ در بیروں کشیدن　　فزوں تر گشتی از افزوں کشیدن
چو آں چشمہ کہ در زادن در آید　　چو آب افزوں کشی افزوں تر آید
صنم ہم داشت پنہاں محرمے چار　　طریق محرمیت را سزاوار
یکے نرگس کہ گر خارسے برہ دید　　زمیشِ نازنیں از دیدہ برچید

۲- بحُسن و خلق س۲ ح د **ایضاً** بحُسن خلق و احمد س۳ = حسن خلقی محمد ع۲ ۵- گوی خوردہ کا س۳ حاشیہ ۷- در نہانی ہمدم او س۳ د = درجہاں ہمدم ہمو ب ۹- ہمچوں رشتہ دُر س۲ س۳ ح ب = ہمچوں رشتہ دَر دُر س ع۱ ح۲ د = خون چوں رشتہ در دُرع ۱۱- چشمہ س س۲ س۳ ح ح د ع۲ = آب ع = چشم ح۲ ۱۲- خود آں چشمہ س س۳ ع۲ ح ب ح۲ د = خوش آں چشمہ س۲ = چو آں چشمہ ع **ایضاً** افزوں تر آید س۲ س۳ ع۱ د ح۲ = بر آید ع ۱۳- محرم چار ع ح۲ ع۲ ۱۴- برچید س س۲ س۳ ح ب ع۲ ح۲ د = می چید ع

دوم آن مشک ریزی کز سر هوش　　خزیده همچو زلفش در بنا گوش
سیوم لادی گرفته بر سر این بار　　که در هندیست لادی بار بردار
چهارم خواجه کافور سرائے　　که بد چشم وفا را روشنائے
چو صفر امین ز عقد مختلف بود　　که سر حرف امانت چون الف بود
گه از گاه او هم اندر راز مستور　　بگنجیدی چو در لوزینه کافور
غرض آن محرمان در شام و شبگیر　　شده جاسوس چشم فتنه چون تیر
درون سو راز جانها داشتندی　　برون پاس زبانها داشتندی
بعینها مونس دو یار جانی　　که بے مونس مبادا زندگانی
چه خوش گفت این مثل یاری بیاری　　که هر غم را بباید غمگساری
غم ارچه بے عدد باشد چو باران　　توان خوردن بروئے غمگساران
شود یک ذرّه ریگے غرق دریا　　برد کوهی چو کشتی شد مهیا
چو یک سر باشد از باری هراسان　　دو سر یکجا شود برگیرد آسان
چو باشد بے ستونے بر سر بام　　ستون گر هست زیرش گیرد آرام
غم کس هر کسے را درنگیرد　　که مهمان نزلهٔ غم بر نگیرد
نه نقل غم چنان زیباست درخورد　　که از هم صحبتان تنها توان خورد

۴- سر حرف س۱ س۲ س۳ ج ب ی د کا = بر حرف ع ۵- گه از گاه او ع۱ ج۲ د = گه و گاه او س۳ س۱ س۲ = گه و بگه ب = گه از کار او ع ۷- راز جانها س۱ س۲ س۳ ب ع۱ د ج۲ = سوز جانها ع ۹- آن مثل ب ع۱ ع د = این مثل س۳ ج۲ = گفتا مثل ج

کسے کیں تلخیش شیریں گوارست — مبرزاں صحبتِ شیریں کہ یارست
درآسایش بسے باشند یاراں — بغم کن آزمونِ دوستداراں

حکایت

بمهمانِ بُزی شد کہنہ میشے — بہ پہلو خارشی بر پشت ریشے
گرفت از سبزہ زارِ بُز چناں نوش — کہ کرد از فربہی سختی فراموش
بہ بُز گفتی کہ پیشِ گرگ وقصّاب — رَوم من بہرِ تو در آتش و آب
لبِ بُز کند تا گہ سگ بدنداں — بُز آمد باز سوئے میش خنداں
ازاں خندیدن اندر گریہ شد میش — کہ با او ہم کند سگ گرگیِ خویش
بہانہ کرد تا گریزد از وے — کہ بریاراں ازیناں خندہ تا کے
بسے میش است بُز را یارِ جانی — ولے در سبزہ نے در کارِ جانی
غرض القصّہ چوں بانوئے آفاق — بپردہ بخیت رازِ آں دو مشتاق
اشارت کرد تا خاصانِ درگاہ — برند آں ماہ را زآنجا شبانگاہ
بقصرِ لعل دارندش نہانے — چنانکہ اندر خزینہ لعلِ کانے
چو عزمِ کار گشت آں حلقہ را جزم — کمر بستند چوں حلقہ دراں عزم
دراندیشید بانو باز در دل — صواب اندیش شد زاں راز در دل
کہ چوں پرّد تدروِ مرغزارے — بتا پاک او فتد بازِ شکارے

---

۳ - حکایت بطریق تمثیل ۳ح ح۲ = ۰ ۳ ہ۔ بمهمانے ۳ ۵ - سبزہ زارش آں چناں ب الیضاً محت ۳ ۱۲ - زیں جا ۲ ۱۶ - بطاپاک ۳

فسون دل که در جانش عمل کرد — عزیمت زان پری پیکر بدل کرد
بمنزل استقامت داد مه را — نگرد از زهرهٔ صفر آن جایگه را
ولے در عزمِ اوّل نیک خواہاں — خبر بردند بر خورشیدِ شاہاں
که شه بانو بران عزم ست کامروز — ق دہد پروانه کان شمعِ شب افروز
زبرج خاص برگیرد دلِ خویش — بقصرِ لعل سازد منزلِ خویش
بدانسان زان خبر شه بے خبر گشت — که در گشت و خرام از پائے در گشت
چو باز آمد بخویش آہی برآورد — که دود از زهرهٔ نکو خواہی برآورد
بدانسان نیست شد صبرش در آن درد — که شد نزدیک کز هستی شود فرد
چو در جیبِ خرد کم دید چاره — بزد دست و گریبان کرد پاره
بچاکِ جامه عاشق را مکن عیب — که اوّل جان شدش چاک آنگهی جیب
بدوری کے بود دل را صبوری — که دشمن را مباد از دوست دُوری
مثل گر چوب و گر سنگ است و پولاد — شود گاهِ جُدا کردن بفریاد
نه مردم سخت تر زانهاست در پوست — که رنجی نبودش در دوریِ دوست
برآنسان شه دریده جامه چون گل — خراب از خونِ دل نه از خوردنِ مل
پریشان حال و آب از دیده ریزان — چو مستان میگذشت اُفتان و خیزان
ملایک زان غم اندر بال کندن — فلک زین فتنه در زیور فگندن

۲- که کرد ب حج ع۱ د ح۲ = نگرد ع ۸- صبرش س ر۲ حج ع۱ د = خیرش ع ۱۲- جُدا کردن ح حج ع۲ د ح۲ = جدا بودن ع ۱۴- نز خوردنِ ح ح۲ = نه از حج ع۱ د = بر خوردن ع

پریده جاں زتن دیو و پری را — نمانده تاب ماه و مشتری را
شه و شهزاده با چندیں رقیباں — دریده جامه دامن تا گریباں
گُلش پژمُرده و نرگس گهربار — چو شاخِ زعفرانش برگِ گلنار
هراں کاں تختهٔ حیرت فرو خواند — چو نقشِ تختهٔ در حیرت فرو ماند
کسے آں حال پُرسیدن نیارست — چه پُرسیدن که خود دیدن نیارست
یکے از خاصگاں کش بود یارا — بپرسید از سرِ رفق و مُدارا
که اے چشمِ جهاں را نورِ دیده — چو تو چشمِ جهاں نوری ندیده
چه حالست ایں و آں غم بر تنت چیست — شگافِ فتنه در پیراهنت چیست
کدامی خار دامانت گرفته است — کدامی غم گریبانت گرفته است
زگردِ کیست ایں بر دامنت خاک — زدستِ کیست ایں پیراهنت چاک
که تیزت دیده تا چشمش بر آریم — که خارت خست تا تیغش گزاریم
ورت دل رفت جائے غیرِ مقدور — درآغوشت دهیم ار خود بود حور
شهِ دل خسته از بیمِ دو افسر — که باشندش بدولت هر دو بر سر
بصدق ایں ماجرا خواندن نیارست — غمِ دل بر زباں راندن نیارست

۲- رقیباں س، س۲، س۳، ب، ی، کا، ع۱، د، ح۲= رفیقاں ع ح ایضاً تا دامن گریباں س۲
۴- هرآں کاں س، س۲، ح= هرآنکه اں ع۱، د، ح۱= هرانکو ع، س۳، ب.
۸- چه حالست داین غم ب ایضاً شگافِ سینه ح کا ۱۱- خسته ح ب د ۱۳- بودندش د کا
= بادندش س۲، س۳، ب، ی، ع۱، ح۲= باشندش ع

زبس کز شرم بے پایاں خجل بود   سخن را قلب زد زانچش بدل بود
بپاسخ گفت من از بانِ قصر   شتابان میشدم سوئے شہ عصر
نبود اندر رشتابم جائے پرہیز   زد اندر پیرہن نئے نیزۂ تیز
دریں زخمی توہم خود منصفم باش   کہ با چوبی چہ یارم کرد پاداش
پیو شنندہ کہ کرد ایں نکتہ در گوش   سخن را جان دید و ماند خاموش
اگرچہ ایں لمعہ زاول صبحدم داشت   ازاں خورشیدِ دوّم صدق پنداشت
وزاں پس بر طریقِ مہربانی   بسے گفتش دعائے زندگانی
پس آنگاہیش گفت اے دیدۂ شاہ   زرویت چشمِ بد را دیدہ کوتاہ
رسد گر چشم زخمی در جمالت   جہانی کور گردد در خیالت
اگر چشمِ تو کاے آتش براں نے   ق   شدی خستہ عیاذاً باللہ از وے
فلک گر آں دو چشم افگار کردی   چساں با ما دو دیدہ چار کردی
فلک را گر شدی ندی ہمہ چشم   چناں بودی کہ پاداشِ گہر پشم
جہاں کس را ازیں بے دیدہ بودن   چگونہ روتوانستی نمودن
اگرچہ کوریٔ دارد زمانہ   بماندی کورتر زیں جاودانہ

۱- قلبہ زد حج ع۱ د ۲- کازہ ؎ حج۲ ۴- دریں زحمت س۳ = دریں زخمی س ع۲ د = دریں زخمہ حج ب حج۲ ح- منصفم باش س۲ س۳ ب حج ع۲ د حج۱ = منصفی باش ع ۶- زاول ع س۳ = اول س س۲ حج ب ع۲ د حج۲ ایضاً صبح پنداشت س۳ حاشیہ ۱۱- ان دو چشم افگار س۲ ؎ ع ب = با دو چشمت خار س ع۲ د = با دو چشمت کار س۳ ایضاً دو چشمش چار س۳ ۱۳- جہاں س س۲ س۳ حج ب د حج۲ = چناں ع ع۲ ۱۴- بماندی س س۲ حج ب ع۲ د = نماندی ع

چراغفلت کنی زینگونه درخویش　　که زینساں چشم زخمی آیدت پیش
چه گوئی اے فدا دَوران دَورت　　حَمل قرباں کنم با جَدی و ثورت
چه گردانم برائے عُمرِ جاوید　　بفرقت مشتری با ماه و خورشید
برایشاں من خود ایں گردش چه سنجم　　که میگردند خود برفرقت انجم
سرِ بی کِت بدینساں کار کرد است　　زخوابت گوئیا بیدار کرد است
که تو شاهی چناں مگذر خراماں　　که گستاخی کند خارت بداماں
چناں کن ایں دم از نے نیزه پرهیز　　که فردا رُد کنی صد نیزهٔ تیز
نصیحت گوئی زینساں در سخن بود　　ولے عاشق بکارِ خویشتن بود
چو جانش بے خبر بود اندراں گشت　　حدیثے چند از و بشنید بگذشت
چو زانجا چند گامے پیشتر شد　　بشکوئ نشاطِ خویش در شد
پرستاراں بخدمت در دویدند　　لباسِ پاره از وے برکشیدند
تبلهائے تنک بر دند در پیش　　که در ناید بوصف از صفوتِ خویش
چو روئے ناخنش یکجا سرو بن　　که گنجد صد گز اندر درزِ ناخن
چو پوشندش نمی باشد براندام　　غلط کردم زبادی بافته دام

۲- دوران و دورت ح۲ ۳- یا ماه ر۲ ح ب ع۲ د ۴- برایشاں ر۳ ح ب ع۲ د = پریشان ح۲ = بدیساں ر۲ ء = برانسان کا = برانیان ع ۷- ولے ر۲ ر۳ ح ء عا ح۲ = دل ر ا ب د ع۲ ۱۱- برکشیدند ر۲ ر۳ ب ع۲ د ح۲ = درکشیدند ع ح ۱۲- یکسان ر۲ ر۳ ح ء = یکجا ر ا ب د ع۲ ح۲ ۱۴- تاری بافته ر ا ع۲ د ح۲

بداں نمود میلے خانِ اعظم　　کزاں جامہ تُنک دل تر بُد از غم
بتن پوشید کتّانی چو مہتاب　　تُنک بر برگ گُل شد قطرۂ آب
چو شہ تشریفِ رسوائے بَدَل کرد　　بدِلہا داغِ آں کسوت عمل کرد
ز بس کاں ہر ہمہ دلہائے غمناک　　شد از غم چاک چوں آں جامۂ چاک
از آں ساں کسوتِ رفتہ زساماں　　ق　　کہ بود از مہر صبحی چاک داماں
ہمہ کردند پارہ پارہ تقسیم　　چو نانِ نیک مرداں بہر تعظیم
نہ آں پارہ بجائے بند کردند　　کہ جانِ پارہ را پیوند کردند
چو از جاں پارہ بود آں پارہ چند　　ز جانی ہم بجانی یافت پیوند
ازاں پس آگہی دادند شہ را　　کہ در منزل ثباتے ہست مہ را
دَولرانی کہ میشد در دِگر قصر　　توقف داشت آنرا با نوئے عصر
خضر گو غم مخور کاشوب جاں نیست　　ہنوز آں چشمۂ حیواں رواں نیست
گرفتارِ دل ارآم از دروں یافت　　چو جاں ساکن شدش دل ہم سکوں یافت
چو باز آمد ز رفتن سروِ آزاد　　نہالِ ملک را در سر شد آں باد
کہ گل چیند بہارِ خویشتن را　　ببوسد غنچۂ کوچک دہن را
نہانی بلبلے را داد پیغام　　کہ رَو چوں باد سوئے آں گل اندام

١- تنک دل تر بد س، ۲ ج ب ع، ۲ د ج ۲ = تنک تر بود س ۳ = تنک تر دل بُد ع
۴- ز غم شد ج ۵- بساماں ج کا ب ۸- پارہ بد ب ۱۱- جان ہست- رواں ہست ج
۱۳- درجان شد ب ج ۶ ع ۲ د = بر سر شد س ۳ ۱۴- ببر سد ب

بگوش از من که ای شمع دل من — ز تو سوز و گدازی حاصل من
تو گر نادانی و عالم ندیده — گلی از باغ عالم بر نچیده
ز من بشنو که خوی آسمان چیست — بکاری کاسمان میگردد آن چیست
ز بهر آنست این گردنده پرکار — که یاری را جدا گردانداز یار
کجا با هم دو تن را داد پیوند — که از هم بازشان دوری نیفگند
چو حال اینست آن به کادمی زاد — دمی باشد بروی دوستان شاد
دهد از روی یاران دیده را نور — زمانی بود از هم صحبتان دور
چو خواهد عاقبت بودن جدائی — غنیمت داشت باید آشنائی
بیا ای بی تو روز من شب تار — ق — که چون شبهای دوری رفت بسیار
بروز آریم بر رویتو یک شب — نخستت پای بوسیم آنگهی لب
بجلوائی لبت انگشت یازیم — مگس گردیم گرچه شاه بازیم
سر و پا گم شده سویت شتابیم — شویمت ذره هر چند آفتابیم
بگرد شکرت در شور گردیم — سلیمانیم و پیشت مور گردیم
جوابی ده کامیدش یار باشد — امیدم را کلید کار باشد
چو گلرخ را رسید این مژدهٔ دوست — نگنجید از طرب چون غنچه در پوست

۱- بگوش س ا، س ۲، س ۳ ح ح ع ۲ د ح ۱ = بگو ع ۲ - وانچیده ح ح س ع ۲ د ۸ - دیدن جدائی ب ۹ - رفته بسیار س ا ح ۲ ء ۱۱ - یا زیم ح ء = تازیم ع ۱ د = بازیم ع ح = سازیم ح ۱۵ - آن مژده س ۱، س ۲، س ۳ ح ع ۱ د = این مژده ع ب ح ۲

خود او آں عیشِ جاں افروز میخواست   بخواہش ہر شبے آں روز میخواست

لبش در خندہ شد زاں لذّتِ کام   بدل صبرش نماند و در تن آرام

براں شد کز پے مہمان خود را   بہ آوردن فرستد جانِ خود را

بپاسخ گفت محرم را کہ رَو باز   برفتن جانِ من با خود کن انباز

دراں خدمت ببوس از من زمیں را   نشاں بر دیدہ آں مسند نشیں را

زراہِ مردمی سوئے من آرش   نشاندہ بر دو چشمِ روشن آرش

وگر دارد ز چشمِ چوں تو ئی عار   بیرایں دیدہ زیرِ پائے او دار

وگر از دیدۂ من ہم کند ننگ   ق   بہ پشتِ پا بروں اندازد آں سنگ

ازیں بہتر ندارم فرش راہش   چو پا در رہ نہد عذرے بخواہش

دلم آنجاست کو آں جہر جو را   کہ در ہر گام بوسد پائے او را

پس آں وعدہ طلب را شد رضا کوش   زعینِ وعدہ کردش حلقہ در گوش

کہ چوں بیزد فلاں شب عنبرِ ناب   درآید شہ بکُنجِ ما چو مہتاب

فرستادہ بدیں میعادِ دلکش   بطاعت گاہِ فرماں باز شد خوش

طرب زاں گونہ بر شاہ اشتلم کرد   کہ پا افزار جُست و پائے گم کرد

بداں دل شد زجانِ ناشکیبا   کہ پیچد نطعِ مہلت را چو دیبا

۱- خود او آں س۱ س۲ س۳ حہ ع۱ د = خود آں مع مم - باخود کن س۳ حہ ء ع۲ د حہ۲ = کن باخود ع

۸- ایں سنگ س۳ ع۲ د حہ۲ = آں سنگ حہ ب ع ۱۱- آں وعدہ س۳ حہ ب ع۲ د حہ۲ = از وعدہ ع

۱۴- پا افزار ب حہ حہ۲ = پا افزار ع۲ د ۱۵- زجاناں س۲ -

دگر ممکن بود در حال چون باد　　زجا جهد فتد بر روز میعاد
چه کوهِ غم نهاد اندر دلِ تنگ　　که خود را چند روزی داشت بانگ
کجا دیوانهٔ را سنگ باشد　　کز و تا صبر صد فرسنگ باشد
چو آب از تشنه باشد تیر پرتاب　　بیا تا شاه زمیں را تشنه چوں آب
چو بازرگاں که باسودِ مهیّا　　نماید شربتِ آبیش دریا
چو در پیچید مهلت را زمانه　　دگر عذرے نماند اندر میانه
دگربان بحکمِ عهد و پیماں　　سوئے بلقیس شد مرغِ سلیماں
صنم خود بود مانده چشم در راه　　که تا در چشم او کی ره کند شاه
فرستاده ز دولت زد تگی سخت　　نویدِ میهمانی برد بر تخت
سبب نو شد طربهائے نهاں را　　بهانه جمله باقی شد جهاں را
شرابِ خوشدلی در داد ساقی　　نماند از شادمانی هیچ باقی
بدیں شادی بیا اے چنگیِ خاص　　بچنگِ خویشتن کن زخمهٔ رقّاص
چناں گو ایں غزل از جانبِ شاه　　که پاکوباں خرامد جانبِ ماه

غزل از زبانِ عاشق

من امشب میهمانِ جانِ خویشم　　چو هست او جانِ من مهمانِ خویشم

۱- در روز مر۲ مر۳ حر کا ع۱ د = برروز مر۳ ب ء حر۲ ۲- چوکوه ب ء حر۲ ایضاً پانگ مر حر ب ع۱ د
۳- دیوانهٔ را سنگ مر۲ مر۳ حر ب ء کا ع۱ د حر۱ = دیوانه را آں سنگ ع ۵- باسود ج حر ع۱ د حر۱
= از سود ب ع ۱۰- باقی شد مر۲ مر۳ حر ب ء کا ع۱ د حر = شد باقی ع

غلط کردم نویدِ من زجائیست — که جاں آنجا زمیں روبِ سرائیست
بمیر اے آفتاب امشب تہ چاہ — کہ من شب زندہ خواہم داشت با ماہ
نفس گر خود ز عیسےٰ وام بردی — گر امشب دم زدی اے صبح مردی
شب و روز از تو ناخوش بودم اے غم — چو تو رفتی شبے خوش روز من ہم
من و آں شربتِ امیدم امشب — من و آں چشمۂ خورشیدم امشب
گہے میرم زنیشِ چشم غمّاز — گہے از نوشِ لب زندہ شوم باز
گہے در سیبِ سیمیں دست یازم — گہے با زلفِ مشکیں عشق بازم
چو ہست اندر دلِ تنگ آں دل آرای — ق — اگر تنگ آید از بس تنگی جائے
دہم در چشم خویشش جائے آرام — چو مغزے کو بود در عینِ بادام
ہمہ شب زد نشاط و ناز خواہم — دہم بوسہ بوام و باز خواہم
بگو اے باد آں سروِ رواں را — کہ استقبال کن بختِ جواں را
نباید از خیالِ خویش کم بود — کہ دور از من نیارد نیم دم بود
ولیک از تو نخواہم آمدن پیش — کہ گل مستور بہ در غنچۂ خویش
چو بوئیت با صبا صحرا خرام است — ہماں بوئیت کہ پیش آید تمام است
اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ است — کہ راہش با صبا در ہر دماغ است

۴۔ ناخوش بودم س۲ س۱ ب حو ع۲ د = ناخوشنودم س۳ = ناخشنودم حو۲ = ناخوش بود ع ۷۔ یازیم س۳ = تازم ع۲ د
۱۱۔ کن سرو جوانرا س۳ ع کا ۱۵۔ اگرچہ از بوئے تو ہم دل بداغ حو = اگرچہ از بوئے تو دل ہم بداغ س۲ س۳ ب د
= اگرچہ از بوئے تو دل با چراغ ع۲ = اگر از بوئے تو ہم دل بداغ ع

ولے تا چند دل در خوں تواں داشت | کہ بوئے مشک و گل نتواں نہاں داشت
چہ آرم یادگارِ خدمتِ خاص | نمیدانم متاعی بہ ز اخلاص
ہمیں تحفہ غمت شد نزدِ من بس | بیاراں تحفۂ غم چوں بُرد کس
ولیکن چو نتوام نُزلے کشی پیش | میاری یادگارے جُز غمِ خویش
چو بربط زن زداین خوش نغمہ در رود | زچوبِ خشک داد آبی وامرود
نوا سازِ دگر رودے دگر ساخت | بپاسخ زاین نوائے نغز بنواخت

پاسخ از لبِ معشوق

بشارت میدہد بختِ بلندم | کہ من امروز بر روئے سپندم
زمانہ دولتم را کارساز است | نشانِ رفعتم را سرفراز است
جہاں می بند دم پیرایۂ ناز | وفا می بیزدم در پردۂ راز
سعادت میکشد شانہ بمویم | سپہر آئینہ میدارد بروئم
دو زلفم فتنہا را میدہد خیز | دو چشمم غمزہا را میکند تیز
بشادی میخورد جانم غم امروز | ہم از شادیست چشم رانم امروز
مبارک می پرد چشمِ سیاہم | مگر خواہد نمودن روئے شاہم

۲- یارم ب ہم - چو نتوام نزلے کشی س۲ ح ب د = گر توام نزلے کشی س۳ ء ح = چو نتوئے نزلے کشی س ع۲ = گر توام منزل کش ع ۵ - ابی وامرود س س۲ س۳ ء کا ح د ح۲ = ابی وافزود ع ۸ - بر ردیت س۲ س۳ د ۱۰ - جہاں س س۲ س۳ ب ح ع۲ د ح۲ = چناں ع ایضاً می بیزدم س س۲ ح ع۲ د ح۲ = می داردم س۲ س۳ حاشیہ = می مبندم ب = می پرورم ع ۱۱ - میکند س س۲ س۳ ح ح۲ ب ء ع۲ د = میکشد کا ع

بیارید از فلک گلگونهٔ نور — بخواهید از بهشتم زیورِ حور
که مارا روئے میتابد زیاری — که با او جان و دل راهست کاری
اگر بُد تیره شبهائے جدائی — رسید اینک زمانِ رُوشنائی
بیا اے چشمِ دولت روشن از تو — که گرد حجرهٔ من گلشن از تو
چو هست این دیده بهر خاکِ آن پائے — بدین منصب نداد م سُرمه را جائے
کنون شد وقتِ آن کائے خراماں — نوازی دیده را زاں گردِ داماں
زجاں خواهم باستقبالت آیم — ولے در قیدِ مستوریست پایم
مرا دامانِ عصمت دور از انبوه — بسے سنگیں تر است از دامنِ کوه
کسے کش دامنِ کوهست برپائے — زجا گر کوه جنبد، جنبد از جائے
ولے جاں میفرستم پائے کوباں — باستقبال پایت خاک روباں
همیں جاں رابساطِ راهِ خود کن — براں پا نه گزر بر ماهِ خود کن
اگر جاں گردد م پامالِ غم چیست — تو باقی ماں که من خواهم بتو زیست
بقائے خواهمت کز هیچ سانی — نباشی بے دو لرانی زمانی

صفت ماهتابی که پیش او مهرِ روشن پردهٔ ابرِ حیا برُ رو کشیده

شبے داده جہاں را زیورِ روز — مہے چوں آفتابِ عالم افروز

۱- بجوئید از بهشتم حج ۲- می باید سٔ حج۲-
۵- بدیں سٔ حج حج۲ = بریں ع ع۲ د ب س سٔ-

فلک نوری که گرد آورده از مهر　　ازاں گلگونه کرده ماه را چهر
نموده آفتاب آسماں قدر　　جمالِ خویشتن در آئینهٔ بدر
مه خورشید وام از نورِ جاوید　　دو چنداں باز داده وامِ خورشید
تنان زیر نورِ آسماں پوش　　بسانِ نوعروساں پرنیاں پوش
رخِ هفت اختر اندر هفت پرده　　بحسن آرایشِ هر هفت کرده
وبالِ اختراں نابود گشته　　زُحَل چوں مشتری مسعود گشته
فگنده تیغ کیں مرّیخِ خونریز　　عُطارِد کرده در شعری قلم تیز
ذنب را چرخ میموں کرده تسدیس　　زحسنِ زُهره حال آورده برجیس
فلک دل بسته در بیدل نوازی　　کواکب یکدگر در عشق بازی
بخوابِ خوش جہانے آرمیده　　ازیں خوشتر جہاں خوابی ندیده
زمستان و هوائے آنکه مشتاق　　نباشد یک نفس از جفتِ خود طاق
قصب پوشی که بر یاری رسیده　　ببر چوں شکّر اندر نی خزیده
بر آتش دستها در کوے و منزل　　چو مشتاقی که دارد دست بر دل
بزرگاں قاقُم و سنجاب بر دوش　　فرو دستاں چو روبه پوستیں پوش
چو گل زردار در خز کرده در خز　　برهنه مفلساں چوں در خزاں رز

۲- نموده سا ۲ سا ۳ حج ح ۲ اب ۵ د = نمودی ع ۲ = نفته ع ۳- مه خورشید نور از دام جاوید ب
۴- زیر نور سا ۲ حج ب ۵ د ح ۲ = زیور نور ع ۲ ایضاً لعبتاں ۲ سا ۳ ب ۵ حج ع ۲ د ح ۲ = نهو ساں ع
۹- بیدل نوازی سا حج ع ۲ دك ح ۲ = بے دلنوازی ع ۲ ایضاً باہم اندر ۳ حاشیه

نشانِ روز در شبهائے دیجور　　　چو در دریائے ظلمت چشمۂ نور
دراں شب کز فروغِ سبز گلشن　ق　زمانہ بود چوں دریائے روشن
نہانی وعدہ محکم گشت خاں را　　　کہ باہم یک تنی باشد دو جاں را
ہماں شب زاتفاقِ بخت ناگاہ　　　طلب شد شاہ بانو را بدرگاہ
شد آں مستورِ عصمت بر آنسوئے　　　بمسند کردہ بہرِ بندگی روئے
ازیں سو یافت فرصت عاشقِ مست　　　خَضِرخاں کآبِ خِضر آرد فرادست
بہ بے صبری شدہ زاں شمع سرکش　　　چو پروانہ کہ پا کوبد بر آتش
نہ دل برجا کہ غم را پائے دارد　　　نہ صبرِ آنکہ دل برجائے دارد
پرستارانِ محرم نیز زیں درد　　　دمیدہ در چراغِ جاں دمِ سرد
زاندہ بسکہ عزت زار گشتہ　　　بتن جانِ عزیزش خوار گشتہ
نگُودی یافتہ رُخ یاسمیں را　　　زحسرت بر زمیں سودہ جبیں را
دمِ کرنا گرہ بربستہ در نائے　　　بزاری دمبدم نالاں چو کرنائے
بسوزِ دل درآں تابندہ مہتاب　　　ز دوری تافتہ شمسِ جہاں تاب
ہمہ تن بہرہ بود آں شمسِ پرنور　　　اگر شد تافتہ ہم بود معذور
نزدن دُزد در مہتاب چوں شیر　　　چو خود مہتاب رہزن شد چہ تدبیر
اگرچہ کاہشِ مہ روشنش بود　　　ولے مہتابِ روشن رہزنش بود

۵- بدانسوئے س۳ ج ۹- خان ب و ۱۲- دگر گرناس س۱ ج د ع۲ ۱۳- یافتہ س ب د
۱۶- مہ بزنش س۲

چناں میخواست رفتن جانب ماہ　　کزاں عقرب وشے کم گردد آگاہ
چو دُختِ الپ خاں بُد جفتِ ایں طاق　　برادرزادۂ بانوئے آفاق
کہ گرد رحضرتِ بانوئے معصوم　　ق　　شود رمزی ازاں دیباجہ معلوم
کند عونِ برادرزادۂ خویش　　شود آزردہ از فرزندِ دل ریش
دہد دوری فزوں ترہمدماں را　　بود بیم سیاست محرماں را
وزآنسو چشم درِ ماندہ دلبند　　کہ یارب کے بچشم آید خداوند
بخود میگفت گُشت ایں ماہتابم　　کہ شب رفت و نیامد آفتابم
پرستاراںِ او نیز اندریں غم　　چو مرغِ کندہ پر اُفتادہ پرکم
نشستہ نرگسِ پژمُردہ بیمار　　بہ مخموری وصفرا زرد رُخسار
ستادہ مشک ریز از دیدہ خونریز　　جگر دردل چو مشکِ قلب آمیز
دراں مہتاب روشن خان بےصبر　　ہمی جُست آسماں را پاں ابر
بدردِ دل تمنّائے ہمی پُخت　　بسوزِ سینہ سودائے ہمی پُخت
نیازی از دل شوریدہ میکرد　　دعا میخواند و آبِ دیدہ میکرد
ازاں جا کاہِ عاشق فتحِ درہاست　　نیازِ دردمنداں را اثرہاست
یکے عاشق دگر صاحب سعادت　　دُعایش دررود بالا بعادت

۲-آں طاق ر۳ ۶- دراں سو ر۳ حم ۷- گُشت ر۳ حم ب د=گشت ع ۹ -نرگس ر ع۲ د الیضاً وصفرا ر۳ حم ع د حم۲ =صفرا ر۲ ع ۱۰-قلبہ آمیز ب ع۲ د=عنبر امیز ر۳ ۱۱- خان بےصبر ب ع د= جان بےصبر ع
۱۳-آب دیدہ میکرد ر۲ ر۳ ع لحم =آب از دیدہ میکرد حم۲ د ع=آبِ دیدہ میخورد ب

قبول اُفتاد در حضرت نیازش — بکامِ دل شد اختر کارسازش
برآمد تیره ابری ناگہ از غیب — ہمہ گلہائے انجم کرده در جیب
گرفت از پیش گردوں پرده داری — نہاں شد ماه در شبگوں عماری
چناں میجست برق از بامِ افلاک — کہ بودش بیمِ اُفتادن سوئے خاک
چناں گیتی در ابر و باد شد گم — کہ چوں خس مے پرید از باد مردم
قیامت بود گیتی جملہ تاریک — قرانِ آفتاب و ماه نزدیک
کہ و مہ گرچہ بود آں شب ہراساں — ہمی بالیست خاں را ہم بدانساں
بجائے خویش بالش را بہ بستر — نمونہ کرد و پوشیدش بچادر
سزائے چار بالش مسند آرائے — یکے بالش نگر چوں داردش جائے
بجائے سرو چوں جا کرد بالش — ز بالش خاست سروِ نونہالش
کنیزے پاسباں را کرد بر راه — ق — کہ گر آید کسے از بانوئے شاه
بگوئی کاینک است آں بختِ بیدار — بخوابِ خوش چو بیداراں خبردار
خود آری اہلِ دولت را ز ہر باب — بمعنی عینِ بیداری بود خواب
نہ بینی تیغِ سلطاں خفتہ در ناز — ازو درہائے امن وایمنے باز
بخسپد گرچہ غافل شیر در دشت — نیارد دام و دد پیرامنش گشت

۱- اختر س۲ س۳ ح ع۲ د = آخر ع ح۲ ۵- چناں گیتی س۳ ح۲ = جہاں گفتی ح ع۲ ع د ایضاً می پرد ح ع۲ ع د ۷- گرچہ س س۳ ح ب ع۲ د ح۲ = ہرچہ ع ۹- نگر س۳ کا = نگہ ب ۶ ح ع۲ د ۱۳- خود آری اہلِ س۳ ح۲ = چو داری بخت د ح د ع ایضاً اصل بیداری ح س۲ ب = اہل بیداری ع۲ د

چو خاں کرد ایں وصیّت پاسباں را — بپاسِ کارِ خود خوش کرد جاں را
دراں ظلمات شد عزمِ نہانی — خضر را سوئے آبِ زندگانی
نبود اندر سیاہی راہ پیدا — نہ روشن کوکب و نے ماہ پیدا
نہ از پا اندریں رہ بلکہ از فرق — رواں شد سوختہ در پرتوِ برق
بُد آں نزدیک برقِ گیتی افروز — کہ از پردہ بروں اُفتد ز بس سوز
نہ بُد چوں برق را پروائے دیگر — فتاد امّا نہ آنجا جائے دیگر
ہمیکرد ابر ہم گریہ بزاری — براں درماندگی و بیقراری
چو گرید ابر داند خلق حالی — کہ ہست آں عارضی و بلکہ خالی
ولے آنکو گرفتہ راست جائے — شناسد کابر ہم دارد ہولئے
چو عاشق در رسید آنجا کہ دل خواست — بخلوت وعدہ باد لخواہ شد راست
ازاں سو در رسید آں دلستاں نیز — بہارِ تازۂ و سروِ جواں نیز
گُلِ کرنہ نبز دشش بود چندے — دہانِ ہر گلے در نیم خندے
گل و باری نبا شد سرو را یار — عجب سروے کہ بود آوردہ گل بار
نہ تنہا بوئے گل بود آں زگلزار — کہ با آں بود بوئے یار ہم یار
چو آں بود در دماغِ خاں دروں رفت — نسیمِ جاں بمغزِ جاں دروں رفت

۳- کوکبے سا حہ ۵- بصد سوز ب ۱۱- از انجا س ع[۲] ۱۲- گلے کرنہ حہ ع[۲] د ایضاً ہر یکے سا سا حہ ع ۱۳- ناری سا سا د ع[۲] ایضاً بود آوردہ گل بار سا سا حہ ب ع[۲] د = آوردہ گلی بار ع = بار آرد گل و نار سا = بر آوردہ گلنار ک

چو زنبوران گل زان بوی شد مست   بدان نزدیک کافتد چون گل از دست
چو در نخچیرگه در شد جوان شیر ق   که بر نخچیر شیر افگن شود چیر
ستونی بود شد تکیه بر آنش   بروز تکیه جان دلستانش
نه اسباب صبوری مانده جان را   نه یارای سخن گفتن زبان را
ستاده هر دو چون دو سرو نوخیز   بیکدیگر نظرها داشته تیز
دو دیده چار گشته گاه دیدار   بدیدن زیر منت مانده هر چار
دو مردم در دو چشم یکدگر نور   چو دو دیده بیکجا و ز هم دور
دو سیاره قران کرده بیک برج   ز هم بی بهره چون دو دُر بیک دُرج
دو طاؤس جوان باهم رسیده   ولے طاؤس هر دو پر بریده
دو گلبن در یکے گلشن شکر خند   ببوی یکدگر از دور خرسند
دو شمع شکر افشان شب افروز   ز سوز یکدگر افتاده در سوز
دو بیدل روبرو آورده مشتاق   نظرها جفت و دلها جفت و تن طاق
بتاراج طبیعت حیرت و شرم   کجا بازار رعنائی شود گرم
قوی گشته ز حیرت عشق را حال   قوی دستان شهوت گشته پامال
عجب حالی زلال از چشمه جسته   جگرها تشنه لبها مهر بسته

۱- بدان س، س۲، س۳ ب ح۲ = بران ح ح ع۲ د ہ - مانده جان را ح ۹ - منت گشته ب

۱۱- و شب افروز خ۲ د = در شب و روز س ب ع۲ ۱۴ ۱- بحیرت ب

کمان داران رغبت تیر در شست — نه امکانِ زدن بر آهوی مست
هوای دل همیگرد از درون جوش — تحیر بانگ بر میزد که خاموش
جوان شیری زکارِ خویش خندان — که صیدش پیش وا و بربسته دندان
هوس دل را بجان مشغول کرده — غرض را از عمل معزول کرده
ازین سو ایستاده عاشقِ زار — درون رفته بوهم اندر دلِ یار
بمعنی گرچه بود اندر دل دوست — بصورت می ندید از دوست جُز پوست
درآن بیهوشیِ کش زار می کُشت — رمیده خونش از رو آبش از پشت
تنش را با چنان زور و دلیری — گُسسته عشق بازوهای شیری
بلی نازِ غزالانِ قصب پوش — دهد شیرافگنان را خوابِ خرگوش
چو مرغی بست دل در سبزیِ شاخ — پریدن پیش ممکن نیست گستاخ
چو چشمی سُرخ شد در لاله رنگی — عجب نبود گر آید پا بسنگی
وزآن سو نازنین با جانِ پرجوش — ز حیرت ناز را کرده فراموش
نه زُلفش را کمندِ فتنه در پیچ — نه تُندی در کمانِ ابروش هیچ
شده مسکین وجود تندخیزش — ولی میداد هردم مشک ریزش
کسی کو بیدلست و مبتلا هم — بدل دادن کجا گردد فراهم

۱- آهوی مست س۱ ت ح ب ع۲ د ح۲ = آهوان مست ع ۴- را دل بجان س۲ = دل را بجان س۱ ح ب د ح۲ = داری بجان س ع د حاشیه ۹- بلی ناز ح د ح۲ ب ۱۰- سبزهٔ شاخ ب ۱۴- سُست خیزش ب

چو عزّت دید کارِ هر دو دشوار ‌‌‌ ‌ بدل گفت این نشاید داشتن خوار
اگر در قُرَّة العینِ شهنشاه ‌ ق ‌ معاذ الله که یابد چشمِ بد راه
اگر صد جان ماگردد سپندش ‌ ‌ کجا باشد از آن پس سُود مندش
بدین اندیشه دستِ عاشقِ زار ‌ ‌ گرفت و بُرد و بنشاندش بریار
هنوز آن جَرَّه را کم بود ساماں ‌ ‌ که یازد دست در کبکِ خراماں
کمالِ دوستی باشد به بنیاد ‌ ‌ که از شهوت نیاید مرد را یاد
چو نبود دامنِ عصمت نمازی ‌ ‌ هوس بازیست آں نے عشق بازی
به بزمِ خسرو از شیریں سخن پرس ‌ ‌ خراشِ کوهکن از کوهکن پرس
نشسته هر دو دلدار و فاجوئے ‌ ‌ چو دو آئینه باهم روئے در روئے
خیالِ این در دو گشته پدیدار ‌ ‌ جمالِ او دریں بنموده دیدار
دلِ شیر ژِیاں تا قوّتے داشت ‌ ‌ عنانِ شیرے از سرپنجه نگذاشت
چو طاقت طاق شد در سینهٔ چاک ‌ ‌ به بیهوشی فرو غلطید در خاک
چو اُفتاد آں نهالِ تازهٔ و تر ‌ ‌ صنم خود بود شاخِ سبزِ بے بر
سر اندر پائے خضرِ نازنیں سُود ‌ ‌ ز سودائے خضر صفراش بر بود

۲- که گر س۳ ۳- کجا باشد س۱ س۲ س۳ ح ب ع۲ د = گردد ع ح۲ ۶- کمال آن دوستی س۱ ع۲ د = کمالِ دوستی ع س۲ س۳ ب ح ح۲ ایضاً نباشد ب ۷- بازی بود نے ع۲ = بازیست نے آن ب ۱۱- طاقتے س۳ ۱۲- برخاک س۱ س۳ ح۲ ۱۳- شاخے س۱ ح۲ د- سبز و بے بر س۱ ح د ۱۴- بر بود س۱ س۲ س۳ ح۲ ع۲ = افزود ع ح ب د

پرستاراں چو چشم آنسو فگندند　　بناخن روئے و زسر موئے کندند
زہول اندر پریشانی فتادند　　زچشم اشکِ پشیمانی کشادند
پرید از بادِ ہیبت جانِ ایشاں　　بہ بست از بیخودی دندانِ ایشاں
نمودند اندر آں حالت شتابی　　زدند آں سبزہ و گل را گلابی
چہ نالش ہا کہ کردند اندراں سخت　　کہ تا بیدار گشت ایں دولت و بخت
چو زاں صفرا دمی ہشیار گشتند　　ہماں غم را دگر غمخوار گشتند
شدہ ہر دو بحالِ خویشتن گم　　کہ چوں گردد ازیشاں حال مردم
کنیزاں را ہم آمد جاں بہ تن باز　　کہ بُد ہر یک زباں بستہ دہن باز
بدینساں تا گذشت از شب دو پاسے　　بود از کام دل جاں را سپاسے
پس اہل راز کردند اندراں جہد　　کہ مہدی باز گردد جانبِ مہد
پریوش جامۂ ابریشمیں داشت　　کبوتر دامِ عنقا در کمیں داشت
ازاں سر پردۂ ابریشمیں ساز　　بگوشِ خاں چناں می آمد آواز
کہ جاں از بہرِ شادی جائے میرفت　　دل از بس شادمانی پائے میرفت
چناں بود آں پتولہ گرچہ دل بند　　ق　　کہ جانِ پارہ بتواں کرد پیوند

۶- بشیار س۲ ح۳ ع۲ ب د ح۲ = بیدار ع ۷- بکار س۲ ح۳ ع۲ ب د ح۲ = بحال ع ۹- دوتاے ب ح ۱۲- ازیں جامہ ب ایضاً خان چناں ح۲ ء = جانِ خاں کا = جاں چناں ح ع۲ د ع ۱۴- جانِ پارہ بتواں س۳ ع۲ ب ء کا = باجان پارہ بتواں س۲ ح ح۲ د = باجان پارہ نتواں ع

ولے چوں سُو بسو آواز می کرد — برونِ پردہ کشفِ راز می کرد
ببازی گفت عاشق نازنیں را — چہ کردی خاص غمّازی چنیں را
ہمہ جا پردہ سترِ راز باشد — نشاید پردہ کاں غمّاز باشد
بتولہ کاں سخن گوید لب لب — برائے جانِ من پوشیدی امشب
کہ گر گفتارِ او را بشنود کس — حکایت چوں تواں پوشید ازاں پس
عبارت کردہ ام زینگونہ غمزی — بروں نفگند عاشق جز بہ رمزی
درآندم کاں دو بیخود رو برو بود — زبانہا را چہ جائے گفت وگو بود
بسوزِ سینہ دو یارِ وفادار — وَداعِ یکدگر کردند ناچار
ز دل بر چہرہ خوں انداز گشتند — پس از ہم دیدہ پُر خوں باز گشتند
جگر پر خوں و جانہا پر ہوس بود — قدم میرفت و روہا باز پس بود
خضر گوئی کہ اسکندر ہوس گشت — کہ تشنہ ز آب حیواں باز پس گشت
چو روزی را نباشد روزِ ہنگام — رسیدہ باز گردد لقمہ از کام
کسے کش چرخ فردا بہرہ کرد — کجا بش امروز باشد بہرہ خورد
دو کوکب را چو رجعت شد بمنزل — زچشمِ ہر دو پرویں ریز شد دل
سراسر دردہائے کہنہ نو شد — دل و جانِ گِرد از سر گرد شد
بروں زد سیلِ درد از چشمہا سخت — صبوری را بطوفاں غرق شد رخت

۱- برونِ پردہ سا[۲] ۳ج ب ح[۲] ۶ = بروں از پردہ سا ع[۲] دع ۶- کردم ایں زینگونہ سا ب ۶ ع[۲] د ح[۲] ۱۳- زہرہ خورد س[۳] حاشیہ ۱۵- دلِ جاناں ب

گر اوّل بود شاں یکجاں گدازی   یکے صد شد گداز عشقبازی
بظاہر گرچہ یکدیگر بُریدند   درونِ دل بیکدیگر رسیدند
بقطع اندر میانِ آں دو دلبند   بخونِ گرم شد پیوستہ پیوند
بسا اندک جدائی کاں بامید   رساند مژدۂ پیوندِ جاوید
ازاں زرمی بُرد استادِ زرساز   کہ باکفشیر پیوندد بہم باز
شکایت کردن از دوری نہ زیست   کہ قدرِ آب بے پہلوئے جویست
کسے را صحبتِ جاناں دہد ذوق   کہ یکچندے بسوزد جانش از شوق
کسے کو دمبدم حلوا پزد دیر   ہم اندر دیدنِ حلوا شود سیر
بدوری قدر باشد یاوراں را   قِراں از بَعدِ بُعد است اختراں را
دراں دردِ جدائی خانِ مشتاق   نہانی میزد افغا نہائے عشاق
رواں چشمش ز دلتنگی چو رودی   کسے مونس نہ جز رود و سرودی
چو گشتی زآتشِ دل در تف و تاب   زدی بر آتشِ خود زیں غزل آب
بیا مطرب فرو گو ایں غزل زود   بزن آبی بجانِ آتش اندود

غزل از زبانِ عاشق

فرو گو اے خیالِ یارِ دمساز   کہ من شب با کہ بودم یار و ہمراز

۳- پیوستہ چندب ۴- بامیدب ح۲ ۵- استایِ زرساز س ایضاً باکسیرب ۶- نے پہلوے س۲ س۳ ب ۷ ح۱=بل پہلوئے ح ۸- بر دزیر س۳ ح۲ ۱۰- خان س۳ د = جان ع ع۱ ح ح۱ س س۳
۱۲- آتشِ خود س۱ س۳ ح ح۱ د = آتشِ دل ب ع ع۲

خرامش سوئے بستانِ کہ کردم — تماشا در گلستانِ کہ کردم
بصحنِ گلشنے گلگشتم اُفتاد — کہ نبود زَہرہ کانجا بگزرد باد
نہ بے فرماں در و جنبد ہوائے — نہ بے دہشت زند مرغی نوائے
درآں رضواں سرائے بادشائی — نسیمِ دولت اندر عطر سائی
ہزاراں سرو بالا دست بنداں — ہزاراں غنچۂ اقبال خنداں
گلی دیدم کہ با او نیست خارے — خزاں نادیدہ خرّم نوبہارے
بداں گونہ شدم از بوئے گل مست — کہ از مستی نبردم سوئے گل دست
چو در چشمہ نبود است آبخوردم — رسیدم بر لب و لب تر نکردم
بآبِ زندگانی راہ جستم — کفے ناخوردہ از وے دست شستم
بکامِ دل شد آں شربت چشیدہ — ولے نے از دہن از راہِ دیدہ
نبوداں مردمِ چشم ارچہ در تفت — دلم دُزدیدو اندر دیدہ در رفت
دو جاں با یکدگر دلداری داشت — متاعِ کالبد بیکاری داشت
بمعنی روحِ صافی شربت آشام — جسد را کام از شربت بنا کام
غذائے روح مردم را بود خورد — غذائے تن بجواں نست در خورد

۳- از دہشت ب ۴- سرائے سر۲ سر۳ ب حر حر۲ د ع۲ = قبائے ع ۵- سرو والا سر۳ حر۲ د
۶- کہ با او نیست سر ع۲ = نہ با او نیش سر۲ سر۳ ب حر حر۲ ع ۱۱- بنو داں سر۳ ب حر۲ = بنو داں سر۲
= بنو د از حر ع۲ د- کفت سر۳ ۱۳- خنک از شربتِ کام ع = خوش از شربتِ کام ب ۱۴- مردم
را بود سر۳ حر ب ع۲ د حر۲ ح = مردم راست ع

حریفِ می شناسد لذتِ مے — صراحی کے شناسد لذتِ وے
بجائے کرد دولت میہمانم — کہ بیگانہ نمود آں جائے جانم
کشادہ قندِ پروائے مگس نے — ستادہ شمع و پروائے نفس نے
اگر ننشاندم آں شمعِ رواں را — ق — بہ برہم لیک عذرے دارم آنرا
کسے کاید ز بامِ دیدہ عارش — نشاندن حیف باشد درکنارش
ہمیشہ دیدۂ من جائے او باد — سوادِ دیدہ نطعِ پائے او باد
چو مطرب از لبِ خانِ زمانہ — فروگفت ایں غزل را عاشقانہ
بپاسخ مطربہ از پردۂ راز — شد ایں سوزِ نہانی را نوا ساز

پاسخ از لبِ معشوق

بنامیزد چہ دولت داشتم دوش — کہ بود آں بختِ بیدارم در آغوش
مرا تاجے ز دولت بر سر آمد — کزاں دولت سرم تا سر برآمد
یگانہ آہوئے بودم رمیدہ — گیا در روضۂ دولت چریدہ
بنخچیر اندر آمد شہسوارے — ولے نفگند تیرے بر شکارے
مرا بے زخمِ تیر آں مردِ چالاک — فگند و بست در دنبالِ فتراک

۱- ے۔ وے ۲ ۳ ب کا = وے۔ وے ع = وے۔ ے ح حر ح ۲ د ۳- پرواز مگس حر ۲ = غوغائے مگس ۳ ایضاً سودائے نفس س ع ۲ د ۴- لیک س ۳ ب ع ۲ د = لنگ ع حر ح ۲ = نیک ۲ ۵- حے ۲ ایضاً حیف س ۲ ۳ حر حر ۲ ب د حر ۲ = عیب ع ۱۲- بودم رمیدہ حر ۲ ۳ حاشیہ ایضاً روضۂ دولت ۳ ب حر ۲ ع ۲ د = روضۂ رضواں حر = روزۂ دولت ع

چو خود بودم یکے طاؤسِ طنّار — به نزہت جائے خود در جلوهٔ ناز
ہمائے بر سرِ من کرد سایه — که قدرم را بگردوں برد پایه
سحرگه در شبستاں خفته بودم — که بختِ نیک خوابی خوش نمودم
که پیدا شد چراغم روشن از دور — شبم را شمع داد و شمع را نور
بسے پروانه جُستم از برِ او — که چوں پروانه گردم بر سرِ او
چو دیدم خود چراغم بود خورشید — که هر دم زو دمد صد صبحِ امیُد
کجا پروانهٔ را باشد آں تاب — که گردد گردِ خورشیدِ جہاں تاب
بسا شبها که در ہجراں نخفتم — حکایت با مه و سیّاں گفتم
مگر رُوشن شود وقتے خیالے — به پیشِ آفتابی از ہلالے
که ناگه آں دمِ صبحم اثر کرد — سعادت زآسماں در من نظر کرد
ہماں مہری که بود اندر دلِ من — ز طالع کرد روشن منزلِ من
بسانِ کافتابی کاید از گشت — بکنجی پرتوے افگند و بگزشت
مرا با آنچناں فرخنده فالی — قِرانی شد ولے بے اتصالی
نظر میدارم از دورانِ گردوں — فراواں اتصالاتِ ہمایوں
خدایا زاتصالاتِ سمائی — ہمیشه شمسِ ما را روشنائی

۴- روز را نور حم ۶- چراغم س۱ س۲ س۳ ب حم حم۲ ع۱ د = چراغ ع ۸- از ہجراں س۲

۱۱- ز طالع س۱ س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب = بطالع ع

حیاتِ مہر و مہ پیوند ذاتش　　بدولت باد و لرانی حیاتش

صفت بہار و گلگشت شجرۂ بلند بالش مملکت والا خضر خان طوبی لہ در باغ بہشت آسا و بسوئے گلہائے گرنہ گزشتن و بوئے دوست بازیافتن و ہوش بباد دادن

صبا چوں باغ را پیرایہ نو کرد　　دلِ بلبل بروئے گل گرو کرد
بباریدن درآمد ابرِ دُر بار　　چو چشمِ عاشقاں در حسرتِ یار
فتادند اہلِ دل درجاں گدازی　　ز سر نو شد ہوائے عشقبازی
بسانِ بیدلان و ناشکیباں　　درید از بانگِ بلبل گل گریباں
پریشاں گشت زلفِ سنبل از باد　　بنفشہ بوسہ زد بر پائے شمشاد
برآمد سبزہ گل را دربُنا گوش　　گرفتاران دل را کردہ بیہوش
دریں موسم کہ از دلہائے پرسوز　　بشستہ گردِ غم بارانِ نوروز
دل شاہ از جدائی ریش ماندہ　　گرفتارِ ہوائے خویش ماندہ
زبہرِ جان خود را دست بردل　　زبہرِ سروِ خود را پائے در گل

۶- حسرتِ یار س ۲، ۳ ح ح ۲ ب ع ع ۲ = حیرتِ یار ح = گریۂ زار ع ۲ ۔ ۱۰- کردہ مدہوش ح
۱۳- مصرعوں کی موجودہ ترتیب ہم نے ۳ ح ۲ کے مطابق رکھّی ہے ورنہ قریباً باقی تمام نسخوں میں ترتیب اس کے برعکس ہے۔

اگر بشنیدی از مرغے نوائے ‌ برآوردی بدرد از سینه وائے
بهر سوئے که ابرے سر کشیدے ‌ چو ابر از دیده بارانش چکیدے
تمام ار باز رانم شرحِ ایں حال ‌ نگویم حالِ یک شب تا بیک سال
ولیکن الغرض زیں داغِ دوری ‌ فرو ریزم نمطهائے ضروری
بفردوسِ حرم باغیست دلکش ‌ که فردوسِ ارَمُ بود چناں خوش
بکشور هر کجا نادر نهالے ‌ درو نوشیده از کوثر زُلالے
زگلهائے خراساں گونه گونه ‌ نموده هر یکے دیگر نمونه
نیاورده ز نرمی تابِ مهتاب ‌ زلاله خوں چکیده واز سمن آب
هوا شسته جمالِ ارغواں پاک ‌ شده گو گردِ سُرخ از رنگِ گُل خاک
بنفشه بهر چشمِ بد به تعجیل ‌ کشیده در بُنا گوشِ چمن نیل
دمیده برگِ نازک یاسمیں را ‌ لباسِ پرنیاں داده زمیں را
بر آبِ نسترن نسریں شکر خند ‌ چو دو همشیرهٔ نزدیک مانند
زگلهائے ترِ هندوستاں هم ‌ شده سرگشته با دو بوستاں هم
گلِ کوزه که دورِ چرخِ گرداں ‌ ق ‌ پدید از خاکِ پاکِ هند کرد آں
بتری آب را در کوزه کرده ‌ لطافت آب از دریوزه کرده

۱- وائی ح۳ ح۲ ع۱ د ح = آہے ع ۶ - نوشته ح ب ۹ - رنگِ ا د ب ۱۳ - باد و بوستاں ح۲
ح ع ب د ح ح۱ = باغ و بوستاں ع ح۲ د حاشیه -

گلِ صد برگ را خوبی ز حد بیش — نموده صد ورق دیباچهٔ خویش
بسانِ دفترِ شیرازه بسته — زهر برگش سرِ شکِ شیر جسته
اگرچه پارسی نامند اینها — ولے در ہند زادند از زمینها
گر این گل در دیارِ پارسی زاد — چرا زو نیست در گفتارِ شان یاد
هم این لشکر درین صحرا بر آمد — هم ایشان را علَم اینجا بر آمد
بسے گلهائے دیگر ہندوے نام — کز ایشان بو برَد مشکِ خطا وام
ازین سو بیل پیشانی کشاده — بیک گل هفت گل بر هم نهاده
وزان سو دلربائے عاشقان جائے — همه تن بهرِ دلها را شده جائے
بخوبی کیوره جا در لحافش — بسانِ نقره و زمینا غلافش
صبا هر گل که کرده هم عنانش — سپر افگنده از نوکِ سنانش
از و نرگس شده بیمار و بیتاب — بسان در خواب خورده جسته از خواب
ز بویش حلّهٔ خوبان معطر — دو ساله خشک و بویش همچنان تر
هر آن جامه که از وے بو گرفته — دریده جامهٔ و بویش نرفته

۲ـ زهر برگے ح[۲] ۴ـ گر این گل س[۲] س[۳] ح ب د ع[۲] ح[۲] = گر اینها ع ـ
۵ ـ همیں لشکر ع ح[۲] ۷ ـ هفت تو ب ۹ ـ از نقره س[۳] ع
۱۱ ـ بے آب س[۳] ح ع[۲] د ح[۲] ح = بیتاب ع ۱۲ ـ حُلّه خوبان ع[۲] د ب = جامه خوبان ح[۲]
= حلقهٔ خوبان ع ح ـ

دگر آں رائے چینہ شاہِ گلہا　　که بویش مشکبار آمد چو ملہا
چو معشوقِ سمنبر ناز پرورد　　ولے رنگش چو روئے عاشقاں زرد
چو پیکانِ زرو بدریدہ آساں　　بہ پیکاں صفِ گلہائے خراساں
بروغن پرورندش بہر سرہا　　کہ سر از مشکِ ترگیرد اثرہا
دگرہا دل سرے کِش طرفہ نامے　　برنگِ طرفہ مروارید فامے
زباد طیبِ خود در خویشتن گم　　بطیبت نامِ صندل کردہ ہیزم
بہیئت چست دبرگش خرد و باریک　　بہر جیب و بدلہا نیک نزدیک
برندش شہر شہر ارچہ بود خشک　　چنیں گل کم تگیرد از نافۂ مشک
بسویش بسکہ دلہا گشتہ مایل　　شدہ در گردنِ خوباں حمایل
دگر آں سیوتی برگے شکر رنگ　　قوی گل شکری بہرِ دلِ تنگ
نصیب بوستاں در خوب طیبی　　نصیب افزائے گل زابِ نصیبی

۱- مست کار آمد س ب ی د ح۱ ع = مست کار آید ع۲ = مست می آید س۳ = مستکار آمد س۲ = مشک را آمد (مشک زا آمد) ح س۲ کی روایت سے مجھے خیال ہوتا تھا کہ غالباً یہ لفظ مشکبار ہے جس کی صورت کاتب نے بگاڑ دی ہے اس قیاس کو میں نے مسودہ کے حاشیہ پر بھی درج کر دیا تھا۔ لیکن متن یا اختلافات میں اس کو شامل کرنے کی جرأت مجھکو نہیں ہوئی۔ نقشۂ اختلافات مرتب ہو چکنے کے بعد یہ شعر مجھکو فرہنگ جہانگیری میں اتفاقاً مل گیا۔ جہاں "رای چینا" کے تحت میں سنداً پیش کیا گیا ہے۔ اسی روایت کو میں ترجیح دے کر متن میں شامل کرتا ہوں (دیکھو فرہنگ جہانگیری مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۵۰) رشید احمد ۳- پیکانِ زرو س ع۱ ی د ح۱ = پیکانہ زرو ح = پیکانے زرہ س۳ = پیکان زری ع ۷- بدلہا س۱ س۲ س۳ ح ب ع۱ د ح۱ = بداماں ع ۹- گشتہ س س۳ ح ع۱ ح۱ = گشت ع د ۱۰- برگے س س۲ س۳ ح ب د = برگِ ع۱ ح۱ = برگش ع ۱۱- دوستاں س۳ حاشیہ (دوسرے مصرع میں تمام نسخے متفق ہیں)

چکد هر جا که یک قطره خوَی ازوے گلابی خونِ خود ریزد بران خوَے
دگردَو نه که آں ریحانِ هند است زتّری بوش درخوردِ پسند است
سپرغم رنگ و برگش اسپرِ غم غلامِ او شده شاهِ سپرغم
دگرکرنه که چوں زوجَست بوئے معطّر گردد از یک خانه کوئے
بسوده مشک و بویش نام کرده زبو ازبهرِ دلها دام کرده
چو پیکانِ هیله سیوتی خُرد که جاں ها بهرِ آں پیکاں هوس برد
زعشقِ بوئے او جاں داده زنبور نگشته بعد مردن نیز ازو دُور
همه خوبانش عاشق وار جویاں که معشوقیست نَزدِ خوبرویاں
قرنفل هم زهندستانست وردی که از نامِ عرب شد شهرگردی
چه بینی اَرغوان و لاله خنداں که رنگی هست و بوئے نیست چنداں
گلِ ما را بهندی نام زشت است دگرنه هر گلی باغِ بهشت است
گرایں گل خاستی در روم یا شام ق که بودی پارسی یا تازیش نام
شدی معلوم تا مرغانِ آں بوم چساں غلغل زدندی در رَی و روم

۱- چکد هر جا خوی یک قطره ح ۲- زتّری س۳ حج ب د = به تّری ع حج۲ = زتیزی ع ۳- برگش اسپرِغم س س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ = برگش را سپرغم ب د = بویش اسپرِغم ع ۴- کزو چوں جُست ب ۵- زبوئے او بدلها س۳ ۶- به پیکانِ ع۲ حج۲ ایضاً یوتی خرد س۳ = سیوتی خورد س س۲ ب د ع۲ حج۲ = سرولی خورد ع حج ۸- معشوقی است س حج حج۲ ب ع۲ د = معشوقست ع ۹- شهره گردی ب حج ۱۰- نامی هست ب حج- بوی نیست حج ب ع۲ د حج۲ = بویش نیست ع ۱۲- وتیزیش نام ح

کُدامی گل چنیں باشد که سالے | دہد بو دو رماند ازہنا سے
بتانِ ہند را نسبت ہمین است | بہر یک موئے شاں صد ملک چین است
چه گیری نام از یغما و خَلّخ | که غالب تیز چشم اند و تُرُش رُخ
چه یاد آری سپید و سُرخ را رد ئے | چو گلہائے خراساں رنگ بے بوئے
وگر پرسی خبر از روم و از روس | از ایشاں نیز ناید لا به و لوس
سپید و سرد ہمچوں کُندۂ یخ | کز ایشاں رم خورد کانونِ دوزخ
خطائے تنگ چشم و پست بینی | مغل را چشم و بینی خود نه بینی
لبِ تاتار خود خنداں نباشد | خُتَن را خود نمک چنداں نباشد
سمرقندی و آنچه از قندہار ند | بجز نامی ز شیرینی ندارند
بصره و روم ہم سیمیں خد انند | ولے چُستی و چالاکی ندانند
ق اگرچه بیشتر ہندوستاں زاد | بسبزی میزند چوں سرو آزاد
ولے بسیار باشد سبزۂ تر | بلطف از لاله و نسریں نکو تر
بسے زیبا کنیزِ سبز فام است | که صد چوں سرو آزادش غلام است
نه سبزی بے نمک چوں برگِ کشنیز | نمکدانی و بروی ترّۂ نیز
نه چوں طاؤسِ بے دنبال زشت اند | که در خوبی چو طاؤسِ بہشت اند

---

۴ - نام یغمائی حج۳ سا۲ ب ع۲ د حج۲ = نام از یغما ع ۴ - رنگ و بے بوے سا۳ حج ۵ - لابه و لوس سا ع۱ د حج۲ = لابه و بوس ع حج ۶ - رم خورد سا سا۲ ب ع۲ حج۲ = نم خورد سا۳ حج ئ دع -
۱۳ - کنیزک سا۲ = کنیزی د -

سه گونه رنگِ هندستان زمین است — سیاه و سبز و گندم گون همین است
بگندم گونست میلِ آدمی زاد — که این فتنه ز آدم یافت بنیاد
یکے گندم بکام اندر نمک ده — ز صد قرصِ سپیدِ بے نمک به
سیه را خود بدیده جایگاه است — که اندر دیده هم مردم سیاه است
ز بهرِ دیده باید سرمه را سود — سپیده عارضی رنگی است بے سود
ازین هر دو نکوتر رنگِ سبز است — که زیبِ اختران زاد و رنگِ سبز است
برنگِ سبز رحمت را سرشت است — که رنگِ سبز پوشانِ بهشت است
چو رحمت بار گردد ابرِ افلاک — نتیجه سبز زاید اوّل از خاک
مددهائے که آید ز آسمانها — نشانه سبز بیند از نشانها
دل اندر سبزه هائے گل شکیباست — گلے بے سبزه در بستان نه زیباست
بهارست ارچه صد گونه در ایام — بهارِ سبز دارد در جهان نام
بسبزی نقش بستندش زن و مرد — نگوید کس بهارِ سرخ یا زرد
کسان کز فالِ فرخ خیر جویند — بسر سبزی دعائے خیر گویند
برنگِ سبز زین بهتر چه مقدار — که از نامِ خضر خان دارد آثار

---

۴ ـ سپید بے نمک س ر۳ ب ح ح ع۲ د ح۲ = سپید و بے نمک ع = سپیدی بے نمک ر۲ ی ۷ ـ را چهار ر۲ ع ح۲ ۸ ـ ابر از افلاک ر۳ ح د ب ی **ایضاً** سبزه روید س = سبزه زاید ب = سبز روید ع ح۲ ـ ۹ ـ بجز ع کے تمام نسخوں میں بجائے نشان کے نشانہ ہے ـ نشانه بیند از سبزی نشانها ی ۱۰ ـ سبزه هائے گل س ر۲ ب ع۲ ۱۱ ـ صد رنگ اندر ب = صد نوع اندر ر۳ ـ

خدایا تا گیاها سبز رویست … خضر در باغ و سبزه چشمه جویست
خضر خاں با دو، دیولدیٔ رانی … بهم چوں خِضر و آبِ زندگانی
سخن را ایں که با گل داشت پیوند … چناں زد باد و سوئے سبزه افگند
کنوں زیں سبزه با صد عذر خواهی … روم سوئے سپیدی و سیاهی
دراں باغے که بالا گفته ام باز … مدام آں مرغِ دولت داشت پرواز
ز دلتنگی چو دیدے کار مشکل … شدی زانسو مگر بکشایدش دل
نبودی گرچه آنجا هم شکیبش … نمودی خار و خس آبی و سیبش
شدی از طرهٔ سنبل مشوش … گرفتی در دلش از لاله آتش
ولے پنداشتی حالے که بارے … نگاهی میکنم در سیب و نارے
خضر خانے که نورسته درختش ق … به آبِ زندگی پرورده بختش
گلش بے آب از تابِ درونے … جگرباراں ز نرگسهائے خونے
دراں خرم بهارِ خاطر افروز … بگردِ آں چمن میگشت یک روز
خیالِ غمزهٔ خونخوار در دل … گلش در پیشِ چشم و خار در دل
چو مرغاں نالهائے زار میکرد … دلِ مرغانِ باغ افگار میکرد
ز آهے کز دلِ غمناک میزد … همه گلها گریباں چاک میزد

۱- گیاهاں ح = گیاه سا ب **ایضاً** چشمه سبزه سا سا ح ب = چشمه سبز ع۲ د ح۲ ع عا = سبزه چشمه ع -
۲- بادولدی کوست سا ح۲ ب = بادو دیولدیو سا۳ ح = بادول کوهست سا۲ ۷- خار و خاک سا ع۲ ح۲ ۱۰- خضر خانے سا۲ سا۳ ح ب ع۲ د ح۲ = خضر خاں را ع ۱۱- بے آب وا ز ح -

دهانِ غنچه ها از خنده میماند — بنفشه سرفرو افگنده می ماند
چنیں تا دید ناگاه اندراں گشت — ق — بدانگونه که مست و سرگراں گشت
گلِ کرنه شگفته بر درختاں — ببوئے خوش چو خُلقِ نیک بختاں
ازاں مشکیں نسیمِ روح پرور — دماغِ عُلویاں گشته معطر
چو در رفت آں نسیم اندر دماغش — بسینه تازه شد دیرینه داغش
گذشتش در دل آں گلہائے خوشبوے — که آنرا داشت باخود یارِ گلروے
چو زاں گلہائے کرنه یادش آمد — دل و جاں هر دو در فریادش آمد
بنودش بسکه تابِ نسیم موئے — فرو غلطید هم زآسیبِ بوئے
تو پنداری کزاں صفرائے جانی — به پرواز آمدش مرغِ نهانی
ازاں بوئے که عاشق بیخبر بود — نه بوئے گل که آں بوئے دگر بود
چه ماند بوئے گل با بوئے جاناں — که هست ایں روحِ تن واں قوّتِ جاں
دراں صفرا که گشت آں سُرخ گل زرد — کنیزاں را برخ زردی اثر کرد
ازیں سو ماند نرگس دیده پر آب — گرفته زاں خمارش آخریں خواب
زخویش آں سوئے کرنه راهبر نه — کناں هم روئے . هم گلہائے کرنه
زعزت دور همچوں عزّت از خوار — بهارِ زندگی گشته بیک بار

---

۱ - سرفرو دافگنده ع ۲ب ۴ - دماغِ قدسیاں ۳ ۶ - که باخود داشتی آں یار گلروئے ح ب = یار دلجوئے ۳ ۱۱ - واں آفت جاں س ۲ ۳ ح ب ع ۲ د ح ح ۲ = واں قوّتِ جاں ع
۱۳ - ازیں سو ۳ ح ب ع ۲ د ح ۲ = ازاں سو ع - ۱۴ - روئی خود ع

زتیغِ بیدوشش لرزندہ چوں بید   زجانِ خود ہمہ بریدہ اُمید
بزاری گریہ کردند از دلِ تنگ   زدند آبی برآں رُخسارِ گلرنگ
کہ تا بعد از زمانی دیر نے زود   نسیمِ جاں رگِ جانش فروسود
چو بوئے جاں دماغش راخبر کرد   دگر رو ہم بداں گلہائے تر کرد
بزاری گفت کای گل کاشکے من   گیاہی بودمے چوں تو بہ گلشن
کہ تو آنجا گزرداری و من نے   گل آنجا محرم است و نارون نے
ازاں گل کوست درصد پردہ مستور   منِ مسکیں بہ بوئے قانع از دُور
چہ بختست ایں کہ تو از بخششِ غیب   خزی گہ در گریباں گاہ در جیب
چو آنجا ہارسی صُبحے و شامے   توانی گفتن ار گویم پیامے
جوابش را دہانِ گرنہ بشگفت   کہ آخر گرنہ ام ہم بشنوم گفت
بدو گویم ہمہ آں رازی کہ گوئی   بجویم زو ہمہ آں حاجت کہ جوئی
پس آنگہ گفت شہ باصد خرابی   ق   کہ ہر باری کہ آنجا باریابی

۳-بفرسود ع۲ ب ح۲ ایضاً دل و جانش بفرسود ع۲ ح۲ ۴- دگر رو ہم براں گلہائے تر کرد س ب ع۲ ح۱ = دگر رو ہم دراں گلہائے تر کرد د = دگر رہ ہم دراں گلہا نظر کرد س۳ = دگر رو ہم بداں گلہا نظر کرد ح = دگر رو ہم دراں گلہا نظر کرد ع ء (کلام کے سیاق و سباق پر کافی غور کرکے میں نے اپنی ذوق شعرفہمی کے مطابق پہلی اور دوسری صوت کو ترجیح دی ہے اور کثرت روایت بھی اُسی کی موید ہے۔ لیکن چونکہ "رو کردن" کے لئے "بر" کا صلہ اب تک میری نظر سے نہیں گزرا اور "در" کا صلہ اگرچہ مستعمل ہے مگر وہ مجھکو یہاں اچھا نہ معلوم ہوا اس لئے لفظ "بداں" میں نے نسخہ ح سے لیکر اپنی دانست میں مصرعے کی بہترین صورت قایم کردی ہے) رشید احمد ۸- کہ از بس بخشش س۲ س۳ ح۲ ع۲
۹- صبحی و شامے س۳ ح ح۱ ح ب ع۲ د = ہر صبح و شامے ع **ایضاً** توانی گفت اگر س ع۲ ح۲
۱۲- باریابی س۲ س۳ ح ح۱ ب ع۲ د = راہ یابی ع

بگوئی از منِ نادیده کامے — بصد خونِ دل آلوده سلامے

وگر بپذیرد آن جانِ جهانم — بخوانی این غزل نیز از زبانم

برآرای فاخته با آهِ جان سوز — ز سوزِ سینه این دو دِ جهان سوز

غزل از زبان عاشق

ندانم از کجا می آید این گل — که غارت می شود زو وقتِ بلبل

نسیمش از کدا این بوستان است — که تاراجِ نهالِ دوستان است

گر آنسو بگزری اے بادِ شبگیر — میاویزی درآن زلفے چو زنجیر

مجنبانی ازاں مرغول موئے — مغلطانی خمِ مویش بسوئے

بگستاخی مبوسی خاکِ کویش — برعنائی نگردی گردِ رویش

دمِ سردِ مرا از من ببر وام — بدیں روب آن غبارِ زلفِ شب وام

زآبِ چشمِ من ابری برانگیز — بدیں ابر آن طرف باراں فرو ریز

بگرد اگردِ آن نسرین و شمشاد — نخواهم جز همیں ابر و همیں باد

دلم شد شاخ شاخ از ناصبوری — ندارم زیں فزوں تر برگِ دوری

ز خارِ غم چه بیروں بیروں آزار — که هست از گل خراشِ من نه از خار

چو غنچه چند دل بندم بهر شاخ — چو بادی چند جویم بهر کاخ

۱- سلامی س۳ هـ = پیامی ح ب ع۲ ح۲ ع ۳- این ور دِ س۳ ۱۰- شب‌ام س۳ ب ح ع۲ ح۲ ح = شب‌فام ع د ۱۲- آن نسرین ح ب ع۲ د ح۲ = این نسرین ع ۱۴- چه بیرون ریزم س س۳ ح ب ی ع۲ د ح۲ ح = چه ریزم بیرون ع

نہ دل بکشایدم با ہیچ شاخے نہ جاں آسایدم در ہیچ کاخے
بروئے دوستاں گلشن بود خوش بگلہا چشمۂ روشن بود خوش
چہ کار آید چمن بے خوبروئے فریبِ ابلہاں شد رنگ و بوئے
ازاں گلشن کہ مارا ہست جائے بصد فردوس نفروشم گیائے
اگرچہ نے گلے زاں باغ چیدم نہ ہرگز میوۂ ازوے چشیدم
زہے بے بہرہ مرغے ناسرانجام کہ دِرِ باند بری ناخوردہ در دام
اگر در عاشقی چشم گنہ کرد چرا خونِ دلم در دیدہ رہ کرد
مثل خوش زد بنفشہ بر سرِ رود کہ ہر کو کاشت نرگس لالہ ندرود
اگر شد شاخِ نسریم خشک باش چہ چارہ با قضا گو ہمچنیں باش
چو بر زد فاختہ ایں خوش نوارا ق فراہم کرد ریشِ بے دوارا
بپاسخ مادۂ از قمریاں طاق غزل را جفت کرد از راہِ عشاق

پاسخ از لبِ معشوق

کہ مینالد چنیں در گوشۂ باغ کہ مارا تازہ کرد اندر جگر داغ
مگر او نیز چوں ما دردمند است کزینساں نالۂ دردش بلند است
بگو اے باد آں مہمانِ مارا کہ آخر چند سوزی جانِ مارا
مرا خود صد جراحت ہست پنہاں چہ ترو پیں میزنی دیگر تو در جاں

۲- زگلہا س ع ح۲-

دلم را خود خراشی هست کاری — تو دیگر ریشم از پیکان چه خاری
چو تو در بوستان نالی بد انسوز — نگر ما را بزندان چون رود روز
دلت گرچه ز تنگی شاخ شاخ است — براقِ عیش را میدان فراخ است
اگر باغی روی یا لاله زاری — نیاید یزد بدامانِ تو خاری
توانی گفت با هر دل غمِ خویش — توانی ریخت در هر گل نمِ خویش
نهٔ چون من بکُنجی مانده مهجور — ز رویت دور بلکه از خویش هم دور
نهان چون سایه در پیغولهٔ تنگ — ندانم آفتاب و ماه را رنگ
کسی مونس نه با من جز خیالت — به تنها عشق بازم با جمالت
دلم را روزنی هم نیست در پیش — کز آن بیرون دهم دودِ دلِ خویش
شده صد روزن این جانِ پر اندوه — ز زخمِ غم کز و روزن شود کوه
درین رُوزن دو صد گردد مبر ظن — که دودِ من برون آید ز روزن
برم هر دم هزار آهِ نهان زیر — کنم چون بوالعجب آشامِ شمشیر
چنانم با غمت شادان درین کاخ — که یادم نیست هیچ از سبزیِ شاخ
چو من در گوشه خو دادم هوس را — چمن زندان بود مرغِ قفس را
چو عادت گیر شد طاوس خانه — بود کنجش بهشتِ جاودانه

۶- نه‌چون من س ع ح ۸- با من نه مونس ح ۱۲- آهی نهان ع ح -
۱۴- خو دادم ح د ح ب = خود دادم ع ع -

همیں بس نیست آخر باغ جانم — که دایم هست در دل خضر خانم
بود تا آسمانِ سبز بر پائے — سرش باد ابسبزی آسماں سائے

جدائی افگندنِ تیغِ زبانِ بدگویان میانِ عاشق و معشوق و رواں شدنِ دولرانی از خانهٔ دولت سوئے کوشک لعل و در فراق خضر خاں از دودِ آه کوشک لعل را سیاه گردانیدن

گرامی گوهرے شد آدمی زاد — زهی گوهر که نه دریا از و زاد
نه ایں منظر ببازی برکشیدند — که در وی هر دو گیتی درکشیدند
هزار افسوس گر نقشے چنیں خوب — بنا خوبی شود در دهر منسوب
چو در هر نیک و بد نظاره کردم — بگفتِ خوب دیدم قدرِ مردم
کسے کو میتواند لعل و دُر سُفت — چرا ریزد بروں خر مهره در گفت
چو سوسن هست ز آزادی نشانش — ز بوئے خوش سخن گوید زبانش
نباتِ زهر را کم بو کند کس — که از کُشتن حکایت گوید و بس
چو مشک و گل شوار غمّاز باشی — که با جانها بو همراز باشی

۱- دروے ح۲ ۳- افگندن س۱ س۲ س۳ ح ع۱ د ح۲ ب ح = اُفتادن از ع ۴- از خانۂ دولت الی س۱ ب ۔ ۷- بازی برکشیدند س۱ س۲ ح ب ع۱ د ح۲ = درکشیدند ع ۱۱- ز آزادی س۱ س۲ ح ع۱ د ح۲ ب = آزادی ع۔

نشاید شد بیاز و سیر برخوان — که از غمازئے ایشاں رمد جاں
کسے کش خو بود پرده دریدن — زباں با سر هم باید بریدن
بباید سوختن زآتش خسے را — کز و خارے خلد در دل کسے را
زبانی کو کند آتش فشانے — زبانه گوی آنرا یا زبانے
بگوش مهتراں گفتار ناخوش — بود مانند دم دادن در آتش
نکوگوئیست بس شائسته کاری — چنیں شو گر شوی گوینده باری
خموشی بهتر از گفتار زشت است — زباں چوں خس درو شد داس کشت است
لبے کز انگبیں باشد درو بهر — نه دانائیست از وے ریختن زهر
مگس کز شهد خیزد زو بپرهیز — که دارد نوش و نشتر میزند تیز
بر آں بلبل بخندد غنچهٔ باغ — که در بستاں بر آرد نالهٔ زاغ
دهانے کو نکوگوئیست پیوست — بگفتن باد یارب هر کرا هست
نکوگوئی که بود آگاه زیں گفت — سخن را با سخن زیناں کند جفت
که پیش مسند بانوئے آفاق — ق — زحال درهم آں هر دو مشتاق
چو اصحاب غرض گفتند هر چیز — فراواں بخیت بانو آں غرض نیز
صواب آں شد کزاں فردوس پرنور — بقصر لعل سازد جائے آں حور
نشاند اندر سکهاسن آں پری را — چو گردوں در ترازو مشتری را

١- یا زبانی س، ت، ع، د، ح۲ = نے زبانی ت۲ ب ح ح ع ۱۳- درهمی آں دو مشتاق س ح ع ۲ ح۲
۱۴- فراواں بخت ح -۱۶- سکاسن ب

اشارت کرد کاناں کاہلِ کارند　　زمرد را بدرجِ لعل دارند
بفرمانِ مہِ پوشیدہ تمثال　　رواں شد زہرہ و پروین بدنبال
رواں سیارۂ پرّان تر از طیر　　بسوئے شمس والا شد تُنک سیر
فگند آن گلستاں را خار خارے　　کہ سروت راند سوئے لالہ زارے
شہ آندم بود حاضر پیشِ اُستاد　　کتابِ عاشقی را شرح میداد
سخن در قصۂ یوسف کہ ناگاہ　　خبر گوئی زلیخاش آمد از راہ
مژہ چوں دیدۂ یعقوب تر کرد　　زحالِ بیتِ احزانش خبر کرد
چو بشنید آں خبر جانِ عزیزش　　نماند از جاں خبر و ز ہیچ چیزش
جمالِ یوسفی را سود بر خاک　　زد از مہرِ زلیخا پیرہن چاک
چو گرگِ بیگناہ اُفتاد بیروں　　ہمش پیراہن و ہم چہرہ پر خوں
کتاب و سبق و خط برجائے بگزاشت　　قلم از دست و کفش از پائے بگزاشت
برہنہ پا و سر از جا بروں جست　　زمکتب بے سر و بے پا بروں جست
ہمی شد چوں الف زاں حرفِ معلوم　　بجاناں قایم و از خویش معدوم
چو بود از راہِ میداں رفتہ راہش　　ہماں جانب فتاد آہنگِ راہش
دو میداں وار تگ میزد بدنبال　　شدہ سرگشتہ ہمچوں گوئی بے حال

۲- بفرمانِ مہ پوشیدہ س، س۲، س۳ ب ع۲ د ح۲ = بفرمانِ شہ آں پوشیدہ ع ح ۵- کتابِ عاشقا ع د ع۲ = عاشقی ح۲ ۷- احزانش س۳ ح ب ح۲ = الاحزانش د ع ۸- آں خبر س س۲ ب ع ح = ایں خبر س۳ ح د ع ۹- بہر زلیخا س۳ -

دراں میداں کہ باصد یارِ دلجوی — بہ پشتِ خِنگ چوگانی زدی گوی
دو پایش گشت چوگاں دردویدن — کہ ممکن گشت بر گویش رسیدن
رسید و سر بہ سُکھآسن دروں کرد — بگریہ پائے جاناں غرقِ خوں کرد
نگارِ خویش را زاں چشم خوں زائے — حنامی بست گوئی برکفِ پائے
پری چوں دید درپا فرقِ جمشید — چو نیلوفر بصفرا شد ز خورشید
بروں شد دانش و ہوش از سرش پاک — ز سکھاسن فتادن خواست برخاک
گرفتش دامن از غیرت کہ شہ داشت — ز لوثِ چشمِ اغیارش نگہداشت
ہم از چشمِ ترِ خود زد گلابش — کہ باز آمد ز صفرا ماہتابش
نہادہ ماند پس چشمِ ترِ خویش — بزیر پائے آں سیمیں برِ خویش
ز غیرت بسکہ پایش پاک می جُست — ہمیز د بوسہ و از گریہ می شست
برآں پا بیں چہ غایت اشک میکرد — کہ از لبہائے خود ہم رشک میخورد
ہمہ تن گشتہ آب آں چشمۂ مہر — برآں پا میز د آب از دیدہ و چہر
زہے مہ کا سمانش آں پایہ جوید — کہ پا از چشمۂ خورشید شوید
صنم ہم رو بروئے شہ نہادہ — کشادی زآبِ چشمش روئے دادہ

۴ - درکفِ پائے س۱ س۲ س۳ ح د ح۲ = برکفِ پائے ع ب ۵ - درپا س ح ب ع۲ د ح۱ = برپا ع = پا بر۳
ایضاً بصفرا شد چو نیلوفر س۳ ۷ - ازغیرت س۱ ب ع۲ د ح۱ = آں غیرت س۲ ح ۱۱ - رشک میخورد س۱ س۳ ع۲ ح۲
= رشک میکرد س۲ ح ب د ۱۲ - آب گشت س۳ ح۱ ع۲ د = گشتہ آب س۲ ح ع = آب گشتہ س۱ ۱۴ - کشادی
زاب س۱ س۲ س۳ ح ب = کشادِ آب ع۲ د ی = کشادی آب ح۱ ع

بروئے خود زگوهر خوشه می بست   زرویش بهرِ هجران توشه می بست
شده محمل کشان لرزنده زان غور   که هم دَوران مخالف بود و هم دَور
شتابان چشمهٔ خورشید با ماه   نه از دُوری نه از دَورانی آگاه
چو تابِ آن نماندش در تنِ خویش ق   که موئے نگسلد زان مویسان بیش
بسے پیچه برید از جَعد چون قیر   که آری می بُرد دیوانه زنجیر
نبُد جائے بریدن چون سرِ موئے   همی بُرّید موئے خویش ازین روئے
کسے کاویخت درموئے دلِ وے   بمو دادن خلاصش کی بود کے
کسے کو راسرِ یارِ عزیز است   سخن در سر رود مو خود چه چیز است
پس آن مو داد بر دستش که بارے   زمن بهر پریزینسان یادگارے
زبهرِ خاطرِ شوریده جانے   کنی انگشت پیچش هر زمانے
بسازی از شبه انگشترینے   دلم بربست زان سازی نگینے
وگر خواهد دلت زان پیچه چند   مگس رانی کنی بر لعلِ چون قند
ازان مو دامت کم موئے شد تن   چو آنرا بنگری یاد آری از من
پری پیکر چو کرد آن موئے بر دست   ازان مویش سخن در لب گره بست

٢- غَور [٢] [٣] ح [٢] = غور [٣] ح ب ء ع [٢] ع ٣- نه از دوران [٣] = نه از دوری ح ب ء ع [٢] د ح [٢] ٤- بر تن [٣]
٥- بسے پیچه ح [٢] = بسے پنجه [٣] [٢] [٣] ح ب ح ء ع [٢] د = بسر پنجه ع ٦- یک سرِ موئے ح ایضاً روئے خویش ح ع [٢]
٩- در دستش [٣] حاشیه ١٠- انگشت پیچی ح ١٢- پیچه چند ح [٢] ء = پنجه چند ح د ع [٢] ع ١٤- بر دست [٣] ح ب
ع [٢] د ح [٢] = در دست ع [٣] حاشیه = را دست ایضاً بر لب

زُبانش ہمچو موئے ماند خاموش   بہر موئے نماند اندر تنش ہوش
پس از دیری کہ موئے ہوش رایافت   زبہرِ ہوش ہم زاں مو رسن تافت
براں مو کرد لختے گریۂ زار   چو بارانی کہ بارد در شبِ تار
بشاہ آں موئے برکف کردہ میگفت   ق   کہ اے باتارِ مویت جانِ من جُفت
زتو ہر موئے دلبندِ جہانے   کمندِ عقل و دست آویزِ جانے
چنیں موئے بُریدن چوں دلت داد   کہ بر یک موئے تو صد سر فدا باد
روا باشد کہ مسکینے چو من را   چہ افگندی و ببریدی رسن را
مرا باید دو صد جانِ وفا جوئے   کہ ہر جانی ببندم در یکے موئے
بہا صد جانست چوں ہر تارِ مو را   یکے جاں چند جا آویزم او را
ولے جانم چناں دیوانۂ تست   کہ با صد سلسلہ بندش بود سُست
اگرچہ مویت آں بندِ ہلاک است   کہ زنجیرِ ہزاراں جانِ پاک است
ولیکن جانِ چوں من مستمندی   چہ داند دولتِ زینگونہ بندی
جہانے غم نہی گر تو بریں تن   جہاں نہنم بتارِ موئے تو من
چو زینساں عذر خواہی کرد بسیار   شدش لابد جوابِ ہدیۂ یار
بصد عذر از دو دستِ نازنینش   کشید و داد دو انگشترینش

٢- وایافت ٣ب د = رایافت حج ع٢ حج٣ **ایضاً** ہم زاں مو رسن تافت ٣ب د = خود ہم زاں رسن بافت حج = خود زاں مو رسن تافت ٣ب ٣ع ٦- صد سر ٢ب ٢ حج ب ع اح ع٢ د حج١ = صد جان ع ٨- بر یکے حج ١٣- بریں تن ٣ب حج ب ح حج٢ د ع١ = بدیں تن ع **ایضاً** جہاں ندہم حج ب -

چو خاتم برکشید آں مایۂ ناز　　بماند از حیرت آں خاتم دہن باز
چو آں خاتم بدستِ شاہ بنشست　　بماند اندر دہانش انگشت زاں دست
بزاری گفت چوں میداد خاتم　　کہ اے دستت سزائے خاتم جم
براو رنگِ زرت جا باد در خور　　چو تمکینِ نگیں بر خاتمِ زر
بدست از چرخ فیروزہ نگینت　　جہاں در دست چوں انگشترینت
نگینِ دولتت رخشاں چو خورشید　　قضا برئے نوشتہ ملکِ جاوید
دلم کاں موستد خاتم گرو داد　　شبِ معراج بستد ماہِ نو داد
بود ہر چند جائے طعنِ جاوید　　ق　　مہٗ نو تحفہ بردن پیشِ خورشید
نگیر از ناقصے لافِ کمالے　　سُہا گر شمس را بخشد ہلالے
بہدیہ گر رضا باشد در ینت　　دہم انگشت با انگشترینت
ولیک انگشتریں لختے بپاید　　ز انگشتم وفاداری نیاید
پس اندر دست چو نو آشنائی　　وفاداری نہم نے بیوفائی
دگر گویم کہ ایں دو شکلِ تدویر　　ق　　دو عالم داں کہ بختت را بتاثیر
بشارت مید ہند از عالمِ حق　　کہ یابی بر دو عالم دستِ مطلق
ولیک ایں زیر دست اندر نہانی　　ق　　ازاں انگشتریں دادت کہ دانی

۱- برکشید س۳ ح ب ع۲ د ح۲ = در کشید ع ۵- نگین است - انگشترین است ح ح ح۲ د ۹- سُہا کو س۳ حا = سہار اشمس اگر س ع۲ ۱۰- یا انگشترینت س س۲ ۱۲- وفاداری کنم س ۱۳- تباثیر س س۲ س۳ ع۲ ح۲ ب = تباثیر ح ح ع د ۱۵- دادم ح = دادہ س۳

که عالم بے تو گر خلدِ برین است　　مرا چوں حلقهٔ انگشترین است
دگر زاں دادمت زینساں خیالے　　که دارد از دهانِ من مثالے
نگهدار دگهِ بوسِ نهانم　　همیں انگشتریں جائے دهانم
ببوسی گه گه ایں انگشتریں را　ق　بدل داری ز لعلم ایں نگیں را
اگرچه سنگ چوں مرجاں نباشد　　مثالِ کالبد چوں جاں نباشد
کجا چوں ایں دهاں انگشتریں است　　که آنجا موم و اینجا انگبین است
ولیکن چوں بجوئیشے ـ نسبتے هست　ق　میانِ انگبین و موم پیوست
بدیں امید جانم میشود شاد　　کزاں موم آیدت ایں انگبیں یاد
چو هر دو یادگارِ مهربانے　ق　رسانیدند یکدیگر نهانے
وداعِ یکدگر کردند گریاں　　بطوفاں هر دو غرق و هر دو بریاں
شتاباں گشت زانسو ماه رهد　　وزیں سو باز گشت آں مهدیِ عهد
پری چوں بر پرید و رفت چوں باد　　سلیماں زاده را دیوانگی زاد
توانی داشت آں فرزندِ جمشید　　که باز آرد سلیماں وار خورشید
ولیکن چوں سلیماں بود برجائے　　بتعظیمِ سلیماں گشت زاں رائے
بمنزل گاهِ خود شد با دلِ تنگ　　رخے چوں گل ز خونِ دیده گلرنگ

---

۳ - نگه دار دگه بوسِ ب ع۱ د ح۲ = نگه دار و بوس اندر سا = نگه داری گه بوسِ نهانم ح = نگه داری که در بوسے ع ۸ - بدیں سا۲ ح ب ع۱ د ح۲ = ازاں س۳ = بایں ع ۱۵ - با دلِ تنگ س۳ ح ب ع۱ د ح۲ = زاں دلِ تنگ ع -

ز دلتنگی نواسازان طلب کرد | نواهائے دلش آهنگ لب کرد
غمِ دل زین غزل با نالش زار | بمطرب داد تا آرد بگفتار

غزل از زبان عاشق

جمالِ صحبتِ یارانِ دلجوئے | غنیمت داشت باید از همه روئے
که گردون گرچه چشم آمد سراپائے | دو مردم دید نتواند بیک جائے
ز شمشیری که بر بالا کشید است | بسا پیوندها کز هم بُرید است
کجا دو غنچه با هم کرد روئے | که هر یک را خزان نفگند سوئے
چه بینی رُسته ده گل بر یکے شاخ | که هر یک جانبے رنگین کند کاخ
بیک رشته شود صد دُر فراهم | ولے در رشته کے مانند باهم
نمیدانم که دَورانِ دغاباز | چرا پیوند دو بُرّد ز هم باز
جُدائی گرچه آمد جان گدازے | شود دشوار تر در عشقبازے
مرا کز مهر خون آمیخت با خون | جدا دارند آخر چون زِیم چون
ز من تا رفت سروِ راستینم | ز خون یکدم نشد خشک آستینم
دراں برجی که آں مه شد حصاری | سپردم دودِ دل را پرده داری
ز دم موجی ز چشمِ خون چکیده | که قصرش لعل گشت از خون دیده

۲- این غزل حج۲ ۸- چه بینی س۲ س۳ حج دع = نه بینی ب = چو بینی س ع۲ حج۲
۱۲- کز مهر س س۲ ب حج ع۲ د حج۲ = گر مهر ع
۱۴- در پرده داری س ع۲ حج۲ = را پرده داری س س۲ حج ب دع

بگوای باد کت آتشِ نعل است | رہت گہ گہ بر آں گلہائے لعل است
بقصرِ لعل آں دلخواہ چونست | شفق چونست و در روے ماہ چونست
کجائی اے چراغِ دیدۂ من | رُخ خوبِ تو باغِ دیدۂ من
بقصرے کز تو فرّخ شد در و بام | دل و جانم ہمانجا ساخت آرام
چو گل چینی بہشتِ رائگاں را | کم از بوئے گلے بیمائگاں را
بہارِ عیشِ من گر شد خزانے | ترا ہر روز باد انو جوانے
عُطارِد از زبانِ شمسِ انور | ق چو بنمود ایں فروغِ مہر گستر
بیا پُسخ زہرہ نیز از پردۂ خویش | کشاد ایں زیرِ خوں پروردۂ خویش

پاسخ از لبِ معشوق

بیا اے نوشدا روئے دلِ من | ز تو صد تلخیِ غم حاصلِ من
ہر آنچہ از مہرِ تو آمد بر ویم | نیارد تاب اگر بر کوہ گویم
من و شبہائے ہمچوں کوہ در پیش | فراقے با ہزار اندوہ در پیش
پسِ دیوارِ غم غمخوار ماندہ | تنے چوں صورتِ دیوار ماندہ
خیالت نقش بندی گشتہ استاد | گرفتہ پیشۂ شاپور و فرہاد
گہے نقشت ز خونِ دل بر آرد | گہت در جانِ سنگینم نگارد

۵ - گلے بیمائگاں را س۲ س۳ ح ب ی ع۲ د ح۲ = گل بہمائگاں را ع ۶ - باد از ندگانی ع۲ ۱۰ - تلخیِ جاں ع۲ ح۲ ۱۱ - آید س۳ ع۲ ۱۳ - تنی ح۲ ع۲ ۱۴ - گشت س۲ ح ب ایضاً پیشہ شاؤر س ی ع۲ د ح۲ ع = تیشہ شاؤر ح = پیشہ شاپور ب س۳ ۱۵ - گہت س۲ ح ب ی د = گہے س۳ ع۲ ح۲ ع -

دراں کنجی کہ شب بگریزم از جمع — مرا سوزندہ نبود مگر شمع
کسے چوں شمع با سوزم نسازد — کہ ہم میسوزد و ہم میگدازد
گہے سوزم چو شمع از دودِ داغے — گہے افسانہ گویم با چراغے
زسوزِ دل چو خونم بر زند جوش — ترا خواہم کنم عمدا فراموش
ولیکن چوں تو ئی پیوستہ با خوں — بآساں چوں روی از سینہ بیروں
زتو خوں گریم و برخویش نالم — شکایت از تو وُ از خویش نالم
چو تنگ آیم زشبہائے سیہ روز — برآرم از جگر آہی جہاں سوز
ندانم از تو ایں رنجِ ابد را — دعائے بد کنم شب را و خود را
زغم بر حالِ خود خندم نہ بر تو — گنہ بر بختِ خود بندم نہ بر تو
دعاہا کز پیت جاں کردہ تلقین — ہمہ شب گویم و دل گوید آمین
زچشمِ خویش سحر آموزم آنگاہ — فسونِ صبر خوانم گاہ و بیگاہ
نیاز خویش بینم چوں زحد بیش — دعا سویت دمم افسوں سوئے خویش
گر آمد آفتابِ من بزردی — چہ چاں با سپہرِ لاجوردی
مرا بر زندگی گر گم شد امید — ترا خواہم بدولت عمر جاوید
مرا گر دونِ سبز ار داد بر باد — خضر خاں را بسر سبزی بقا باد

۱- بجز شمع س۳ ۲- با سوزت حج ۶- از خویش ب د حج = برخویش ع۲-
۱۰- دعائے کز لبت ع۲ حج۲ = دعاہا کز لبت س-
۱۴- برزندگی س س۲ س۳ ب ع۲ حج۲ د = در زندگی حج = بازندگی ع -

صفتِ آرایشِ شهر و کشور چون عروس از برائے تزویجِ شاه و شاهزادهٔ بےجفت خضر خاں زَادَتْ خُضْرَةُ رَأْسِهٖ وَشَاهَتْ وَجْهُ الْعَدُوِّ بِبَأْسِهٖ

سعادت هاست اندر پردهٔ غیب — نگه کن تا کرا ریزند در جیب
سری کو خواست شد تاجِ جهانے — تولّد یابد از صاحب قرانے
دُرے کز رُوشنی گردد جهانگیر — شود پیدا ز ابرِ آسماں گیر
زبرجد زادهٔ کوهِ بلند است — کز انساں در بلندی ارجمند است
شعاعِ مهر گیرا تر ز مهر است — که ایں آفاق گیر آں در سپهر است
بسے هست ارچه زادِ خسرواں نیز — که در نرخِ شرف نرزد بکشنیز
دلے من گوهرے رامیکنم یاد — که از وے گنجِ شاهی گردد آباد
سزائے تخت گر فرزندِ شاهی است — هم از عهدِ ازل گیتی پناهی است
دو دولت دارد آں گیتی خداوند — ق که یزدانش دهد شائسته فرزند
یکے آں کوست خود ظلِّ الٰهی — دگر دارد خلف درخوردِ شاهی

۱- "چوں" سوائے ع کے اور کسی نسخہ میں نہیں۔ عائیہ عربی فقرے کو مختلف نسخوں سے الفاظ لیکر صحیح کیا گیا ہے اور بالکل قابلِ اطمینان ہوگیا ہے ۵- قرانے یا بدک ۸- گیران ترب ایضاً او در سپهر س۲ ر۳ حج ک حج۲ ع۲ ۹- هست ارچه زادِ س۲ ر۳ حج ع۲ دع = هست ارچه دُرّ ب حج۲ و = خرمهره زاد از س۳ ایضاً نه ارزد ع۲ = نارزد حج۲ د ۱۱- شاه است- پناه است ب د ۱۲- آں س۲ ر۳ ک حج۲ = ایں ع۲ د حج ع ۱۳- آنکه اوست حج ع۲

زهی بستانِ آن شه را جمالے | که باشد چون خضر خانش نهالے
چو الهامِ الٰهی شاه را گفت | که آن دُرِّ سعادت را کند جفت
اشارت کرد تا در گردشِ دهر | بیارایند یکسر کشور و شهر
کمر بربست در کارش زمانه | بخرج آمد خزانه در خزانه
چنان در نغمهٔ شادی شد آفاق | که در رقص آمد این نُه سقف و شش طاق
بگِرد اگِردِ قصرِ پادشاهی | برآمد قبّه از مه تا بماهی
جهان از قبّه هائے کارداران | شده چون روئے دریا روزِ باران
بچرخِ قبّه حیران قبّهٔ چرخ | برابر هر دو چون بغداد با کرخ
در اطلس چرخ قبّه پیش تا پس | چو دیگر قبّه ها در چرخِ اطلس
مُرصّع پرده ها چون چرخ ز انجم | شده انجم در آن دُرّ و گهر گم
همه زر دوزیِ مهرِ زر انگیز | نظر با صد تعجّب دوخته تیز
هر آن کِلّه که برکردند آن را | شد استر ابرهائے آسمان را
کشیده تا بگردون سایه بانها | فرو پوشیده عیبِ آسمانها
مه و خورشید همچون پَرّی و حور | بشادُروانِ عصمت مانده مستور
بهر دیوار نقشے کرده پُرکار | فلک حیران درو چون نقشِ دیوار

۳- تا از گردش س ع ۲ ۴- برخزانه س، ۲ ح ۲ ع ۲ ۵- این نه حقه ح = این نه شقه عکا ح ۲ ۷- پود و بار ہا ب ۸- تا کرخ ب ۹- یا پس ح ۲ ۱۰- چرخ زانجم ۳ ب ح ۲ د = چرخ و انجم ع = چرخ انجم ح ع ۲
۱۲- هر آن خرگه کا ۱۳- سایه بانے - آسمانے ب ۱۵- نقشے مانده ۳ ایضاً حیران شده س

رسیده صورت قبهٔ با نجم — درونِ چشمِ انجم گشته مردم
فرس گوئی که در خواهد دویدن — پری گوئی که بر خواهد پریدن
بهر جانب که مردم بر زمیں رفت — همه بر فرشِ دیبا هائے چیں رفت
زبس شارع که خفت اندر خزِ ناب — زمیں را کس نه دید الّا که در خواب
نشسته کوس و افغاں برده برماه — زسرتا پا همه اشکم هم تهیگاه
فتادن خواسته شیرِ فلک زیر — چو چرمِ گاؤ کرده نعرهٔ شیر
همان نعره که شد تا چرخِ گرداں — بهیجا ارغنونِ شیر مرداں
چو آں نعره شود در نیلگوں سطح — دو دلتنگ گویاں نصرت و فتح
دمامه ته مسِ پخته زبر خام — زباں چوبین و او گویائ بے کام
نرو ماده بهم چوں دوست با دوست — بسے مرموز چرنگ گفته در پوست
زهر سو خاسته غلغل برآں ساں — که گشته شهرِ سلطاں شهرِ یزداں
دُهل در بانگ و رخشاں پیشِ او تیغ — چو بانگِ رعد و رخشِ برق در میغ
جوانمردیست کاسِ لا اُبالی — بلند آوازهٔ او خانه خالی
بنازیِ سلیح اصحابِ شمشیر — زبیخ برزده شمشیر چوں شیر
شده در تیغ رانی تیغ راناں — دو کرده مو دو موئے چوں جواناں

۲- در خواهد پریدن سا ب ۱۱- زهر جا س۳ ۱۲- رخشاں برق در میغ س۳ ب ۱۳- کاسه س۳ = کانه حج۲ = کوسِ ب ۱۴- سلاح س۳ د حج۲ ک ۱۵- دو مویاں د ک = دو موئے سا س۲ س۳ حج د حج۲ ع۲ ع = دو کرده موئے بفرقِ جواناں ب -

بخنجر ہائے چوں پرّ مگس صاف مگس پرّاں دو نیمہ کردہ بے لاف
برآواز دُہل مردِ سلح کار معلّق زن بنوبت نوبتے دار
ہرآں بازی کہ بودہ آسماں را بروں افگندہ دہر از پردہ آں را
سپہر بوالعجب از ہفت پردہ جہاں را دار بازی راست کردہ
بگردِشس دار بازاں بر سہر دار شدہ سرگشتہ زیشاں چرخِ دوّار
نظر در ہر یک از دورِ رواں دید کہ گر نقطہ نہی حلقہ تواں دید
رسن بازاں ببالائے رسنہا چو دلہا گیسواں را در شکنہا
نہ باآں حبلِ پیچاں کردہ بازی کہ خود بارشتۂ جاں کردہ بازی
ز دست بوالعجب گوی آسماں گیر بسانِ گر دہرہ توسنِ پیر
ز بس کاں گوئی بر چرخ اشتلم کرد سپہر از بیم دنداں خندہ گم کرد
فرو بردہ مشعبد تیغ چوں آب چو مستسقے کہ نوشد شربتِ ناب
بہ بینی تیز کز لک رافرد خورد چو آبی کز رہِ بینی خورد مرد
ز لعبِ مرکبانِ طفلانِ غازی بہ پشتِ باد چوں گل کردہ بازی
بجہاں از خُرد چنبر ہر گراں تن چو پیل از روزن و اشتر ز سوزن
نمودہ چہرہ بازاں گونہ گوں ریو گہے خود زا پری کردہ گہے دیو

---

۴ - دادبازی حج ع[۲] عحاب = دادہ بازی حج[۲] (اس شعر میں غالب تعداد ہمارے نسخوں کی غلطی پر متفق ہوگئی ہے صحیح لفظ "دار باز" ہے جس کے معنی نٹ ہیں - فرہنگ جہانگیری میں یہی شعر سنداً پیش کیا گیا ہے - رشید احمد)

۵ - زانساں ب ۶ - از دور ستہ حج[۲] ع = این دور سا ع[۲] = آں دور دحج ع ۱۲ - نہ بینی حج[۲] -

زدهـ آموخته گوئی دو رنگی — که گه رومی نماید گاه زنگی
بهر لحن آدمی هم زیست وهم مُرد — که در هر نغمه هم جاں داد وهم بُرد
تَرنُّم زهره را آواز میداد — نوا جاں می ربود و باز میداد
بریشم بر هوا بُرده نوا را — کمند افگنده مرغانِ هوا را
چو شاهِ سازها چنگست ز آهنگ — بزه بربسته ده جا تیر را چنگ
زیک ساقش شده موتا زمیں پست — دگر ساقیں شبے موچوں کفِ دست
رگ و مو سر بهم بسته دو سُویش — تو گوئی کز سرِ رگ رسته مویش
همه تن نائی گشته حلق و حلقوم — چو زنگی کارغنونی سازد از رُوم
سیاه و زرد شاخی طرفه سانی — که رُسته ز آبنوسی خیزرانی
دف از دیوارِ خود حصنِ حصین ست — حصارِ چوب وصحنِ کاغذین است
میانِ دستها پیوسته گرداں — عجب باشد حصاری دست گرداں
چو برکف کرد دف زن آں سبق را — بناخن کرده حک روئے ورق را
ز ابریشم نوا باریک زاده — پدر چوں خود خلف باریک زاده
نگر در چنگ و بربط فرقِ روشن — که هست آں سر بزرگ و ایں فروتن
چو رود بربط آوا داده بیروں — بطِ می کرده هر دم گریهٔ خوں

۵- بره بربسته ب = بزر بسته ج۲ ع۲ ع عا - زهـ ه را ج = نیزه را س ع۲ د ب = تیر را س۱ ر۲ ک ع عا
۶- بازمیں ب = برزمیں ر۳ ۱۰- بست - بست ر۲ ج ب = ش - ش ج۲ ۱۴- ایں سر بزرگ داں ج ب = ایں سر بزرگ داو ج۲ = آں سر بزرگ داد ع۲ ۱۵- رود و بربط ر۲ ج

نواگر کاسۂ طنبور حالی　　بغایت کاسۂ پُر لیک خالی
گراں سر از کدوئے خویش طنبور　　فرو غلطیدہ نے مست و نہ مخمور
یکے تخمِ کدو سازندہ بر دست　　کدو خالی و خلقی زاں کدو مست
بر سمِ ہند گوناگوں مزامیر　　بجاہا بستہ اِشکال از بم و زیر
الاون را رگ از اندام بیروں　　کدو بر پشت و رگہا گشتہ بے خوں
عجب بیں کو کدو بر خود نہادہ　　ولیک از چشمِ خلقی خوں کشادہ
دگر سازِ بر بجیں نام آں تال　　بر انگشتِ پری رویانِ قتّال
دو رویں تن کہ رو بارُوئے در حرب　　چو دَف در پارسی میزان ہر ضرب
شُنیدہ تبنکے ہندی فُغانے　　شدہ تبنک زنش چوں ترجمانے
خمیر خام کش بر رُو زدہ پست　　نمودہ صد دقیقہ پختہ ہر دست
عجب رود از کمیں دنداں نمودہ　　لبش نی و دہن خنداں نمودہ
ز زہرہ بردہ لحن ہندوی ہوش　　شدہ مرّیخ را ترکی فراموش

۱۔ نواگر کاسہ ع = صدا گر کاسہ ب = صلا گر کاسہ س۳ حو دح = صلا گو س۲ ء ع۱ = صلا گو کانسہ حو۲۔ حالی ع س۱ س۳ حو ء = خالی ب حو۲ ع۲ **ایضاً** بغایت ع س۳ حو حو۲ ء نوائب دع۲ س = نبات س۲ = نواگر ب (افسوس ہی کہ اس شعر میں ہمارے تمام نسخے تو بر تو غلطیوں میں مبتلا ہیں۔ اس کی تصحیح میرے امکان سے باہر ہی۔ تمام اختلافات درج کر دیئے۔ رشید احمد) ۳۔ تخم از کدو حو۲ (س۳ حو دع۲ میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہی) ۴۔ اشکالِ بم ع۲ ۵۔ اولادن س۲ = الاوان حو د ۷۔ نام آں حو ب ع۲ د حو۲ ح = نام او س۳ ع ۹۔ مندل س۳ ب، حو۲ = دنبل س س۲ دع۲ حو ح (علیٰ ہٰذا القیاس مصراع دوم) ۱۰۔ خام راب **ایضاً** بر دست س۲ ء حو۲
۱۲۔ ہندواں س حو ع۲ حو۲ د ء ع۱ = ہندوی ب ع

پریرویانِ ہندی جادوی ساز　　زلب کرده دَرِ دیوانگی باز
لباسِ دیوگیری شان تنک دام　　پری را سایہ بگرفتہ در آندام
بریشم پوش بعضے پرنیان روئے　　با بریشم درون در رفتہ چون موئے
گرفتہ چون پیالہ تال در دست　　نہ از می کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبہائے خوبان　　شتابان سوئے گردون پائے کوبان
برقص و جَست خوبانِ ہوا باز　　نہادہ پائے بر بالائے آواز
پرندہ ہمچو طاؤسانِ والا　　معُلّق زن کبوترسان ببالا
بجَستن فرقِ شان گشتہ فلک سائے　　بگاہِ رقص بیزار از زمین پائے
ہمہ سنگین دلان وسیم سینہ　　دو رُخ در مہر و دو نرگس بکینہ
بخونریزِ حریفان زخمہ در چنگ　　لب اندر آشتی وغمزه در جنگ
بسے در ہستی افگندہ زیانہا　　بسے تاراج دادہ خان ومانہا
گہِ رفتن بصد ناز آمدہ پیش　　بہر گامی ہزاران اشکنہ بیش
بمژگان نیزه یکے صد سینہ سفتہ　　چہ غم دارد مراد ز دیده گفتہ
نوازش زیرِ لب تا دست گیرد　　کرشمہ در رہا کن تا بمیرد
بہر خشمک زدن گشتہ جوانے　　بہر خنده زدن بر بوده جانے

۱۔ جادوئے ساز ۲ ۳ حر ۲ ب ع ۱ = پارسی ساز س ع ۲ = ہندی ساز ع ۲۔ تنگ شان دام ع ۲ ۴۔ بردست ب ۷۔ پریده حر ۲ ۹۔ دلانِ سیم حر ع ۱۱۔ مستی حر ۲ ع ۲ ۱۲۔ بصد چشم حر ۲ ۱۳۔ بمژگانِ یکے ۲ = بمژگانے یکے حر ۲ ایضاً ۱۴ ز دید رفتہ ۲ ۱۵۔ جوانے س حر ۲ ع ۲ = جہانے ۲ ۳ د

زخالِ چوں شبہ بر دُرجِ مَرجاں
بیک گنجد نہادہ نرخِ صد جاں

زابروہا کہ قرباں گشتہ جانہا
دوگاں افگندہ در قرباں کمانہا

زابروہا کمانکش گشتہ زیں سو
برآں جانب کمند افگن ز گیسو

دو گیسو گردِ ہر یک پیچ کردہ
چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ

خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں
چو شام اندر خیالِ روزہ داراں

کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں
چو کعبِ کژ نشیں چنگِ حریفاں

ربودہ خواب بیداراں بیکبار
زچشم نیم خواب و نیم بیدار

حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام
اجازت کردہ لبہا را بدشنام

دہن ہائے چو غنچہ گاہِ گفتن
گہے در بستن و گہ در شگفتن

زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ
نہ چوں سیبِ دورنگ ابرص نمونہ

ززلف افگندہ تا پا دامِ عشّاق
برآں پا دام بستہ ماہیِ ساق

عرق کز روئے ہر طنّاز میریخت
کرشمہ میچکید و ناز میریخت

بہ نیمے فرق سرپوشِ شفق وام
شفق را نیم روزی کردہ با شام

ازینسو دادہ دل زآں سُو ربودہ
ازینسو کشتہ جاں زانسو در ربودہ

بجز نظّارۂ خوباں مہ روئے
دگر نظارہا نیز از ہمہ سُوئے

۲- قرباں دادہ حج د = گشت ۳ ء **ایضاً** دو ترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل حج۲ ۶- کعبے ء = کعبہ حج۱ = لعب حج د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سرِ زلفش کہ باشد ب **ایضاً** بداں پا ۳ حج۲ ب ء ۱۳- نیم دوزی حج۲ عا ۱۵- خوبانِ دلجوئے ۳ **ایضاً** دگر سُوئے حج۲-

پریرویانِ هندی جادوی ساز / زلب کرده دَرِ دیوانگی باز
لباسِ دیوگیری شاں تنگ دام / پری را سایه بگرفته در اندام
بریشم پوش بعضے پرنیاں روئے / با بریشم دروں در رفته چوں موئے
گرفته چوں پیاله تال در دست / نه از می کز سرودِ خویشتن مست
سرودِ دلکش از لبهائے خوباں / شتاباں سوئے گردوں پائے کوباں
برقص و جَست خوبانِ هوا باز / نهاده پائے بر بالائے آواز
پرنده همچو طاؤسانِ والا / مُعلّق زَن کبوترساں ببالا
بجستن فرقِ شاں گشته فلک سائے / بگاهِ رقص بیزار از زمیں پائے
همه سنگیں دلانِ وسیم سینه / دو رُخ در مهر و دو نرگس بکینه
بخونریزِ حریفاں زخمه در چنگ / لب اندر آشتی و غمزه در جنگ
بسے در هستی افگنده زیانها / بسے تاراج داده خانمانها
گهِ رفتن بصد ناز آمده پیش / بهر گامی هزاراں اشکنه بیش
بمژگانے یکے صد سینه سفته / چه غم دارد مراد ز دیده گفته
نوازش زیرِ لب تا دست گیرد / کرشمه در رها کن تا بمیرد
بهر خشمک زدن گشته جوانے / بهر خنده زدن بربوده جانے

۱- جادوئے ساز ۲ ۳ حح ب عحا = پارسی ساز سع ۲ = هندوی ساز ع ۲- تنگ شاں دام ع ۲
۴- بردست ب ۷- پریده حح ۲ ۹- دلانِ سیم حح عا ۱۱ مستی حح ع ۲ ۱۲- بصد چشم حح ۲ ۱۳- بژگانِ یکے
۲ ۳ = بژگانے یکے حح ۲ ایضاً د زدیده رفته ۲ ۳ ۱۵- جوانے سع ۲ ع ۲ = جانے ۲ ۳ د

زخالِ چوں نُشہ بر دُرجِ مَرجاں   بیک گُنجینہا دہ نرخِ صد جاں
زابروہا کہ قرباں گشتہ جانہا   دوگاں افگندہ در قرباں کمانہا
زابروہا کمانکش گشتہ زیں سو   برآں جانب کمند افگن زگیسو
دوگیسو گردِ ہر یک پیچ کردہ   چو ماری گردِ صندل پیچ خوردہ
خیالِ زلف شاں در جانِ یاراں   چو شام اندر خیالِ روزہ داراں
کژی در چشم شاں شورِ ظریفاں   چو کعبِ کژ نشیں چنگِ حریفاں
ربودہ خوابِ بیداراں بیکبار   زچشمِ نیم خواب و نیم بیدار
حجابت دادہ ابرو را بہ پیغام   اجازت کردہ لبہا را بدشنام
دہن ہائے چو غنچہ گاہِ گفتن   گہے در بستن و گہ در شگفتن
زنخہائے چو سیبِ لعل گونہ   نہ چوں سیبِ دو رنگ ابرص نمونہ
ز زلف افگندہ تا پا دامِ عُشّاق   برآں پا دام بستہ ماہیِ ساق
عرق کز روئے ہر طنّاز میریخت   کرشمہ میچکید و ناز میریخت
بہ نیمے فرقِ سرپوشِ شفق وام   شفق را نیم روزی کردہ با شام
ازینسو دادہ دل زاں سو ربودہ   ازینسو کشتہ جاں زانسو دربودہ
بجز نظّارۂ خوبانِ مہ روئے   دگر نظارہا نیز از ہمہ سوئے

۲- قرباں دادہ حجر د = گشت ر۳ ء **ایضاً** دوترک افگندہ در بازو ب ۳- بگیسو ب ۴- کو بصندل حجر۲
۶- کعبے ء = کعبہ حجر۲ = لعب حجر د ۸- حکایت دادہ د حاشیہ ۱۱- سرِ زلفش کہ باشد ب **ایضاً** بداں پا
ر۳ حجر۲ ب ء ۱۳- نیم روزی حجر۲ ع ۱۵- خوبانِ دلجوئے ر۳ **ایضاً** دگر سوئے حجر۲-

بهر جا منجنیقی سر فگنده   گروهی بر گروهی زر فگنده
ز زخم هر گروهی بیست در بیست   یکی کشته شده وان دیگری زیست
تهِ هر قبه حشری ز عامه   پرنده تُنگه چون در حشر نامه
ز بس سینه که بر سینه نشسته   بدشواری نفس از سینه جسته
فراوان قبه‌ها از اهلِ پرهیز   شده آواز قرآن آسمان خیز
بجا نها لحنِ داؤدی نشانده   کتابِ مصطفیٰ بی لحن خوانده
بنالشهائی شیرینِ شکر بار   فرشته چون مگس گشته گرفتار
سه سال آن سازِ شادی ساز کردند   که گنجِ هفت گردون باز کردند
چو شد عالم همه در زیب و زیب   کلاهِ قبه‌ها با مه زد آسیب
اشارت شد ز درگه کاهلِ تقویم   شمارند اختیاری را به تنجیم
فلک سنجان که شانزاد دَورِ افلاک   ق   بو دِ صفری بروی تختهٔ خاک
نه از رسم اختیاری پیش بردند   که بسته اختران با خویش بُردند
بدین طالع که خواهم گفتنش باز   شد اقبال این طرب را کارپرداز
مه روزه دُراز دُرجک برون داد   چو روز از مطلعِ دولت شد آباد

۱- گروهه برگروهه س۲ د س۳ = گروهی برگروه از زر فگنده ع۲ د = کزو بر هر گروه آز زر فگنده ح۲ ۲- هر گروهه س۳ ح ب د = هر گروهی ع۲ د ع = بر گردهِ ح۲ ۵- قبه‌ها را از اهل پرهیز د ع۲ = قبه هائی اهلِ پرهیز ح۲ ۹- بر مه س ب ع۲ ۱۴- اس شعر میں اور نیز اگلے شعر میں ع ی ح ی غ ی ترتیب معکوس ہے ب ح۲ عصا۔

میانِ ذوقِ بے پایانِ دل شہرؔ — شمارِ سال دادہ از طرب بہر
کشادہ گویم این تاریخِ ابجد — بسالِ یازدہ از بعدِ ہفصد
بروزِ چارشنبہ مہ سہ و بیست — ز روزہ خلق اندر بہترین زیست
قمر در قوس جا درخواست کردہ — کمانِ خدمتی را راست کردہ
عُطارِد با زحل در جَدی ہمدست — چو ہندو بر سرِ بُز تیر در شست
ذَنَب کو ہم پۓ ایشاں گرفتہ — دُمِ بُز ہمچو دَرویشاں گرفتہ
کند تا سبزہاۓ خاک را تر — بدلو افگندہ گردوں چشمۂ خور
بماہی زہرہ کاندر زیر گشتہ — برو دِخشک ماہی گیر گشتہ
گرفتہ برّہ را برجیس در پیش — کہ بر سلطاں برو قربان درویش
بثور انداختہ مِرّیخ بارے — مہیّا کردہ از پروین نثارے
سعادت رأس را بخشیدہ مایہ — نشاندہ بر سریرِ پنج پایہ
تہی ماندہ بسے بُرجِ دگر زاوج — کہ پر گوہر کند سلطاں بیک موج
چو زینساں شد شمارِ آسمانے — ق — بفرخ تر زمانِ کامرانے
شہ و شہزادہ شمس الحق کہ جادید — جہاں را باد چوں تابندہ خورشید
برآمد بر کُمیت تند و پر جوش — چناں کز دَورِ او شد چرخ بیہوش

۳- خلقے ب ج ۵ - بر سر یرو نیزہ در دست ساع۲ = بر سر یرو تیر در شست ۳ا = بر سرِ بُز تیر در شست ب ج۱ = بر سرِ بُز نیزہ در شست د ۹ - فرمانِ درویش سا ۳ا د ع۱ ج۲ -

چناں شد بانگِ بسمِ اللہ سوئے ماہ — کہ گفتند اختراں اَلحمدُ لِلّٰہ
زحل چوں ہندو ازرہ خاک میرفت — فلک بروے ہذاکَ اللہ میگفت
دوان پیشِ براقش خسرواں شاد — چو گلہائے پیادہ در رہِ باد
بخندہ تیغہا چوں برق در میغ — بعطسہ آفتاب از خندۂ تیغ
عماریہائے زرّیں گوہر آمود — ملمع چرخ را کردہ زراندود
بگردش تیغ و خنجر رستہ رستہ — رہِ چشمِ بد از پولاد بستہ
توگوئی گردش از تیغِ کشیدہ — بگردِ لالہ سوسنہا دمیدہ
طبقہائے زر و یاقوتِ گلگوں — چو روئے عاشقاں در گریۂ خوں
زمیں در زیرِ لولوئے خطرناک — توگوئی ژالہ بارید است برخاک
بدینساں کایزدش یاری گر آمد — بایوانِ الپخانے درآمد
برآبِ سدرہ و طوبیٰ نہالش — نشست اندر میانِ چاربالش
فلک حیراں ز زیبائیش ماندہ — گہش سیّارہ گہ ثابت فشاندہ
بدورِ حلقہائے آسمانے — ملک درخواندنِ سبعُ المثانے
بترتیبِ آنچناں کاقبال میخواست — نشستند اہلِ اقبال از چپ و راست
جہاں صدر آں شریحِ آسماں قدر — جہانِ دُرِّ معنی ریخت از صدر

۳- برسرِباد ب ۶- دستہ دستہ س۱ س۲ ب ۱۰- کایزدش س۲ حو۱ ب = ایزدش حو دع۲ ۱۱- برآبِ بندہ عا حو۲ ع۱ = برآب سدرہ ع د ۱۲- گہش س۱ س۲ حو د حو۱ ب ع۲ = گہے ع ۱۳- فلک س حو ء حو۱ ع۲ ۱۴- اہلِ دولت س۲ ء حو۲ ۱۵- جہانے ازمعانے ب -

بمقدارے کہ ملکے را بود نقد — بہم بست آفتاب و ماہ رعقد
نثار افگن رسیدند اہلِ درگاہ — ز خرمنہائے گوہر تنگ شد راہ
بہر کس ہدیہ دادند از خزائن — خراجِ مصر و محصولِ مدائن
چو رسمِ کارِ خیرِ پادشاہاں — بسر شد بر مرادِ نیک خواہاں
بہ آئینے کہ رفت آں نو سرافراز — بدولت گاہِ خود شد ہمبراں ساز
نشستہ بود بیروں سوئے خنداں — دروں با درد و داغِ دردمنداں
بروں زربفتِ شاہاں گشتہ سازش — دروں چوں زر بر آتش در گدازش
چو در صدر بزرگاں مجمرِ عود — دروں پر آتش و بیروں زر اندود
چو تنگ آمد ز اندوہِ دروںے — بخلوت خانہ شد با اشکِ خونے
خیالِ یارِ خود را داشتہ پیش — دریں سوز ایں غزل میساخت با خویش

غزل از زبانِ عاشق

فراغِ عیش و برگِ شادمانے — متاعِ خوشدلی و کامرانے
نشاطِ خورّمی را یکیک اسباب — کہ جوینده نیارد دید درخواب
کشادہ آسماں درہائے روزی — چراغِ بخت در عالم فروزی
بزرگاں شغل جوئے پاسبانم — سلاطیں خاکروبِ آستانم
ہمہ سر بر زمیں سوئے کہ بینم — ہمہ رو ہا بخاک آنجا کہ شینم

۷- باتش سحر[۲] ۱۰- غزل میگفت سہ[۱] ۱۳- نشاط و خرمی سہ سہ سحر[۲]-

اگر خوانم غلامے را سوئے خویش ‌ ‌ ‌ رسد سجدہ کناں اقبالم از پیش
چو گردم چاکری را کار فرمائے ‌ ‌ ‌ دو و فتح از سر خود ساختہ پائے
ز دولت ہر چہ گنجد در صفت چیز ‌ ‌ ‌ مُہَیا گشتہ بیرون از صفت نیز
چہ سود ایں جملہ چوں یار آنِ من نیست ‌ ‌ ‌ دلِ دیوانہ در فرمانِ من نیست
خیال از خونِ من پروردہ گشتہ ‌ ‌ ‌ دلم آوازہ و جاں بُردہ گشتہ
ز دلبندی کہ دارم کار مشکل ‌ ‌ ‌ بدلبندی دگر نگشایدم دل
نہ ہمدردی کہ با او راز گویم ‌ ‌ ‌ نہ ہمرازی کہ رازش باز جویم
ستادہ در نظر صد ماہ پارہ ‌ ‌ ‌ یکے در دل نمیگنجد چہ چارہ
ہزارم بندہ باز لفے چو زنجیر ‌ ‌ ‌ یکے دلبندِ من بود چہ تدبیر
ہزاراں شربت اندر کامِ جانم ‌ ‌ ‌ جُز آں شربت کہ من زاں زندہ مانم
ہمہ شب بر تنم خار است ہر مو ‌ ‌ ‌ مُغیلانست قاقُم زیرِ پہلو
چو من نے از خورم آگہ نہ از خواب ‌ ‌ ‌ چہ خارم در تہِ پہلو چہ سنجاب
دلِ ہر کس بجا من بیدل و بس ‌ ‌ ‌ ہمہ کس با من و من ماندہ بیکس
ہمہ دلجوی من گشتہ دریں غم ‌ ‌ ‌ دلِ گم گشتہ را جویندہ من ہم
ندانم تا کجا انجامد ایں کار ‌ ‌ ‌ خدایا صبر و آرمی پدید آر
چو زینساں دردِ یار از دل بروں راند ‌ ‌ ‌ از وہم بیں خویش ایں غم فرو خواند

۵- پروردہ گشتہ ع[۲] ایضاً جان پُر دَرد گشتہ ع[۲] ۱۲- خورم ج[۲] = خودم ج ح[۲] د ع ی

پاسخ از لبِ معشوق

گذر کن اے صباسوئے کہ دانی — بگو از من بران روئے کہ دانی
کہ اے ببریدہ از دیرینہ پیوند — بناز و نعمتِ نوگشتہ خرسند
ترا خوش باد باہمدم نشستن — مرا از دولتت در غم نشستن
چو باہمدم نشینی شاد و خرم — دمے یاد آری از در ماندہ ہم
چو آں سروِ بلند آری در آغوش — مکن زیں کاہ برگِ خود فراموش
بشادی خسپ تو باہمدمِ خویش — حوالت کن بجانِ من غمِ خویش
تو شبہا باش با یار آرمیدہ — کہ من پاسِ تو میدارم ز دیدہ
من و ہر شب ز دیدہ خونفشانے — بس است ایں از تو مزدِ پاسبانے
اگر من دور ماندم از جمالت — خوشم نیز از کرمہائے خیالت
تو ہر نام اگر ناری بیادم — من اندر دل ہم از نامِ تو شادم
دگر صد رخنہ از جورت بجان است — بجانِ تو کہ مہرِ دل ہمان است
ندارم گر ز من تنگ آمدی ننگ — کہ تنگ آید ہمہ کس از دلِ تنگ
ور از من دل گرفتت نیست مشکل — زغمہا کاں بگیرد جملہ را دل
جفاہائے کہ می آید ز تقدیر — چو من شائستہ آنم چہ تدبیر

---

۸ - بدیدہ ب ۹ - دُرفشانے ر، ح۲ ۱۱ - ہر گز نام ب ۱۳ - ندارم س، ر، ر۳، ب، ع۱، د، ح۲ = ندانم گر ز من تنگ آمدی تنگ ع ۱۴ - دل گرفتہ ر، ر۳، ح۲ ۱۵ - اویم ر۳ -

چہ اُفتاد از فلک بر آدمی زاد — کہ نہ دانداں گردن چو اُفتاد
اگر سنگے فتد بر پشتِ مورے — ازاں تہ کے جہد چوں نیست زورے
چو بادی پشہ را بر باید از جائے — ستادن را کجا ثابت بود پائے
بہ تندی میگریزد بختم از پیش — عنانِ بخت چوں پیچم سوئے خویش
نہ دولت سایہ اندازد بریں مور — نہ بختِ آنکہ با دولت کنم زور
نیارد دولتت چوں یاد ازیں خس — تو دولت راں کہ ما را یادِ تو بس

صفتِ نگار بستنِ مشاطۂ نوروز دستہائے نازکِ گل را و نمایش کردن نوبراں اوصاف از پردہائے حریری در جلوہ گاہ شاہنشاہ مشرق و مستورۃ العصر سترِ فی استار النور خالدۃ

چو گل در جلوۂ ناز آمد از شاخ — کشاد از گوشۂ نرگس چشمِ گستاخ
ہوائے شد چو آغازِ جوانی — سزاوارِ نشاط و کامرانی
نسیمِ صبح چوں مشاطۂ پُرکار — بزیور بستنِ خوبانِ گلزار
بسرخ و سبز نوروزِ طرب زائے — عَروسانِ چمن را پیکر آرائے

۱- نہاد س۲ ح۳ د ع۲ = نہند س۳ ح۲ = بنہاد ع ۲- یہ شعر ہمارے نسخہ میں اسی طرح لکھا ہوا ہی ۴- را چوں پیچم از خویش س۳ ۵- بخت آنکہ س۳ ب ح ح۲ د ع۲ = بخت آنکہ س ۲ ع ۹- شمۂ مشرق ح۲ = شمس مشرق ۓ شہنشاہ شرق ع۲ ۱۱- نشاط و کامرانی ح ب
۱۲- پُرکار س۱ س۳ ح ب ح۲ د ع = برکار س ع۲-

بروئے باغ بارانِ بہاری　　بدُر پاشی و مروارید باری
بہار از لالہ وُسوزی بگلشن　　حنابستہ بپائے سرو و سوسن
ز رنگ سبز و تر شاخِ نگوں سر　　چو ابروئے بتاں در وسمۂ تر
بصد گلونہ باغ آراستہ رُوئے　　بمشکِ سودہ سنبل بافتہ موئے
خراماں در چمن خوبانِ سقلاب　　کشادہ چشمہائے بستہ را آب
زعشقِ پائے خوباں نرگسِ مست　　نہادہ چشمِ خود را بر زمیں پست
بتی کو سوئے بستاں رائے کردہ　　میانِ چشمِ نرگس جائے کردہ
زغنچہ لب کہ بکشادہ دَمِ مُشک　　شدہ از بوئے تر چوں نافۂ خشک
بنغمہ بلبل و قمری خروشاں　　سرافگن گشتہ ہر سو سبز پوشاں
زمُرغانے کہ گشتہ ارغنوں زائے　　نمی آمد صبا را بر زمیں پائے
دریں ایّام کردند اختیارے　　کہ بنشیند گلی با نوبہارے
چو یکشنبہ کہ ہست آں روزِ خورشید　　فلک را داد بر کف جامِ جمشید
مہ ذی القعدہ در ذی الحجہ زدہ دست　　چو ماہی در کشید از نیمۂ شست
شبِ غُرّہ دوشنبہ بامدادش　　ہماں سالے کہ اوّل رفتہ یادش
سعادت بردہ مہ را در شرف گاہ　　قرانِ سعد کردہ زہرہ با ماہ
بسر تاجِ شرف خورشید را ہم　　شدہ مریخ در خرچنگ پُر کم

---

۴ - نافتہ موئے حہ　۱۳ - برکشید سہ

ببرجِ ثور رہم نیک اختری را — عُطاردِ جفت گشته مشتری را
ذَنب در جَدی وکیواں ہمدراں برج — ز برجِ ماه راس آراسته دُرج
زشب یک پاس ساعت زہره را بود — مه و زهره شرف پیوندِ مسعود
که شاه آمد بُشکوئے معنبر — دز و چوں نافه شد مشکو معطر
سریرے سر باوجِ ماه برده — مهش خورشید را از راه برده
نهاده کرسئ بر گوهریں فرش — که بود آں همسرِ و همپایهٔ عرش
برآں کرسی نشست از رسمِ شاهاں — چو بر چرخ آفتابِ صبح گاهاں
چناں دربارشِ آمد گوهر و دُر — که گردوں خواست تا دامن کند پر
زگوهر نازنیناں را ته پائے — شد اندر آبله پائے گهر سائے
گهرهائے که هر یک راز اُمید — ق بصد خونِ جگر پرورده خورشید
فتاده هر طرف بے قیمت و خوار — چو آبِ چشمِ عاشق بر درِ یار
همی بارید سیّاراتِ پر نور — که ابر از پیشِ مه شد ناگهاں دور
مَشاطه پرده را از پیش برداشت — ستاں زآفتابِ خویش برداشت
پدید آمد مہے کاندر نظاره — دلِ مه پاره شد زاں ماه پاره
نمود از جلوه چوں بر جیس در قوس — ببیں دیباجهٔ حورانِ فردوس

۲- ز برج ماه جر۲ ۵ - سر یزش سر۳ ۶ - همسر و ساع۲ جر۲ = از شرف سر۲ = در شرف سر۳
= هم شرف با جر = سرو هم د ع -

براں دیباجہ صُنعِ لایزالی　　نوشتہ آیتِ فرخندہ فالی
برخ ہنگامۂ بُتاں شکستہ　　بلب بازارِ خُوزستاں شکستہ
دو زلفش مشکِ چیں را خون و پیوند　　دو لعلش توَأماں ہمشیرۂ قند
دو چشمِ شوخ نے خفتہ نہ بیدار　　غلط کردم کہ نے مست و نہ ہشیار
مبارک صبحے از رویش دمیدہ　　گزاں چوں صبح مہ دامن دریدہ
نمک دانی بہ تنگے چوں دلِ مور　　نمک چنداں کہ در عالم فتد شور
ازاو بفگندہ طاؤسِ بہشتی　　ہزار آئینۂ خود را بزشتی
سہے سروے جمال افروزِ بستاں　　چراغِ خانۂ و شمعِ شبستاں
دو صد فتنہ وزارت دارِ رویش　　ہزار آفت نیابت دارِ مُویش
زخوے ناید براں رُخسار دیدن　　تو گوئی خواست آب از وے چکیدن
بنازار مشتری آں شکل دیدی　　فلک بفروختی نازش خریدی
نہاں در شرم چوں لولو بدریا　　بگوہر غرق چوں مہ در ثریا
ہمہ گوہر سزائے تاجِ جمشید　　چراغ افروختہ از شمعِ خورشید
شدہ اندر جلوہ چوں خورشیدِ افلاک　　عَروسِ پاک تن در حَجلۂ پاک

۱- آیتے ع۲ د = آیۂ حج ع ۳- خون و پیوند سا حہ حہ۲ ب = خون پیوند سا۲ سا۳ ع۲ د ع ۹- وزارت رآنِ حہ۲ = وزارت زار ع۲ ۱۰- کہ خوئے باید سا۲ حہ۲ = زخوئے ناید بر سا حہ ع۲ د = زخوبی ناید سا۳ ع
۱۲- چوں گوہر بدریاب -

بلند آئینۂ مہرِ سمایش — بجلوہ بود در خورد نمایش
ولیک آں آئینہ چوں در حمل بود — جمالِ خضر خاں نعم البدل بود
ہمہ شاد از خضر خانِ غم اندیش — خضر خاں ہم ولیکن با غمِ خویش
نہ از خویش و نہ از خویشاں خبر داشت — کہ تن آنجا و دل جائے دگر داشت
بروں گل بر عروسِ خویش میزد — درونش خارِ ہجراں نیش میزد
دو چشمش ماہ را نظارہ می کرد — مہِ دیگر دلش را پارہ میکرد
بلب نام عروسِ خانہ میگفت — بجاں پیشِ خیال افسانہ میگفت
پس از جلوہ چو بر شد بر سرِ تخت — قِراں کردند باہم دولت و بخت
گہرہائے دگر بیروں شد از دُرج — مہ و خورشید باہم ماند در بُرج
ز بہرِ مصلحت را چار و ناچار — بکارِ مصلحت شد صاحبِ کار
نکرد از چیز خود کم نقطۂ نیز — کہ خلق آں حمل کردی بر دگر چیز
درآمد تند شیرِ اژدہا زور — چو شیر و اژدہا کاید سوئے گور
بہ نیروئے زد اندر صیدِ خود چنگ — کزاں نیرو جہاں بر صید شد تنگ
چو بیروں کرد پوشش گوہریں یافت — تنش چوں گوہرِ خورشید میتافت

۱- درخورِ نمایش س۱ س۲ س۳ ع۲ د کا = درخورر نمایش ح ح۲ ع ع۲ ایضاً سمائی - اندر رونمائی ب
۲- وحل ی ۲۳ - ولیکن س س۲ س۳ ح ب ی ک ا ح۲ د ع۲ = ولی شاد ع ایضاً باغمِ خویش س۳ ح ع۲ ح۲ ب د = از غمِ خویش ع ۱۴- گوہریں یافت س س۲ ح ح۲ ح ع۲ د = گوہری یافت س۳ ع -

بماهِ آسمان میداد تابے درونِ چاہ در شب آفتابے
نُختش دل بگردِ پستہ در گشت ز پستہ چاشنی گیر شکر گشت
پس آنگہ بر کشید آں نازنیں را بتنگی چون قطرہ انگبیں را
چو خازن دست بر دُرجِ نہاں داشت صدف مُہرِ خدائی بر دہاں داشت
رسیدہ چشمہ را ماہی خریدار ولے چشمہ زماہی ناپدیدار
برآں ساں تند گشت آں ماہیِ تیز کہ شد زاں چشمۂ آب آتش انگیز
مبارزگشت در جولاں نمائی بہ نیزہ بازی و حلقہ ربائی
ہم اندامش بجنبش برق گشتہ ہم انگشتش بگوہر غرق گشتہ
ازآں در خیزہ گشتہ خیزرانے شدہ در کام راہنما کامرانے
چو میلِ مس شد اندر سرمہ داں صرف زمس زنگار زاید زاد شنگرف
دراتش بوتہ می برد از مسِ ناب شگافی داشت بوتہ ریخت سیماب
چناں ترگشت شاخِ بُسّدیں سر کہ زاد از شاخِ بُسّد لولوئے تر
زخوے ہرمو بروں افگندہ جوئے شدہ سلکِ گہر ہر تارِ موئے
چو آمد آب و آتش را فرو کُشت ز ژند آزاد شد محراب زرتُشت
دو تن کز سودِ پنہاں سودگی یافت آزاں سودن دمے آسودگی یافت

۳- چوں قطرہ ۲س ۳س ی = قطرۂ چوں ح د = ہمچو موری عا = چوں صراحی ح۲ = قطرہ چوں س ع۲
۸- بگوہر ۲س ۳س ح ح۲ د = بجوہر س = بجلوا ی عا ۳س حاشیہ
۱۴- و آتش ۳س ح ایضاً زردشت س ح۲

چو گشت آسوده آں گلہائے سیراب — دراں آسودگی رفتند در خواب
صنم در خواب روئے خضر خاں دید — خضر خاں ہرچہ در دل داشت آں دید
بجست از خوابِ خوش وازخوابگہ نیز — ز خورشیدش گرفتہ دل زمہ تیز
ہماں ماہِ خودش در دل نشستہ — ہماں مہرش در آب و گلِ نشستہ
چو تنگ آمد ازآں فردوسِ پُر حُور — ازآں حور و ازآں فردوس شد دُور
بمجلس رفت و مطرب را طلب کرد — ز دل سوزِ دلش آہنگ لب کرد
برو یک شعلۂ خود کرد روشن — کزاں پُر دود شد ایں سبز گلشن
نوازن زاں دم افغانی بروں زد — کہ رودِ خشکِ بربط موجِ خوں زد
تو گوئی بود زخمہ نشترِ تیز — کہ از رگہائے بربط گشتہ خونریز
چناں گشت ایں غزل زاں زخمہ در ساز — کہ ہر جانب رواں شد خوں زآواز

غزل از زبان عاشق

فِراواں دیدم اندر دَورِ ایّام — نہ آسانست دل را یافتن کام
جہاں جز حیلہ پردازی نداند — زمانہ جز دغا بازی نداند
فلک بیں چوں منی را چوں دغا داد — کہ ریحانم نمود و گندنا داد
بآباجی فگندم تیر و تقدیر — بآماجے دگر بُردش چہ تدبیر

۲- آنچہ در دل حر ۷- گشت سح حج حر۲ ع۲ د = شد سا ر۲ ع ایضاً ایں س۳ حر۲ ع۲ د = آں حر ع ۱۰- زخم حر ح ایضاً چکاں س۳ حاشیہ-

۱۵- و تقدیر س۳ ء = تقدیر حر ب حر۲ ع۲ د-

برفتن رو بخوزستان نهادم — غلط شدن به ترکستان فتادم
چنین است آسمان را سیرت و کیش — که حلوا خواهی و سکبا نهد پیش
طرب ار در دل بینا رساند — زمرد گوید و مینا رساند
اگر ماه است جفت من دگر حور — چه کار آید چو تن جفت است و دل دور
بسا تن کان بهم در عطر سائیست — درون دل بصد منزل جدائیست
اگر خود صورت باغ بهشت است — چو میل دل بسویش نیست زشت است
دلم را چون ز سرو خود بهار است — مرا با سدره و طوبی چه کار است
چه سود م زهره و پروین در آغوش — چو دور است از برم ماه قصب پوش
بحلوائی که نبود میل چندان — گلو نپذیرد آن بخشش ز دندان
وگر کرم است با نار ترش تاب — هم از یاد وی آید در دهان آب
بقدر آرزو زیبا بود خورد — بنا بایست رغبت چون توان کرد
چو در شد دوستی در مغز و در پوست — دگر در مغز چون او کی شود دوست
نه یکدل در دو دلبر کند گم — نه در یک دیده درگنجد دو مردم
مرا یارے که در پیش است رویش — بیاد دیگرے بینم بسویش

۳- طرب کت ب ح۲ = طرب را ۱ـ۳ ایضاً زمرد گوئ ح   ۷- خود کنار س   ۹- آن بخشش ز دندان
س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ح دع۲ عکا = ازبخشی بدندان ع = گلو بندد دهد بخشش بدندان ب
۱۰- وگر کرم است س۱ـ۳ ع
۱۲- شود دوست س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ح دع۲ ب = بود دوست ع

بلے آنکہ از بتے دارد بدل داغ زغمناکے کند میلِ گل و باغ
ولے داند ضمیرِ کار داناں کہ نبود روئے گل چوں روئے جاناں
سمن با عارضِ سیمیں چہ ماند شکر با بوسۂ شیریں چہ ماند
ہماں گلبرگِ من در جَیبِ من باد کہ از گلہائے دیگر نایدم یاد
چو گفتند از زبانِ عاشق ایں حال زجاں ایں حال بیروں ریخت قوال

پاسخ از لبِ معشوق

الا اے آرزوئے جانِ مشتاق کہ جُفتِ دیگرانی وزمن طاق
مبارک باد بر تو دلبرِ نو حریر اندامِ نو بر بسترِ نو
مراہم باد ز اقبالت مبارک ولیک از غیرت آشامِ پلارک
تو خوش میکن لبِ جاناں بدنداں کہ من ہم میکنم از دولتت جاں
ترا خوش باد شب با یارِ دلکش کہ من ہم شب خوشم لیکن بر آتش
تو با او خسپ بر دیباطربناک کہ من دور از تو خواہم خفت بر خاک
مرا کز سایۂ خود رشک بودی ق مگس پہلوئے تو عنقا نمودی
کنوں خورشید جائے سایہ دیدم نہ گنجیدے مگس عنقا شنیدم
چو کردی ہمسرِ یکے با دلبرِ خویش سرِ من ہم بکن دور از درِ خویش

۱- زغم تا کے کندس د ع[۲] ۴- جیبِ من س، ش[۲]، ش[۳]، ح ح[۲] د ع ب = جیب او ع ۵- زیار ع ا
۱۰- خوش میگز: ح[۲] ۱۳- سایۂ خور ش[۳] ۱۵- چو کردی دل س ا ع[۲] د حاشیہ-

نگہ کن تا چہ باشد مشکل ایں کار   تو با او خفتہ و من بے تو بیدار
مرا دل سوئے بازوئے تو مائل   ترا با دیگرے بازو حمایل
دمے زیں غم ز دردِ سر نہ ام فرد   کہ زیرِ آں سرت بازو کند درد
سرے کو را ازاں بازو خم آید   چہ باشد گر دریں بازو ہم آید
وگر آں سر ازیں بازو دریغ است   کم از موئے نہ آخر مو دریغ است
گریزانست جانِ مستمندم   ز ہر بفرست موئے تا بہ بندم
زمشکیں موئے تو با بوئے سازم   چو گشتم موئے ہم با موئے سازم
تو بہر نام اگر ناری بیادم   من اندر دل ہم از نامِ تو شادم
چو باہم صحبتاں رانی مرادے   فرامش گشتگاں را کم ز یادے
چو بخشی آشنا را بوئے عودے   بہ بیگانہ ہم آخر کم ز دودے
دل از ہمخوابۂ نوشاد بادت   طفیلِ او ز من ہم یاد بادت

صفتِ داغہائے جدائی کہ دود از نہادِ آں دو آتش زدۂ فراق بر آورد

مباد آسماں را خانہ معمور   کہ یاراں را ز یکدیگر کند دور
گشاید عقدہائے مہربانی   بُرد پیوندِ صحبت ہائے جانی

۳- ایں سرت ح۱ ب ۵- سرے کو را دراں بازو ح ۸- یہ شعر صرف ح۱ سے لیا گیا ہی- باقی نسخوں میں نہیں ہی ۹- ہم زیادے ح۱۔

دو همدم را کزاں مهرے که دارند ق دمے از هم جدا بودن نیارند

چناں دور افگنند کز بعد یک چند بنام و نامهٔ گردند خرسند

اگر هر بندِ تن باید جدا کرد نه چوں درد جدائی باشد آں درد

وگر در سینه گردند آتش افروز نه همچوں سوزِ هجراں باشد آں سوز

همه کس پیشِ رو باشد خریدار بدورے دوستی گردد پدیدار

نه یاری خس کشتی باشد که گه گاه زنزدیکے رباید کهربا کاه

کم از ذرّه نشاید بود کز خاک دو دو سرگشته سوئے مهرِ افلاک

به نیلوفر نگر کز مهرِ جاوید فرو میرد چو پنهاں گشت خورشید

وفاداری زماهی باید آموخت که گر از آب یکدم شد جدا سوخت

چو سوزِ عشقبازی شد ضروری چه با دلدار نزدیکے چه دوری

چو روغن را چراغ از جاں پذیرد بسوزد باوی و بے او بمیرد

مرا دو کام رسمے ز آشنائی است چو عشق آمد حلاوت در جدائی است

بدوری دوستاں را قدر دانند بسیری انگبیں را سرکه خوانند

ز بهرِ وصل کردن چاره سازی هوسبازی بود نے عشقبازی

کسے باید که نامِ شوق گیرد که درد و نیم کردن ذوق گیرد

۱- ازاں مهرے س۳ ع۱ ح حر ۸- گردند س۲ س۲ ح ب ع۲ د = گردد س۳ ع = گردم حر۲ ۶- نه یاری خس کشتی باشد = نه یاری خس کسے باشد س۲ س۳ ح حر۲ ع۲ ب عا = نه یارِ خس کسے باشد س اد = نه یاری خسے باشد ع-

۱۲- رسمِ آشنائی ح حر۲ ب ۸ ۱- جستن حر۲ ایضاً هوسبازی س حر۲ ع۲ = هوسناکی س۲ ح ب ع-

اگر تو عاشقی آتش کن آشام — که در شربت همه کس خوش کند کام
کسی کش روز زیست این سینه سوزی — فزون باد و مرا هم باد روزی
بسازی چند بیرون ریزم این راز — بسر حرف حدیث خود شوم باز
چنین خواندم درین لوح نهانی — که عشق افزای بود آن لوح جانی
که چون دوران چرخ از بیوفائی ق — فگند آن هر دو عاشق را جدائی
شه آمد باز از انجا با دل تنگ — بسنگین حجره شد چون لعل در سنگ
ازان پس یکزمان بیغم نبودی — زدی دمهای سرد و دم نبودی
گهی شوریده در ایوان نشستی — زخون دل در ایوان نقش بستی
گهی تنها بخلوت خانه بودی — ز سودای پری دیوانه بودی
نهاده رو بزانو با دل تنگ — ز گریه بستی آن آئینه را زنگ
گهی بیرون شدی بر عزم نخچیر — ز آه خود زدی بر آهوان تیر
ز دود دل بطان را زاغ کردی — ز دم بر ران گوران داغ کردی
بمیدانش غبار دل بهر سوئی — گه چوگان زدن سرگشته چون گوئی
شب و روز انده و تیمار یارش — نه در شهر و نه در صحرا قرارش
و گر وقتی زغم کردی بی میل — زخون دیده راندی بر زمین سیل

٢- فزون باد ش ع٢ ٧- وزان پس حہ ١٠- آئینه را رنگ حہ حہ٢ ب ١٣- زهر سوئی ب
١٤- انده تیمار یارش حہ حہ٢ ع٢ ١٥- اگر وقتی حہ٢ ب ایضاً بی کردی زغم میل ب.

قرا بہ کردی از لب مے فشانی   وے از دیدہ فشاندی لعلِ کانی
چو بودی گاہ نقلش با صد افسوس   زدی بر خاتمِ جاناں بسے بوس
گرفتہ بر کف آں انگشتریں را   بیادِ آں دہن بوسیدی ایں را
گہ آں انگشتریں بر دیدہ سودی   نگینش را نگینے در فزودی
گہے زاں گوہرِ گم گشتہ از مشت   گرفتے در دہاں چوں خاتمِ انگشت
بمجلس دیدہ ہمچوں ساغرِ مے   بخلوتگہ چو در آتش دروں نے
نہ محرم جز غم و دردی و روئے   نہ مونس جز کتابی و سرودے
گہے از لیلی و مجنوں سخن راند   گہے افسانۂ مہر و وفا خواند
صف اندر صف پرستارانِ مہوش   دلش ہم با خیالِ ماہِ خود خوش
عروسِ نازکش گرچہ بہ بر بود   چہ بیند چوں دلش جائے دگر بود
کسے کش دل گرفتارِ ہوائیست   مہِ دیگر بچشمش اژدہائیست
اگر صد روئے خوب آید فراپیش   کجا باشد چو روئے دلبرِ خویش
بباغ ار صد چمن در پیش باشد   نہ ہمچوں گلعذارِ خویش باشد
چرا گل دامن از بلبل نہ چیند   کہ ہر دم بر گلے دیگر نشیند
ولے کش ہر دم از روئے فروغست   حدیثِ عاشقی از وے دروغست
بر ایشاں عاشق اندر ناصبوری   ہمش دوری و ہم وصلِ ضروری

۴- انگشتریں ح ح ع ادب = انگشتری ع ۱۶- بدیشاں ح -

وزاں سوئے دگر معشوقِ طنّاز — بخوں خوردن درونِ پردهٔ راز
شب و روز از ہوائے دیدنِ یار — چو چشمِ خود دِژَم چوں غمزہ بیمار
ازاں موئے کہ بودش ہدیۂ دوست — نگنجیدی بسانِ موئے در پوست
دراں کِلکے رقم بسیار دیدے — بجائے سُرمہ در چشمش کشیدے
دراں سودائے دلکش داشتی ہوش — چو طفلی کو کند سبقش فراموش
چو آں مو را شکنج و تاب دادی — ز مژگاں شانہ کردی آب دادی
ہمہ روز آں شبِ دیجور بردست — چو دیدہ ظلمتے پُر نور بردست
گہش خونریز و شور انگیز خواندی — گہش دلبند و جاں آویز خواندی
نہانی گفتہ بودش محرمِ راز — کہ زانِ دیگراں شد یارِ دمساز
بشادی با عَروسِ خویش بنشست — عروسانِ دگر بگزاشت از دست
مہِ گوشہ نشیں زاں داغِ جاں کاہ — ہمی بود از دروں کاہندہ چوں ماہ
غمِ دوری نہ بس بودش جگر خوار — بر آں غم گشت غمہائے دگر یار
یک آتش می نشاند از چشمِ خونریز — کہ سوئے دیگرش زد آتشِ تیز
تواں خوردن بسینہ دُور باشی — کہ نتواں خوردن از غیرت خراشی

۲-چو غمزه خود دژم چوں چشمِ بیمار ح۲ ۵-داشتہ س۲ ح ح۲ دع۲= داشتی س۲ س۳ ع ایضاً سبق ساز د س۲ = سبق کردہ ع۲= چو طفلے کند در سبقے فراموش ح۲= چو طفلے کو کند در سبق فرموش ب (امیر خسروؒ نے ہمیشہ سبق کو ساکن الاوسط باندھا ہے- سوائے ان اختلافی نسخوں کے یہ لفظ حضرت امیر کے کلام میں متحرک الاوسط میری نظر سے نہیں گذرا مگر ایک جگہ یعنی صفحہ (۱۵۶)

تواں در چشمِ خود صد خار دیدن — کہ نتواں یار با اغیار دیدن
چرا غنچہ ندرّد پیرہن را — کہ او گل دوست دارد گل چمن را
غمے بود آں پریوش را دراں سوز — کہ شبہایش بدشواری شدی روز
چو شب رایت برآوردی بعیّوق — ق — چو روزِ عاشق وگیسوئے معشوق
چراغِ دل ہمہ شب داشتہ پیش — نخواندی جز نہانی قصّۂ خویش
نشستی باہزاراں داغِ دوری — بخونِ دیدہ تعویذِ صبوری
دلش پیشِ چراغ افسانہ گفتی — گدازِ شمع با پروانہ گفتی
حکایتہائے عشق اندودہ کردی — شکایتہائے خوں آلودہ کردی
دلِ خود را فریبی دادی از نار — بنوکِ غمزہ کردی زلف را باز
کہ گر غم پرسِ من می پرسدم کم — چہ کم دارم ز خوبی تا خورم غم
ہنوز از شاخ سبزم بر نرستہ است — ہنوز ایں سبزہ را شبنم نہ شستہ است
ہنوزم بر زمرّد مہر کانی است — ہنوزم در سرائے پاسبانی است
ہنوزم فتنہا در مو نہفتہ است — ہنوزم لالہ در رو ناشگفتہ است
ہنوزم طرّہ ہا شوریدہ کارند — ہنوزم غمزہ ہا خنجر گزارند
ہنوزم بوئے مرزنگوش تند است — ہنوز از دیدنِ من دیدہ کند است

۱- یار با اغبار دیدن س حہ حہ۲ ع۲ = یارِ خود با یار دیدن س۲ س۳ ب د ع ۳- جگر سوز حہ۲ ایضاً شود روز حہ۲
۸- عشق اندودہ- خون آلودہ س د ع۲ ۹- کردی زلف را باز ع ب ع = گفتی زلف را راز س د ع۲
= گفتی زلف را باز س۳ حہ حہ۲ ۱۰- یہ شعر اور اس کے بعد کے ۱۳ شعر ب میں نہیں ہیں -

هنوزم ابروان محکم کمانند | هنوزم چشمها پیکان فشانند
هنوزم نرگسِ خونریز مست است | هنوزم زلف کافربت پرست است
نیازد دست آفت برجمالم | نیابی تهمتِ فتنه بخالم
لبم هم شیرهٔ تنگِ نبات است | رُخم هم چشمهٔ آبِ حیات است
خریدارِ من ارباایں نکوئے | ق | ندارد رغبتی ازمهر جوئے
بمهدش با وصد زیبا رُخِ عهد | هم از دامانِ پاکِ من مراعهد
صدش خورشید و ماه ازپیش وازپس | خیالِ او مه و خورشیدِ من بس
دگرراهش که کردی غیرت افگار | زدی پیشِ خیالش نالهٔ زار
که اے زانِ من و زانِ کساں هم | شهِ من بلکه سلطانِ کساں هم
چو شمع از رشک جانم میفروزد | زشمعے کو بیالینِ تو سوزد
چو دل زوکز توسوزد سوزِجان دید | کسے کو باتو سازد چوں تواں دید
زبیخوابی همه شب چشمِ من باز | تو باهمخوابهٔ خود خفته درناز

۱- پیکاں فشانند س۱ س۳ حو حو۲ ع۲- پیکاں نشانند دع ۳- نیازاده است آفت را ر۳ ء= نیازاد است آفت ا ساحو۲ د= نیاز د دست آفت برع ایضاً سار وهمیں فتنه است خالم س۳= بناتهمتی فتنه است خالم س۱= نیاهمنشینی فتنه خالم= نیابی هم تهی از فتنه خالم کا= نیائی هم تنی فتنه است خالم حو۲= نیاید تهمتی فتنه بخالم د= نیا رهتنی وفتنه خالم ع۲= نیابی تهمتِ فتنه بخالم ع= نیا رهمتی اے فتنه خالم ح (حو میں یہ شعر نہیں ہے اور ۃ میں یہ مصراع پڑھا نہیں جاسکا یہ تمام اختلافات اگرچہ بظاہر غلط معلوم ہوتے ہیں مگر ان کو اس لئے درج کردیا ہے کہ شاید ان کو دیکھکر کسی کا ذہن صحت کی طرف منتقل ہو سکے) ۵- درمهر جوئے حو۲ ۹- سلطانِ خساں ب ۱۱- چو دل کواز تو سوزد س ءکا= چو دل پیش تو سوزد س۳ ۱۲- خفته درناز سا ح حو حو۲ دع۲= خفته باناز ع -

ترا بادا احترام آں شکر دے　　　　که مے نوشی ز لبهایش پیاپے
مرا بادا احتلال اندوه خوردن　　　　ز غیرت لقمهٔ چوں کوه خوردن
روا باشد کزیں بختِ رمیده　　　　تو ساغر نوشی و من خونِ دیده
دراں منگر که تو صاحب کلاهی　　　　که من هم دارم اندر خشن شاهی
ترا گر چتر زر بالائے ماه است　　　　مرا هم گردِ سر چترِ سیاه است
مرا دل ده که بیدل هم تو کردی　　　　گره بکشا که مشکل هم تو کردی
گر از رویتو رنگی بینم از دور　　　　تماشا را همینم بس بود شور
ور از بویم گریزی هم بجوشم　　　　که تو عطار و من ماهی فروشم
زگل بوئے پیاز آید کسے را　　　　که بر کبکے گزیند کرگسے را
برا بلهٔ کش نماید زعفراں خشک　　　　جوئے انگوزه به از خرمنِ مشک
دراں روزی که باصد گونه شادی　　　　شهے را تاجِ زر بر سر نهادی
دراں جولاں کدایں گردت آلود　　　　که ماه و زهره زاں کاهش نیاسود
فروغت در گدایں خاک پیوست　　　　که از دریوزهٔ خورشید و مه رست
ولے خوں شد دلم از رشکِ آں خاک　　　　هم از خونِ دلِ خود شویمش پاک
زهی اقبالِ آں خاکِ ن افسوس　　　　که نعل توسنت میزد براں بوس

۲- زغیرت لقمهٔ ۳ تا ح ح ۲ ب د ع ۲ = زبس غیرت غمے و ع ۱۰ - زعفران پشک ۳ تا ۳ ایضاً باخرمنِ ۳ تا ح ۲ د = یا خرمنِ ح ع ۲ = از خرمن پ ع ۱۲ - سالود ۳ تا ح = نیالود ع ۲ = بیفزود ۳ تا ب = بیالود ح ۲ = بیاسود ع د ۱۴ - خورشید و مه جست ح ۲ ۱۵ - براں بوس ۳ تا ح ح ۲ ب = برو بوس ع د ع ۲ -

ولیک از دست با دم آہ و صد آہ | کہ نقشِ بوسہ بر سے چید زاں راہ
خوش آں خشتے کہ نعلِ توسنِ نے | زمیں را مینِ عزت داد ہر پے
فلک زیں آرزو میمرد کای کاش | ہلالم نعلِ بودی در تہِ پاش
بدیناں پیشِ دل چوں ناشکیبی | گہے عذرے نمودی گہ عتیبی
گہ و بیگہ ہمیں شعلہ بجاں داشت | زبانہ داشت و دل نے زباں داشت
ہمہ روزش دریں گفتن گزشتی | شب از گریہ بہ نخفتن گزشتی
نگنجیدش چو در دل قصۂ درد | سرِ خامہ ز خونِ دل سیہ کرد

عتاب نامۂ دولرانی کہ عذرا بود سوئے وامق خویش

بنام آنکہ نقشِ خوبرویاں | نشاند اندر خیالِ مہرجویاں
چناں آراست ہر یک را کمالش | کہ مقناطیسِ دلہا شد جمالش
ز کانِ عشق گوہر زاد دل را | وزاں پیرایہ زیور بست گل را
یکے را شمعِ وصل آرد شب افروز | یکے را ز آتشِ ہجراں دہد سوز
بحکمت گشت حکمش کار رانے | نہ زینش سود و نے زانش زیانے
بس آں بہ کادمی در نیش و در نوش | سپاسِ حق نگرداند فراموش
زہے اقبالِ آں جانِ پراخلاص | کہ بخشند از سپاسش خلعتِ خاص

۱- ولے از دست ... ۲- خوش آں خشتی کہ ... ع ... خشتی ... ع ایضاً ... ب ۵- زبانہ داشت ... ب ...
۶- سرِ خامہ ... ایضاً خونِ دل ... ب ... ع ... دود دل ... ۱۳- ... مطلع ... ع ... حاشیہ
... مطلع ع ... ۱۵- آں جان ... ب ... ع ... زبان ع -

پس از دیباجهٔ نامِ الٰهی | که آراید سپیدی و سیاهی
زاندوهِ جدائی قصه رانده | بروئے نامه خونِ دل فشانده
بنوکِ خامه خاریده سرِ ریش | جگرها ریخته بیرون زحد بیش
که اے یارِ وفادارِ جفاکار | جفا با من وفایت با دگر یار
جفائے کز وَیَم شد بندِ جان سُست | وفائے عمر میدانم چو از تُست
تو با یارِ دگر گشته وفا کوش | خیالت از وفا با من هم آغوش
وفا را گر نمیدانی شمارے | بیاموز از خیالِ خویش بارے
ولے با من تو کے پیوند خواهی | که هم شاهی و هم فرزندِ شاهی
نه زود آید بصحبت سرفرازی | نه در دام اُفتد آسان شاهبازی
من و شبها و فریادِ جگرسوز | شبِ خود را ز آهِ خود کنم روز
نه شامم را چراغِ آشنائی | نه صبحم را امیدِ روشنائی
نه دولت سایه اندازد برین مور | نه آن بازو که با دولت کنم زور
تو در برجِ شرف من در وبالت | تو در خوابِ خوش و من در خیالت
تو شبها رو نهی بر روئے گل دام | مرا بستر مغیلان زیرِ اندام
ترا در آئینه رویان نظر تیز | مرا ز آئینه دیدن نیز پرهیز

۲- بروئے نامه سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ب د ع۲ = بروئے ناله ع ۴- وفایت پیشِ اغیار حہ ۷- نمیدانی سا سا۲ سا۳ حہ۲ ب ع عا = نمیداری د ع حہ ۱۱- چراغے ز آشنائی سا۳ حہ۲ د ع۲ = چراغ از آشنائی ب حہ = چراغِ ز آشنائی ع ۱۳- با خیالت حہ د -

تراصد سرمه کش هر شب در آگوش | مرا خود سرمه از نرگس فراموش
تو چوگان بر کشی گه سبز و گه زرد | نیارم من برابر دوسمه کرد
تو هر جانب کمند انداز بر صید | مرا پا از کمندِ خویش در قید
تو در مجلس نشینی شاد و خرّم | من اندر کنجِ دیواری خورم غم
تو در بستان گل و گلزار در پیش | مرا در بستهٔ دیوار در پیش
تو خوش خوش مَے خوری با بختِ مقبل | خورم من هم ولے خونابهٔ دل
ببانگِ چنگ و نے تو مجلس آرائے | من اندر بزمِ غم نالنده چون نائے
نُثارت لعل و یاقوتِ گزیده | نُثارم لعل و یاقوتِ دو دیده
تو رانی در بیابان بادِ پا تند | من آشامم بگوشه خنجرِ کُند
تو صید افگن بهر صحرا و هر کوه | منِ محبوس در زندانِ اندوه
تو آنجا میزنی پیکان به نخچیر | مرا اینجا بسینه میخلد تیر
دلم صیدِ تو با صد گونه زاری | تو در دنبالِ شاهینِ شکاری
ترا هر سو بجولان ره نوردی | بدنبالت دوان جانم چو گردی
چو هر سو سرمه از گردت برد باد | چه باشد گر ز چشمِ من کنی یاد
چو گریه شُست چشمم را سیاهی | کنم لابُد ز گردت سرمه خواهی

۲- دسمه هم کرد س۳ ۶- توے خوش میخوری س۱ = تو خوش مے میخوری حج ۸- از دو دیده س۱ ح۲
۱۰- منم محبوس س۳ = منِ محبوس س۱ س۲ ح ح۲ ب د ع۲ ع ۱۳- دوان ح ح۲ ب د ع۲
= روان ع ۱۵- عذر خواهی س۳ = سرمه سائی ب

ایا یاری که من جاں بودمت پار | شدی امسال با جانِ دگر یار
دلت چونست و دلدارِ تو چونست | من ار رفتم ز دل یارِ تو چونست
من ار معزول گشتم زاں نظرگاه | نظرگاهِ تو باد آں رُوئے چوں ماه
تو خوش می غَلط بر دیبائے گلگوں | که من میغلطم اینک بے تو در خوں
ترا گر خوابِ خوش در چشمِ نازست | شبت خوش باد ما را شب درازست
تو گر بگریزی از خونابهٔ من | خیالت بس بود همخوابهٔ من
من و در پشتِ دیوارِ تو رویم | ترا رو سوئے دیگر پشت سویم
چو جاں هر لحظه در پرواز گردد | صبا بوئے تو آرد باز گردد
بمردن دیر بود زآرزویت | گرم جانبخشیِ نبود ز بویت
نسیمِ گلشنے کز جاں فزونست | تو آں گلشن تصوّر کن که چونست
غمت مزدور میگیرد بلا را | که کاود سینهٔ ایں مبتلا را
چو شد کاویده بُنیادِ نهانم | رساند مزدِ دستش نقدِ جانم
چو بشکست از غم ایں شخصِ سُفالیں | چه سودم بالشِ دیبا ببالیں
نگر تا چوں بود آں جانِ مهجور | که دور از دیدنِ رویت بود دور
گے بے رویت ار زیں چشمِ بدخوئے | جهاں خواهم که بینم هم بداں روئے

۷- درپشت سا، سا۲، حو، حو۱، ب دع۲ = برپشت ع ۱۱- میگیرد سا، سا۲، حو۱، دع، ب ع۱ = میگردد حوع = غمت دو اسپه میگیرد سا۳ ۱۲- ستاند مزد ع ۱۴- ایں جان سا۲ ب -
۱۵- از ایں چشمِ بدخوئے سا، سا۲ -

دگر بے خاک پات این چشم نمناک
گہے بے آب دیدم ہم بداں خاک

چو بینا بے تو ماند این دیدہ در رہ
بکش زین چشم و منّت ہم بر و نہ

چو خواہم دور ماند از تو پس زیست
بعمدا دور بودن از پۓ چیست

ز من مگسل چو میدانی کہ جانی
کہ بے جاں کرد نتواں زندگانی

من ارچند آستانت را کنیزم
بدیں خواری مکش در خاک نیزم

چو گفتی عاشقم گر گفتی ایں راست
ز نقدِ سروری بر بایدت جاست

بعشق اندر کہ باشد شرطِ یاری
نگنجد سروری و تاجداری

ہراں بندہ کہ دارد پادشا دوست
مخواں بندہ کہ بیشک پادشا اوست

حکایت تمثیل

شنیدستم کہ در درگاہِ محمود
ایاز خاص را خدمت چناں بود

کہ جز در پیشِ تخت از صبح تا شام
نکردی جائے دیگر یکدم آرام

بخدمت پیشِ شاہِ مند آرئے
ستادہ بندگی کردی بیکپائے

چو عکسِ روزِ روشن برگذشتی
طریقِ بندگی برعکس گشتی

ہر آں طاعت کہ کردی بندہ در روز
ملک شب پیش ازاں کردی بصد سوز

۱۔ گہے بے آب دیدہ عا ۲۔ چو بینائی تو ۱ سا چو بے پا یتو د = چو تنہا بے تو ع۲ ایضاً دیدہ در دہ ۲سا ۳سا حر = دیدۂ رہ د حر۲ ع۲ ۳۔ پسِ زیست ۳سا حر۲ ع۲ = پس از زیست حر د ب ۶۔ ز بند بند گی بر بایدت خواست ۳سا ایضاً خاست سا ۲سا حر حر۱ ب ع۲ د = خواست ۳سا ع ۹۔ حکایت سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہٗ حر۲ ۱۰۔ چنیں بود ب ہمیں بود ع۲

بسلطانی نشستی بنده بر تخت — شه افشردی قدم در بندگی سخت
چو شرطِ عشقبازی درمیان بود — نه این را سود و نے آنرا زیان بود
چو مهرِ بنده بر دل شاه گردد — کمندِ خواجگی کوتاه گردد
چو کردی سبزه را با سرو گستاخ — بهر آسیب بر مشکن زبن شاخ
چو میدانی که هر شب در چه روزم — ز دوری روز و شب زینسان سوزم
ز دلتنگی چنانست این دلِ تنگ — که نالش هم نمیگنجد درین چنگ
گهے از لطمه کوبم چهرهٔ زرد — گهے بر چهره ریزم گریهٔ درد
کنم هر دم چنین در بیقراری — گهے زر کوبی و گه نقره کاری
همه شب کوبشِ سینه است کارم — بدین چوبک زنی پاسِ تو دارم
دمے صد بار در یادِ تو میرم — بدین بے طاقتی نامِ تو گیرم
من ار میرم ز بالائے چو تیرت — پرستارے کمینه مرده گیرت
وگر از آه من رویت کند خوئے — چو خونم صد بباید ریخت بر وے
مرا گویند کاین زاری و فریاد — مکن کز پرده بیرون خواهی افتاد
چو جانم سوخت از خامی چه ترسم — شدم رسوا ز بدنامی چه ترسم
چه اندیشم کنون از رخنهٔ بام — که طوفان بر سر آمد کشتی آشام

۳- بر دل سا۲ سا۳ حه ب د حه۲ ع۲ = در دل ع ۴- ازین شاخ سا۲ سا۳ حه ع حه۲ = زبن شاخ د ع
۵- سوزم سا۲ سا۳ ع۲ حه۲ = نسوزم ب د = بسوزم ع ۷- اکثر نسخوں میں مصرعوں کی ترتیب یہی ہے۔ صرف ع میں
ترتیب معکوس ہے ۱۰- با یادِ تو ب = بر یادِ تو حه ۱۵- چه اندیشم کنون ب = چه اندیشه کنم حه حه۲ ع ع۲ د۔

زبادی کو زباید سر زگردن — گله را بهیده است اندیشه کردن
چو از تو دل ندارد ایستادم — بهر چه آید ز تو گردن نهادم
گرت یاد آیم و گر نایمت یاد — همیشه یادِ تو در جانِ من باد
چو آن نامه که منشور وفا بود — ق — زخونِ دیدهٔ و دل ماجرا بود
بپایان شد بر و مینو است پنهان — که جائے ریسمان بند درگِ جان
چو رگ پیوسته بُد با یارِ جانی — یکے از رشتها بستش نشانی
سریع السیر ماهی شد بامّید — سپرد آن صبح صادق را بخورشید
چو شاه آن ماجرائے جانفشان دید — تو پنداری که جسمِ کشته جان دید
نهاد از عزّتش بر دیده هر پے — که هر دم بوسه دا داز دیده بروے
چو بکشاد و سوادش را نظر کرد — همه حرفش زخونِ دیده تر کرد
چو تر کردی زخونابِ نیازش — ز آهِ گرم کردی خشک بازش
سراسر خواند و دامن کرد صد چاک — زبیهوشی فرو غلطید بر خاک
دمے کامد دمش در کالبد باز — دمِ پوشیده را شد کالبد ساز
جوابِ حرفِ یار آراستن خواست — خراشی داشت هر حرفے که آراست

۱- زبادی س۱ س۲ س۳ ح ح۲ د ب د ع۲ = زباری ع ۳- ازنایمت س۳ ایضاً جانِ من ب ۴- این نامه س۳ ۶- رشتها ح ها ع = ریسمان س۲ س۳ = ریشها د ح۲ ع۲ ب ایضاً نشانی س۲ س۳ ح ب ح۲ د ح ع۲ = نهانی س ع ۸- این ماجرائے س۳ ح۲ د ایضاً جسم مرده ب ۱۲- برخاک س۳ ح ح۲ ع۲ ب = درخاک ع د ۱۳- دمے پوشیده س۲ ح ح۲ ب = دمِ پوشیده س س۳ ع۲ = دمے بوسیده ع = دمِ بوسیده د -

ز مژگاں مردم چشمش قلم کرد | سیاهی بستد از چشم و رقم کرد

جواب خون آلودهٔ عاشق از سیاهی دیده سوئے معشوق خویش

سر نامه بنام کردگاری | که از حکمش رسد یاری بیاری
نگارد نقش پیران و جوانان | کند پیوند مهر و مهربانان
مبارک روئے هر صاحب جمالے | بیاراید ببدری و هلالے
ولے کز زندگی بخشد نشانش | ز جانانے دهد در سینه جانش
کسے کش در دل این آتش نیفروخت | بماند خام گر خود جاوداں سوخت
بمقصود او رساند مقبلاں را | هم او بخشد صبوری بیدلاں را
پس از دیده جگر در خوں سرشته | عتاب دوست را پاسخ نوشته
که اے آزرده زیں جان جفاکار | جفاهائے مرا از جاں خریدار
دلم را گرچه از دوری خراشی است | که در دل هر دمے چوں دورباشی است
ولے کردم چو زخم نشترت نوش | جراحتهائے خویشم شد فراموش
فرستادی بمن نقشے پر از دود | سراسر چوں دل من آتش اندود
بعنواں دیده از خوں پاک کردم | نه عنواں بلکه جاں را چاک کردم

۴- مهر مهربانان ح۲ ۶- زجانان می دهد ۳ ۷- گرچه ب۳ حاشیه
۱۱- خراش است- دورباش است ۳ ح ب ۱۴- چو این نقشے ۳ -

زخونِ دیده دیدم مهرِ آں راز   هم از خونِ دو دیده کردمش باز
چو آں رازِ نہانم برلب آمد   باستقبالِ جانم برلب آمد
هم از دیدن چناں بیخویش بودم   که بر دل خواستم بر دیده سُودم
همی بوسیدم و دیده جگر بار   همی سودم رقم بر دیده هر بار
درآں بوسیدن و سودن همه شب   لب از دیده بر شک و دیده از لب
بسانِ هدیهٔ طفلاں ازیں چهر   سیاه و سُرخ گشت آں نامهٔ مهر
نشست از هر رقم بر سینه داغے   چو بر پهلو و پشتِ مرده زاغے
برآں داغ از مژه گشتم نمک ریز   که تا سوزم بتر زاں سوزشِ تیز
رقم کردی که در باغ و بتاں   حریفت لُعبتانِ نارپستاں
بلے دارم به بستان و چمن جائے   ولیکن گل بچشم و خار در پائے
گلے نو رسته ام در دیده خار است   درختِ نارم اندر سینه نار است
بیادت چوں کنم در گل نظاں   کنم چوں گل گریباں پاره پاره
مگر لاله چو من شد عشق پیشه   که داغے در جگر دارد همیشه
مگر چوں من بنفشه دید مویت   که بشکسته است چوں زلفِ دوتویت
اگر صد نارپستانست پیشم   کم از یک نارِ پُستانست پیشم

۳- بیخویش س۲ س۳ ح د ب = بیهوش ع = بیذوق ع۲ ۴- دیده جگر بار س۳ = دیدم دگر بار س ح ب د ۵- بوسیدن و دیدن ب ۷- دیده داغے س۳ ۸- شوزشم تیز س ۹- حریفِ س۳ ۱۳- گلِ لاله س ع۲ ۱۴- که خم ثشتست س۲ س۳ -

کسے کش نا رسیمت یاد باشد   زنا رنجِ دگر کے شاد باشد
وگر طعنم زدی کز عیش و شادی   کنی کیخسروی و کیقبادی
اگر کیخسروم ور کیقبادم   بجانِ تو کہ با یادِ تو شادم
بروئے جفت دارم دیدہ باز   ولیکن با توام در سینہ همراز
نظر اینجا و چشمِ جانم آنجاست   تن اینجا و دلِ بریانم آنجاست
تو گر تنگ آمدی از گوشۂ تنگ   برونِ پردہ نتواں کرد آہنگ
عروساں را چو مستوری جمال است   جمال آں بہ کہ خود مستور حال است
مرا ایں عرصہ گشتم جہانے   ز دل تنگی بہ تنگی ماندہ جانے
روم بر آہوئے صحرا بہ نخچیر   ولیکن زا ہوئے خانہ خورم تیر
ز دل تنگی چہ در صحرا شتابم   کہ صحرا ہم بریں دل تنگ یابم
ز جفتِ خویش چوں دوراو فتد گور   بیا بانش بود چوں دیدۂ مور
بہر باغے بسے آبی و سیب است   بہر جو آبِ مرغابی فریب است
نہ کس مرغِ چمن را راہ بستہ است   نہ بطِّ خانگی را پر شکستہ است
ولے چوں دل بجائے بستگی یافت   ہوسہائے دگر آہستگی یافت

۲۔ اگر طعنم زنی کز عشقِ شادی ب ۳۔ کہ با یادِ تو س۲ س۳ ح ح۲ د ع۲ = کہ با جانِ تو ع
۴۔ ہم سینہ و راز س ح ب = ہم سینۂ راز د ۶۔ برونِ پردہ س س۳ ح ح۲ ب د ع۲ = بروں از پردہ
س۲ ع ۸۔ گشتہ جہانے س۲ س۳ د **ایضا** ماندہ ح ح۲ د = ماند ب ی ع ع۲ = مردہ کا۔

اگر زنداں است چوں بادوستان است مگو زنداں که باغ و بوستان است
چمن بر سینه گو در دناک است جهنم باشد ار فردوس پاک است
وگر همخوابهٔ دارم در آگوش بجائے صاف دُردی میکنم نوش
نشینم باوی و دل در خیالت بپوشم چشم و بینم در جمالت
عجب بیں خوابگه با وے گزینم ولے خفته ترا در خواب بینم
وگر گوئی که خوابم نا ید از غم بسے باشد که خواب آید ز غم هم
بغم گرچه آدمی بیدار باشد ولیکن خوابِ غم دشوار باشد
مگو خوابست خوابِ غم به تمیز که هست آں مردن از مردن بتر نیز
دو جَوْر است از جهاں بر روزگارم که بر میگیرم و طاقت ندارم
یکے نا دیدنِ روئے که خواهم دگر رو دیدنے کز وے بکاهم
جمالے کاں بد نخواهی دلیل است اگر آتش بود باغِ خلیل است
وگر حسنی است کز وے دل نفور است نماید دیو مردم گرچه حور است
خیالت نقشبندی گشت استاد گرفته پیشهٔ شاذُر و فرهاد
گهم نقشِ تو پیشِ چشم دارد گهت در جانِ سنگینم نگارد

۳ - وگر همخوابهٔ دارم در آگوش س۲ س۳ ح ح۲ ع ح۲ د = اگر همخوابهٔ دارم هم آغوش ع س ۴ - بندم چشم س۳ ح۲ = بوسم چشم س۲ ح ۸ - نگو خوابست ح۲ ۹ - در روزگارم س۲ ب = هر روزگارم د = ور روزگارم ح ایضاً بر میگیرم س س۲ ح ح۲ د ع۲ ب = بر بگیرم ع ایضاً طاقت نیارم ب ۱۱ - جمالے کو ب ۱۳ - پیشهٔ شاپور س س۲ ح ح۲ د ب = تیشهٔ شاذُر س۲ ۱۴ - گہے نقشِ تو ع ع۲ ح۲ = گهم ح د ع -

نگہ کن تا چہ سنگین است جانم   کہ بے سیمیں برت با سنگ مانم
چہ پرسی ماجرائے ناصبوری   کہ طوفانے برآید از تنوری
بچشمِ من کہ از دریا فزونست   زہر یک قطرہ صد دریائے خونست
بذت گویم چو خوں گریم دریں راز   پشیماں گردم از گفتارِ خود باز
چہ گویم ایں حدیثِ دردمنداں   زباں خواہم فرو بُرّم بدنداں
گرم روزی شود روزے جمالت   فرو ریزم جفا ہائے خیالت
رسید آوازۂ ماگوش در گوشش   ز روزِ بد نیامد دوش بر دوش
اگرچہ دولتم را صبح گاہ است   ولے بیتو جہاں برمن سیاہ است
وگر خود ہست گنجے بے شمارم   بہائے نیم جو نازت ندارم
شہم خواندی و در عشق ایں دریغ است   نوازش نیست ایں بل زخمِ تیغ است
چو عاشق را دلے چوں آبگینہ است   نوازش چوں عتابش سوزِ سینہ است
چو آتش راست خو کز نم بمیرد   زآبِ زندگانی ہم بمیرد
مزن طعنم بسلطانی و شاہی   کہ پشیت بندہ ام ہر چونکہ خواہی

۲-طوفانے برآمد س ح۲ ع۲ = طوفانے برآید ر۳ ح ب د ۳-صد دریا فزونست ر۳ ح۲ ایضاً بہر یک قطرہ س = نہ ہر یک قطرہ س ر۳ ح۲ ع۲ = زہر یک قطرہ ح د = نہ آں قطرہ کہ ب ۴-چو خوں گریم ر۳ ح ح۲ ب د ع۲ = چہ خوں گریم ع ۵-چو گویم ح۲ د = چہ گویم ح ع۲ ایضاً فرو بندم ب ۶-خیالت-اور قافیہ مصراع ثانی جمالت ب ۷-گوش برگوش ء ع ا ح۲ ایضاً دوش با دوش ع ا ۱۰-نیست ایں س ر۳ ح۲ ع۲ د = نیست آں ع ح ب ۱۱-عتابش ر۳ ح۲ = عتابِ ع ح ب د ع۲ ۱۲-زآب ر۳ -

بکارِ عشق شاہی برنگیرد   بغم صاحب کلاہی برنگیرد
چو از بلقیس جنبد بادِ بیداد   بسے تختِ سُلیماں را برد باد
بتندی مگذر اے سروِ خراماں   چو من خاکم مکش زیں خاک داماں
کسے داند کہ دردِ چوں منے چیست   کہ یکچندے بدردِ بیدلاں زیست
شرابِ دردمنداں خونِ دیدہ است   کسے داند کہ ایں شربت چشیدہ است
ہمہ دانند کز نشتر رسد درد   نہ ہمچوں آنکسے کو نشترے خورد
نہ سوزِ عشقبازی ہست یکساں   یکے خرمن یکے دامن یکے جاں
چو پروانہ کند مہمانئ شمع   شود خود مرغِ بریاں از پئے جمع
چو سوزد ہر ہندو خویش را زن   زمغزِ خود زند بر شعلہ روغن
کم از ہندوست آنکس وز زنی ہم   کہ در عشق آید از ہندو زنی کم

حکایت

شنیدم ہندوے آتش پرستی   مگر کز عشقِ آتش گشت مستی
زخود پرکالہ پرکالہ پیاپے   ہمے بُرّید وے افگند در وے
یکے گفتش چہ مہر است اینکہ جانے   دہی بہرِ چنیں نا مہربانے
جوابش داد مردِ غم کشیدہ   ق   کہ اے از سوزِ من دُودے ندیدہ

۲- بے تختِ ۳ اب ح۲ = نہ بس تختِ ع۱ د = زبس تختِ ح ع ۷- ہست آساں ب ایضاً یکے را تن یکے جاں ۳ د حاشیہ ۱۰- وزنش ۳ ۱۴- چہ مہر است ۳ ح ب ع۱ ح۲ د = چو مہر است ع ایضاً نا مہربانے ۱ ۳ ح ح۲ د ع۲ = بے مہربانے ۳ ع -

دریغے نیست جاں راپوست دادن نوالہ دردہانِ دوست دادن
کسے کز عاشقی زینساں نسوزد مدہ پروانہ کیں آتش فروزد
بدستِ خود نیم من ورنہ خود را بسوزم از پئے نام ابد را
کہ گردد ایں حکایت درجہاں فاش وزاں شعلہ رسد داغے باو باش
کہ ناگہ ہندوی آتش برافروخت مسلمانی دراں چوں ہندواں سوخت
توتنہائی بزندانِ غم و درد غم اندر کنجِ تنہائی تواں خورد
اگر دودے برآری از دل وکام نسوزد کس بجز دیوار یا بام
من اندر دل خورم از بیم اغیار مشبعدِ دار شمشیرِ جگر خوار
کسے کو خنجر آشامد بسینہ نگرکش چوں بود باخویش کینہ
بمردن میدہد ہجراں نویدم ولیکن پائے میگیرد اُمیدم
شبِ ہجراں اگرچہ تیرہ روز است اُمیدِ وصل در وے دلفروز است
چہ بینی مار راکفچہ بلاسنج توآں رابیں کہ دار دمہرۂ گنج
بسا مفلس کہ پا بر گنج دارد چو آگہ نیست قوت از رنج دارد
وگر میدارد ایّام از تو دورم توئی در سینۂ من زاں صبورم
درونِ سینۂ می بینم بسویت کہ دل بتخانہ شد از آرزویت
مرا از خودے نشاید جُدا خواند کہ جاں نزدیکِ تست ارتن جدا ماند

۷- ازدلِ خام ب الیضاً ایوان یابام ح ۱۱- بروے ب ۱۲- چو بینی ح ۱۶- نے باید ۳-

من آنجایم کہ تو با تو نہانے　　ولے اینجا نہ تو تا بدانے
خدا اینجات دارد مسند آرائے　　کہ جانم وا رہد ز آہنگ آنجائے
چو آمد آں سوادِ خضر خانی　　نہانے تر ز آبِ زندگانی
بہ پیچا پیچِ شوقِ آں نقش خامہ　　صنم میخواند و مے پیچید نامہ
برون بُد حرفِ نامہ بر زبانش　　درون چوں نامہ مے پیچید جانش
رواں جانش درآں خطہائے انبوہ　　لباسِ کاغذیں میکرد ز اندوہ
نہ از خارشِ غم دامن دریدن　　نہ از تیغش ہراسِ سر بُریدن
گہے با عجز و گہ با ناز میخواند　　گہے پست و گہے ز آواز میخواند
سرش می بست و دیگر باز میکرد　　چو پایاں شد ز سر آغاز میکرد
گہے بر دل گہے بر دیدہ مے سود　　گہے بر جانِ محنت دیدہ مے سود
بدست از ماجرائے راستینش　　رقیبِ گریہ گشتہ آستینش
بدستش آتش و در آستیں آب　　بدیں آب ایمنی بودش از آں تاب
فتاں خیزاں نہ صبری و نہ تابے　　چو مصروعی کہ ناگہ بیند آبے
نہاد آں نامہ را پس بر دلِ خویش　　کہ آں کاغذ کشد آزارِ آں ریش

۳- نزِ دآب ب ج۲ ۶- رواں جانش حد= دواں جانش س۲ س۳ ح۱ د= درون جانش ب ع۲= دل و جانش
۷ ایضاً ازاں خطاب ع۲ ایضاً خطہا ز انبوہ ح ح ۱۱- آں ماجرا س۲ س۳ ء ع۲ ح ح جا
= از ماجرا ح ب ع د ایضاً رفیق گریہ س ۱۲- آتشے در ب ۱۴- کہ از کاغذ کشد س۲ س۳ ء
= کہ آں کاغذ کشد س ع۱ ح ح۲ -

فتاد از پای و در بر خویش در بست　　　زدود دل تتق در پیش بر بست

ازاں پس ہمدراں پیغولۂ غم　　　نشستے سایۂ خود کردہ محرم

بجائے رقعۂ صبر اندر آں سوز　　　نخواندی جز ہماں نامہ شب و روز

درو کردی نگہ بے صبر و تسکین　　　چو در آئینہ ماہ خویشتن بیں

وزآں جانب چو شہ نامہ رواں کرد　　　حریرِ دوست را پیوند جاں کرد

اگر خفتی و گر بیدار بودی　　　دو چشمش ہمدراں طومار بودی

دو نیمہ کرد جاں را از میانہ　　　نہادہ در روی آں حِرز دو جانہ

نوا سازانِ محرم کاندر آں راز　　　زدندی ارغنونِ عشق را ساز

ہمہ ہمدست و ہم آواز و ہم سال　　　زدند ایں نغمہ را در حسبِ آں حال

غزل از زبان عاشق

چہ فرّخ بود پیکے کآمد امروز　　　کہ فرّخ شد مرا زو طالعِ روز

بدستم نامۂ کز دلستاں داد　　　نہ نامہ بلکہ دستنبوئے جاں داد

خطش ہر یک کہ از من جان و دل خواست　　　مگر زاں زلفِ کژ بُد نسخہ راست

بہر حرفے کزاں کردم نگاہے　　　برآں دودہ دمیدم دودِ آہے

۱- برخویش در بست ب ۲- وزاں پس حج ۳- رقبۂ صبر سا حج حج۲ = رقعۂ صبر سا دع ع۲ ۴- دراں کردی سا۳ حج۱ (سا اور ب میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے) ۷- آں حرز حج د ب = ایں حرز ع حج۱ ع۲ ۸- کاندر آں راز سا سا۲ حج ب حج۲ ع۲ د۲ = کاندر آں ناز ع ۹- بر حسبِ ایں حال سا۳ حج۱ = بر حسبِ آں حال د ۱۲- نسخہ راست ع ع۲ د حج ب = نسختے راست سا۳ حج۲ = نسخت راست سا۲ -

بہر نقطہ نشانِ خال دیدم   بسانِ نقطہ در جانش کشیدم
بہر نونے کہ دیدہ برکشادم   چو ابرو بر سر و چشمش نہادم
بیا اے نامۂ درد از کجائی   کہ بینم در تو حرفِ آشنائی
ندانم زیں نسیمِ خوش کہ دادی   کہ نافِ مشک یا شاخِ زبادی
غلط گفتم نہ مشکے بلکہ خونے   کہ جستہ از دلِ یارے برونے
زجائے کامدی آں جائے چونست   بگو با چشمِ من کاں پائے چونست
زجانِ کیست ایں رازے کہ در تست   زسوزِ کیست ایں سازی کہ در تست
چہ ناخوش روزگارے بود روزی   کہ رفت از من چناں گیتی فروزی
من اندر دادنِ جاں بودم آں دم   کہ بود آں ہمدمم در پرسشِ غم
در آں جاں دادنم دل آنچناں داد   کہ دل دادن نبود آں بلکہ جاں داد
چو رفت او باز گشتم ہم برانساں   کہ پنداری دلم داد و ستد جاں
ہماں دل با من است و او در آں دل   چو جانی کش دہد جا در میاں دل
دہم ہر دم درونِ سینہ آواز   کہ اینجا چونی اے سرمایۂ ناز
اگر تنگ آمدی از تنگیِ جائے   اجازت دہ کہ جاں بیروں نہد پائے

۲- بر سرِ چشمش س۳ ح۲ ۳- حرفے ز آشنائی س۳ ۵- یاری برونے ح د ع۲ = یارم برونے س۳ ب (ب میں مصحح نے ی کے نقطے چھیلکر م بنا دیا ہے) = یارِ برونے ح۲ ح = یارِ درونے ع
۸- گیتی س۳ ح۲ ۱۰- نبود آں س س۳ ح ح۲ د ب = نبود ایں ع ح ۱۴- اجازت کن س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = اجازت دہ ع-

دریں دل تا تو باشی یار تا تو | مُزاحم چوں توانم دید با تو
چو پرشد رودِ عاشق زیں ترانہ | جواب از رودِ دیگر شد روانہ

پاسخ از لبِ معشوق

مبارک نامۂ کاید ز یارے | کہ بخشد بیقراری را قرارے
کند تازہ وفاہائے نہانی | دہد یاد از وفادارانِ جانی
رسید امشب بچوں من مبتلائے | ز باغِ مہر گلبرگِ وفائے
عقابے را کہ از من کرد پرواز | جوابے بود کامد سوئے من باز
دلم کاں ماجرائے راز میخواند | غمے با غم مقابل باز مے خواند
بہر خط بود دودے آتش انگیز | تہِ ہر حرف پنہاں شعلۂ تیز
بخواندن گرچہ از جاں شعلہ میخاست | ہنوز آں خواندنِ او جان ہمی خواست
چو آں مرغے کہ باشد آتش آشام | ق | کز آتش خوردنش شیریں شود کام
من و ایں دودِ آتش خیز زیں پس | من و ایں شعلہ ہائے تیز زیں پس
دلِ بے سوز اگر خود گنجِ معنیٰ ہست | بروز اہلِ وفا ہر لحظہ طعنی ہست
چراغ از شعلہ زندہ است ار چہ دانی | کہ ہستش روغن آبِ زندگانی

۱۔ تو باشی یار ما تو ع۲ د = تو باشی یار تا تو حہ = تو لنی یار ما تو د حاشیہ = تو باشی یار با تو ع حہ۲ **ایضاً** مزاحم ح ب ع۲ حہ۲ د = تزاہم ت۲ = فراہم ع ۲۔ ترشد ت۲ ۷۔ عقابے ساس۲ ت۲ حہ حہ۲ ع۲ ب د = عتابے ع (ق کو چھیل کر کسی نے ت بنا دی ہے) ۹۔ تہِ ہر حرف عودے آتش انگیز ع۲ ۱۰۔ انجانم نمی خاست س ع۲ د = از جان دیدہ میخواست حہ۲ د = او جان ہمی خواست ت۲ ت۲ ب ح ۱۱۔ شعلہ آشام ت۲ ۱۳۔ گرچہ حہ۲ ب = اگرچہ د = گر خود حہ = اگر خود ع ع۲ د **ایضاً** ہر روز حہ۲ ع۲

دلِ عاشق زسوزِ دل زید خوش　　چو آں شمعے کہ جانش باشد آتش
مرا بگزار کیں آتش فروزم　　وگر سوزم رہا کن تا بسوزم
دریں سوز ارچہ جان و دل زیاں بود　　رضائے دوستاں سودی گراں بود
جفاہا دیدم ارچہ از عشقبازی　　وفا آموختم از عشق سازی
کنوں گر مہر خواہد یار و گر کیں　　پزیرفتم بجاں خواہ آن و خواہ ایں
جفا و مہر ہرچہ از سوئے یار است　　چو من یارم مرا با وچہ کار است
من و خونِ دل و ایں نامۂ درد　　نگارم ہر دمش بر چہرۂ زرد
دریں نامہ چو نامِ خضر خان است　　نہ نامہ است ایں کہ خود تعویذِ جان است
چو زاں نامم گریزد صبر و ایں　　ہمیں نامہ فسونِ صبرِ من بس

صفت شب سیاہِ ہجراں کہ خضر خاں را در گوشکِ جہاں نمائے جہانِ غم نمود و دولرانی در قصر لعل غرقِ خوناب بود و افروختہ شدن شمعِ مرادِ آں دو محترق ہم از آتشِ دلِ ایشاں و روشنائی در کار ایشاں پدید گشتن

شبے چوں سینۂ عشاق پر دود　　ز تاریکی چو جانہائے غم اندود

---

۳ - دریں سوز ارچہ جان و دل ب ح۲ د ح۱ = دریں سودا اگر بر دل ع ع۲ د حاشیہ ۴ - از عشق سازی س ر۲ ر۳ ح ع۲ ب د = در عشق سازی ح۲ ع ۶ - چوں از سوئے ب ایضاً مرا بانح ح۲ ح ب د = باآں ع ر۲ ر۳ = با او ع
۸ - نہ نامہ است ح ح۲ ع۲ د ع۱ = نہ نام است ع ی ۹ - چوزیں نامہ ب ۱۰ - جہاں غم نمود ح ح۲ ع۲ د = غم رُوئے نمود ک ۱۱ - خوناب / خونِ ناب ح ۃ ۱۲ - پدید آمدن س ر۲ ر۳ ع۲ ح۲ = پدید گشتن ح د ع = پدید شدن ی

فلک دودے ز دوزخ وام کرده　　سرشته زآبِ غم شب نام کرده
اگرچه رہبرِ خلقند انجم　　درآں ظلماتِ ہایل کرده ره گم
سیاہی بسکه بسته ذیلِ جاوید　　گریزاں شب پرک ہم سوئے خورشید
رسیده ابرے از دریاسئے اندوه　　شده پیشِ دلِ درماندگاں کوه
ہمه آفاق زانسا تیره و تار　　که زیرِ غبار پنہاں رخنۂ مار
شده چوں پرِّ زاغ ایں نیلگوں باغ　　شبیخوں برده ہمسر بوم بر زاغ
زبس ظلمت که پرویں آمده تنگ　　بمردن گشت دندانش سیه رنگ
چناں مانده سپہر از رفتنِ راه　　که پیشش گوئیا دریاست یا چاه
بمانده در زمیں خورشیدِ انور　　بمرگِ خویش کرده خاک بر سر
زچشمِ انجم افتاده ہم از شام　　مهِ باریک چوں ابرِ سیه وام
چناں صبح از حدِ عالم گذشته　　که از روزِ قیامت ہم گذشته
ہماں ابرِ سیه در گردِ آفاق　　چکاں ہمچوں سوادِ چشمِ عشّاق
شبے زینساں بغمناکے سیه پوش　　دولرانی بخاک افتاده بیہوش
فرو مانده بسودا مبتلائے　　چو مورے در دہانِ اژدہائے
پرستاراں بگردش خفته جمعے　　وے اندر سوختن تنہا چو شمعے

۲- خلق اندر س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د = خلق آمد ع ۳- ذیل س س۲ س۳ ح ح۲ ب ک ح د = ظل ع ۴- ابرے س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ک = ابر ب ع ۵- زینساں س۳ ۶- ہردم س۲
۱۰- ابر و سیه دام ح د ب ح۲ ۱۲- برگرد س س۳ ح۲ ع۲ = درگرد س۲ ح ب د ع -

چو چشمے کِش ستاره گشته تاری قیامت کرده در سیاره باری
چراغے را که هم زو سوزش آموخت بدم میکُشت و باز از آه میسوخت
رُخ از خونابهٔ دل ریش میکرد زبختِ خود گله با خویش میکرد
نه در دل صبر کارد تاب دوری نه در تن دل که سازد باصبوری
زتلخیِ غمش گشته جهاں تلخ ززخمِ ناخنانش غرّه در سلخ
شفق از ده هلالش درد واداد بیکماهِ دو هفته صدمهٔ نو
بهارش از خزانِ هجر درگرد شدش نسریں کبود و یاسمیں زرد
زترّیِ نرگسش بیخواب مانده بنفشه بر گلش بیتاب مانده
دوتا گشته زغم سروِ روانش بدَل گشته بخیرے ارغوانش
گهے سُنبل زگل بر خاک میزد گه از گلبرگ گل را چاک میزد
گه از سیجاده مروارید میرفت گه از لُولُوئے تریاقوت می سُفت
گهے سقف از خدنگِ ناله میدوخت گهے مقنع زآهِ سینه میسوخت
گهے بر چهره میکرد از مژه خوئے بجائے غازه خوں میراند بر روئے
گهے میکرد روئے از لطمها پست زخونِ رُخ حنا بر دست می بست

۱۔ چو چشمے حر حر۲ ع۲ ع د = چو چشمش ی = زچشمے ک کا = چو شمعے ب **ایضاً** تارے سر سر۲ حر۲ ب د حر۲ ب د حر۲ ع۲ ی کا ک = یارے ع ۲۔ زدم سر۳ **ایضاً** باز آز آهش افروخت حر ح ۷۔ شده سر سر۲ حر حر۲ ع۲ = شدش سر۲ ب د ۹۔ بخیرے سر سر۲ سر۳ ع۲ حر۲ ب = بزردی ع حر ۱۴۔ خونِ رخ سر سر۲ سر۳ ع۲ حر۲ د ی خونِ دل حر ب ع **ایضاً** بردست سر سر۲ ب ی ع۲ د حاشیه = در دست سر۳ حر۲ = بردیده حر د ع۔

نگر بروے ازاں میزد بتعجیل — که میدادش زبهرِ چشم بدنیل
وگرناگه بروں مے آمد از کاخ — بنالهٔ چرخ رامیکرد سوراخ
زبیخویشے همی اُفتاد هر بار — چو چشمِ مستِ خود بر بام و دیوار
بدل میگفت کای داغِ نهانم — شبست این وه که یا سودائے جانم
نگر گیتی گرفت از روزِ من بهر — کزیناں تیره وُ تاریک شد دهر
نگر خورشید چوں من گشت غمناک — که سر برمی نیارد از تهِ خاک
نگر آورد دود م بر فلک زور — که انجم زیں نمط گشتند شب کور
نگر گرد آبِ چشم در اُفق راه — که در دریا فرو شد کشتیِ ماه
نگر دیدانده من صبح خنداں — کزیناں باز بستا زخنده دنداں
موذّن را گرفتم زاهدِ پیر — برآورد اوّلِ شب چار تکبیر
چه شد حالِ خروسانِ سحرخیز — کز ایشاں هم نخیزد نالهٔ تیز
نگر خوردند می نوبت زناں دوش — که هنگامِ سحر خفتند بیهوش
چه شد مرغانِ گه خیزِ چمن را — که بستند از نوا زیناں دهن را
شبا گر یز بار روئے سیاهت — که تا داغِ حبش نهم زآهت
ولے دانم که تو کم جنبی از جائے — که هست از اشکِ من زنجیر در پائے

۸- نگرزد کا ایضاً چشمهٔ ماه سہ ۱۰- گرفته سہ ع ۱۲- مهوش ب ۱۴- زآهت حہ ب د حہ ع ۱ح = براهت ع ۱۵- که هستی زاشکِ من ب ی = که هستی زاشکِ من سہ = که هست از اشکِ من ع ع حہ د = که هست از زلفِ من حہ ۲ —

چنیں کاندر سیاہی جہد داری — مگر با صبحِ محشر عہد داری
چو شد خورشید در زیرِ زمیں دوش — تو ماناک از غمش گشتی سیہ پوش
سوادت را نہ از خویش است بوئے — کہ ہست از سینۂ من تیرہ دودے
کنم رخنہ فلک را از آہِ خود زود — کہ تا بیروں رود زاں روزن ایں دود
کسے شبہائے من داند کہ چونست — کہ چوں من ہر شبے در موجِ خونست
بدیناں در دلِ شب نالہ میکرد — زدم بر روئے مہ تبخالہ میکرد
چو شد نالیدنش زاندازہ بیروں — ز کُنجِ حجرہ جست آوازہ بیروں
ز نالشہائے آں مرغِ گرفتار — زعینِ خواب نرگس گشت بیدار
بزاری گفتش اے شمعِ طرازی — چرا زیناں ہمہ شب میگدازی
ازآں مہرے کہ داری اینہمہ سوز — شبش با مہرباناں میشود روز
صبوحش با بُتانِ صبح رویست — شبش با لُعبتانِ مشک بویست
کسے کش بندہ شد صد سروِ آزاد — زیک پژمردہ سوسن کے کند یاد
منہ دامِ ہوس بہرِ شکارے — کہ پوید ہر دمے در مرغزارے
کسے کش صد مئے نقد است در جام — بنسیہ شربتے کے خوش کند کام

۱- سیاہی مہد س۲ع۲ ایضاً مگر ع (باقی تمام نسخوں میں مگر ہے)
۲- تو ماناک از غمش س۱ س۲ س۳ ح ح۲ د = تو ماناکز غمش س ک ی ع ع۲
۸- گشتہ بیدار س۳ ع۲ ۱۱- با بتانِ صبح رو س س۱ ب ح ح۲ د = با بتانِ مہر رو س۳ = ساقیانِ مہر رو ع ۱۴- صافِ مے س۱ س۲ س۳ -

کدیورکش زخرما صد جوالست | کلوخ اندازِ یک نخلش محالست
صبوری پیشه کن تیمار بگذار | بتقدیرِ خدا این کار بگذار
چو روزِ کامرانی در رسد تنگ | هم اندر روزگار آید فراچنگ
پریوش زین نصیحت زار بگریست | بپاسخ گفت چون بسیار بگریست
که من بسیار میخواهم درین درد | که یابد صبر جانِ دردپرورد
ولے در سینه ام هجر آتش افروز | صبوری چون توان کردن درین سوز
چو کاس گرم نتوان کرد لب چش | کسے چون در کشد طوفانِ آتش
بغم خوردن چنان خو کرد جانم | کزین خوردار دمے مانم۔ نمانم
مرا تو زین خورش گر باز خوانی | چه باشد پیشِ حالِ زندگانی
چو روزی شد مرا کز غم خورم خون | شرابِ شادمانی چون خورم چون
چو شادی نیست بهرِ من بعالم | مرا بگذار هم در خوردنِ غم
تو کز بهرم غمے داری و سوزے | بدان میماند این سوزت که روزے

حکایت برطریق تمثیل

شتربانی شتر را پاے می شُست | نشستن درکفِ پا خار می جُست
همے خارید پاش از مهربانے | کزین پا نیست کارم را روانے

۱- کلوخ امرود یک نخلش سا سا۲ سا۳ جر۲ ع۲ ک = کلوخ امرود با نخلش ع = کلوخ اندازِ یک نخلش ی ۹- حالِ
سا۲ جر جر۲ ع دب ک = جانِ سا۲ ع ۱۳- حکایت برطریق تمثیل جر ح = ۰ سا۲ —

شترکا زرده بود از پویه جانش　　زرنجِ دل لکد زد بر دهانش
بناله گفت پشت و دل گران بار　　چه بیرون میکشی از پائے من خار
بسیری در لب ار ندهیم خارے　　همیں خارم بیا بگزار بارے
چه زیں پا جُست وجوئے خار کردن　　مرا بگزار هم در خار خوردن
کسے کورا نواله خار باشد　　تو خار از پاکشی دشوار باشد
تنی را کز پے رنجی سرشتند　　بخواند لابد آنچه اورا نبشتند
تبرزن را که خوش شد بردنِ رنج　　بر نجد گر دمی بنود تبر سنج
سری کش بارِ هیزم شد مبارک　　بیازارد ز بارِ گل بنارک
منم وز دوست بر دل کوهِ اندوه　　برنجم گر بنفید زیں دل آں کوه
صنم در تیره شب زینگونه نالاں　　پرستاران بحسرت دست مالاں
چنیں تا زاں نفیرِ درد حاصل　　بجنبید آسماں را هم در دل
شبے کز صبح بودش نا امیدی　　ازاں مهر نهاں بر زد سپیدی
مه شب خیز زاں صبحِ جهانتاب　　زسینه بر زد آهے آسماں تاب
چو روشن بود کاں هنگام ازانهاست　　که در مشت آید آنچه امید جانهاست
بعرض آورد با صدجاں گدازی　　نیاز خود بملکِ بے نیازی

۳- آرندهی تو سا۳ ۴- خارِ خوردن سا سا۳ حه ب ع۲ حه۲ د = خوار کردن ع ۸- ز بارِ گل سا۳ ع۲ د = بیارِ گل حه۲ ب = ببارگل حه ع ۱۰- بحسرت سا حه حه۲ د ع۲ = بحیرت سا۳ ب ع ۱۱- چنیں تا زاں سا سا۲ سا۳ ب حه حه۲ ع۲ د = چنیں از آں ع ۱۳- مهرِ جهانتاب ب ۱۵- در دست آید سا ع۲ د -

بدامانِ شفیعاں ورزده چنگ　　همی گفت اے انیسِ هر دلِ تنگ
بمشغولانِ وردِ صبح گاهی　　بمقبولانِ درگاهِ الٰهی
بروزِ تیرهٔ دلهائے سوزاں　　بشبهائے سیاهِ تیره روزاں
بجانِ بیگناهِ خرد سالاں　　بشامِ بے چراغِ تنگ حالاں
بپاکانیکه در جلبابِ نورند　　بخاصانیکه دایم در حضورند
به تسبیحِ نهانِ بے زباناں　　به توفیقِ صلاحِ کاردا ناں
به پیرانے بعزلت روئے کرده　　بزالانے بمحنت خوئے کرده
بمجوسی که عمرش رفت دربند　　بنمناکی که با غم گشت خرسند
به بیماری که بیکس مُرد و بدحال　　بداں موری که در ره گشت پامال
بداں بیرانهائے محنت آباد　　بداں دلها که از محنت شود شاد
به محتاجی که زد در نیستی چنگ　　بدرویشے که از هستی کند ننگ
بنانِ خشک پیشِ بے نوائے　　بدلقِ ژنده بر پشتِ گدائے
بعیشِ مفلساں در کسبِ روزی　　بذوقِ مدبراں در کهنه دوزی
که رحمت کن بریں جانِ گرفتار　　ززاری وارهاں ایں سینهٔ زار
دریں نومیدیم اُمید نو کن　　اُمیدم را بکامِ دل گرو کن

۱- ورزده س۳ حج حج۲ ب = برزده ع ع۲ د ۵- خورد سالاں حج حج۲ ع ع۲ د ب = خُرد سالاں س۳ ۹- بداں کوری س ع۲ ۱۳- بعشقِ مفلساں درکسب ب = بعیشِ مفلساں درتنگ س۳ —

خلاصم ده ز شبهائے جدائی ‌ ‌ ‌ ‌ بخش از صبحِ بختم روشنائی
کلیدے بخشم از سررشتهٔ راز ‌ ‌ ‌ ‌ که درہائے مرادم را کند باز
چو لختے کرد زینساں دردمندی ‌ ‌ ق ‌ ‌ دعا را داد با یارب بلندی
بگریہ خواست تا بربایدش آب ‌ ‌ ‌ ‌ که در گریه ربودش ناگہاں خواب
خضر را دید کاو در دستِ نہانی ‌ ‌ ‌ ‌ یکے ساغر پر آبِ زندگانی
بگفت اے کز خضرخاں دشنه خوردی ‌ ‌ ‌ ‌ بنوش آبِ خضر تا زنده گردی
نویدت میدہم زیں آبِ دلکش ‌ ‌ ‌ ‌ که خوش با خضرخاں آبی خوری خوش
بتِ بیدار دل زاں خوابِ مقصود ‌ ‌ ‌ ‌ چو بختِ خویشتن بیدار شد زود
بجست از خوابگه بے صبر و آرام ‌ ‌ ‌ ‌ چو مرده کآبحیواں یابد از جام
پرستاران محرم را طلب کرد ‌ ‌ ‌ ‌ بگفت ایں خواب و دلہا پر طرب کرد
دلش را تا نم گشت امیدواری ‌ ‌ ‌ ‌ زمانی باز رست از بیقراری
ازاں پس زاں نمایش یاد میداشت ‌ ‌ ‌ ‌ بداں امید دل را شاد میداشت
درآں شب کاں صنم را حالت ایں بود ‌ ‌ ‌ ‌ خضرخاں نیز ہمچوں او غمیں بود
گہے در برج و گہ در منظرِ خاص ‌ ‌ ‌ ‌ خود اندر ناله بود و گریه رقاص
گہ از دل با کواکب راز میگفت ‌ ‌ ‌ ‌ گہے با خود غمِ دل باز میگفت

۱- صبح وصلم ۳ ۴- ربودش س ر۲ ر۳ حر حر۲ ع۲ د = نمودش ع ۵- پر آب س ر۲ ر۳ حر حر۲ ع۲ د ب ی = زآب ع ۶- کز خضرخاں س ر۲ ر۳ حر حر۲ ع۲ د ب ك = خضرخاں ع ۷- که خوش با خضرخاں ر۳ حر خ ع۱ = که خوش با خضر خویش س د ع۲ = که خوش با خضر خود ب = که تا با خضرخاں حر۲ ی —

گهی با مه شکایت ساز میکرد — گهی با شب عتاب آغاز میکرد
گه از غم پست می اُفتاد بر در — گهی میزد ز هجران دست بر سر
گه از اندوه میغلطید در گِل — گهی میکرد دامن پاره چون دل
گهی بازو همی خایید ز افسوس — گه از حسرت همی نالید چون کوس
گه از دیده بُرُو خوناب میریخت — گهی بر چهره خونِ ناب میریخت
گه از کف کوبشِ رخساره میکرد — گهی سینه بناخن پاره میکرد
بهر کُنجی که آهِ زار می زد — بگرمی شعله بر دیوار می زد
در آن بود از دلِ بی صبر و آرام — که ایوان بشکند یا بر در و بام
چو درمانده شود مرد از دلِ تنگ — ز دلتنگی کند با بام و در جنگ
چو بُلبل را بود از عشقِ گل داغ — غضب بر سبزه ریزد کینه بر زاغ
مثل خوش زد کبوتر در حقِ باز — که خشمِ ماکیان بر بط میانداز
کسی کز عاشقی زنجیر بگسست — ز ساماں کارئے هوش و خرد رست
چو مجنون راز دانائی فروغست — از و افسانهٔ لیلی دروغست
عجب داغیست داغِ عشقبازی — که باشد سوزشِ جان دلنوازی
گرفتاری که رنجِ عاشقی بُرد — هم از دل زنده گشت و هم ز دل مُرد

---

۸ - برآن شد س۳ ۱۰ - کینه بر باغ س۲ ب ح۱ ۱۲ - هوش و خرد رست س۲ ح ب ع۲ د ۲ = خود درخت بر بست ع ح۲ ۱۳ - افسانهٔ لیلی س۱ س۲ س۳ ح۲ ع۲ ب = افسانه بر لیلی ع ح -

هر آن مردم که در عالم کنی فرد — بدرمان شاد باشد عاشق از درد
ز دردی کان شب آن بیدل بجان داشت — در و دیوار فریاد و فغان داشت
چه یارب بود کو میکرد یارب — که بود از یاربش سیّاره در تب
چنان بر دل ز کوبش دست می برد — که میکرد استخوانِ سینه را خُرد
دلش یکبارگی چون خُرد بشکست — دعا را برد سوئے آسمان دست
نهاد از سر غرورِ پادشائی — درآمد چون گدایان در گدائی
که اے دانندهٔ رازِ درونم — درین حسرت تو میدانی که چونم
چو رویم ره ندارد سُوئے دیدار — مرا دم را ره و روئے پدیدار
بسرِ عارفانِ حضرتِ پاک — بدردِ عاشقان در سینهٔ چاک
بخونابِ دو چشمِ مستمندان — بتاپاکِ درونِ دردمندان
بسودائے که از شهوت برون است — بعشقے کو بعصمت رهنمون است
بماهے کو بپاکی گشت روشن — بمهرے کز حیا شد برقع افگن
بزلفے کش نزد نامحرمی دست — بحسنے کش غبارِ فتنه ننشست
بپرهیزِ جوانان در جوانی — بعیشِ کودکان در پاک جانی

۴- می برد ح ع۲ ب د = میزد ع ح ۷- درین حسرت س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = ازین حسرت س۳ ع
۸- ره ندارد س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = رو ندارد ع **ایضاً** سوئے دیدار ح ح۲ ع۲ د = سوئے دلدار
ب = سوئے دیوار ع ۹- بسرِ عارفانِ س۳ ح ح۲ ع۲ ب د = بسوزِ عارفانِ ع ۱۰- بتاپاکِ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د
ب = بتاپانے ع ۱۲- بماهی س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = براهی د = بجائے ۱۴ ۱۴- بعشقِ کودکان س۳ —

بجانہائے کہ ہست از سوزشان فوق — بدلہائے کہ خاکستر شد از شوق
بروہائے کہ رفت از گریہ شان پوست — بسرہائے کہ شد خاکِ رہِ دوست
بداں عاشق کہ مُرد از وصل محروم — بمشتاقی کہ ہجرش گشت مظلوم
بفرہادی کہ زیرِ کوہِ غم مُرد — بمجنونے کہ با خود کوہِ غم بُرد
بنفسے کز غم آمد در ہلاکی — بچشمے کو ندید الّا بپاکی
بوجدے کاں بدرویشی در آید — بآہے کاں ز نومیدی بر آید
بداں حالے کہ سامانش نباشد — بداں دردے کہ درمانش نباشد
کہ بخشایش کنی بر مستمندے — ز دردے وارہانی دردمندے
زحد بگذشت شبہائے جُدائی — چراغم را تو بخشے رُوشنائی
اگر کامم تہِ دریاست نایاب — بکامِ من رساں چوں شربتِ آب
دگر مقصودِ من بر آسمان است — دلم را دست دہ جائے کہ آن ہست
بکامِ دل رساں دل دادہ را — برآور کارِ کار اُفتادہ را
دلِ غمناکِ شہ بود اندریں راز — کہ ناگہ ہاتفے درداد ش آواز
کہ خوش باش اے ز ہجر آزار دیدہ — خرابیہائے دل بسیار دیدہ
بشارت میرسانم ز آسمانت — کہ گشت ایمن ز ہر اندیشہ جانت

۳- کرد مظلوم سا ع۲ د حاشیہ ۶ - ز نومیدی سا سا۲ سا۳ ح ح۲ ع۲ ب د = بنومیدی ع = بدلریشی سا۳ حاشیہ ۷- بداں جانے ع۲ د ۱۱ - وگر سا ع۳ ح ح۲ ۱۵ - میرسانم ز آسمانت ح ح۲ ع ب = میدہم از آسمانت سا۳ = میدہد بخت جوانت ع۲ ایضاً ہر اندیشہ سا سا۳ ح ح۲ ع۲ د = ہجر اندیشہ سا۲ ب ع -

گراز دوری فراواں خار خوردی | زشاخِ وصل بر خوردار گردی
وگر کامت بہنگامے گرو بود | ہم اکنوں یابی آں ہنگام را زود
چو بشنید ایں بشارت عاشقِ مست | ہم از پا اوفتاد وہم شد از دست
بماند اُفتادہ چوں کنجشکِ بے بال | چہ از شادی چہ از حیرت چہ از حال
چو مژدہ راست بود از ہاتفِ غیب | گلِ مقصودِ خود را دید در جیب
نخست از اعتمادِ ایں نمودار | بشکر اندر زمیں مالید رخسار
پس از شادی چو آہنگِ طرب کرد | نواسازانِ خلوت را طلب کرد
خیالے را کہ در خاطر نہاں داشت | بتلقیں زخمہ زن را بر زباں داشت
بقانونے کہ در جانہا زند چنگ | برآورد ایں غزل مرغِ خوش آہنگ

غزل از زبانِ عاشق

مرا شب گفت رازی ہاتفِ بخت | کزاں شادی زدم بر آسماں تخت
بیا جاناں کہ گویم با تو آں راز | دلِ خود را کنم پیشت گرہ باز
در آں راز از تو چوں ہر چیز خواہم | بزاری چند بوسی نیز خواہم
چناں لب بر لبم نہ مست کن بیش | کہ نشناسم لبت را از لبِ خویش
لبم کن ریش زاں بوسی چو شکر | ہم از بوسہ برو نہ مرہمے تر

۱- شاخِ عمر ب ۲- ہنگام را سا۳ ع۲ د ح۱ = ہنگامہ را ع ح ب ۶- آں نمودار سا سا۲ ح ع۲ = ایں نمودار سا۲ ب د ح۲ ۱۱- شب سا سا۳ ح ع۲ د ع = خوش سا۲ = دی ح۲ ۱۳- دہم بوسہ بوام و نیز خواہم ع۲ ۱۵- نوشے سا۲ سا۳ = نوشِ ح ع۲ د ی = بوسے ب ع = لبم را ریش کن زاں لب چو شکر ح۲-

لبے کو چاشنی ندہد بمحتاج نمکداں بے نمک چہ بیست یا عاج
چو از جامی ننوشد کس زُلالے اگر زرّیں بود باشد سُفالے
وگر باشد سُفالیں جام پُرمے چکد صد قطرۂ یاقوت ازوے
شبے دارم ز حالِ نابساماں بدامانِ قیامت بستہ داماں
زپیچاپیچ ایں شب گردہم شرح تواں دادن رُخ و زلفِ ترا طرح
بدیں تسکیں زصبرم ہست بوئے کہ میماند بگیسوئے تو موئے
براں رُخسار تاکے بینم از دور رہاکن تا زند پروانہ بر نور
برانم اے زُلالِ روح پرور کہ پشتِ خشک جانے را کنم تر
خوش آں ساعت کہ بررویت نہم روئے رسد بویت بجانِ آرزو جوئے
کشد زانگونہ تنگت درجگر جاں کہ گُنجے چوں خیالِ خویش درجاں
وگر صدپے کُنی جان و دلم چاک کجا بیروں توانی رفت زیں خاک
بوئے می بری از دوستاں ہوش نیست برلب گلابت دربُنا گوش
بدانگونہ یکے شد با تو جانم کہ از خود تا بتو فرقے ندانم

۵- رُخ و زلفِ ترا ع۲ = دو رُخ زلف ترا س۱ س۳ حہ ب حہ۲ د = ز دو رُخ زلفِ را س۲ ۶- بدیں تسکیں زصبرم س۱ س۲ س۳ ع۲ = بدیں صبرم زتسکیں حہ۲ = بریں گوئی زصبرم ب = بریں تسکیں زصبرم حہ = براں تسکیں زصبرم ع ۷- دراں رخسار حہ حہ۲ ب ع۲ د = براں رخسار ع الیضاً پروانہ برنور س۳ ب حہ حہ۲ ب د ع۲ = پروانہ را نور ع ۹- بررویت حہ حہ۲ ع۲ د = دررویت ع الیضاً بویت س۱ س۲ س۳ ب ع۲ حہ حہ۲ د = بویہ ع ۱۰- درخیالِ خویش چون جاں س ب ۱۱- کنم ع ۱۲- بجُئے س۱ س۲ س۳ ب حہ حہ۲ = بوسی س حہ د = بوسہ ع۲ الیضاً درلب س۱ س۲ ع۲ حہ۲

مدار از من دریغ آں سے کہ داری گلابی دہ مرا زاں خوے کہ داری
وگر سرکہ فروشی ہسم دہد دست کہ در لبہات ہم مے ہم نمک ہست
بحقِ آں نمک دور از دہانم کہ وقتے کن بداں مے میہمانم
ز سوزِ شہ چو در ساز آمد ایں گفت شدش زاں جانب ایں سوزِ دگر جفت

پاسخ از لبِ معشوق

نویدِ کام دل گر خود بخواب است چو تسکیں میدہد دل را صواب است
ولے در دیدہ اول خواب ناید کہ ایں دولت بعاشق رو نماید
دلم صد پارہ خوابم کے بود کے بجز خوابے کہ نتواں خاست از وے
چہ دوزم ایں دلِ صد پارہ ہر بار کہ صد پے پارہ خواہد شد دگر بار
رقیبانے کہ بر من جہرہ بانند ز مژگاں قطرہ بر سوزم چکانند
ولے دشوار دارد عقلِ سرکش بقطرہ کُشتنِ طوفانِ آتش
منم آں چشمہ کآبِ زندگانی است ز من کس را نہ جائے کامرانی است
بجست و جوے چوں من چشمۂ پاک خضر در چشمہا میگشت غمناک
چو در خواب آمدش ایں چشمہ در پیش روانی دست شُست از چشمۂ خویش
خوش آں روزے کہ روزی گرد آں روز کہ پشت زیں جگر بیروں دہم سوز

ا۔ خوئے کہ داری س۱ س۲ س۳ ح ع۱ ح۲ د ب = خوگزاری ع ۸۔ نتواں خواست س۱ س۲ ب ۱۰۔ رقیبانیکہ ع ب د ح۲ = رفیقانیکہ س۱ س۲ س۳ ح = عزیزانیکہ س۱ ع۲ د حاشیہ ۱۴۔ آں چشمۂ ۱۵۔ بیروں دہم س۱ س۲ س۳ ع۲ ب د ح ح۲ = بیروں نہم ع ۔

نهم بر دیده آں پائے گزیده — حنا بندم بپاپت از خونِ دیده
بآبِ دیده گویم راز با تو — شوم گه تند و گه دمساز با تو
دراں گفتن چو باشد در تو رویم — زبیهوشی ندانم تا چه گویم
بلب گرانگبیں و رسه که دارم — بیاری در پذیرا زمن که یارم
مرا شوریست اندر سینهٔ چاک — کزاں چوں چوب شورستاں شدم خاک
ولیکن زیں خوشم کز جانِ نالاں — بود خوش حالتِ شوریده حالاں
دلے کش نیست شورے خاک باشد — کبابِ بے نمک خاشاک باشد
گرم جاں در فراقت رفت غم نیست — زجاں نقشِ توام در سینه کم نیست
خیالت را برم جاں سازم آنرا — چو او نبود چه درماں سازم آنرا
ولے با ایں همه جانم هم او باد — مدارِ عمرِ بیرانم هم او باد

رسیدنِ خضرخاں با دولرانی و با او چوں بختِ خویش با دولت جفت گشتن

چه خوش باشد که یابد تشنه دیر — بگرمائے بیاباں شربتے سیر
حلاوت گیرد از شیرینیش کام — جگر آسودگی یابد زآشام

---

۵ - چو بِ شورستان س۲ س۳ ح۲ د = خو بخورستان ع = جو بشورستان ع د ۹ - آنرا س۲ س۳ ح ح۲ د ب = اوراع ع۲ ۱۰ - بیرانم س۳ ح ح۲ ع۲ د ح = ویرانم س۳ ع ب ۱۲ - بگرما دربیابان ع = بگرمائے بیاباں س س۳ ح ح۲ د ع۲ ک = بگرما و بیاباں ب —

چه خوشها خورده باشد دل بصد جوش   که ناگه نوشداروئے کند نوش
اگر سلطان ست در عالم وگر کَے   دلش باشد بسے سلطان تر از وَے
چناں مطلق عنانے کم تواں یافت   که بتواند زگفتِ دل عناں تافت
عنانِ مرد چوں در دستِ دل ماند   زسودائے خودش باید خجل ماند
چو دل بر کام نتواں کامراں کرد   بباید صبر کردن گر تواں کرد
چو هنگامِ رسیدن در رسد تنگ   بردم خود کند کامِ دل آهنگ
تواند جامِ مقصودی چشیدن   که ممکن نبودش در خواب دیدن
زریحانی رساند دیده را نور   که نظّاره میسّر نبود از دور
همه چیزے بوقتِ خویش یابند   مداں کز پیش کوشش پیش یابند
برآید در زمانِ خویش هر کار   بوقتِ خود دهد هر میوهٔ بار
محالست اینکه یابند از چمن گاه   بنفشه در تموز و گل بدَی ماه
تواں شد بر همه مقصود فیروز   مگر روزیِ فردا خوردن امروز
اگرچه ایں لحظه ممکن کار شب نیست   زبختِ مقبلاں اینهم عجب نیست
خضرخانے کش از دیوانِ تقدیر   ق   مرادی در زمانے داشت تحریر
چو وقت آمد کزاں کامش بود بهره   بکام آں شکر تبش روزی شد از دهر
گهرسنجی کزیں گنجینه دُر سفت   زمرّد با گهر زینساں کند جفت

۱-چو خوشها ع۲ ۷-توانی ب ۱۴-خضرخانے سا۲ ح۳ ح۲ ع۲ د = خضرخاں را سا = خضرخانِ ع ۱۵-رسد بهره۳

که آں آشفتهٔ دلداده دربند ق زخورشیدی بماهی گشته خرسند
چو تنگ آمد زخوناب درونے گره زد درد رونش اشک خونے
بگوش محرمی کرد ایں گره باز که تا درپیش با نور ریزد ایں راز
هر آں سوزے که در دل داشت مستور بر آں سوزنده روشن کرد چوں نور
بصد دلسوزی آں پروانه زاں شمع رواں شد کرده آتشها بدل جمع
شد اندر مجلس بانوئے آفاق بروں زد شعلهٔ زاں دود عشاق
بزاری گفت کای در پردهٔ شاه زنور خود فگنده پرده بر ماه
زهمسر شه بلندت باد پایه زظلّ ایزدت بر فرق سایه
کجا شاید که با ایں بخت شاهی بود فرزندت اندر سینه کاهی
تهی دستی بود دنے تاجداری که بر کامے نباشد کامگاری
مکش بهر برادر زاده فرزند که آں رسمے و ایں جانیست پیوند
اگرچه رنج خویشاں رنج خویش است ولیکن نے زرنج خویش بیش است
درانگشت برادر گر خلد خار نه چوں انگشت خویشت باشد آزار
زدر دار چشم خواهر ریش باشد نه همچوں درد چشم خویش باشد
چو نور چشم تو کحل دگر سود بخانه تو تیاکے داردش سود

۳- ریزد ایں راز س۲ ع۲ ح۲ = زیرد آں راز س۲ ح ب ع = گوید ایں راز س۳ ۶- دود عشاق ح ح۲ ح ع۲ د ک۲ ب = درد عشاق ع ۷- سایه بر ماه س ع۲ د حاشیه ۱۱- رسمی ست ایں س۲ ۱۵- زدرد چشم ح ح ایضاً آردش سود ب = سازدش سود س۳ —

مکن چندان برادرزاده را مهر	که یکسو تابی از فرزندِ خود چهر
هنوزش هست پایاب اژدهی دست	بمالی دست چون در قعر بنشست
هدف چار است مردان را بیک تیر	اگر زین خسته گردد زن چه تدبیر
چو مردی چار خاتم راست درخورد	بیک خاتم چرا قانع شود مرد
خصوصاً پادشاهان را که بی گفت	بباید هم نسب افزون و هم جفت
چو باشد شاه را صد کاسه در پیش	بیک لذّت صبوری چون کند بیش
بخدمت گر قبولی یابد این راز	دری از نیک خواهی کرده ام باز
وگر زین برتر است اندیشهٔ خاص	چه چاره نیک خواهان را ز اخلاص
چو آن خونابه قطره قطره در جوش	ق	چو دُرّ و لعل بانو کرد در گوش
دل از یاقوتِ گوشش سفته تر گشت	دو چشمش همچو گوشش پُر گهر گشت
نهانی جست فرمانی ز درگاه	که فرماید قرانِ زهره با ماه
ز قصرِ لعل فرمان داد درحال	که آرند آن نگارِ مشتری فال
تُنُک فرمان پذیران در دویدند	ز کانِ لعل گوهر بر کشیدند
رسانیدند با صد عزت و ناز	برضوان گاهِ تخت آن حورِ طنّاز
خبر دادند عاشق را نهانی	که کامِ دل رسید اکنون تو دانی

---

۲ - اردہد دست س۳ ۳ - خسته گردد زن ح۲ = زین ح دع = زاں س۳ ب ک = تا س۲ = ایں ع۲ س ۴ - خاتم (دونوں مصرعوں میں) ک ۵ - ہم نسب ح ح۲ ب ع۲ د = ہم بشست ع = ہم نشست س۲ ۱۴ - ایں حور طنّاز ح -

خضرخاں کز چناں کامی خبر یافت — خضر گوئی دو بارہ چشمہ دریافت
اگرچہ بود موئے گشتہ از غم — نمے گنجید از شادی بعالم
ز حیرت در دہانش گم شدہ گفت — نمے گنجش دو لب با یکد گر جفت
لبش پر خندہ چشم از گریہ تر ہم — ز بس شادی شدہ حیران و درہم
دراں فرحت کہ شد جانِ نوُش یار — تنش میشد ز جانِ کہنہ بیزار
ہلاکِ شادیست از غم گراں تر — کہ وصل از ہجر باشد جانستاں تر
چراغے گر مثل از دم بمیرد — اگر عیسیٰ زند دم ہم بمیرد
رواں شد چوں خیالِ خویش بیخویش — خیالِ دوست رہبر کردہ در پیش
دروں شد چوں بخلوت گاہِ دل جوئے — دو دیدہ چار گشتش روئے در روئے
دلش در دامِ بیخویشی زبوں شد — عنانِ دانش از دستش بروں شد
نہ اندیشہ بعقلش کار میکرد — نہ عقل اندیشہ را بیدار می کرد
نظرہا گرم و جانہا در جگر بود — خرد ہامست و دلہا بیخبر بود
چو باز آمد شکیبِ ہر دو لختے — عمل پیوند شد بختے بہ بختے
شہِ گم گشتہ ہوش و یافتہ جان — ق بچندیں حیرتش جانے گردگاں
نہفتہ با دروُنے خاصۂ چند — نشست و عقد کابیں کرد پیوند

۵- درآن فرحت س۱ ح۱ ع۲ د ب = درآن فرصت س۱ س۲ س۳ ح ع ۷- چراغے گرمثل ح ح۱ ب د ع = کومثل ک = کومثل س۱ س۲ س۳ ع۲ = گربمثل ی ۱۰- بیخویشی س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب ک = بیہوشی ع ل۱ ۱۵- حیرتش س۱ س۲ س۳ ح ع۲ ب د ی ک = حیرتش س۱ ح۲ ع ایضاً جانے گردگان س ع۲ د = جان شد گردگان ح ک ب -

زدُرجِ دیده گوہرہا برو ریخت — نثار از گریۂ شادی فرو ریخت
بداں شد تا بداں مہمانِ شیریں — شکر ریزی کند از جانِ شیریں
ولے چوں شکّرش بر جلوه ن داشت — ز بہرِ شربت آں شکّر نگہ داشت
چناں شاہی و ہوشِ از وے شده پاک — چو درویشی که دُرّی یابد از خاک
بشادی با نگارِ خویش بنشست — شده از دستِ زلفِ دوست بر دست
بہارِ وصل بوئے داد دلجوئے — جراحتہا فراہم شد از آں بوئے
دو دل رخصتِ ہوس ز جاں دروں بُرد — جُدائی از میاں زحمت بروں بُرد
فرو خفت از دل آتش ہائے اندوه — فرود آمد ز جاں غمہائے چوں کوه
مقابل دل بدل آئینه شد باز — زلب جاں نہاد درونِ سینه شد باز
پریروے از بروں آلودۂ شرم — دروں سو شعلہائے دوستی گرم
بسوئے شاہِ خود دزدیده میدید — گہے پیدا گہے پوشیده میدید
بروں سوے نمود آئینِ پرہیز — دروں سو دل ہمی دادش که برخیز
زلب برقِ بلا چوں میغ میزد — زغمزه آشکارا تیغ میزد
بنامیزد نه مردم بلکه جانی — بلائے شہر و آشوبِ جہانی
بناگوشے ز موپیرایۂ او — چو ماہی و ذنب ہمسایۂ او

۱- برو ریخت- فرو ریخت سا، سا۲ ع۱ د ب = فرو- دروع = بروں- فزوں حج۲ ۴- آں شکر سا ع۲ د ب ۱۱- گہے پیدا گہے پوشیده سا، سا۲ سا۳ ح حج۲ ع۱ د = گہے پیدا گہ پوشیده ع ب
۱۲- دروں سو دل ہمی سا، سا۳ حج۲ ع۱ د = دروں سوئے دلے ع-

مهے کامل ولے ہر ہفت کردہ ‌ ‌ ‌ ‌ زنورِ خویشتن در ہفت پردہ
مُصفّا مِقنعہ افگندہ بر فرق ‌ ‌ ‌ ‌ درفشاں فرق چوں زابرِ تنک برق
بنو خیزی چو سروِ نیم رستہ ‌ ‌ ‌ ‌ لبِ خنداں چو دُرجِ نیم بستہ
نہ آں رُخ بلکہ جا نزا قوّت وقوت ‌ ‌ ‌ ‌ نہ آں لب بل نمکدانی زیاقوت
دُراز لعلش بدرج تنگ وتاری ‌ ‌ ‌ ‌ مہ از رویش بشغلِ نیم کاری
لبِ عناب رنگش پُر زجلاب ‌ ‌ ‌ ‌ زنخ سیبے مُعلّق زیرِ عناب
سخن از بہرِ دل بردن فسونے ‌ ‌ ‌ ‌ فسونش را نہ حاجت آزمونے
گراز گفتارِ شیریں مُرد فرہاد ‌ ‌ ‌ ‌ از وصد جانِ شیریں گشت برباد
ببالا سرو پیشِ قامتش خم ‌ ‌ ‌ ‌ بحرفے از قیامت قامتش کم
بچشمے قلبِ ترکستاں دریدہ ‌ ‌ ‌ ‌ بموئے ملکِ ہندستاں خریدہ
رُخے اندک بسبزی میل کردہ ‌ ‌ ‌ ‌ بہارے از کفِ خضر آب خوردہ
رواں سروِ تر و سبز و جواں ہم ‌ ‌ ‌ ‌ ندیدہ سبزہ و آبِ رواں ہم
تو گوئی رنگِ سبزش گاہِ دیدن ‌ ‌ ‌ ‌ زسبزی و تری خواہد چکیدن
ہمہ طاؤسِ ہندی سبز دام است ‌ ‌ ‌ ‌ کزاں گونہ بزیبائی تمام است
تدروانِ خراساں نغز سانند ‌ ‌ ‌ ‌ ولے طاؤسِ ہندی را چہ مانند

۱- مہے کامل دروں ع = دروح حہ = ولے سا ب = دو پے ع حہ د ہ- قوت وقوت سا حہ ع د = قوتِ قوت ع ب
۵- بشغلِ نیم کاری ع ہ ۷- نہ حاجت سا ک د ع = چہ حاجت حہ سا ب ۸- گشت حہ د ب ع = گشتہ ع حہ
= رفتہ سا ۱۰- بچشمے سا سا حہ حہ ع د ب = بچشم ح ۱۱- رخش سا ۱۲- بدیدہ سا سا ع حہ = ندیدہ سا حہ ب-

خمار آلوده چشمِ نیم بازش
جهانے نیم کُشتِ نیم نازش

بکُشتن طُرّه را سر باز کرده
بخنده فتنه را در باز کرده

دو زلفش مشک و خالش مشک دانه
وزاں بو باغِ رضواں گشته خانه

مثالش چشمِ احوال هم ندیده
نظیرش آئینه هم نادریده

جمالے حسن کس نفرسوده بروے
زُلالے دستِ کس نالوده در وے

بلا سرهنگ دیوانِ جمالش
اجل جاندارِ سلطانِ خیالش

ببرجی کاید او در چشم امید
نه شب مه تابد و نه روز خورشید

بخنداں زیورے افزوں گهرمند
مگر در گوش و گردوں گوهرے چند

کسے کش صُنعِ حق شد زیور آرائے
چه حاجت زیورش بستن سراپائے

خرد از دیدنش تسبیح خواناں
گریزد همچو فرتوت از جواناں

زنادانی ازاں گونه که دانی
همه بے رحمی و نامهربانی

رُخش در دل شعاعِ نور میزد
کرشمه دور باش از دور میزد

بجاں میداد راحت دیدنِ وے
چو شربت در تموز و شعله در دَے

گهِ دیدن تن از جاں رشک می بُرد
ز تن جاں نیز هم در رشک می مُرد

۲- طره را سر فتنه را در ۳ ح ح۲ ع۲ د ب ک = طره را پر- فتنه را سر ع ۴- چشم احولهاع۲ ایضاً آئینه هم نادریده ۲ ۳ ح ح۲ ح د ب ک = آئینه نادرندیده ع = آئینه همتا ندیده ع۲ ۵- جمالے ح ح۲ د = جمالِ ۲ ۳ ب ع۲ ع ایضاً زُلالے ۳ ح ک ح۲ ع۲ د ۸- زیورے ۲ ۳ ح ح۲ د ع = زیور ع = زیورش ۳ ب ۱۳- میداد ۲ ۳ ح ح۲ ع۲ ک د ب = میداشت ع -

ببیں تا چند باشد مہرِ پنہاں کہ جاں از تن برد رشک و تن از جاں
دو دیدہ دوختہ عاشق بسویش دریدہ جامہ جاں پیشِ رویش
چو میدید اندراں محرابِ دیدہ حجابِ دیدہ میشد آبِ دیدہ
پس از دیری کہ حیرت رخت بربست ہوائے دل بعیّاری کمر بست
درآمد عاشقِ شوریدہ مشتاق کہ تنگش در برآرد چوں بغلطاق
حریرِ آبگوں کرد از برش دور چو ابر از آفتاب و حلّہ از حور
درد آویخت چوں بازِ شکاری کہ آویزد بکبکِ مرغزاری
گرفت اندر کنار آں سروِ گلرنگ بسانِ برگِ گل در غنچۂ تنگ
رسید اوّل بجا نہا شکّریں قوت ز دو انگشترین و چار یاقوت
پس از مہرِ خزانہ دور شد پاس بہ لولو سفتن آمد نوکِ الماس
نمی شد ریسماں را راہ در دُر کہ دُر ناسفتہ بود و ریسماں پُر
چو در شد در شگوفہ شاخِ گلگوں شگوفہ خندہ زد با گریۂ خوں
چناں در قفلِ سیمیں شد کلیدش کہ شد تا پرّۂ دل ناپدیدش
بہم لعل و عقیقے داشتہ جفت عقیق از برمۂ یاقوت می سُفت

۶- تنش سـ **ایضاً** حلّہ از نور سا سًا ۹- شکّریں قوت سًا سًا حہ۲ د ک = از شکرِ قوت ع =شکّرِ قوت حہ ع۲ **ایضاً** انگشتریں سا سًا حہ حہ۲ د ع۲ ک = انگشتری ع ۱۰- مہرِ خزانہ سا سًا حہ حہ۲ د ع۲ = خزینہ ک = خزاین ع **ایضاً** بدُر سفتن درآمد سًا
۱۳- در قفل شد سیمیں سًا حہ ح-

بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفری تر	بصد حیله همی برد اندروں سر
دراں خستن که خرما بے سکوں بود	چو خسته در دلِ خرما دروں بود
ازآں خرما و با دخرج و دخلش	دو پاسِ شب بجنبش بود نخلش
زبس کاں رخش شد از جوش خوں سپت	ز رخش آب و زآتش خوں بروں جست
چو کرد آں جوہری در گرم خیری	بدُرج لعل مروارید ریزی
ازآں معدن که بستر معدنی گشت	حریر بستر مانی روئنی گشت
خضر سیراب گشت اندر سیاہی	چکید آبِ حیات از کام ماہی
چنیں بزمے که دل سودائے آں داشت	مگر رشد که معنی جائے آں داشت
چو آسود از دو جانب شعله را تاب	دراں آسایش آمد ہر دو را خواب
ازاں پس شاں نبود از بخت کاری	بجز غمزه لطف بوسی و کناری
ازیں در پیش بردنِ پستهٔ تر	ازو زاں پسته خوردن قند و شکر
ازیں کردن بدزدی سینه تسلیم	وزو تاراج کردن تودهٔ سیم
ازیں بستن برو زلفِ گره گیر	وزو گردن درآوردن بزنجیر
ازیں دادن بدو بالاء مائل	وزو بازو بدو کردن حمائل
ازیں ساعد بدستِ او سپردن	وزو گلدستهٔ بردست بردن

۱- بچشمهٔ غنچهٔ آں نیلوفری س۳ = بچشم غنچهٔ نیلوفری س ح۲ ع۲ د = بچشمهٔ غنچهٔ نیلوفرِ ع ۲- دراں خستن س ع۲ د = جستن س۲ ح = درآں جنبش س۲ ۳- ازاں خرما زباد س۳ = ازاں خرما دبال ع۲ د حاشیه ۸- یه شعر صرف ح۲ اور ے میں پایا گیا ہے۔ نسخهٔ ے میں بجائے لفظ "بزمے" کے "بیتے" ہے ۱۴- بدو بالائے مائل س س۳ ح۲ ع۲ د = برو بالائے مائل س۲ ع ح -

ازیں در دامنِ اوگل فشاندن — وزو در گل نہالِ تر نشاندن
زگاہِ شام تا صبحِ شب افروز — شدی درخوشدلی شبہائے شاں روز
نہادہ چوں دو گل روئے بروئے — نہ محرم درمیاں جز رنگ و بوئے
بہم پیوستہ اندامی باندام — بآمیزش چو دو مَی در یکے جام
دومستِ شوق باہم کردہ سرخوش — نہ تشویشے بجز زلفِ مُشوّش
چہ خوش روزی و فرّخ روزگاری — کہ یابد کامِ دل یاری زیاری
گہے لب بر لبے چوں قند ساید — بدندانِ تمنّا قند خاید
گہے خُسپد بشادی دوش بادوش — بنفشہ در بر و نسریں در آغوش
کند ہر دم نگہ بر روئے ماہی — کہ یابد جانِ نو در ہر نگاہی
بِرویش مردمِ چشمِ نیازی — کند چوں طفل در مہتاب بازی
شبے باید ز روئے دوست مہتاب — کہ در روے روز نتواں دید در خواب
نخستیں پاس اندر لابہ و لوس — بہ بیجا پیچ لاغ و بازی و بوس
دگر پاسے بہم دو یارِ جانی — یکے گشتہ دو جاں زاں پس تو دانی
بپاسِ سیومیں خفتن بمقصود — کہ دل خشنود گشت و خاطر آسود
بپاسِ چارمیں غسلے بپاکی — بشکرِ غیب کردن روئے خاکی

۲- دل افروز س۲ س۳ ۵- بجز زلفِ ح۲ ع۲ = جز از زلف س۳ ح د ۷- ساید- خاید س س۳ ع۲ د ۱۰- مردم از چشم س۲ س۳ ح ۱۳- زاں پس تو دانی س س۲ ح ح ح۲ ع۲ د = زانساں کہ دانی ع ۱۵- بشکر عیش کردن س۲ = بشکر حق نہادن س۳ ک = بشکر غسل کردن د حاشیہ = بشکر غیب کردن ح ح۲ د ع۔

کسے کیں نعمتش دامن گراں کرد — بباید شکر آنش بیکراں کرد
سپاسِ نعمتِ یکدم وصالے — نیارد گفت عاشق ہیچ حالے
چو بر شہ بود واجب شکرِ ایں حال — طریقِ شاکراں را داشت دنبال
نمودش دولتے کانجم سریر است — کہ شکر آموزِ تو تلقینِ پیر است
ورت باید دریں ایّام پیری — کہ از مہرت کند روشن ضمیری
نگہ کن اینکہ آں شیخِ یگانہ — نظامِ سلکِ اقطابِ زمانہ
براں در شوکتِ اقبال تمام است — چو اقبال اندراں درصد غلام است
چو دولت رہنموں گشت اندراں راز — بصد جہد آں ہما آمد بہ پرواز
پرید از اوجِ ہمّت درہوائے — کہ بر اوجِ ہوا ہا سود پائے
بہ تندی برگزشت از چرخ و انجم — میانِ چار طایر تافت پنجم
گرم پرسی کہ آں طایر کدام است — ہُما کو دین و ملت را نظام است
بداں تا یابد از وے دانۂ پاک — چو مرغِ دانہ چیں زد بوسہ برخاک
ارادت را دراں درگاہ شد خاص — گرفت الحمد للہ ملکِ اخلاص
یکے خود بود شمعِ پادشاہی — دگر رُوشن شد از نورِ الٰہی
بہ ہمت زد در پرہیزگاری — خدا کردش دراں پرہیزیاری

۶- نگہ کن سوئے ب = اینک ء = آنکہ عا ع۲ ایضاً نظام الملک ب ء = نظام ملک د ح۲
۷- دو صد غلام ب ء ۸- گشتش ح۲ ع۲ ب ھا ایضاً بصد جہد آسماں ب = بصد جہد آسماں
ھا ۱۰- یافت ح ح۲ ع۲ د ء ھا = تافت ع ۱۱- ہما کاں عھا۔

ربود از جم بملک انگشتری را　　نگیں شد خاتمِ نیک اختری را
قضا گنجِ سعادت کرد بازش　　سعادت شد بہ تقویٰ کارسازش
زعینِ عصمت آبِ زندگی جُست　　رواں دست از ہمہ آلودگی شُست
مُصلّائے نماز افگند درپیش　　سخن گفت از نیاز سینۂ خویش
برآورد از پئے تحرمیۂ راز　　طلبگارِ عنایت را دو کف باز
بہ پُشتِ پا دو عالم را پس افگند　　بہ پُشتِ دست زد ایں قالبے چند
بہ تکبیرے کہ زد دنبالۂ پیر　　بزد بر ہر دو عالم چار تکبیر
بحمد آمد ز اخلاصِ ہنانی　　زہفت اندامِ او سبع المثانی
قیامے کرد در طاعت الف وار　　کہ گشت از راستی سر حرف اسرار
رکوعے کرد چوں لامِ محقّق　　کہ گشتش معنی از تحقیق مشتق
سُجودے کرد ہمچوں دالِ مسجود　　کہ سِرِّ رہنمایش گشت موجود
زد اندر قعدۂ زانوئے اُمید　　کہ زانو بوس گشتش ماہ و خورشید
چو در قعدہ تحیّاتِ رضا خواند　　زملکش بس فرایض کاں قضا ماند

۴- مصلّائے نماز د ح۲ = مصلّائے نیاز ع۱ ح ع ۵- تحرمیہ و راز ع۱ ۶- بہ پشتِ دست دو عالم سر۲ سر۳ ع۲ ک ی = بہ پشتِ پا دو عالم را سر۲ ب د ح۱ ع **ایضاً** بہ پشتِ پائے زد ایں قالبے چند سر۲ سر۳ = بہ پشتِ پائے زد ایں قالب چند ع۲ ی = بہ پشتِ دست زد ایں قالبے چند سر۲ د ب = بہ پشتِ دست زد ایں قالبِ چند ع ب = بپائی پائی زد ایں قالبے چند ح۲ ۸- بحمد اللہ ز سر۳ د ب ک ی = بحمد آمد کر ۱۵ = بحمد آمد ز سر۲ سر۳ ح۲ ح۱ ع ع۲ ۱۰- کہ گشتش سر۲ سر۳ ح ح۱ ع۲ ب د ک ی = کہ گشتہ ع ۱۱- دالِ مسجود سر۲ سر۳ ح ب ح = دال معبود ع ح۱ ع۲ ک ی **ایضاً** کہ سِرّ سر۲ سر۳ ح ح۱ ح د ب ک ی = کہ پیرِ ع -

نمازی کرد بر سجادهٔ شوق　　که کرّوبی و عرشی گم شد از ذوق
برین معراج گسترد آنچناں فرش　　که از یاریِ دلها رفت بر عرش
نه یک عرشش ته پای سپر شد　　که پایش بر هزاراں عرش بر شد
چو ذاتش عشق بود از فرق تا پائے　　گرفت اندر دلِ زنده دلاں جائے
چو عشق اندر مجازش جلوه گه داد　　مجازش بر پلِ تحقیق ره داد
چو یوسف حسن و عشقش شد فراهم　　بیک تن عاشق و معشوق باهم
چو یعقوبے که در یوسف نظر داشت　　ولیکن دل بمعنیِ دگر داشت
چو شد با دیدهٔ خود یار چشمش　　ز نورِ دیده گشت افگار چشمش
چو موجِ عشق شوید نوح را فرق　　بطوفاں قرة العینش کند غرق
خلیلے را نهد آں دشنه در پیش　　که قصّابی کند بر دیدهٔ خویش
چو براهمّ زد ایں بادِ خطرناک　　دو میوه ریخت از بستانش در خاک
چه نور است ایں تعالی الله کزیں تاب　　بیکدم زهرهٔ خارا شود آب
نگر زد پاۓ برطور ازاں نور　　کزاں شد پاره پاره سینهٔ طور
زخارا عشق مارا سخت تر یافت　　که موسیٰ زنده ماند و کوه بشگافت

۴-بر هزاراں س۲ حح ع۲ ب = صد هزاراں عرش پر س = از هزاراں س۳ حح۲ = با هزاراں ع
۵-مجازی حح۲ ع۲ ب = مجاز س۳ حاشیه ۶-عشقے س س۲ س۳ حح حح۲ ع۲ ک = عشقِ ب = عشقش ع ایضاً یکے شد
عاشقِ حح۲ ۷-بر یوسف س س۲ ع ایضاً و لے دل را بستی دگر حح۲ ۸-با دیدهٔ خونبار ب ۹-موجِ عشق گوید س۲ ع۲
۱۰-با دیدهٔ خویش س د ع۲ ۱۲-کزاں تاب ع = که از تاب س ۱۴-نسخه حح میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے۔

چناں شربت کہ از موسیٰ برد ہوش — مگر خضرے تواند کردنش نوش
خضر خاں را کہ خضر عہد شد پیر — براں سرچشمہ گردش چاشنی گیر
ہم آں سروی کہ جُستی گشت جفتش — ہم از بستانِ دیگر گل شگفتش
چو گلہائے مرادش جملہ بشگفت — زحالش بُلبل این نکتہ فرو گفت

غزل از زبان عاشق

بحمد اللہ کہ جانم کامِ دل یافت — گلِ بختم ہوائے معتدل یافت
غمے کاں بود در دل قفلِ پولاد — کلیدی شد درِ مقصود بکشاد
رسید از ساقیِ دوراں مے ناب — کہ آفت مست گشت و فتنہ در خواب
نسیمِ یارم از نہ خارِ غم رُفت — بسینہ گلستانِ عیش بشگفت
ز جورِ غم بروں می برد جاں رخت — دراں خورشید دید و عطسہ زد سخت
دلے کز بازیِ غم بود بدحال — ز روئے یارِ من فرخ شدش فال
بجانم زلف و روئے ساخت آرام — کہ ہم صبحم مبارک گشت و ہم شام
چہ عذرت خواہم اے شامِ طرب زائے — مگر چوں سُرمہ در چشمت کنم جائے
چہ عزت دارمت اے صبحِ فرخ — مگر بر خاک مالم پیشِ تو رُخ

۳- ہماں سروے کہ چشمہ گشت ح۲ ۱۰- عطسہ زد سخت س س۲ س۳ ح د ب ع۲ ك ح = عطسہ زد بخت ع ح۲ ۱۱- بازیِ غم بود ع ح ح۲ ب ك = باریِ غم س۳ = یاریِ غم ع۱ = بارِ غم بود است س۳ ۱۲- ہم صبحم س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب ك = صبحم ہم ع ۱۴- عذرت آورم س ع۲ د ایضاً سایم س ع۲-

شبے چوں زاغِ تا بانگِ خروسم   کجا سیری کنوں زآگوش و بوسم
چو جاں بود انگہم در سینہ پنہاں   تنش ہم درکشم در سینہ چوں جاں
ہم از در باز گردا اے بادِ نوروز   کہ من بوئے گُلِ خود دارم امروز
مدہ پیش اے شب از مہ یاد م اکنوں   کہ من با ہوشِ خود شادم اکنوں
گر اوّل مے ربود از گریہ آبم   کنوں خوش مے برد در بادہ خوابم
شبے خواہم چو زلف اندر درازی   کہ با رویش کنم چوں زلف بازی
چو ہستم روز و شب با دوست بر تخت   گر آں ہم دیر تر ماند زہے بخت
ہمے کز بہرِ او شبہائے تاری   ق   ز دیدہ کردمی ستّارہ باری
سعادت بیں کہ داد اختر بکارم   کہ کرد آں ماہ را جا در کنارم
چو من زاں ماہِ خود گشتم خوش و شاد   شبم با ماہتابِ خویش خوش باد
نوا زن چوں زد از سوئے شہ ایں ساز   بروں داد از سوئے مہ زہرہ ایں راز

پاسخ از لبِ معشوق

مرا زیور کن اے مشّاطۂ ناز   کہ بختم یار گشت و یار دمساز
بیار اے از عبیرِ تر جمالم   زمشکِ سودہ برمہ کن ھلالم
ز خونِ عاشقِ زارم کہ گشت آب   سرِ زلفِ مرا دہ پیچش و تاب

۱- سیری شود ح۲ = سیری بود س۳ = سیری کنم ح ۲- آں کسم در ح۲ = آں کم اندر د ۳- بوئے نوروز ح۲ ۴- یادم امروز- شادم امروز ب ۷- چو ہستم س۲ س۳ ح ح۲ د = چو بینم ع ب
۱۳- مشاطۂ راز س ع۲ د حاشیہ ۱۴- برمہ کش س۳ ب —

ازاں خوں ہر گرہ در موئے ترکن — گرہ بر جانِ عاشق سخت ترکن
ہماں بازوست ایں زیرِ سرِ دوست — کش از خوں تر شدی زیرِ سرم پوست
ہماں سینہ است ایں بر سینۂ یار — کہ در ہجرش ز ناخن بودی افگار
دو سینہ سود چوں باہم نہانی — فراہم شد جراحتہائے جانی
شد آں کاندیشہ صبحم شام کردی — شب از روزم سیاہی وام کردی
کنوں کامد گہِ عاشق نوازی — ز زلفِ خود دہم شب را درازی
گزشت آں کافتابم زرد بودی — مہِ من در زمیں در گرد بودی
کنوں زیں مہ کہ بر خورشید ن گرد — نگر خورشید زرد و ماہ در گرد
زہی خوابِ خوشم با یارِ دمساز — کہ بیدارم کند از بوسہ وگاز
خے زنجیر ایں زلفِ گرہ گیر — کہ بربستم جواں شیری بزنجیر
من و تو زیں پس اے یارِ وفادار — دل و جاں در طرب لبہا در آزار
گر آزاری بخوں لبہائے مارا — سرم را گیر بہرِ خوں بہا را
مرا بود از خیالِ خویش ہم جوش — کہ گہ ہمخوابہ بودت گہ ہم آغوش
چنانم کش کنوں در جاں پیاپے — کہ کم گنجد خیالم نیز در وے
ہماں تا محشر اے روزِ جوانی — کہ خوش گیریم ذوقِ زندگانی

۴۔ نسخہ ج میں مصرعوں کی ترتیب معکوس ہے ۵۔ روزِ سیاہم ب ۷۔ سرِ من در زمیں در گرد ک
۸۔ بر خورشید س[۱] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] د ب ك ھ = در خورشید ع ۹۔ در بوسہ س[۳] ب ۱۰۔ آں زلف س[۱] س[۳] ع[۲]
۱۵۔ تا محشر اے روزِ جوانی ح ح[۲] ع[۲] د ب ك ھ = تا حشر اے روزِ جوانی س[۳] = تا روز محشر اے جوانی س[۲] = تا بخشش اے روزِ ع

بجاں اے عمرِ ناپاینده جاوید — که نوشِ جاں کشم از جامِ اُمید
وگر من نیستم جاوید بنیاد — خضرخاں در زمانه جاوداں باد

خراب گشتنِ مجلسِ خانی از گردشِ دورِ مُدام و خفتنِ بختِ بیدارِ خضرخاں و پریشانیِ ایں دولت در واقعه دیدن و تعبیرِ آں خوابِ پریشاں از دلِ بیدارِ خسرو جُستن

بسے دیدم دریں گردنده دولاب — ندیدم ہیچ دَورش بر یکے آب
اگر خورشید ایں ساعت بلند است — زمانِ دیگر از پستی نژَند است
دگر سیّارگاں ہم زیں شمارند — که گه زیر و گہے بالا بکارند
چو ایں گردش ہمه بالا و زیر است — گر آید زیر بالائے نه دیر است
مکن تکیه بصد رو مسند و تخت — خس است ایں جمله چوں بادی وزد سخت
ز تاراجِ سپہرِ دوں بیندیش — که صد شه را کند یک لحظه درویش
بچشمِ خویش دیدم کج کلاہاں — برہنه پا و کفشِ کہنه خواہاں
بگوشِ خود شنیدم تاجداراں — ز بے نانے بخوشه جو شماراں

۱- بجاں اے عمر ک = بیا اے عمر سا، سا۲، سا۳، حر، حر۲، ع، د، ب الیضاً کنیم سا، سا۲، سا۳، حر، ب، د، ک الیضاً جام خورشید ک
۴- در خواب دیدن حر۲ الیضاً از دل بیدار خسرو جستن سا۳ د = از دلِ بیدار خسرو پرسیدن حر۲ = از دلِ بیدار خسرو ح حر ع = از دلِ بیدار جستن ح ۶- ہیچ دورش ع حر۲ د ب ک ۶ = ہیچ روزش ع حر ۸- گہے زیر و گہے بالا سا ۹- زیر و بالائے سا۲ ک ع۲ ۱۲- کژ کلاہاں ب —

عملهائے جہاں برعکس ہم ہست　　کہ بر سگے گدائی را دہد دست
چنیں ہم دیدہ ام کافسردہ پائے　　بتختِ زر دریدہ پاتشائے
شتر گربہ ہم است اندر بسے چیز　　کہ آنجا می نگنجد عقل و تمیز
کبوتر باچہ ژندہ پا چو گلنار　　نخ ایزارِ رنگیں ساق پُرخار
چو قسمت میرسد زایزد نہ جنگ ست　　نہ ہر ماہی شکارِ ہر نہنگ است
کسے کز تیرِ چرخش زخم بوزیست　　شفا جوید نہ رسم دلفروزیست
نتابد رو بہ تعظیم از سرِ تیر　　ندارد شیر شرم از ریشِ نخچیر
چو باشد سہل قسمے زآسماں یافت　　ازیں وآں زیادہ چوں تواں یافت
بریش کوسہ جانت از ناشکیباست　　محاسن زآئینہ جستن نہ زیباست
گرت دل راست در عشق احترامے　　زبد نامی نکوتر نیست نامے
چو حال اینست شو بادادہ خرسند　　مجوے آزار بہرِ خوردۂ چند
میفگن پنجہ با شیراں ز مستے　　چو گربہ باش از کوتاہ دستے
ز تندی موئے شیراں زہر خیز است　　گوزن از خوئے خوش تریاک ریز است
چناں کن باہمہ کس زندگانی　　کہ مانی زندہ چوں زندہ نمانی
کنوں از سینہ بیروں ریزم ایں جوش　　کہ روشن شد ہم از دیدہ ہم از گوش
کہ چوں شہ را بہ شخصِ نازپرورد　　رسید از تندبادِ آسماں گرد

---

۱۲ - بمستے ر۲ ح ح۲ د۲ ایضاً چو گربہ باشو ر۳ ـ

تغیّر یافت ناگہ اندر مزاجش   نشستند اہلِ دانش در علاجش
بہ تپ لرزہ شدہ خور زاں تپِ نرم   کہ آں خورشید را اندام شد گرم
چنانش در جگر نہ یافت آزار   کز آزارش جگر گوشہ شد افگار
خضر خاں کو نہالے بود زاں باغ   چو لالہ داشت زاں غم بر جگر داغ
برسمِ نذر گفت ار بہ شود شاہ   پیادہ در زیارت ہا کُنم راہ
زنذرش لختے از شہ رفت سُستی   پدید آمد نشانِ تندرستی
رواں گشت آں مہینِ سربلنداں   پیادہ سوئے ہتنا پور خنداں
چو او پائے بلوریں سود بر خاک   ستارہ خواست زیر افتد ز افلاک
ملوک از باد بر خاک اوفتادند   بہمراہی دراں رہ رو نہادند
تو پنداری دراں صحرائے سادہ   دمید از خاک گلہائے پیادہ
ز ہر یک پائے نازک پنج و شش گام   بسے سُرخ آبلہ برخاست گل وام
سراں چوں آب در صحرا شتابی   کفِ پا بر سوار کہائے آبی
چو شد نزدیک کز بس نرم خوئی   ق   کنند پائے ہمہ بے پوست روئی
ہمہ گلہا بپائے سرو خفتند   طریقِ مصلحت را باز گفتند
بغلطیدند پیشِ راہوارش   کہ تا گردند بر مرکب سوارش

۲- از تپ شرم س۳ (اس مصرے میں نسخے بہت مختلف ہیں اور اکثر بے معنی ہیں) ۷- رواں شد آں مہینِ سربلنداں س۳ = رواں گشت آں مہینِ سربلنداں ع۲ د = رواں گشت آں مہین سروِ بلنداں ح۲ = رواں کرداں مہیں سروِ بلنداں ع ح ب ایضاً ہتنا پور ب ۱۲- کف آوردہ ح۲ -

روان شد سوئے ہتناپور پویاں / بصد خواہش حیاتِ شاہ جویاں
غلط شد با چناں تعظیمِ پاکاں / یکے رسمش ز رسمِ ہوشناکاں
کہ چوں عزمِ زیارت کرد چوں تیر / نشد بہرِ زیارت جانبِ پیر
نرفت آنسو گہِ باز آمدن نیز / کہ پوشید آسمانش چشمِ تمیز
چو بر رویش قضا میخواست گردی / نبردش در پناہِ نیکمردی
حمایت را کہن دامانِ درویش / ز صد سدِّ سکندر قوتش بیش
بگوش اقبال میکردش منادی / کہ حج بر در نشاید قطعِ وادی
ولے گوشش پر از بانگِ نی و چنگ / دروے کے راہ یابد دیگر آہنگ
چناں ہم بود کز پرہیزگاری / قدم لغزیدہ بودش ز استواری
بدستش طرّۂ سیمیں عذاراں / چو سُبحہ در کفِ پرہیزگاراں
ز تمنّا کہ رفتہ تا بخورشید / شدہ بیت السّعادت برجِ ناہید
چو بر عزمِ زیارتگاہ میرفت / ہزاراں رہزنش ہمراہ میرفت
بدانساں میزدند آں رہزناں راہ / کہ ہم زہرہ زرہ میرفت و ہم ماہ
ز نغمہا کہ ہوش از مغز میرفت / درخت و دشت و صحرا پائے میکوفت
بدیں بازی چو آں عنقاشِکر باز ق / ز درگاہِ ہمایوں کرد پرواز

۳- کرد تدبیر سا ح۲ ایضاً نشد بہرِ زیارت سا ح۱ ب = نشد سوئے زیارت ع ع۲ ح د
۱۱- بیت السعادت سا سا۳ ح ع۱ د ب گ ہ = بیت العبادت سا ع۲
۱۴- اناں نغمہ سا۳ ۱۵- بہ بیں بازی ب —

مخالف کو محل میخو است خالی — چو خالی دید کرد آفت سگالی

چو بود آں پیسہ را در سینہ پیسے — بباریکی شدہ باریک ریسے

نبود دست آں ہزاری چوں زمرداں — ہزاری ریس گردش چرخ گرداں

بفتنہ راست کرد اندیشۂ خویش — بحضرت رفت بے اندیشہ درپیش

بروں داد آنچناں رازِ نہاں را — کہ باور شد دلِ شاہِ جہاں را

الپخاں را گوزنی ساخت با شیر — ز داوّل نیش وانگہ راند شمشیر

چو از کارِ الپخاں سینہ پرداخت — تُنک تدبیرِ کارِ خضر خاں ساخت

ستد فرمانی از فرماندہِ دہر — چو ماری ہر خطش دیباجۂ زہر

راز نامہ عتاب آمیز ظل اللہ سوئے شمس الحق

سرِ فرماں سپاسِ بادشائے — کہ برتر نیست زو فرمانروائے

گہے نعمت دہد گہ بینوائے — گہ آرد پادشاہی گہ گدائے

از و بر ہر سرے مہرے نہانی ست — وگر خشم آورد ہم مہربانی ست

۲- آں پیسہ را در سینہ پیسی ۳ک = آں پیسہ را در سینہ نیسی ء = آں نیشہ را در سینہ نیشی ع = آں بیشہ را در سینہ نیشی حہ = ایں بیشہ را در سینہ بیسی ع۲ **ایضاً** باریک ریسی ۳ع ۲ک ء = باریک ریشی ع حہ = تاریک ریسی د ۳- نبود دست ۲ ۳ حہ ک ع۱ = نبودش ع ع۲ د **ایضاً** ہزاری ریس ۳ک ء = ہزاری ریش ع حہ = ہزاراں ریش ع۲ د ۹- روزنامہ امر ظل اللہ ۲ ۳ حہ ع۲ د ء = روزنامہ امیر ظل اللہ ۳ ب ک = روزنامہ ظل اللہ حہ۲ = راز نامہ عتاب آمیز ظل اللہ ع

۱۲- نہان ست **ایضاً** مہربان ست ب -

زحکمش هیچکس بے آزموں نیست رضا و خشمش از حکمت بروں نیست
دو مردم را چو خواہد قطعِ پیوند پدر را دور گرداند ز فرزند
وگر پیوند خواہد بے کم و بیش کند بیگانگاں را یکد گر خویش
ہر انچہ آید اگر کم ور گران است چو در بینی صلاحِ ما درآن است
ازآں پس داد با اندک غبارے بنورِ دیدۂ خود خارخارے
کہ اے خونِ من و خونابۂ من زہرت خوں دل ہمخوابۂ من
ازانجا کاسماں راہست خوئے ق کہ بستاند چو بخشد آرزوئے
جدائی افگند چوں کرد باہم پراگندہ کند چوں شد فراہم
نہ پیوندے تواند دید تا دیر نہ کس را خواہد از کامِ دلے سیر
زند برقی چو آبی ریزد از میغ بہ پیوند دبخون و بُرّد از تیغ
بدانساں کردمہ ازخونِ ماپاک کہ خونِ خالت افشاندیم برخاک
الیخانی کہ خالت بود فرخ ق بہ وبایستہ ہچوں خال بر رُخ
بزخمِ خنجرِ آتش زبانہ کہ ہست آں فتح و نصرت رانشانہ
خطائے کرد دورانِ جفا بہر کہ چوں نقشِ خطاحک کردش از دہر

---

۳ - بیگانہ را بایکدگر ب ۴ - اگر سود ار زیان است س۳ ۵ - اندک عیاری ساح حج ع۲ ۶ - خونِ دل س۲ ب ك حج۲ = خون من ع حج د ی = خونِ ہم خونابہ من ع۲ ۹ - پیوندے س۳ حج۲ ح = پیوندت حج ع۲ د ب = پیوندش ع ۱۱ - خونِ ما س۳ حج ع۲ د ب ك = خونِ دل حج۲ = خوئے من ع -

گر از خالی جمالت گشت خالی　　مشو خالی ز حمدِ لایزالی
رُخ از روئے نیایش بر زمیں مال　　کہ رویت را نیایش بس بود خال
ز دل چترِ سیاہِ ما مکن دور　　کزیں خالست روئے ملک را نور
چو زیں سر رشتہ رمزے باز یابی　　عناں ناخواندہ سوئے ما نتابی
دلت دانم کہ تنگست از پۓ خال　　شکار و گشت بہ باشد دریں حال
ز آبِ گنگ تا دامانِ کہسار　　نہ بینی خاستہ یک سوزنِ خار
بر آنکو نہ است صحراہائے نخچیر　　کہ دہ آہو تواں کُشتن بیک تیر
باقطاعِ تو کردیم آں زمیں خاص　　کہ باشد رہ برہ خنگِ تو رقّاص
بامروہہ نشیں بالشکرِ خویش　　کہ بر کوہ آزمائے خنجرِ خویش
چناں کن تیز تیغِ خود برآں سنگ　　کہ بُرّی سنگِ ایانِ گراں سنگ
چناں زن در خسانِ کوہ آتش　　کہ سوزد در خطا قاآنِ سرکش
بفیروزی دو ماہی باش زانسوے　　کہ تا فیروز چرخ آرد بتو روے
چو تسکینِ غبارت باز دانیم　　دریں گلشن چو بادت باز خوانیم
ولیکن تا رسد ہنگامِ آں کار　　ق　کہ دولت بر درِ ما بخشدت بار
رواں کُن سوئے حضرت بے کم و کاست　　علامتہائے سلطانی کہ آنجاست

۱- جمالت گشت ح حہ حہ[۲] ع[۲] = جمالت کرد ع ب د ۲- ثنایش ح ۸ - رہ برہ خنگ س[۲] ح[۲] ب د = رہ برو خنگ س[۳] ح = رہبر خنگ ع ۱۱- خاقان خس کش س[۳] ح[۲] د = تا آبِ خس کش س ا س[۲] ح ع[۲] ب ا ح ۱۴- باز بر در بخشدت د ب -

زچتر و دورباش و پیل و رایت ق   که حکمِ ما بران دادت ولایت
اما نتہائے تست این جملگی ساز   امانت چو نتو باز آئی رسد باز
مدار اندیشه زانچه اقبالِ ما خواست   صلاحِ تست ہر چه اندیشهٔ ماست
چو مضموناتِ فرمان شد بپایان   بُمہر آمد رموزِ پادشاہان
طلب کردند بد خو خادمے زشت   درونش آتش و بیرونش انگشت
ترش روئے بسانِ سرکه تند   که ہم از دیدنش دندان شود کند
زبانی پیکرو دوزخ زبانه   دہانش ہفت دوزخ را دہانه
بیک لب آسمان را بوسه داده   دگر لب بر زمین دامن نہاده
زبانی بیگره روئے گره سنج   بہر یک موئے ابرویش گره پنج
بلا را شحنه آفت را مربّی   قِنَا مِنْ وَجْہِ الْمَشْؤُمِ رَبِّی
چو شد پیوسته آن عنبر بکافور   پُر از کافور و عنبر یافت منشور
بفرمانِ شه آن فرمانِ پُر دُود   ستد آن دو دو رنگِ آتش اندود
برآئین الاقان یکشب از شہر   رسید آنجا که بُد شہزادهٔ دہر
خضرخانے فریبِ بخت خورده   جہانش اُمیدوارِ تخت کرده
شه و شہزادهٔ خود کامه و مست   زمقصود آنچه باید برکفِ دست

۱- که حکم ما حۂ ع۲ د ب = زحکمِ ما ع ح ۷- دوزخ را نشانه ب ۹- روئے سا۳ ح ح۲ ع۲ د ب = رویش ع ۱۲- فرمان برِ زود ب ح ع = فرمان برے دو د ی = فرمان پر دود ح ع۲ د ۱۳- الاغان سا۲ سا۳ ح۲ ع۲ ب ۱۴- خضرخانے ح ح۲ ع۲ = خضرخانِ ع د -

بعزّت نازنینِ ملک بوده بدو نیکِ جهاں ناآزموده
نه زابِ سرد پایش رنج دیده نه بادِ گرم بررویش وزیده
چه داند خوئے چرخِ بیوفا چیست وزیں گردنده ثابت در جهاں کیست
همیرفت از طرب بانغمه و نوش زآفتهائے دَورانش فراموش
چو بگذشت از سوادِ میرته آنسوئے سواد آورد سوئے دشمناں روئے
رسید آں خادمے عفریت وش تیز تنِ ناشاد و رخسارِ غم انگیز
بدرگاهِ خضر خاں شد نهانے چو ظلمت پیشِ آبِ زندگانے
سپردش ماجرائے پیچ در پیچ درو جز پیچِ غم دیگر همه هیچ
چو خاں خواند آں تغیّر نامهٔ شاه تغیّر یافت اندر خاطرش راه
یکے آنکو بحضرت نازنیں بود چراغِ چشمِ شاهِ دوربیں بود
دگر آنکه از عتابِ تاجداراں نبود آگه برسمِ هوشیاراں
عتابِ پادشاهاں سیلِ خونست شناسد ایں دم آں کاهل درونست
مبادا خسرواں در خوں ستیزند که خونِ صد جگر گوشه بریزند
بساگو هر که بُرد از تاجورِ ملک که فرزندی و خویشی نیست در ملک
هرآں دُرکاں زسلکِ پادشاه است گهے تاجِ سرو گه خاکِ راه است

۴- نغمه و نوش ح ح۲ ع۲ د ب = نعمت و نوش ع ۵- میرت ب ومیرٹ د = حیرت ع۲ = سیرت ح = میرته ع ح۲ ۸- سپردش س س۲ س۳ ح۲ ع۲ د ب = سروش ع ح ایضاً پیچ پیچ غم دگر هیچ ح۲ ب = پیچ غم دیگر همه هیچ ع۲ د ح ۱۱- عتاب شهریاراں س۳ -

بجاں ایمن بنا شد خاص جمشید   عُطارِد را بسوزد قُرب خورشید
خضر خاں حربۂ شہ خوردہ در دل   زدیدہ خونِ دل میریخت در گل
چو سترِ راز را کم دید چارہ   بزد دست و گریباں کرد پارہ
کساں کاں حال را نظّارہ کردند   نہ جامہ بلکہ جاں را پارہ کردند
نفیری خاست تا فیروزہ گوں کاخ   کہ دلہائے کواکب گشت سُوراخ
چراغِ ملک زاں آتش فشانے   دخانے دل شد و بگزاشت خانے
علامتہائے شاہی دادہ شاہ   حُسام الدین ملک را کرد ہمراہ
کہ پیل و دورباش و چترِ شاہی   زشمش آورد بر ظلّ الٰہی
وزانسو خود بفرماں با دلِ تنگ   سوئے امروہہ کرد از میرٹھ آہنگ
رواں شد چہرہ از خوں رنگ کردہ   دو چشم از گریہ جوَن و گنگ کردہ
گزشت از گنگ با خاصاں تنی چند   کلہ را سایہ بر امروہہ افگند
رسیدہ سایۂ چتر از کلاہش   کلاہ و سائباں چترِ سیاہش
زآبِ دیدہ ہر سو رخش میتاخت   زدودِ سینہ بر سر چتر میساخت

۳- سترِ راز ۳ ح۱ د ۲ = مہرِ راز ع ۲ = سرِ راز ع ح ک ۶- دُخانے دل ح۲ ع۱ د ب ک = دخان ع ح ۸- زپیل ب ایضاً آورد ۳ ج ح۱ د ب = آوردہ ع۲ = آور ع ۱۰- جون و گنگ ح۱ = جوئے گنگ ع = خونِ گنگ ح د ب = ہمچوں گنگ ۳ = چوں گنگ ع۲ ۱۲- رسیدہ سایۂ ۲ ح ح۱ ب د ایضاً کلاہ سائباں ۲ ۳ ح ح۲ ع۱ د ۲ = کلاہ و سائباں ب ک = کرآہ سائباں ع
۱۳- میتافت - میبافت ب -

بامرو ہہ درون غمناک بنشست — چو گل با سینۂ صد چاک بنشست
دو سہ روزی درآن تیمارِ جان کاہ — نداد اندوہِ دل را سوئے خود راہ
بخلوت شد ز دیدہ موجِ خوں راند — غزل خوان و نوازن را درون خواند
نوازش جُست زابریشم خراشاں — سماعِ نغمہ میکرد اشک پاشاں
ز دلتنگی ببانگِ چنگ میسوخت — شگافِ دل بتارِ چنگ میدوخت
بہر پردہ کہ مطرب ساز میزد — غزلخواں بر ہمہ آواز میزد
سرود و شعر گرچہ غم زدایست — ولے در سختیِ غم غم فزایست
کند شادا رگہ شادی نیوشند — وگر در جوشِ غم باشد بجوشند
نہ بینی مویہ گر در مویۂ بزم — بنائے دف کند ہنگامہ را گرم
در اندیشید زاں پس با دلِ خویش — کہ نتواں داشت بے مرہم دلِ ریش
گرفتم شہ چو دریا سہمناک است — نہ آخر گوہرِ ادیم چہ باک است
گناہِ خود دلے بینم دریں ہیچ — کہ خشمِ شاہ گوشم را دہد پیچ
در آرد گوشمالِ او بجوشم — شفیعے ہست مروارید گوشم
وگر زو نشنود عذرِ گناہم — بمروارید دیدہ عذر خواہم
بدیں اندیشہ یکدم شاد بنشست — پس انگاہی چو گل برباد بنشست

۳- جوئے خون س۳ ہم - زابریشم س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = ازریشم ع ایضاً سماعِ نغمہ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = سماع و نغمہ ع ۶- میکرد ب ۷- سرود رشعر س ع د ۱۳- شفیعم س۲ ح۲ = شفیعے س ح ع۲ ع ب ۱۵- آنگاہی چو گل س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = انگاہ چوں گلے ع -

بسرعت سوئے حضرت شد شتابان — چو مه در چرخ و باد اندر بیابان
شباروزی به تیزی کرد ره قطع — رسید و پیش شه زد بوسه بر نطع
چو در ستارهٔ خود دید خورشید — بشام غم دمیدش صبح امید
بسوز دل گرفت اندر کنارش — فشاند از دیده گرد سر نثارش
برمزش گفت کاے تلخی کشیده ق — ز آزار پدر تلخی چشیده
اگرچه این تلخیت خوشتر ز قند است — که چون دارو بے تلخت سودمند است
ولے شیرین نشد کز تلخ خوئے — کنم با جان شیرین تلخ روئے
نه از من ریخته است این زهر بر تو — که این بود است بهر از دهر بر تو
وگرنه کس تواند در زمانه — که چشم خود کند بیرون ز خانه
چو بارد ز آسمان باران تیمار — زمینے را بود ز و بهره ناچار
کسے کز آسمان باید امانش — نباید بود زیر آسمانش
بسے زنگو نه بودش در نهانے — بر آن صبح سعادت مهربانے
که روشن داشت رائے صبح تابش — که نزدیک غروبست آفتابش
سلامش میرسد از عالم پاک — نویدش میفرستد ما در خاک
بحسرت در خضر نظّاره میکرد — ز بهر آب حیوان چاره میکرد

۱- چو مه در برج ۳ ۶ - اگرچه این تلخیت خوشتر ح ع ۲ د s = اگرچه این تلخیت شیرین ۳ = اگرچه این تلخیش خوشتر ح ۲ = اگر تلخ است این خوشتر ع

۱۲- مهربانی اور مصرعه دوم کا قافیه درنهانی ۳ —

چو هست از بهرِ خضر آں چشمه را جوش — سکندر کے تواند کردنش نوش
اگر ممکن شدی در گیتی آرام — ق — بعمرِ عاریت یا مهلتِ وام
وفا پیدا شدی هر بوالهوس را — که چوں دادی کس ایں سرمایه کس را
غرض چوں دیده بود آں ناوک انداز — که رجعت نیست تیرِ رفته را باز
دلش میخواست تا در گوشِ فرزند — درآویزد ز دانش گوهرے چند
رقمهائے که کار آید بشاهی — دهد یادش ز منشورِ الٰهی
چو حاضر بود پیش آں خصمِ کیں خواه — که پرورش بخونِ خویشتن شاه
اینجاں را قلم در سر کشیده — بخونِ خضر خاں خنجر کشیده
درونش کرد زانساں رهنمونے — که بیروں ندهد از رازِ درونے
نصیحت دوست را در پیش دشمن — بود رفتن بکجا باغ و گلخن
سلاحِ مخلصاں دادن ببدخواه — ببدخواهیِ جانِ خود بود راه
زکافورے که بود اوّل سقنقور — درآخر خورد گوئی شاه کافور
بسا رستم که چوں زالاں بزاری — هزاراں ریش گشتند از هزاری
خلیفه بے تواں از ناتوانے — مخالف در خلافِ کاردانے

۱- از آبِ خضر خاں چشمه را نوش س ع۲ ۴- کجا دادی س۳ ۹- آں رازِ درونے ح حج۲ د ب = از رازِ درونے ع = اسرارِ درونے س س۳ ع۲ = اثارِ درونے س۲ ۱۱- سلیح مخلصاں س = صلاحِ مخلصاں ک د = سلیحِ دوستاں ع۲ = سلاحِ مخلصاں ع ح۲ **ایضاً** بود راه ب ک ۱۳- هزاراں ریش س۲ ع۲ ب ع = هزاری ریش ح ح۲ د = هزاری ریس س۳ -

چو بید و سرو خفت از باد بر خاک زهر سو سر برآرد خار و خاشاک
چو رو اندر غروب آورد خورشید زندیان لافِ ملکِ جاوید
چو شب در ابر شد سیاره نایاب چراغِ دشت گردد کرمِ شب تاب
چو شمع ماه را کم شد زبانه بخورشیدی نشیند شمعِ خانه
چو دانست آن مخالف در سرِ خویش ق که میل کانست سوئے گوهرِ خویش
بزور و زرق مجلس کرد خالی پس این دیباچه پیش افگند حالی
که شه بر بستر و شهزاده بیدار هم از شه خسته و هم در پئے کار
زبس کاحسان و بخشش پیش کرده جهانے نیک خواهِ خویش کرده
زچندیں جیشِ حاضر تختگه را یکے من پاسبانم تختِ شه را
چو در فتنهٔ مخالف بفشرد پائے نخست از پاسباں خالی کند جائے
تواں باید زبهرِ کامرانے نگیرد با توانان ناتوانے
زچشم ار خسته شد ذاتِ سلیمت کنوں از قرة العین است بیمت
گر او آرد دریں بے زوریت زور نمک را نشمرد کس چوں شود شور
صواب آں شد که آں دُرِّ خطرناک بدر جی ماند از دستِ کساں پاک
نهد چوں تاجِ صحت شاه در بُرج تواں بیروں کشیدن گوهر از دُرج

۲- قرب جاوید ب ۳- سیاره شد درابر س ۹- جیش حاضر س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] د ب ی = جنسِ حاضر ع د ۱۱- باتوانا ح ک = باتوانان ع ع[۲] ح[۲] د ۱۲- زچشم ار س س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۲] ی = ازچشم ار ب = زخمت ک = زجسم ار ع -

رہی گفت آنچہ کرد اندر خرد راہ — صلاحِ ملک بہ داند دگر شاہ
بدانش داشت شہ این نکتہ را پاس — کہ دشمن راست در لوزینہ اَلماس
بدل گفت ار دہد عمرم جہاندار — توانم خواست لابد عذرِ این کار
ورم ندہد جزاے این عمل دست — عملہا را جزا بخشِ دگر ہست
پس از روے خرد شد مصلحت جوے — بروں داد آنچہ داد از مصلحت روے
نخستش گفت کاں شوریدہ فرزند — چو پیوند است نتواں قطعِ پیوند
قوی بازو بُری باشد زجاں سیر — کہ بُرّد بازوے خود را بشمشیر
ولیک آں بہ کہ دور از قصرِ جمشید — ببرجی دارمش ماہی چو خورشید
بدیں تدبیر خاں را جُست در پیش — بروں افگند خونابِ دلِ خویش
بگریہ گفت کاے خونابۂ من — خیالِ رویتو ہم خوابۂ من
تو در اندیشہ نادانی چنانے — ق کہ این مقدار در خاطر ندانے
کہ چوں باکس مخالف گردد ایّام — مخالف گردد او را خوں در اندام
نیندیشند نقّاشانِ تقدیر — کہ این منشورِ سلطان است یا میر

۲- داشت شاہ آں حہ حہ۲ ک ب = داشت شاہ این سہ۲ د = داشت شہ این س سہ۳ ع۱ = داشتہ آں ع ۴- جزا بخشِ س سہ۲ سہ۳ حہ حہ۲ ع۲ د = جہاں بخشِ ع ۵- داد از سہ۲ سہ۳ حہ حہ۲ د = بود از سہ ع۱ = دید از ب = داد آں ع ۶- کاین شوریدہ سہ۲ ب = کاں شوریدہ سہ۳ ع = کاے شوریدہ س حہ حہ۲ ع۲ د ۱۱- نے نادان چنانے سہ۲ سہ۳ حہ حہ۲ ب ک د = نادانِ جہانے ع۲ = نادانے چنانے ع

۱۳- سلطان است س س حہ حہ۲ ع۲ د ب ہ = سلطانیست ع —

نگارند آنچه فرماں باشد از غیب | نهند آنرا که فرمان است در جیب
چو بر ما نیز تقدیر ایں رقم بست | کجا زیں سلسله بیروں تواں جست
چناں روشن شد از حکم خدائی | که چندیت از پدر باشد جدائی
چو دیگرگوں نخواهد گشتن ایں حرف | بمنزل کرده باید توشه را صرف
مے نشیں ببرجی کاتفاق است | مے دیگر ہمیں برجت وثاق است
اگرچه زیں غم تابیست در جاں | ولیک از مصلحت رو تافت نتواں
چو بشنید ایں سخن فرزند دلریش | نماند از دردمندی طاقتش بیش
زناله نفخ صور اندر دهن دید | قیامت را بچشم خویشتن دید
قیامت بیش ازیں بنود بعالم | که فرزند و پدر بگریزد از هم
زبیهوشی فرو غلطید بر روئے | چو سرو سیل خورده بر لب جوئے
چو شه دید آنچناں بیهوشش و تابش | درآں صفرا ز دیده ریخت آبش
چو باز آمد بخود میکرد زاری | که شه را بر خود است ایں زخم کاری
چه برّد دشمن از مردم سر و پائے | تو کار دشمناں خود میکنی وائے
بلے چوں در رسد حکم خداوند | کند خود مردم از خود قطع پیوند

۴- توشه داں خ۲ حج د ب ۵- مے دیگرہیں برجت سر۲ سا۱ ب دع۲ حج۲ ح = مہ دیگرہیں برجے سا۱ = مے دیگرہیں برجت ع ۱۰- بیل خورده سا۱ سا۲ سا۳ حج حج۲ ع۲ ب دع = بیل خورده ع ۱۳- چو بُرّد سا۲ سا۳ حج۲ ب ع = چه برد سا حج ع۲ ۱۴- بلے چوں در رسد حج حج۲ ع۲ ب = ولے چوں در رسد سا۲ سا۳ = ولے چوں میرسد ع -

یکے بر خود گزارد خنجرِ تیز ‌ ‌ ‌ یکے گردد ز خونِ خویش خونریز
یکے دِشنہ زند فرقِ زندِ خود را ‌ ‌ ‌ یکے دل بر درد دلبندِ خود را
ولیک ایں جملہ را مفگن بتقدیر ‌ ‌ ‌ کہ مردم نیز دارد عقل و تدبیر
چو شہ سایہ بنید از در آنسوئے ‌ ‌ ‌ نہادم سر بہر چہ آید بریں روئے
خضر خاں چوں بروں داد ایں دمِ درد ‌ ‌ ‌ بلرزیدند خاصاں زاں دمِ سرد
بسے بگریست شہ چوں ابرِ نوروز ‌ ‌ ‌ پس از دل برزد ایں برقِ جگرسوز
کہ ایں شعلہ کِت از من یادگاریست ‌ ‌ ‌ ترا از دو زخم گوئی شراریست
چہ پنداری مرا جانیست در تن ‌ ‌ ‌ بجانِ تو کہ مردہ بہتر از من
چگونہ ماند اندر چشمِ من نور ‌ ‌ ‌ کہ چوں تو مردم از چشمم شود دُور
ولے چوں زآفرینش دارم ایں رنگ ‌ ‌ ‌ کہ باشد حکمِ من چوں نقش بر سنگ
اگر در جنبش آید کوہ را پائے ‌ ‌ ‌ نہ جنبد حکمِ سنگیں من از جائے
وگر چوں یخ گداز د جانِ سنگیں ‌ ‌ ‌ خطِ سنگ است اگر نقشِ یخ است ایں
زِ خلقت چوں مرا زینگونہ حالست ‌ ‌ ‌ بَدَل در خلقتِ مردم محالست

۱۔ یکے بر خود گزارد س[۱] س[۲] س[۳] ح[۱] ح[۲] ع[۱] = یکے را بر گزارد ع ح ۲۔ یکے دل بر درد س[۱] س[۲] س[۳] ح ح[۲] ع[۱] ب ہ = یکے دل میدہد ع ۳۔ مردم نیز دارد س[۱] س[۲] س[۳] ح ح[۲] = مردم نیز داند س ع[۲] = مردم نیز آرد ع ۴۔ سایہ بنید از د س[۱] س[۲] س[۳] ح[۱] ب = نہ انداز د ع[۱] = برانداز د ع ایضاً آید از اں رد س[۳] = بدیں روئے ع[۲] ۵۔ بروں داد ح ح[۲] ع[۱] ب ی = بروں زد ع ایضاً ایں دم از درد س[۳]
۶۔ برقِ جہاں سوز ب ۹۔ مردمِ چشم ب ۱۰۔ نقش در سنگ س[۲]
۱۲۔ ہماں نقشِ نختیں س[۳] = اگر نقشِ نختیں ہ ھا۔

چو آگاهی ز خوئے بد ستیزم ... بہر بارِ سلامت زاب خیزم
ہم اکنوں بازت آرد بختِ والا ... برافسر سازدت لولوئے لالا
چو گفت این با ہزاراں بیقراری ... قراری داد ازاں پس با ہزاری
بخشش داد سوگندِ خداوند ... کزاں برتر نباشد ہیچ سوگند
بقرآن و رسول و شرع و ایماں ... کہ نقضِ آں نگنجد در کریماں
بہ شمشیر و نمک سوگند دیگر ... کہ ہست ایں شورِ تن واں آفتِ سر
کہ اندر دیدۂ و جانِ خضر خاں ... نیندیشد گزند از دیدہ و جاں
چو آئینِ وثیقت محکمے یافت ... دو دل با عالمِ غم ہمدمے یافت
اشارت کرد شاہِ محکم آئیں ... بداں دشمن کہ محکم داشت تمکیں
چراغِ ملک را بردن شباہنگاہ ... بحصنِ گوالیر از منظرِ شاہ
تعالیٰ اللہ ندانم کاں چہ دل بود ... کہ نزدش گوہرے زانگونہ گِل بود
چکیدہ قطرۂ دریاوش ازوے ... فگند از روئے خود چوں قطرۂ خوئے
سکونت را عجب برپائے می داشت ... کہ جاں میرفت دل برجائے میداشت
جگر میکند ہجرانش بصد زور ... کہ در کندن نبودش ذرۂ شور

۶- شورِ دل سع[۲] = سوزِ تن حج[۲] ۷- دیدۂ خانِ خضر خاں سع[۲] **ایضاً** گزند دیدہ و جاں سر حج[۲] ع[۲] ۸- وثیقت سر[۳] حج حج[۲] ع[۲] ب دہ وصیت سع ۹- محکم داشتہ کیں سا[۳] ۱۰- گوالیر ع حج[۲] ب = گالیر سا[۳] = گالور سر[۳] = کالیور حج = والپور سع[۲] **ایضاً** منزل شاہ ب
۱۲- چکیدہ گوہرے حج[۲] ۱۳- جان میرفت و دل برجائے سر سا[۳] حج حج[۲] ع[۲] ح ب ی = جان میرفت دل برپائے ع ۱۴- ہر آنش سع[۲]-

جگر گوشه ز دیده میشدش دور　　بدیده خونِ دل میداشت مستور
همیرفت و نمیشد طاقتش گم　　ز چشمش دیده و از دیده مردم
درونش پاره پاره میشد از درد　　برون آن درد پاره پاره میخورد
جدائی هر دو را چون کرد تقسیم　　تو پنداری که یک جان شد بدو نیم
روان شد نیم جان با جانِ پُر غم　　شهنشه ماند و نیمے جانِ درهم
سرِ سوزن نه سررشته پدیدار　　که بتوان دوخت آن دو نیمه یکبار
چو آن دیده ز چشمش برکران شد　　ز گریه مردمِ چشمش روان شد
خضر میرفت و عقلش کرده ره گم　　ز خضراے فلک در نالش انجم
بدوله در نشست آن در کرم نشر　　چو خیرِ مومناں در پلهٔ حشر
در آن میزان روان کردند پویان　　یکے خورشید و چندے ماه رویان
بهمراهی و زیرِ سخت کینه　　نباتش در لب و زهرش بسینه
فریبِ روبهان بر شیر میراند　　زبان میداد و آن شمشیر میراند
دمش میداد و آن دَورِ جفا بود　　دلش میداد و آن نقلِ بلا بود
اگرچه پیداست دشمن دوست جویست　　بتهمت آن دشمنے کو دوست رویست

۴- ز چشمش س۳ ۳- بزور آن درد س س۳ حج ع۲ ب = برون آن درد ع حج۲ ۵- با جانِ برهم س۳ ۶- آن دو نیمه یکبار س۲ حج ح ع۲ ب = دو نیمه یکبار غ = آن دو نیمه یکتار حج۲ س ۱۰- خورشید و چندے س س۳ ع۲ = خورشید و چندیں حج۲ = خورشید و دیگر س۲ ب ۵ حج ۱۳- دو جفا = دو دغا س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ب ایضاً دلش میداد س۲ ع۲ حج حج۲ ب = زبان میداد ع -

توان کردن زتیغ تیز پرہیز که بیرون از نیام آید بخو نریز
نیام است آنکه دارد برق در میغ برون سو نرم و رنگین وزدرون تیغ
بسان پستهٔ بادام شو نغز که بیرون چوبِ خشک و اندرون مغز
نه چون حنظل منافق باش در دہر نباتی پیکرے پر شربتِ زہر
بسرعت میشد آں دستورِ گمراه بہا نه بست بر دستوریِ شاه
گرفتارِ ذنب خورشیدِ تاباں چو مه منزل بمنزل شد شتاباں
دو روزے راه زاں خورشید تف یافت که برجِ گوالیر از وے شرف یافت
چو گوہر خازناں راگشت تسلیم بسے در ہر تعہّد رفت تعلیم
بتنگیں قلعهٔ در پیغولهٔ تنگ نہاں بنشست چوں یاقوت در سنگ
دراں تنگی زغم دل تنگ مے بود دراں کوهِ گراں بے سنگ مے بود
زبے سنگی شدی چشمش چو دُرپاش دو لرانی دلش دادی که خوش باش
چکاں ہر دم زچشمش لعلِ رخشاں غمے بر سینه چوں کوهِ بدخشاں
زغم جانش ارچه در بیدا دمے بود ولے بر روئے جاناں شاد مے بود
ہم او یار و ہم او مونس ہم او دوست ہم او جان و ہم او مغز و ہم او پوست
شب و روز آں مه و زہره بسر قد ہمے بودند باہم دچوں دو فرقد

۱- برون سو ہیزم رنگیں درون تیغ ب ۳- خشک است از درون مغز ب ۷- دو روزے راه از اں س ح حٓ ع ع۲ = دو روزے راه آں س۳ ب ۱۲- در سینه ب ۱۳- در روئے جاناں ب ۱۵ ہمے بودند باہم س۲ س۳ ح ح۲ ع ۲ب = ہمے بودند ہر دو ع —

زدوزخ شعلهٔ غم گرچه کم نیست ‌‌ ‌ چو غم را غمگساری هست غم نیست
اگر کوهیست اندوهِ دلِ ریش ‌ ‌ ‌ سُبک باشد بروئے دلبرِ خویش
وگر آبست و آتش بر رُخِ یار ‌ ‌ ‌ تواں خوردن بسانِ آبی و نار
بغم مونس طلب کآرام جانیست ‌ ‌ ‌ غمِ بے مونساں یکجو جهانیست
رُخ ارچه از سرکه خوردن پُرزچین است ‌ ‌ ‌ چو زیرش انگبیں سرکه انگبین است
اگرچه زهر خوردن عینِ جهل است ‌ ‌ ‌ فسوں خواں چوں به نزدیکست سهل است
مے ارچه رهنماید سوئے آتش ‌ ‌ ‌ نمک چوں چاشنی دادش بود خوش
هلیله کو بُرُفتے خونِ دل رُفت ‌ ‌ ‌ شود خرمائے تر چوں با عسل جفت
دو یکدل همچو جوزا روئے در روئے ‌ ‌ ‌ بُدندی یکدگر دلدار و دلجوئے
گهے او پیش ایں صد ناز کردی ‌ ‌ ‌ گهے ایں بر لبِ او گاز کردی
گه او بازو کشادی ایں خزیدی ‌ ‌ ‌ گه ایں گیسو سپردی او کشیدی
گه او کردی ترنُّم ایں همه هوش ‌ ‌ ‌ گه ایں گفتی فسانه او همه گوش
گه او سر در کنارِ ایں نهادی ‌ ‌ ‌ گه ایں در زیر پائے او فتادی
دراں زنداں براں دلهائے پُرسوز ‌ ‌ ‌ بدیں حیله بسر میشد شب و روز
بحسبِ حال گه گه خانِ غم کش ‌ ‌ ‌ دلِ خود را بنظمے داشتی خوش

۶- به پیشِ تست س ع۱ = بنزدیکست س۱ س۳ ح = به نزدِ تست ع ب ۹- روئے در روئے س۳ ح ح۱ ع۲ = روئے برروئے س س۲ ع ۱۴- براں دلها ح ح۲ ع۲ = بداں ع ب
۱۵- خانِ غم کش ح ح۲ ع۲ ب ی = جانِ غم کش ع-

پریوش هم جوابے کردی آغاز　　بسحرِ هندوی گشتی فسون ساز
خضرخانے که بُدجان در و بالش　　شبے با این غزل خوش بود حالش

غزل از زبان عاشق

دمے با من نشیں اے یارِ دلبند　　که بر رویتو بکشایم دمے چند
اگر بندی نهاد ایّام بر من　　خوشم کز زلفِ تست ایں دام برمن
برینگونه که بندم بست تقدیر　　اگر بندم کشاید چیست تدبیر
برون آید چو ماهِ بختم از میغ　　همیں آهن شود بر دستِ من تیغ
بسے بودم به بستانها طرب جوئے　　کنون لختے بزنداں هم کنم خوئے
نه من از یوسف اندر حسن بیشم　　که تنگ آید دل از زندانِ خویشم
چو می آید زتقدیر ایں همه چیز　　خضر بودم کنون یوسف شوم نیز
به بندِ یوسفم غم گرچه کم نیست　　زلیخایم چو با من هست غم نیست
عروساں را ز روز زیورِ تواں کرد　　بود خلخالِ آهن زیورِ مرد
ازیں خلخالِ همچوں اژدهایم　　بکامِ اژدها بیں مانده پایم
هنوز از پائے او خلخال در دل　　ز رویش هم خل و هم خال در دل
شرابِ عیش چنداں داد ساقی　　که کم ماند آرزو در سینه باقی

۱- بشعرے هندوی ۳س ۲- پر دو بالش ۲س ۲ د ۹- تنگ آمد س ۱ ب ۱۲- ز روز زیور س ۲ س ۳ ح ح۲ ع۲ ک = ز زر زیور ع ب ۱۴- هم خل و هم خال س ح ع۲ ع = هم خله هم خال ح۲ = هم خد و هم خال ۲س ۳س د = هم خل هم خال ب -

کنوں کاں دَور شد چوں مے چہ جوشم | چو دَور خونست ایں خوں نیز نوشم
نگفتم شکرِ شادی چوں دراں دم | بگویم بارے اکنوں شکر ایں غم
گزشت آنکہ از نشاط و عشرت خوش | ہوسہا پختے ایں جانِ پُرآتش
ہوس کامید بود ہمنشینش | مس جانم است لعلِ آتشینش
تو گوئی خواب بود است آنکہ ہربار | بدولت بودمے چوں بخت بیدار
چو بختم را درآمد خفتنے سخت | مگر در خواب بینم زیں پس آں بخت
ولے چوں یاد دلرا نیست خوابم | یقیں کاں بخت و دولت باز یابم
چو کرد ایں سوز روشن نیرِ شرق | مہ از ابرِ حیا بیروں زد ایں برق

پاسخ از زبان معشوق

زمانہ بیں چہ بے رحمت شد امسال | کہ برکنْد ارجمنداں را پر و بال
بطالع خضر را بود آں گرانے | کہ شوید دست زآب زندگانے
ولے برقے کزاں دارا بر افتاد | گزشت از خضر و بر اسکندر افتاد
خضر را ہم ریاضِ عیش شد تنگ | کہ ماند اندر ریاضت خانۂ سنگ
ہنوز از وے ندیدہ روز و شب بہر | کہ دریا بستہ گشت از سردئے دہر

۱- چہ جوشم ح حج حج۲ = بجوشم ع ایضاً کہ دورِ خوں س۲ س۳ ع۲ ب ایضاً ایں مے نیز س۳ حاشیہ
۲- بگفتم شکر س۳ ایضاً بگویم نیز س۳ ۳- ہوسہا پختے س۲ حج حج۲ ع۲ ح ب = ہوسہا ریختے ع
۵- آنکہ ہشیار ب = آنکہ یکبار حج ۶- خفتے سخت س س۲ س۳ حج حج۲ ع۲ ح ب = خفتنِ سخت ع
۷- کاں بخت س س۲ حج حج۲ ع۲ ب = تخت ع ۱۴- بستہ شد ب -

جہانے غرق شد کاختر بزشتی — بروئے دجلہ زآہن راند کشتی
ایا ماہی کہ در راس آمدت پائے — بیا زآں پا کہ بر راسش کنم جائے
مرنج از گشت پایت اژدہا سنج — کہ جائے کم بود بے اژدہا گنج
ورت زنجیر آہن بست تقدیر — نباشد چاں شیراں راز زنجیر
ازاں آہن کہ گشتت زیور ساق — چو آہن سوختہ است ایں جانِ مشتاق
دل خود را بسے کوبم دریں درد — روا نبود چہ کوبم آہنِ سرد
ز بندت من برآنم آرزومند — کہ بکشاید زمانہ بندم از بند
ولے ترسم کہ بینم زیں غمِ خویش — چو دلبندِ توام بندِ دلت بیش
بغیرت ہم ز بندت میکنم جوش — کہ پایت را چرا گیرد در آگوش
بپات ار از گرانی نبودم بیم — نہم من ہم ز بازو حلقۂ سیم
چو من ایں سیم نپندم در آنجائے — زآہن بار چوں بینم براں پائے
گرفتی کامدت زایزد مخور غم — کاسیرِ ایں گرفتند اختراں ہم
نگیرد چرخ جز پرمایگاں را — کہ ندہند ایں محل بے پایگاں را
مہ و خورشید را گیرند پیوست — بکوکب کم زند گیرندۂ دست

۲- راس سا[۱] سا[۳] حہ حہ[۲] ع[۱] ب = راست ع ایضاً بر راسش کنم حہ[۲] = بر راہش ع حہ ع[۲]
۵- چو آہن سوختہ است حہ حہ[۲] ع[۲] ب = چو آہن کوفتست ع ۹- آگوش سا سا[۲] سا[۳] حہ حہ[۲] ع ب = ہم آغوش ع ۱۳- بے پاگاں را حہ[۲] = بیگانگاں را حہ = بے مایگاں را ع ع[۲] (اس آخری صورت میں قافیہ باقی نہیں رہتا)

گرفت اختر چو خورشید زمینت　　　گرفتِ اختراں با داہمینت

عزمِ سلطانِ عالم سوئے عالمِ دیگر و سلب کردنِ کافورِ مجبوب رجولیتِ فحولِ ملک و بروشنائی در چشمِ ملوک نشستن و دیدہ قرۃ العین علائی را کافوروام گردانیدن و دراں قصاص دیدہ و سر ہم بباد دادن

گرت در سینہ چشمے ہست روشن　　　بعبرت بیں دریں فیروزہ گلشن
ازیں گلہا کہ بینی گلشن آباد　　　برنگ و بوئے چوں طفلاں مشوشاد
کہ بادِ تندِ ایں خاکِ خطرناک　　　چنیں گلہا بسے کرداست خاشاک
نگر تا چند گلبن تازہ بشگفت　　　کہ از یک صدمۂ دے برزمیں خفت
نگر تا چند سرو آزاد برخاست　　　کہ شد پست از خزاں ز باد برخاست
نگہ کن تا کیاں زا آفرینش　　　دریں نزہتگہ آمد چشمِ بینش
نگر تا چند رخشِ کیقبادی　　　خرامید اندریں صحرا بشادی
مہ و مہرے کزیں سبز آشیاں تافت　　　نگہ کن تا ببالائے کیاں تافت

۱- باداہمینت س۱ حج۱ ب = باشد ہمینت ع حج (س۲ اور ع۱ میں کاتبوں نے اس شعر کو بالکل غلط کر دیا ہے)
۸- زیں خاک س۱ س۲ س۳ حج ع۲ = ایں خاک حج۲ = زخاک ع ۱۱- نگہ کن تا کیاں را س۱ حج حج۲ ع ب
= نگر تا کیاں را س۲ س۳ (اس صورت میں شعر موزوں نہیں رہتا) = نگر گر خاکیاں را ع
۱۳- سبز اشیاں ع۲ س۱ = سبز آسماں حج حج۲ ع ب (یہ شعر دیوان نہایت الکمال میں بھی موجود ہے)

نسیمی کاں وزد ہر صبحگاہی | نگر تا بر چہ گلہا داشت راہی
خیالے راکہ نقشے بر زلال است | امیدِ دیر پایستن محال است
دریں بیرانہ عقل آنرا پسندد | کہ در روے رخت بندد دل نہ بندد
بدانائی خورد ہرچہ آیدش پیش | کہ چشمہ بیش زاید چوں کشی بیش
جہاں را خوش خور اے کت کامِ دل ہست | کہ نبود کامِ دل پیوستہ بر دست
چہ بندی در گرہ نقدِ رواں را | گرہ بندار توانی نقدِ جاں را
چو نتواں نقدِ جاں برجایگہ داشت | چرا نقدِ دگر باید نگہ داشت
چہ سود از گنجِ افریدوں و ضحّاک | کہ خوردِ خاک گشت و خوردشاں خاک
اگر خود قُرصِ زر داری جہانے | پس از مردن شوی محتاجِ نانے
سہ نانے کہ مفلس را دہی خور | سہ چتریست در گرمائے محشر
در افزوں بخشی افزونست مزدت | تو دِہ تا خاک ماند بہرِ دزدت
اگر خواہی ذخیرہ چیزے از پس | ذخیرہ نامِ نیکت در جہاں بس
بخور مگذار وجہِ یک قناعت | کہ افسوسے نمی ارزد متاعت
مشو چوں خسروانِ سُست بنیاد | کہ باقی ماند از یشاں گنجِ شداد

۲- دیر پایستن ح ح۲ ع۲ د ھا = دیر پابستن ع ۶- چہ بندی ح ح۲ ع۲ ب ھا = چو بندی ع
۸- چہ سود از گنج س۳ ح ح۲ ع۲ د ب = چہ شد ایں گنج ک = چہ شد از گنج ع ۹- قرص خور س ع۲
ک الضاً بوئے محتاج س س۳ ح۲ ۱۱- تو دہ س س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ ب = بدہ ح ۱۳- نمی ارزد متاعت
س س۳ ح ح۲ ع۲ ب = نمی ارزد قناعت س ع ـ

چو خسرو شو گدائی خوش سر انجام — کزو باقی نخواهد ماند جز نام
دریں نامه که نامش باد باقی — چنیں خواندم نمطهائے فراقی
که چوں شه را بحکم لایزالی — ق — شد از روئے خضر خاں دیده خالی
درونش را دراں غمهائے جانی — تواں رفت و فزوں شد ناتوانی
دلش خوں میشد و بیروں نمیداد — جگر را غوطه جز در خوں نمیداد
فرو میریخت خونِ ناب خورده — چو دیوارِ گلِ خام آب خورده
یکے رنجش گرفته در جگرگاه — دگر قطعِ جگر گوشه جگر کاه
وزیں هر دو بتر خوئی جفا ساز — که گر میرم نیارم رفته را باز
ستیزی سخت کیں رسمِ جهالت — که هرچه آں من کنم گشتن محالست
جفا بر دشمن بیروں تواں کرد — چو در سینه است دشمن چوں تواں کرد
سه دشمن در دروں گشته بلا سنج — غم فرزند و خوئے ناخوش و رنج
گرفت ایں هر سه خصمش در جگر جائے — بریں هر سه اجل شد کار فرمائے
ز شوال آمده هفتم پیاپے — سنه هفصد سه پنج بر سرِ وے
کزیں دیرِ سپنج آں شاهِ آفاق — بروں از هفت گنبد بر دشش طاق
بروکرد آنچناں شیرِ فلک زور — که شد زانگونه شیرے طعمهٔ گور

---

۴ - یه شعر سوائے نسخهائے ۳ ح۲ ء کے اور کسی نسخه میں نهیں پایا گیا - گر ء میں اسکو ۱۵ کے بعد لکھا ہے
۶ - فرو می ریخت ح۲ = فرو می خورد ع ۸ - که گر مردم س ۹ - رسمِ جالست ح۲ ک = رسمِ جهالت ح ع
ایضاً من کنم ۳ ح۲ ک = می کنم ح ع ب ء ۱۳ - نیز بر وے ۳ ۱۵ - طعمهٔ مور ک -

نگر تا چند زمیناں شیر پرسیم   شکارِ گور شد زیں آہوئے سیم
عجب ناوک زنی کو گاہِ نخچیر   شگافد مور واژدرہا بیک تیر
چو بو یحیٰے برآرد لطمۂ خویش   چہ سلطاں زیرِ آں لطمہ چہ درویش
دریں ایواں کہ بینی لعبتے چند   بزلف و جعدِ شاں دل را مکن بند
کہ لعبت بازِ ایں ہر ہفت پردہ   ق   کہ لعبت میکشد ہم ہفت کردہ
ہر آں لعبت کِت امروز آورد پیش   چہ خواہد کردنش فردا بیندیش
مبیں لعبت کہ بر روئے زمین است   کہ زیرِ خاک لعبت بیش ازین است
گر از دیبائے چیں خواہی نمونہ   زمیں را کرد باید باژگونہ
چرا بر تختِ عاج آنکس نہد تاج   کہ زیرِ تختۂ گِل خواست شد عاج
خرد بیند چو گرد استخواں سنج   کہ شاہِ راستیں شد شاہِ شطرنج
مبیں کامروز ماندش استخواں چیز   کہ فردا خاک گردد استخواں نیز
چو اوّل خاک و آخر نیز خاکیم   چہ چندیں بہرِ خاکے سینہ چاکیم
چو ہر کہ از خاک زاید باز خاک است   خوش آنکس کز غمِ بیہودہ پاک است
چرا باید گرفت آں کشور و شہر   کز آں ندہند بیش از چار گز بہر
سزد خورشید را نیز ایں سزا کرد   کہ گیتی روز بستہ شب رہا کرد

۲۔ گور واژدرہا ب ك   ۳۔ پیش آں لطمہ ك   ۴۔ بجعد و زلف ك   ۵۔ لعبت میکند س ع۲ ك   ۶۔ کردنش حم حم۲ ع۲ ب ك ۶ = کردنت ع   ۱۲۔ خاک است۔ چاک است ع۳   ۱۴۔ باید گرفتن س   ۱۵۔ چوں ایں سزا عا۔

نشاید بر سرِ چـرغی کلہ داشت — کہ گیرد صید و نتواند نگہ داشت
غرض گشت ایں حکایت در جہاں عام — کہ شد پیمانہ پُر جَسم راز نہ جام
زمیں در لرزہ گشت از نقلِ یکذات — بَدَا الزِّلزَال اِذْ نَادَتْ عَلَامَاتْ
عَلا از تخت رفت و رِفعت از تاج — شِہابے جائے ماہی کرد معراج
فلک زانجا کہ دارد رسم و پیشہ — ق کہ کوشد در جفا کاری ہمیشہ
دگر بازیِ دیگر برانگیخت — کہ نتواند دو صد بازیگر انگیخت
بگیتی داد ہـر سُو فتنہ را زور — جہانے بے نمک را کرد پر شور
کشیدند از بروں گردنکشاں ریش — دروں ارکانِ ملک آمد بتشویش
بزرگانرا ہُزا ہز گرد شیدا — ضیعفاں را خزا خز گشت پیدا
چنیں باشد شہاں را گردشِ بخت — کہ ایں زر یابد و آں گم کند رخت
غرض چوں رفت ماہِ ملک در میغ — بجنبیدن در آمد فتنہ را تیغ
ہنوز آں ماہ را نا بردہ در مہد — کہ گشت آں دشمنِ مہدی کُش از عہد
سُبک نامہربانی را رواں کرد — کہ بے مہری کند تا میتواں کرد
نشاند میل میل آنسو بہ تعجیل — کہ نورِ دیدۂ شہ را کشد میل

۳- درلرزہ شد سا (مصراع ثانی عربی تھا کاتبوں نے اُس کو خوب مسخ کیا ہی- ہمارے مصحح سابق جناب مولنا شوکت صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ عربی حروف میں محض خفیف سا تصرف کرکے اُس کو فارسی بنا دیا ہی: بدیں زلزال اُفتاد انقلابات اور نسخہ ٹ میں بجائے عربی مصرعے کے ایک فارسی مصراع تصنیف کرکے چسپاں کردیا گیا ہے:
چنیں باشد شہاں را گردش آفات) ٦- دو صد بازیگر سا ۳ حر حر ۲ ع ۲ ب = دو بازیگر بر ع —

شتابان رفت سنبل تند چون باد ـــ غبار آلوده سوے سرو آزاد
خضرخان را خبر شد کامد آن خار ـــ کزان با دام چشمش یابد آزار
به تسلیم قضا بنشست خندان ـــ نرفت از جاے چون ناهوشمندان
چنین تا آن غبار آلوده از راه ـــ برآمد برفراز قلعه ناگاه
بران جانِ گرامی باتنے چند ـــ رسید آهخته برگل سوسنے چند
چو آن دیده بران خصمان نظر کرد ـــ همان چشمے که خواهد رفت تر کرد
بگریه گفت ما نا شه فروخفت ـــ کزینسان فتنهٔ خفته برآشفت
چه حالست این و این جوش از پے چیست ـــ برین زندانی این بخشایش از کیست
ور اُمیدِ خلاص آن خود نباشد ـــ ق که دشمن لایقِ مسند نباشد
وگر بر دیده ور جانست فرمان ـــ منم فرمان پزیر از دیده و جان
جوابش داد سنبل کاے گلِ بخت ـــ چه باشد سنبلے با صدمهٔ سخت
بگلکے کان بسنجے تند بادیست ـــ گیاهی را نه جاے ایستادیست
منم سنبل ترا یک بنده داغی ـــ نه آن سنبل که شد آبی و باغی
بشارت میدهم باری نخستت ـــ که حکمے نیست بر جانِ درستت
ولیکن در چنین فرّخ جماله ـــ همی خواهد فلک عین الکمالے

۳ - نرفت از هوش س۲ س۳ ح۲ ۵ - رسید آهخته برگل س۱ ح۱ ع۱ = آهیخت برگل س۲ ح = آهخته از گل ر۱ ر۲ = آمیخت با تن ع ۱۲ - باد است - ایستاد است س۱ س۲ س۳ ح۱ ح۲ ب ء ایضاً چه جاے س۱ س۲ س۳ = نه جاے حم ح۲ ع۱ ب ء ع -

مرنج از من کہ از من نیست ایں زور   کہ چوں خود خواہد اختر جملہ راکور

چو بود اندر حیاتِ شاہ دستور   ق   بچشمش چوں بچشمِ مُردہ کافور

ہمی خواہد ز رائے سُست تمیز   کہ کافوری کند چشمِ ترا نیز

چو خاں دانست کامد تیر تقدیر   شد از دیدہ باستقبالِ آں تیر

برغبت داشت نرگس پیشِ سنبل   کہ خواہی خارم افگن خواہیم گُلْ

چو دیدآں حال سنبل چار و ناچار   عنیفاں را زہر سو کرد بر کار

کہ بفگنند سروِ راستیں را   بیا زر دند چشمِ نازنیں را

کسے کز بہر زخمِ چشم زد نیل   رسیدش چشم زخمے ناگہ از میل

چناں چشمے کہ از سرمہ شدی ریش   چگونہ تابِ میل آرد بیندیش

چو پر خوں شد خمارے نرگسِ وے   خمارے گو ئیا تے میکند مے

خمارے داشت چشمش وائے صد وائے   کہ شد چشم و خمارش ماند برجائے

بدیدہ ہر کس اندر درد میکرد   وے از دیدہ می افشاں شد زہی درد

اگر بود از فلک زینگونہ بیداد   فلک کو راست یارب کور تر باد

ستارہ بر شہابی تافت چوں میل   کہ انجم را کشد میلے بہ تعجیل

۲- چہ بود سا۲ حج ع۲ ۳- رائے سُست و تمیز حج۲ ب ۸- بہر چشم زخم حج۲ ع۲ ب ایضاً رسیدش چشم زخمے سا۳ حج حج۲ ب = رسیدش چشم زخمِ سا۲ ع۲ = رسیدہ زخم چشمش ع ۱۰- خمارے گو ئیا خوں میکند تے سا۳ ۱۴- ستادہ بر شہابی تافت حج = ستاں ہم شہابی تافت سا۲ = ستارہ بر شہابی تافت ع ع۲ = ستارہ بر شہابی یافت حج۲ = ستارہ بر شبی می تافت د -

جهانے خستہ شد کز بس خرابی … شد آں با دام عنّابی و آبی
رقم کاں بود بر چشمش قلم را … بچشم خویشتن خواند آں رقم را
وگر پرسی سوادش کز قدر بود … إِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَمِیَ الْبَصَرُ بود
چو سنبل کرد زانساں خار خارے … خزانے در فگند اندر بہارے
زبس خجلت شده در خویشتن گم … دراں نامردمی ترساں زمردم
شتاباں سوئے حضرت راه برداشت … زفعلِ خود بهر گام آه برداشت
چو در حضرت رسید آں کار کرده … ق … زکفراں سُنتِ کفّار کرده
دلے بے زور و جانِ سُست مایہ … ہراساں از در و دیوار و سایہ
تنک پوست باصد روئے زردی … بکافوری کہ کرد ایں جملہ سردی
نوازش کردش آں بے مہرِ بدعہد … کہ بودش در بلاہائے دگر جہد
چو گُل کردش میانِ سیم و زر غرق … کہ سنبل را نماند از سُرخ گُل فرق
بشغلِ خود نیابت دار کردش … بباغِ ملک امیرِ بار کردش
چو بر حُجّاب میری داشت از بخت … دراں میری نیابت دادش از تخت
بہارِ فتنہ خلق از دور میدید … کہ بارِ سُنبل و کافور میدید

۲- خواند آں رقم را س حہ حہ۲ ع۲ ب ی = دیداں رقم را س۳ ک = خواند ایں رقم را ع ۴- خزانے در فگند اندر س س۲ س۳ ع حہ۲ = خزانے را فگند اندر حہ ب ی = خزاں انگند اندر نوکا = خزاں را در فگند ا بر ع ۷- سنتِ کفار س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ ب = منتِ کفار ع ۱۰- بناہائے دگر س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ ب = بلاہائے دگر ع ۱۴- از دور دیدند- کافور دیدند س س۲ س۳ حہ حہ۲ ع۲ ح ب ی = از دور میدید- کافور میدید ع -

وزیں سو خضرِ یوسف روئے چوں دید　　که چشم آزارِ یعقوبیش بخشید
بسے میخواست دادِ خود ز دادار　　بدر دِ چشم کرده دردِ دل یار
رُخ از خونابهٔ دل ریش می کرد　　بزرگاں راشفیعِ خویش می کرد
اگرچه کُند بودش تیغِ شاهی　　زفقرش بود شمشیرِ الٰهی
وگرچش بود پالغزِ نهانی　　چنانکه افتد زمستی و جوانی
ولے هم داد نیروئے تمامش　　بذیلِ دولتِ پیر اعتصامش
زهی نیرو که در پنجاه فرسنگ　　سرِ بدخواه زد شمشیرش از چنگ
فلک زانجا که در پاداشِ سرهاست　　دعائے دردمنداں را اثرهاست
زمانه ساخت تیغے زآهِ مظلوم　　سرِ شومش فگند از گردنِ شوم
چو گفتم سر بسر بکشایم ایں نطع　　که خونریزِ سرش چوں بود بالقطع
چو دانست آں طلبگارِ بلندی　ق　که هر سو چیره گشت از زورمندی
اگرچه خاطرش بیدار هم بود　　کِش از هر خار خارے خواب کم بود
ولے چوں وقت کاں تیغیست قاطع　　رسید و داد بیروں نورِ ساطع
نهانی دادش افیونے زمانه　　کز و هوش و خرد شد برکرانه

۶- ولے هم بود سا سا۲ (ع میں اس مقام سے ۲۹ شعر غائب ہیں۔ غالباً جس نسخہ کی یہ نقل ہے اُس میں ایک ورق گم ہو گیا ہوگا) ۱۲- اگرچش خاطرے سا۳ = اگرچش خاطرِ حم حم۲ = اگرچه خاطرش سا سا۲ ب ۱۳- رسید آورد سا = رسیدن داد ب ۱۴- دادش افیونے سا سا۳ = افیونِ ک = افسونِ سا۲ حم حم۲ ع = داشت افسونے ب۔

بلے ہست ایں عمل در دہرِ قلاب — کہ بیدارانِ عالم را دہد خواب
دو قُرصی کاندریں بالا وشیب اند — چو نانِ کیسہ بُر مردم فریب اند
فریبِ آسماں خوردن نشاید — بخور گرت از سر و گردن نباید
ببیں دولت کہ دارد پاسِ جانت — چو وقت آید گُشد ہم پاسبانت
ہمیں دستور کز پاسِ نمک ماند — نمک خوارے دو سہ در پاسِ خود خواند
چو او بگزاشت از حقِ نمک پاس — نمک خواراں خورانیدندش الماس
چو از تیغ و نمک سوگند بودش — نمک شمشیر شد سر در ربودش
چو او بر دیدۂ مُنعم جفا کرد — سپہر از دیدۂ جانش سزا کرد
بچشمِ کس چو کس خارِ ستم داد — بباید چشمِ خود با سر بہم داد
غرض القصّہ آں کافرِ بے نور — بتنبولِ اجل چوں گشت کافور
یکے از نیک خواہاں قاصدے جُست — بدیں مژدہ گل و تنبول بر دست
نہانی رفت سوئے خانِ والا — حکایت کرد سرِ حق تعالےٰ
کہ خصم ار چشم زخمی را سبب گشت — سرش را تیغِ کیں چوبِ ادب گشت
چناں کردندش از شمشیر مقسوم — کہ در جمعِ سہ عالم چارم سوم

٣- بخور گرت ح ح٢ ب = بخور ارت س٣ = بخورکت ح = بخور گر ع ک ایضاً گردن نشاید س٣ عا
٨- دیدۂ جانش سا س٢ ح - ک ء = دیدہ جانش ا٢ س٣ ب ح٢ ء دیدۂ حالش ع ١٠- خورد کافور س٣
١٢- خانِ والا سا س٢ س٣ ح ح٢ ب ک = خضرِ والا ع ١٤- سہ عالم چارم سوم ح ک ع ء = سہ عالم چار (یا) جارم سوم س٢ ح٢ ب = سہ عالم یارم از شوم سا-

سلیم القلب فرزندِ جہاں شاہ — بدل بود از فریبِ عالم آگاہ
بخنداں شادماں گشت اندر آں کار — کہ ہر کس را بہ نوبت دید تیمار
کسے کز چرخ نوبت رنج دارد — برنجد گرچہ نوبت پنج دارد
چو باشد نوبتے را نوبتِ کوب — کے از میرِ علم بوقی خورد چوب
علم زینگونہ بر عیّوق تا کے — برینساں در ہزیمت بوق تا کے
اجل بر کاسۂ سر نوبت آغاز — ملک بر کاسِ نوبت میکند ناز
خضر خاں چوں زغیبِ انصافِ خود یافت — کرم را جائے شکرِ بید دیافت
بمسکینی جبیں بر خاک مالید — ز آہِ خصم و سوزِ خود بنالید
برآں بدخواہِ بے تمیز بگریست — برو بگریست بر خود نیز بگریست
چو تنگیِ دلش جاں را ادب کرد — ز دل در گوشِ جاں لحنے طرب کرد
وزیں شیریں ترانہ با دلِ ریش — حدیثِ دردِ خود میگفت با خویش

غزل از زبان عاشق

سپاسِ پادشاہی میکنم یاد — کہ چشمم بست و بینائیم داد
کہ بینم زیں نظر نظّارۂ دہر — بہر بینش ز بینائی برم بہر
نہ بیند چشمِ سر رازِ نہاں را — بچشمِ دل تواں دیدن جہاں را

---

۴ - کہ از میر ۳ ح ۹ - برو بگرست و بر خود ۳
۱۱ - دریں شیریں س ۱ س ۲ س ۳ ح ح ۲ ع ب = وزیں شیریں ع
۱۵ - نہ بیند س ۱ س ۲ س ۳ ح ح ۲ ب = نہ بینم ع -

چه شد گر زر گسے کم شد ز باغے   چراغے رفت و آمد شب چراغے
غلط بینی گر از سر رفت گو رُو   که نورِ بے غلط در سینه شد نَو
چو دیدم رُوشنائی خود همیں بود   که دل نوری شد ار خاکِ زمیں بود
چه بیند بینشی کز کم نمائی   دهد خاکِ سیاهش روشنائی
چرا از چشمِ دل بینا نگردم   که از شبهائے قدرش سرمه کردم
نگر زاں چشمِ من بستد زمانه   که گردم جائے بت در چشم خانه
نشاید کامِ دل راندن ز حد بیش   که ناید ز آسماں ناکامیِ پیش
چو در دنبالِ هر گل خار خاریست   ق پیاپے هر شرابے را خماریست
خوش آنکس کو بسهلے گشتِ خرسند   که بعد از سرکه شیریں تر بود قند
فسوسِ چشم ناید بیش از نیم   که نتوانم که روئے دوست بینم
ولے گردد هم از دل باز معلوم   که از دل بینم ار شد دیده محروم
بیا اے همدل و همدیدهٔ من   رفیقِ روزِ برگردیدهٔ من
گر از من دور شد فرِّ الٰهی   ق که نابینا نیابد پادشاهی
نشستِ من که با تو هر زمان است   مرا شاهی و سلطانی همان است
چه غم چوں من شدم با تو پری شاد   اگر تختِ سُلیماں را برد باد

۴- که دل کوری شد از خاکِ مبین بود ج ۷- ناکامیِ پیش ۳ ج ج۲ ب = ناکامیِ خویش ع ع۲
۱۱- که از دل س س۲ ۳ ج ج۲ ع۲ ب = کم از دل ع- ۱۳- گر از ما ج۲
۱۵- سلیماں را برد س۳ ج ج۲ ع ح ب = سلیماں رفت بر ع-

ورا زمن شد نگینِ ملک واپس — نگینِ ملک من لعلِ لبت بس
وگر خاتم بدستِ من زجم نیست — از آں خاتم دهانت نیز کم نیست
وگر کیخسروے بوداست و جامے — ق — کزاں هر دو بگیتی ماند نامے
من آں کیخسروم در زیرِ پایت — که جامم شد رُخِ گیتی نمایت
مدام ایں جامِ جم بر دستِ من باد — میش در کامِ جانِ مستِ من باد
دولرانی چو بشنید ایں ترانه — زسوزِ دل بروں داد ایں زبانه

پاسخ از لبِ معشوق

مباش اندیشه مند اے نازپرورد — اگر نازت بَدَل شد باغم و درد
کزآں گونه که شادی رفت برباد — ندارد نامرادی نیز بنیاد
نه دولت راست پیوست استواری — نه محنت نیز دارد پایداری
جهاں را باهمه جَور ایں روش هست — که بود شیون و شادیش پیوست
گرآرد محنت و گر کامرانے — بکم مُدَّت بر دهد دو گرانے
برودِ نیل ماند دَورِ افلاک — که هم گل می برد هم خار و خاشاک
زر و مال ارچه مردم را جمالست — جوے نه ارزد چو ناپاینده حالست
چو دست از رفته و آینده خالیست — مُرادِ دل هماں را داں که حالیست
چو حال اینست بنشیں شاد بامن — منال از جور و از بیداد بامن

٦- بروں زد ح۳ ١١- ایں هنر س ح حؔ ع۲ = باهمه چوں ایں هنر ح -

رسید از انجمت عین الکمالے — رسد این ہر کرا باشد جمالے
نہ ہر پے گفتۂ آخر بر دیم — کہ ہرگز دیدہ بے رویت نجویم
مرا چشم از پے روئے تو باید — چو رویت ہست چشم ارنیست شاید
گر آں گفتن ز روئے راستی خاست — مرا بر روئے خود داں دیدۂ راست
وگر نا راست بود ہست آں منو دار — ندارد عشق با ناراستاں کار
برآرم من ہم از سر چشم خود را — ولے یک نکتہ ہست این چشم بدرا
کہ گر چشم تو ماند از دیدنم وائے — تو مردے دل توانی داشت بر جائے
منم زن نہ ہدار روئے تو جانم — بدیں دل من چگونہ زندہ مانم
ور اندر جان روشن دانی از من — ق کہ بہر دیدہ این عذرلیست روشن
بگوا اے دیدہ وجانِ گزیدہ — کہ اوّل جاں کشم آنگاہ دیدہ
چو دل دادت بجان و دیدہ منزل — فدا بادات جان و دیدۂ و دل

کشیدنِ اجل شمشیرِ اَلوُقتُ سَیفُ قَاطِعُ بر سرِ تاجورانِ سریر شہادت آں بہشتیان بر دست زبانیے چند وگزاردنِ تیغ بر سر ایشاں بجز مشہور کہ اَلسَّیفُ مَحَّاءُ الذُّنُوبِ

شرابِ عشقبازاں آبِ تیغ است — بہر عاشق چنیں آبے دریغ است

۳- رویت ہست س۱ س۲ ح ح۲ ع۱ ب = رویت نیست س۳ ع ۴- خود دان س۱ س۲ س۳ ع۲ = خود آں ع ح۲ = خود زاں ح ۸- بدیں دل س۱ س۳ ح ح۲ ع۲ = بریں دل س۲ ب ع ۱۳- زبانیہ چند ک = زبانے چند ح۲ ع۲ = زنار دارے چند ع ح د -

کسے کز زخمِ بارانش فتد موئے　　بزخمِ تیر باراں سگے نہد روئے
بسا عاشق کِش آمد آن برفرق　　کزاں بارانِ خوں خندید چوں برق
بفرقِ مرد چوں راند ارّہ دنداں　　سرش خون گرید ولبہاش خنداں
چو مہرِ دوست دلرا شد عنانگیر　　نہ از شمشیر بیم آید نہ از تیر
جمال و شوق تا در دل بکارند　　خبر کئے باشد ار خنجر گزارند
شنیدی قصّۂ یوسف کہ تا چوں　　بتاں را دست شو یا ید از خوں
زنی کاں حُسن را نظّارہ کردہ　　ترنجش برکف وکف پارہ کردہ
عَوسانے کہ حُسنِ شہ پسندند　　حنا بر دستِ خود زینگونہ بندند
چہ داغست ایں کہ ہر جامی نشانم　　چہ خونست ایں کہ ہر سُو می فشانم
کسے رُوشن کند ایں آتشیں سوز　　کہ روزی سوختہ باشد بدیں روز
نہ ہر دل داند ایں داغِ نہاں را　　نہ ہر کس پے فتد ایں سوزِ جاں را
کسے کاگاہ شد زیں قصۂ درد　　ز ہر حرفے بسینہ دِشنۂ خورد
ازیں گلہا کہ ہر برگے خراشیست　　ہراں خارے کہ بینی دورباشیست
چہ خار او ش دلے باشد کزیں خار　　نیابد ہمچو حنا راز آہن آزار

۲۔ بارانِ خوں س۲ س۳ حر حر۲ ع۲ ب ط = بارانِ خود ع ی ۴۔ شد دل را س س۳ ۵۔ بکارند س۳ حر۲ ع۲ = نگارند ع حر ب ۶۔ بتاں را س۲ س۳ حر حر۲ ع۲ ب ک ی = زناں را ع ۷۔ نظارہ میکرد۔ پارہ میکرد س۳ ۱۰۔ بدیں سوز حر ح ی ۱۱۔ داغِ نہاں را س س۳ حر حر۲ ع۲ ب = رازِ نہاں را س۳ ی ع ایضاً پے برد س۲۔

براں شد تاکند از کیں سگالی | زانبازاں ملکِ اقلیم خالی
نہاں سوئے خضرخاں کس فرستاد | نمو داری بعذر از دل بروں داد
کہ اے شمعے ز مجلس دور مانده | تنت بیتاب و رُخ بے نور مانده
تو میدانی کہ از من نیست ایں کار | ستم کش ماند و یکسو شد ستمگار
گرت بندی است از گیتی خداوند | چو وقت آید ہمت بکشاید ایں بند
نمی شاید دریں اندیشہ تعجیل | بہنجار از وحل بیروں رود پیل
کنوں ماہم دراں ہنجارِ کاریم | بہنجاری ازیں بندت برآریم
چو درخوردی کہ باشی مسند آرائے | برائے قلیمے کیمت کارفرمائے
ولے مہر کسے کاندر دلت رست | نہ درخوردِ علوِ ہمتِ تست
دوَلرانی کہ در پیشت کنیزیست | کنیز ارمہ بود ہم سہل چیزیست
شنیدم کانچناں گشت ارجمندت | کہ شد پابوسِ او سرِ بلندت
نہ بس زیبا بود کز چشمِ کوتاه | پرستارِ پرستاری شود شاه
کدو در صحنِ بستاں کیست بارے | کہ جوید سربلندی باچنارے
خسے کو برلبِ دریا نہد پائے | بردبادش بزخمِ سیلے ازجائے
تمنائے دلِ مامیکند خواست | کہ زاں زانونشیں بربایدت خاست

۲- بعذر ر۳ ح۱ ۷- ماہم س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ب- باہم ع ایضاً کہ باہنجار ازاں ب
۹- علوِ منزلِ س۳ ۱۲- بود شاه ب
۱۴- برکفِ دریا س = برسرِ دریا ب -

چو زینجا رفت باز اینجا فرستش / بپائیں گاہِ تختِ با فرستش
چو سودائے دلت کم گشت چیزے / دہیمت باز تا باشد کنیزے
چو شد پیغام گوئی و برُد پیغام / خضرخاں را نماند اندر دل آرام
زخشم و غصہ کرد آں ماہ در سلخ / چو مے ہم گریۂ و ہم خندۂ تلخ
نخست از دیدہ لب را جوشِ خوں داد / پس آلودہ بخوں پاسخ بروں داد
کہ شہ را ملکہ انی چوں وفا کرد / دولرانی بمن باید رہا کرد
چو دولت دور گشت از خانۂ من / دولرانی است دولت رانۂ من
ورایں دولت ہم از من دور خواہی / مرابے دولت و بے نور خواہی
چو بامن ہمسر است ایں یارِ جانی / سرِ من دور کن زاں پس تو دانی
پیام آور چو زاں جانِ غم اندود / ببرجِ شاہ برد آں آتشیں دود
شہنشہ گرم گشت از پائے تا فرق / بگرمی خیرہ خندی کرد چوں برق
برآمد شعلۂ کیں را زبانہ / بہانہ جوئے را نو شد بہانہ
بتندی سرسلاحی را طلب کرد / کہ باید صد گردہ امروز شب کرد
رَوِّا اندر گوالیر ایں دم نہ بس دیر / سرِ شیرانِ ملک افگن بشمشیر
کہ من ایمن شوم زانبازیِ ملک / کہ ہست ایں فتنہ کمتر بازیِ ملک
بفرماں شد رواں مردِ ستمگار / کبوتر پائے بند و جرہ ناہار

۶- کہ با سہ ۳ ۱۰- چو از خانِ غم اندود ب، ایضاً ببرجِ شہ رساند ۳ حاشیہ ـ

شبا روزی برید آں چند فرسنگ　　رسید و بر زبر کرد از تہ آہنگ
رسانید آنچہ فرماں بودش از تخت　　شد اہلِ قلعہ در کارے چناں سخت
دروں رفتند سرہنگانِ بیباک　　بہ بیباکی درآں عصمتگہِ پاک
بُرو پوشیدگاں ہولی درافتاد　　کزاں ہولزہ در بام و در افتاد
درآں برج از شغب ہر تیر شد قوس　　قیامت میہماں آمد بفردوس
زکنجِ حجرہا باصد نژندے　　بروں جستند ز شیراں بہ تندی
ز بازو زور واز تن تاب رفتہ　　تواں مردہ خرد در خواب رفتہ
شد اندر غصہ شادی خانِ والا　　مدد جُست از پناہِ حق تعالیٰ
سُبک در کو توال آویخت تا دیر　　تہ افگندش بکشتن جُست شمشیر
چو شمشیرِ ظفر گم گشتہ بودش　　ازآں نیروے بیحاصل چہ سودش
عواناں در دویدند از چپ و راست　　درافتادند و آں افتادہ برخاست
بہر یک شیر دہگاں سگ درآویخت　　نگر سگ را کہ بر شیراں غضب ریخت
زہی سگساریِ چرخِ زبوں گیر　　کہ شیراں را سگاں سازند نخچیر
چو بستند آں دو دولتمند را سخت　　زمانہ بست دستِ دولت و بخت
فتادند آں شکرفاں در زبونے　　برآمد سو بسو شمشیرِ خونے

۴- بردپوشیدگاں سا سا سا حج ب ک د = برآں پوشیدگاں حج ع ۶- بروں رفتند ب = بدرجستند سا ۹- جست شمشیر سا ع حج حج ب ک = راندسا = خواست سا ۱۲- برشہزادہ دہگاں سا
۱۳- سگساریِ سا سا حج ب د سا = سگبازیِ سا حج ع د -

چو جَست آوازِ بے رحمی زخنجر — درآمد خونے بے رحمت از در
جہانی مایۂ غم شادیش نام — مخالف چوں خطِ مہر و غم و دام
نہ شادی بلکہ غم با اوست مدغم — ازو شادی گریزاں بلکہ غم ہم
جبینے تند چوں سکّینِ جلّاد — نگاہے تیز چوں میتینِ فرہاد
بفن دجّال را معزول کردہ — بشکل ابلیس را مخذول کردہ
بہر یک جانب از رو رفتہ میغے — زہر یک موئے ابرو رستہ تیغے
دہانش از خشمناکے گشتہ خنداں — گرفتہ خشم لبہالیش بدنداں
ہمہ قہر و سیاست رغبت و رائے — ہمہ نفرین و نفرت فرق تا پائے
اشارت کرد ھر سو راندنِ تیغ — نشد برقِ کسے در جنبش از میغ
عفا اللہ برچناں روہائے چوں ماہ — کسے چوں برکشد شمشیرِ کیں خواہ
کرا در دل نیاید سوزِ جانے — زافسوسِ چناں عمر و جوانے
فلک را بادیا رب سینہ صد چاک — کہ میناں ارجمنداں راکند خاک
بجز قصّاب را رحمت چہ جوئی — کہ خواہد تیغِ خود را سر خروئی
چو گل بند دبسر جلّادِ خونریز — زانداہے چو گل نبود بپرہیز

۱-چوجست اوازپئے زخمے زخنجر حہ۲ ۲-خط مہر و غم و دام ساب ی حہ۲ ع = خط بے مہر غم وام حہ۲ = خط ہمزہ کج اندام ی ۳-نیبے تند سا سا۳ حہ حہ۲ ب = نیبے س۲ ی = نہادے ی ۱ = جبینے ع ۵-منحول سا۳ ح حہ حہ۲ ب ک = مخذول ع = محمول س۲ ۶-خفتہ میغے س۳ و حہ۲ = جستہ س۲ ی = رفتہ ع = بہر جانب زبانگ آشفتہ میغے ب ک ۸-نفرین و لعنت س۲ حاشیہ ۱۴-چو نگ بند و س۔

غرض کس را بر ایشاں چون نشد رائے — کہ گرد د تیغِ خوں را کار فرمائے
بجنبید از میاں چوں تند بادی — فرو تر نسبتے ہند و نژادی
بتینہ صورتے آھرمَن آثار — ہزار آہرمن از رویش بزنہار
غم افزائی چو عیشِ تنگ حالاں — کژ اندیشی چو عقلِ خُرد سالاں
چو بوم نَو بدیدن شوم چہری — چو صبح دَی بغز نیں سرد مہری
چو شامِ غم بجبینے محنت آمیز — چو خوئے بد طریقے لعنت انگیز
لبے چوں پاشنائے جفت راناں — رُخے چوں بوسہ جائے کژ دہاناں
درآں ناخوش دہانِ خوں غرانے — تبسّم گو نہُ چوں کفش پانے
درازش سَبلتے پیچیدہ برگوش — زسبلت کردہ خود را حلقہ درگوش
تُنک زاں صَفِّ سرہنگاں بروں جَست — تو گوئی خواہد از وے موجِ خوں جَست
ز راہِ مہر دامن درکشیدہ — بخونریز آستینہا برکشیدہ
ز فرمایندہ تیغِ گوہریں جُست — کشید و کرد دامانِ قبا چُست
برآمد گِردِ آں سروِ گرامی — کہ از سرسبزیِ خود بود نامی
شہادت خاست از خضر اندراں کاخ — چو تسبیحِ درخت از سبزی شاخ
سیاست را فلک زاری ہمیکرد — شہادت را ملک یاری ہمیکرد

۱- چون نشد س۳ حم۲ ب = آن نشد س۲ حم ع ایضاً تیغِ خود س س۳ ب ك = تیغِ خون حم حم۲ ع عا
۳- بتینہ ع س س۳ ك حم حم۲ ع۲ = ستمگر س۲ = قبیحہ = لعینہ كا ۵- بوم پر بریدہ كا ۶- جنبش -
طریقش س۲ ۱۴- شہادت خاست س س۲ س۳ ع۲ = خواست حم حم۲ ب ع -

درِ فردوس رضواں باز کرده — همه حوراں دُر و دآغاز کرده

ازاں بانگِ شهادت کامد از شاه — شهادت گوئی شد هم مهر و هم ماه

چو بر شد خنجر و شه جعد بر داشت — ق — درآں منظر فغاں چوں رعد بر داشت

سپر میکرد خورشید از تنِ خویش — ولے تقدیر یکسو کردش از پیش

کند تیغِ قضا چوں قطعِ اُمید — نه مه داند سپر کردن نه خورشید

بیک ضربت که آں نامهرباں کرد — سرِ شه در کنارش میهماں کرد

قضا کامد ز بهرش ز آسماں زیر — قلم چوں رانده بودش راند شمشیر

ز خونِ او چو رنگیں کرد جا را — هم از خونش نوشت ایں ماجرا را

چو از تیغ آں سرِ والا قلم شد — خطِ مشکینِ او خونیں رقم شد

چو گردِ رویش از خوں سیل درگشت — گل لعل وے از خوں لعل تر گشت

ز فعلِ خود چو دل از تن خجل رفت — رواں شد جان و هم دنبالِ دل رفت

ز گردن موجِ خوں کش پیش میرفت — دواں سوئے نگارِ خویش میرفت

دلِ خوں گشته کش از پیش بگریخت — دو دید ایں خون و باآں خوں درآمیخت

صراحیِ مَے بروں داده ز سینه — نهفته زیرِ یاقوت آبگینه

۳- دَر و منظر ۳ = دَرد منظر حہ = در و خاطر ك ۵- سپر گشتن حہ۲ ع۲ ب ۶ها ۹- ز تیغ آں سرو بالا چوں قلم شد ۳ حاشیه ۱۱- از خود خجل ۳ = از وے خجل ع۲ ایضاً خجل ماند- دل ماند ب ۱۲- ز گردن ۱ ۲ ۳ حہ۲ ع۲ ب = ز گردوں حہ ع ایضاً دواں ۱ حہ۲ ع۲ ب ۶ = رواں حہ ع -

بخون شستن بران شد چرخِ دولاب   که سازد چشمۂ خورشید را آب
ولے چوں در تن از جاں دم نبودش   بروں جانب ز تن شستن چہ سودش
دوالانی کہ با فرخندگی بود   خضر خاں را زُلالِ زندگی بود
چو خضرِ چرخ با او در کمیں گشت   ہماں آبِ حیاتش تیغِ کیں گشت
چو دیدم اندریں شیشہ بہ تمیُز   بسے ہست آبِ حیواں خضر کُش نیز
برآمد جانِ عاشق خوں فشاناں   ولے میگشت گِرد اگِردِ جاناں
گلے کز وے چکید ار قطرۂ خوئے   ق   فشاندی خونِ خود صد بندہ بروے
بجائے آب ازاں گل خوں کشیدند   نگہ کن تا گلابش چوں کشیدند
بریدہ دستِ آں بے مہرِ خونریز   کہ زد بر گردنِ او خنجرِ تیز
دلش چوں خوں نشد از لالہ پیکر   کہ از سوسن درود آں لالۂ تر
اجل کو ہست خنداں بر زن و مرد   برآں خنداں لب او گریہ میکرد
بجاں بردن سروشی کامدش پیش   نُثار آوردہ صد جانِ دگر بیش
ز تن خون و دم از جانِ رمیدہ   چو بیروں جَستہ بر بانِ دو دیدہ
تنے کا سیبِ گُل بودے دریغش   فلک بیں تا چساں زد زخمِ تیغش

۱- براں شد سا۳ حو حو۲ ع۲ ب = چناں شد سا۲ ع   ۲- ولے چوں درتنِ او جاں نبودش سا ع۲
۴- تیغِ کیں سا۲ سا۳ حو حو۲ ع۲ ب عا = آب کیں ع   ۷- چکید ار سا = چکیدے سا۲ = چکیدہ
ب حو۲ = چکیداں حو = چکید از ع ع۲ سا۳   ۱۲- جان و دلش پیش سا سا۲ حو ب = جان و دل پیش
ع۲ ۱۴- آسیب دل سا ع ع۲ -

زہے خونابۂ مردم کہ گردوں　　　زشیرش پرورد آنگہ خورد خوں
نگر تا چند گردد دَورِ افلاک　　　کہ یک نو بادہ بیروں آرد از خاک
چو گشت ایں سروبن در زیور و زیب　　　بخاک اندازدش باز از یک آسیب
کسے کو کرد کاسی بہرِ خوردن　　　ق　شکستن ہست آساں تر ز کردن
کسے تیمار دارد زیں کم و کاست　　　کہ نتواند از آنساں دیگر آراست
چو ہستش ساخت چوں شکستن آساں　　　زبیش و کم کجا باشد ہراساں
چہ باشد خضرخاں بل صد خضر نیز　　　ازیں خضرائے رنگیں گشت ناچیز
پس آں بہ کآدمی درجاں سپردن　　　بقائے خضر یابد بعدِ مُردن
زہر خونِ فسردہ زیرِ گردی　　　سگنگورے دمد یا سُرخ مَردی
عجب خونی و بس فرخندہ جائے　　　کزاں خوں بردمد مردم گیائے
چو خونِ خضرخاں در خاک در شد　　　زخونش ہر گیا خضرے دگر شد
بگردِ یارِ خود میگشت جانش　　　ہمی گفت ایں حکایت از زبانش
کہ اے جانِ من و آشوبِ جانم　　　کہ در کارِ تو شد جان و جہانم
چو من بہرت زجاں کردم جُدائی　　　مَبُرّی ز آشنایاں آشنائی

۴- ب اور ک میں دوسرا مصراع یوں ہے= نہدہم بر سرِ آں کاسہ گردن (ک میں قافیہ بجائے گردن کے خوردن ہے) ۱۳- صرف نسخہ[۳] اور ب میں یہاں حسب ذیل عنوان لکھا ہے: غزل از زبانِ جانِ عاشق میری نزدیک یہ عنوان سخت مہمل ہے اور یہاں کسی عنوان کی ضرورت بھی نہیں ۱۴- چو من کردم زجاں بہرت جُدائی[۳]
ایضاً مبری زآشنایاں س[۲] ح ع[۲] ب ۞= نبری[۳] ح[۲]= مبراز ع -

بہر جائے کہ خوں راند ایں تنِ پاک — گیاہِ مہر خواہد رُستن از خاک
زخون و خاکم ایں رنگیں گیا جوئے — ازاں گوگردِ سرخ ایں کیمیا جوئے
یکے خوابِ من آں بودے کہ پیوست — بہ بزمِ عشرت از مے خفتے مست
یکے خواب اینکہ بستر شد ز گردم — مے عشرت ز خونِ خویش خوردم
چہ خوش مے خسپم اندر عشرت و ناز — بدیں خوابی کہ نتواں خاستن باز
خوشم با اینہمہ کاندر تف و تاب — خیالِ یارِ خود بینم دریں خواب
زخوں خواب آید اینمعنی چناں گشت — کہ خونم رفت و خوابم جاوداں گشت
کہ بیدارم کند زیں خوابِ ناخوش — کہ شوید از من ایں خونابِ ناخوش
چو یارم کُشت زو خونم مجوئید — وزیں خوں روئے گلگونم مشوئید
کجا شد آں بُتِ خونابہ شویم — کز آبِ دیدہ شوید خوں ز رویم
خیالش کآشنا در خوں من کرد — نباید خواست عذر ار غوطہ خورد
نہ زیں خونریز جانم تنگ خویست — کہ خونِ شیر مرداں آبرویست
ولے مُردم دریں خونابۂ خویش — کہ دور اُفتادم از ہمخوابۂ خویش
نہ مرگست ایں کہ عمر آید بپایاں — ولے مرگست دوری ز آشنایاں

۲- خون خاکم س۱ س۳ ح۲ ع۲ = خون وخاکم س۲ ح با ع   ۳- بزم عشق ب   ۴- شد بستر س۲ ع۲
ایضاً مے عشقت ب   ۷- چنان است - جاودان است ب ح۱   ۹- وزیں رو خونِ ب
۱۰- بیارید س ح۲ ع۱ ب = کجا شد س۲ س۳ ح ع د
۱۲- آبِ جویست س۱ س۳ ح ح ع۲ د

جُدائی ہائے ہر پیوندم از بند نہ چوں درد جدائی شد ز پیوند
ور آگہ نیست آں ماہِ قصب پوش ق کہ خونم بر زمیں چوں میکند جوش
بخوانیدش کہ آید از سر سوز شہیدِ خویش را بیند بدیں روز
بیا را آئید بزمِ ہمن وے کے کہ من از خونِ خود خوش میخورم مے
منم فرقِ سراں را گوہریں تاج کہ بر اوجِ سریرم بود معراج
کنوں آں تاج خواہد با گِل آمیخت کہ دُرّش گم شد و لعلش فرو ریخت
ہر آں قطرہ کہ از خونم زمیں خورد گہر ہائے مرا بایدنگیں کرد
دلم کز سوزِ غم بر تابہ بود از و ہر دم چکاں خونابہ بود
ندانم کاسماں را دَور چوں گشت کہ آں خونابۂ من موجِ خوں گشت
گر شیتم از جہان و خاست ہوئے نماند از ماہجا جز آرزوئے
نوردہستیم شد ہیچ در ہیچ ہنوزم قصۂ دل پیچ در پیچ
کرا گویم بشرح ایں حرفِ مستور من از جاں دور و جاناں ہم زمن دور
تعالی اللہ چہ شعلہ ہست ایں کہ ہر جاں بداں نہ ارزد کہ گردد ہیزمِ آں
بسا دلہائے پاکاں کز چنیں داغ بصحرائے بلا شد طعمۂ زاغ
جگر سوزی بداغِ ناخوشِ دل جگر پختن بود بر آتشِ دل

۱- ہر پیوندے سا سہ ع۲ = ہر پیوند حہ۲ ۲- میزند جوش سا سا۲ سا۳ سہ - بیارائید سا حہ حہ۲ ع = بیارائید ع ۶- فرو ریخت- نگیں ریخت (بلاقافیہ) ب ۱۱- نمود ہستیم س۲ ۱۳- چہ شعلہ سا سا۲ سا۳ حہ۲ ع۲ ب = چہ شغل حہ ع ۱۵- جگر پختن سا سا۲ سا۳ حہ حہ۲ ع۲ ب ک د = جگر بخشی ع -

چو عاشق را نباشد جاں گدازی — ہوس بازی بود نہ عشقبازی
مرا ہم ہست ازیں پیکاں خراشی — کہ ہجرم در جگر زد دورباشی
نہ خسرو بلکہ فرہادم دریں گِل — کہ بے سنگِ غمے چوں کوہ بر دل
نریزد پیشِ کس خونے ز ریشم — کہ ہم خود مونسِ غمہائے خویشم
شبے دارم چو بختِ خود سیہ روز — دلم در روے چراغِ خویشتن سوز
دو شب بیداری آمد رسمِ عالم — یکے بیدارئے شادی دگر غم
من از شبہائے غم زانگونہ شادم — کہ از شبہائے شادی نیست یادم
دو تاریکی است پیشِ چشمِ مشتاق — ق کہ تاریک ست ازاں در چشمش آفاق
یکے شبہا کہ آں خالی ز ماہ است — دگر روزِ حیاتش کاں سیاہ است
خط و زلفے کہ خوبانِ جہاں راست — بلا و فتنہ بہرِ عقل و جاں راست
ز زلفِ پر بلا ہر موئے ماریست — ز خط ہر موئے اژدرہا شکاریست
ازاں لب خونِ مردم چوں رہد چوں — کہ گر تیزش بہ بینی خوں چکد خوں
خضر خاں کآبِ حیواں بود در جام — دریں دریائے خوں گم شد سرانجام
غرض چوں خضر خورد آں شربتِ جور — ہماں مے خورد شادی خاں ہم از دور

۶- یکے شبہائے شادی و دگر غم ب ۸- چشم مشتاق س۱ س۲ س۳ حہ۲ ع۱ = چشم عشاق ب ع ایضاً کہ تاریک است ازاں در چشمش آفاق س۱ س۳ حہ۱ ب = کہ تاریکی است زاں در چشم آفاق ع = در چشمش آفاق ع۲ ۹- یکے شبہا کہ او س۱ س۳ لہ ع۲ = یکے شبہا کہ آں س۲ حہ ب = یکے شبہائے او حہ = یکے شب آنکہ آں ع ۱۳- آبِ حیواں داشت س۲ = خواست حہ۲ = بود س۱ س۲ حہ ع۱ ع ب د

شہابی کز سر ریشش بود گردی ۔۔۔ چکید او نیز ازاں جوے آبخوردی
چو شد خونِ شہیداں مشہد افروز ۔۔۔ برآمد شورِ مستوراں دراں سوز
کسے کآوازِ شاں دیوار نشنید ۔۔۔ ز بانگ و نعرہ شاں دیوار بدرید
ز پردہ مہوشاں بیروں فتادند ۔۔۔ چو خورشید از شفق در خوں فتادند
بچشم آب و برُو خوں ہمگناں را ۔۔۔ عجب خونابۂ رو داد شاں را
ز چہرہ ہر بتے پرکالہ میکند ۔۔۔ ز روئے لالہ برگِ لالہ میکند
کناں ہر موکہ بر دلہائے نومید ۔۔۔ شبِ غم را دہد پیوندِ جاوید
ز موئے کندہ و خونِ روانہ ۔۔۔ ز خون و مشک پُر شد صحنِ خانہ
جہاں در دیدۂ ما درشدہ تار ۔۔۔ کہ از چشمش دو مردم رفتہ یکبار
ہوس بہرِ ہلاکِ خویش مے بُرد ۔۔۔ ہمی مُرد از پئے مرگ و سنے مُرد
فتادہ لُعبتاں چوں خاک بردر ۔۔۔ بجائے گل فگندہ خاک بر سر
فرشتہ گریہ ہمچوں ابر میکرد ۔۔۔ بہ بالا بردنِ جاں صبر میکرد
ہمیکرد ایں ندا ہاتف ز بالا ۔۔۔ سَلَامٌ جَاءَ مِن رَّبِّی تَعَالیٰ
دو لرانی دراں خونابہ سرگم ۔۔۔ ق چو ماہِ چاردہ در جمعِ انجم
ز تابِ مہر در صفرای و تاپاک ۔۔۔ چو تابِ مہرے اُفتاد بر خاک

۳- آواز شاں دیار ك ۶- ہر بتے سا ت ح ح ع ب ك = ہر ہے ت = ہر بتے ع
۱۰- از پئے مُردن ب ك ۱۴- چرخ انجم ت -

ز زخمِ ماہِ نو در ھر کنار — بصد پارہ رخے چوں ماہپارہ
ز زخمے کاندراں رخسارہ میشد — دلِ خورشید صد جا پارہ میشد
نہ زاں رخسارہ میشد پارۂ دور — کہ از مہ دور میشد پارۂ نور
صباحت ہم برآں رُخسارِ گلگوں — ہمیکرد از جراحت گریۂ خوں
زچشم و رُخ کہ خوں بیروں ہمیرفت — بہر سو سیلہائے خوں ہمیرفت
زکوبش بر رُخِ پر خون و رنگیں — حنائی بست بر دستِ نگاریں
یگاں پیچہ کہ عاشق را بداں بست — ہمی کند و ہمی پیچید بر دست
بساعد مویہائے پیچ کردہ — چو ماراں گردِ صندل پیچ خوردہ
بیادِ پیچہ موئے کہ خاں داد — بہ پیچاپیچ مومیخواست جاں داد
دراں موہا کہ پیچِ بیکراں بود — دلِ خاں جُست و جانش ہمدراں بود
فراواں روئے و موکند از سرِ درد — نہ او تنہا چو او صد نازپرورد
ولے چوں رفتہ را باز آمدن نیست — غمِ بیہودہ جز رنجِ بدن نیست
چو حال اینست بہ کز طبعِ ناساز — روم اندر سرِ گفتار خود باز
چو شد ہنگامِ آں کاں کُشتۂ چند — ق بزندانِ ابد مانند دربند
شہیداں را ز مشہدگاہ خونریز — رواں کردند سوئے خوابگہ تیز

۴- جراحت ہم براں ع ح م = صباحت، د
۵- ہم دراں س ۷- بسے پیچہ ك = باں موئے س حاشیہ ۱۰- بیکراں یافت- ہمدراں یافت
س ح ع ب ك د = بود- بود ع = داد- داد س ۱۳- رویم س ع ۱۴- کاں گشتہ
س ع ح = کز کشتہ ح ب = سرگشتہ ع-

بجے مندر کہ بُرجے زاں حصار ست . ق شہاں را کاندر آں جائے قرار ست
درآں بردند شاں ریزاں زچشم آب کہ خسپند اندراں شاہانِ خوشخواب
بنگیں حجُرۂ در فرجۂ تنگ نہاں کردند شاں چوں لعل در سنگ
بچشمِ ہر یکے خوابِ عدم بود ولیکن خونِ شاں را خواب کم بود
نگرکاں خوں کہ خوابش رفت زامید کیاں را خواست دادن خوابِ جاوید
چو پنہاں گشت در سنگ آں گہرہا جُدا شد مہرۂ دولت زسرہا
فروماندند ز آسیبِ زمانہ فراموش اندراں فرموش خانہ
فراواں یاد دارد چرخِ بدخوئے فراموش گشتگاں زینساں بہر کوئے
زحالِ آں فراموشانِ بے بہر ہمیگوید درازا فسانۂ دہر
بدآنساں مشنوایں افسانۂ راز کہ خسپی و نگردے پیش بیدار
مخسپ از داری اندر سینہ جانے دریں افسانہ میکن ہوش ہانے
کہ چنداں خفت خواہی بے تف و تاب کہ بیداری نخواہی دید در خواب
مشو مغرورِ دہر و حاصلِ وے کہ چوں سیم قمار است و یخِ وے
چہ بینی چرخ را زانگونہ خنداں نگر کش در شکم چند است دنداں
خردمندی کہ بندد درجہاں دل دل از نامِ خردمندیش بگسل

۱-بجے مندل حا ایضاً شہے اکاندراں ۳ ب = شہے را کاید آں ع حہ۲ حہ ع۱ = کہ شاہاں را دراں ۲
۵-خوابش رفتہ ۲ حہ ک ۸-بہ ہر سوئے ۳ ب ک حا ۹-بے بہر ۱ ۲ ۳ حہ حہ۲ ع۱ ب ح = بے بہر ع ۱۴-چہ بینی ۱ ۳ ع۱ حہ۲ ک = چو بینی ۲ حہ ع-

چو برگرگے فرو آرد بزی شیر — به از چوبِ شباں باشد بروتیر
خری کو خنده زد بر سبلتِ شیر — کشد ہم خندهٔ شیرش بشمشیر
چو نخچیرے کشد براژدھا ریش — چو ریشِ خود بود درہسم تشویش
نگاور تو سنے شد زندگانی — عنانش باز کش گر میتوانی
عنانش را چو نتواں واکشیدن — ز دنبالش بباید پا کشیدن
رہاکن سر کشی را تا دو دستند — تو در دامانِ عصمت پائے کن کند
که گر بتواں بعصمت جائے جاں زیست — بغیر از زندگانی ہم تواں زیست
چناں کن زندگانی در زمانه — که از وے زنده مانی جاودانه
چو کس را نیست در عالم قراری — قرارِ کارِ خود مے جو تو باری
بخاکِ تیره بگزار آب وگِل را — عمارت کن بنورِ پاک دل را
کسے کز کارِ معموری بود دور — سزد جانش خراب و گور معمور
چو نیکی و بدی بے جستجو نیست — نکوئی کن که بد کردن نکو نیست
بدو نیک ارنمیدانی زہر باب — تو ہم زیں نامه عبرت گیر و دریاب
بعشق آویز و زاں سرمایه جو بہر — که فارغ گردی از نیک و بدِ دہر
وگر در عشقبازی ره ندانی — درآموزی گر ایں افسانه خوانی

۸ - کر یابے زندگانی خاد دانه ؎۳ ۹ - ے جوئے باری ؎۳ حج ۲ ع ۲ ب = مے جو تو باری ع د
حم ۲ = میکن تو باری س ۱۲ - بے جستجو س ۲ ش ۳ حج ع ۲ ب ك ھا = در جستجو ع حج ۲
۱۵ - بیاموزی چوك —

که در هر بیتِ او پوشیده کاریست　　زخونِ عاشقاں نقش و نگاریست

دگر زیں نامه ننویسے بجز نام　　که کاهل رہ سفر باشد دو سه گام

چو خواهی عشق را پاینده بنیاد　　ز تلقینِ خضر گیر ایں غزل یاد

غزل از زبان عاشق

بروائے جانِ دُور اُفتاده از من　　براں جانی که دور اُفتاده از تن

دعائے خوانش از سوزِ درونم　　سلامی گویش آلوده بخونم

پس از خونم جگر ہائے که داری　　رساں پیشِ منکدانش بزاری

بگویش کاے زمن مانده چناں دور　　که گنجیده دو عالم نور تا نور

میانِ ما که پیراهن بدی بار　　دو عالم در میاں شد چوں بود کار

فلک بیں تا چه ساں بر ما جفا کرد　　که هر یک را بدیں دوری جُدا کرد

دو گل بودیم با هم رسته در باغ　　چو نسریں خوش نه چوں لاله بدل داغ

که داند صرصرِ ہجر از کجا جَست　　که شاخِ وصلِ ما را خورد بشکست

ترا در محنت آبادی در افگند　　مرا خود در جہانی دیگر افگند

چو گشت از لوحِ ہستی نامِ من پاک　　تو باقی ماں که ما رفتیم در خاک

زمانه گر مرا زد زخمِ جانی　　ترا پاینده باد از زندگانی

۲- نه نیوشی س۳ ح ب ک = ننوشتی ح۲ ک۱ = نویسی س س۲ ع۲ ی د ۵- بران جانی س۲ س۳ ح ح۲ ب ک ع۲ = بدان جانی ع ی ۸- کاے چناں مانده زمن ب ایضاً نور با نور ک = نور تا دور ع۲ ۱۲- کجا خاست - بشگافت ب -

مبیں کاختر بزندانم نگه داشت — که یوسف هم بزندان خوابگه داشت
توبرافسر نشیں چوں دُرِّ مکنوں — که من درخاک خواهم خفتن اکنوں
چو من همواره تیمارِ تو خوردم — ق دل و جاں درسر و کارِ تو کردم
میاری در دل ایں اندیشهٔ خام — که ازجامِ توغیرے خوش کند کام
چو میدانی که از دَورانِ کیں خواه — ق گزر باشد ترا نیز اندریں راه
نگیری آں رهِ بدگوهری پیش — که در دُرج کساں بندی دُرِ خویش
گراز تنهائیِ هجرت بود جوش — خیالم را کنی با خود هم آغوش
تو از انجا خوانی افسونِ وفائی — منت زینجا دمم بادِ دعائی
وگر در مادلت واپس نه بیند — ق که روئے رفتگاں را کس نه بیند
کسے کاگوشِ او را گرم داری — هم از خویش و هم از وے شرم داری
که خواهد خواند او در آشنائی — ز سیمائے تو حرفِ بیوفائی
کسے کز تو وفا داری نه بیند — وفائے چوں توئی را چوں گزیند
وفا داے چو من گرشد زیادت — وفا از هیچکس روزی مبادت
زجانِ خضر چوں جَست ایں دم سرد — زخوں بر رُخ صنم نیز ایں رقم کرد

پاسخ از لبِ معشوق

بیارائید فردوسِ بریں را — بپوشانید زیورِ حُورِ عیں را

۲- درخاک س۲ س۳ حو حو۲ ع۲ ب ی = درخواب ع ۷- اگر از هجر من باشد تراجوش ب
۸- دمم بادِ س س۲ س۳ ع۲ حو۲ ی ها = دهم یادِ حو ع ۱۲- کے گزیند س۳ —

کہ می آید بہشتی روئے شاہے / کہ خواہد کردن آنجا بانگاہے
روان شو خوش خوش اے بادِ بہشتی / ز جوئے جنتش پیش آر کشتی
کہ این خضر آبِ حیوان را رہا کرد / بکوثر خواہد امروز آشنا کرد
گہے جوید بکشتی عیش سازی / گہ از عشرت کند در آب بازی
بہر نزہت گہے گاہِ تماشا / رحیق آرد بکف نے بادہ حاشا
شوید از نغمہ اے مرغانِ فردوس / کمانچہ کش لبانِ زہرہ در قوس
نوا شیرین کنید اندر بم و زیر / ز جوئے انگبین و ز چشمۂ شیر
چو پیشِ مشہدش مشعل فروزند / کنیزش را بپایانش بسوزند
کہ رسمِ ہندوانِ آتش افروز / چنین باشد بسوزِ خویشتن سوز
بدینسان سوختن در روشنائی / بہ از سوزش بشبہائے جدائی
بے پروانہ کز شمع او فتد دور / نخیزد از شہادت گاہِ او نور
وگر در دین نباشد رسمِ گبران / ق کہ سوزند آہوان را با ہژبران
براند از بیم سترِ عصمت از روے / بروں افتیم در بازار و در کوے
بخوانید از بروں مویہ گران را / کہ کو بانند سرہا بے سران را
میانِ خاکہائے خس بچیدہ / بغلطیم و بغلطانیم دیدہ

---

۲ - رواں شو خوش خوش س۱ س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب ع = رواں خوشخوشے ع ۴ - از عشرت س۱ س۲ س۳ حم حم۲ ع۲ ب ع = از غیرت ع ۱۳ - سترِ عصمت آنسوے س۳ -

بدیده خاک رہ منزل گزینم — که بے او روئے گیتی را نه بینم
چو زیرِ خاک خفت آن مسند آرائے — میانِ دیده زیبد خاک راجائے
دگر این سینه نگزارند کردن — همیں جا ما و خونِ خود بگردن
زنیم اندر جگرها دِشنهٔ تیز — چو شیریں درزیارت گاه پرویز
بروں زیزیم خونِ غمکش ازپوست — بخونِ گرم پیوندیم با دوست
بتاں را گرچه گاهِ روئے کندن — بمویه رسم باشد موئے کندن
چه باشد کندنِ گیسوئے درهم — مرا گیسو بُرند از تیغ و سرهم
که چوں سررفت باهمسر شتابیم — وصالِ همسرِ خود باز یابیم
بدیں مرگ از وفا دلسوز یم باد — هم امروز ایں سعادت روزیم باد

بخشیدنِ برکت ویمن فرزند عین الدین مبارک را ازیں پندنامهٔ میمون تا درنقشِ ایں پند فروشود وازبندِ نفس بروں آید

ایا چشم و چراغِ دیدهٔ من — رخت بستان و باغِ دیدهٔ من
مبارک نام تو زایزد تبارک — چونامت بر پدر گشته مبارک
توئی چوں پارهٔ ازجان پاکم — زتیمارِ تو جاں رانیست چاکم

۲- زیرِ خاک رفت سه ۳ حه ۲ ع ۲ ۱۰ ۱- نصیحت فرزند دلبند طاب الله عن الآفات ب = نصیحت فرزند قرة العیون عین الدین مبارک طاب الله عن جمیع الآفات والعاهات ك = نصیحت درحق فرزند دلبند خود گوید حه ۲

۱۴- زیں جان پاره سه ۳-

بدامانِ تو خواہم کرد پیوند　　زاندرز و نصیحت رقعۂ چند
چو جاں خواہی ہمیشہ زندگانی　　بجاں دوز اینہمہ پیوندِ جانی
وصیّت اینست کاندر گلشنِ دہر　　بناتِ شکّریں بشناسی از زہر
نہ بندی دل برایوانی کہ در وے　　چو در رفتی بروں آئی پیاپے
تو داری کہ مے بینی زہر باب　　خیالِ آئینہ است و صورتِ خواب
دریں آئینہ روئے کز منہ پیش　　کہ تا زو کژ نہ بینی صورتِ خویش
مبیں خوابِ پریشاں در حقِ کس　　کاثر نیز از پریشانی دہد بس
کسے کو را بزرق و قلب یاریست　　چو آبِ قلب کاراں قلب کاریست
بخواب آنکو دہد وامی بانباز　　در آئینہ تواند یافتن باز
درازکس بر تو جوری رفت بنخواہست　　چو قصدی نیست زآں بربادیت خاست
بدی گر زد بخوابت طعنہ در جنگ　　بہ بیداری بدش گوئی خوری سنگ
گراں سنگی گزیں چوں کوہِ خارا　　کہ گوہر بخشد از سنگ آشکارا
کسے کِت بشکند از سنگ دنداں　　تو از لبہا برو دُر بار خنداں
ہمی خور سنگ و سنگِ خود نگہ دار　　کہ اینجا ہا شود گوہر پدیدار
بہر دامن کہ درخواہی زدن چنگ　　متاعِ صلح جو نہ مایۂ جنگ

۱- نکتۂ چند سا حہ　۲- بجاں دوز سا حہ حہ۲ = بجاں وار سا ع۲ ع
۴- نسخہ ع۲ میں یہاں سے ۳۴ شعر ندارد ہیں　۱۰- جوری شد ز بنخواہست سا ع۲
۱۵- کہ خواہی در　زدن سا۳۔

رہائی دہ بکوشش بستہ را — بمرہم پرورش کن خستہ را
چو بازارِ بدی در ترس و بیم است — زیانِ کیسہ پُر سودی عظیم است
ہمیشہ چنگِ دل دریکدلان زن — دلے دو نیمہ را دو نیمہ کن تن
مشو آتش بصحبت ہمرہان را — کہ خود را سوزی وانگہ دیگران را
چو آبی باش لطف از حد فزونش — ہمہ راحت ز بیرون و درونش
بود ماہی سزائے تابہ تیز — کہ خار است از درون بیرون درم ریز
چو ماہے را کند کس بازگونہ — نماید خارپشتی را نمونہ
مثل گر مار را گویند چون اوست — بتندی مار بیرون آید از پوست
مشو ہر گزندے تا توانے — گزیدہ ساعتے با سگ نمانے
فساد و فتنہ رندان را جمال است — بکوئے شاہدان تقوی وبال است
بود تاریکئِ شبہائے دیجور — بچشمِ کور موشان سرمۂ نور
کسے کز آبریزش نیست پرہیز — اگر خود خونِ تست از خود برون ریز
ادب شرط است اگر فرزند شوخ است — سگِ دیوانہ را دار و کلوخ است
بہ پشتِ بے ادب رحمت بود کوب — فرس چابک شدان بے ضربتِ چوب
مکن بدخوئے را با خویش گستاخ — ستورِ بد کُش ریزی زند شاخ

۳ - دو نیم را دو نیم کن ۳ ۳ ۹ - گزیدہ ساعتے حہ = گزندہ ساعتے ع حہ۲ = گزیدہ ساختے سا = گزندی ساختے با سگ نخانی ۲ ۱۰ - تقوی محال است ۳ ک ۱۲ - از تن برون ۳ ۳ حہ۲ ع۲ = از خود برون ع حہ = از تن فرو سا = از وے بہ پرہیز ک -

چو نافرجام را بر سر کنی جائے — مشو رنجه گرت بر سر نهند پائے
فغان زان سیل کاندم کاندر آید — ز پلوان بگذرد بر پل بر آید
بزرگ ار بردباری کرد با خرد — ز ننگش خرد گشت و از لگد مرد
نکوخویان سفیهان را زبونند — که اینان راهوار آنان حرونند
بسگ گفتند کاشتر سرفراز است — بخنده گفت سگ گردن دراز است
شگال ار پیش بزگوید سرودی — ز چشم آرد ز بهر رود ده رودے
ز شوخی کادمی را از زبان جست — همه حال از تحمل وا توان رست
ز تندی گرچه کارت را بلندی است — تنک بودن نه رسم هوشمندی است
چو کوه از سنگ بایدبست بنیاد — نشاید شد چو خس بازیچهٔ باد
به بے سنگی مکن بنیادِ درویش — کزاں بے سنگ مینی خانهٔ خویش
بسیم بد مشو در خانه عامر — که زود افتد چو سوگندِ مقامر
چو گل برگے کن از پاکی مهیّا — مبیں رقصِ خساں بر روئے دریا
قناعت را بفلسی کیسه بردوز — بپرجستن مشو دل را بد آموز
چه مینی خامه زن را گنج در زیر — که قصّابیست از نے کرده شمشیر
ز یک تن خوں فشاند تیغ در مشت — بیک خامه سپاهی را توان کشت

۶- زخشم آرد بهر یک چشم رودے ےعا ۷- از زبان خست حۂ ک = جست ع حۂ ع ۲ کا ۱۰- بے سنگی سا ۳ سا حۂ حۂ ع ۲ = پے سنگی ع ۱۲- برگے شو از پاکی ۲ = برگے کن ار پاکی حۂ = کن سینه از پاکی ک ایضاً مبیں در رقص خس ے ۱۴- که جلّادیست ک -

قلم زن کو برون آرد پیاپے — زر از نوکِ قلم چون آتش از نے
نه چون درزیست کز سوزن بهنجار — برون آرد درم همچون گُل از خار
گر اِدریسے کنی یابی بسے کدم — ز عیسیٰ سوزن و رشته ز مریم
وگر کس آبِ یک سقا به خواند — نه آبِ رو نه آبِ پشت ماند
وگر یک ماهیِ پاکست در شست — به از ده ماهیِ ناپاک در دست
حلال القبج مالِ پُر نه بیند — کبوتر دانه جوید ورنه بیند
بود در خوردِ همت کامِ هر کس — نخواهد کامِ شاهین قوتِ کرگس
غلیواز است نے باز آنکه هر بار — کند از جانور رغبت بمُردار
حلالے خور ز خونِ خود کند دانگ — حرامے را ز رِ گلگون بگلبانگ
چو خواهد تیغ زن زاهن خورد زر — دلش از تیغ باید آهنین تر
نیاید از عروساں پهلوانے — نه از سیمین تناں آهن توانے
قباپوشانِ غَزَلِ رهبر نام — غَزارا کامگارا از خنجرِ کام
مبین بر تیر رنگِ سُرخ و گلگوں — که نبود تیر را رنگی به از خوں
نهنگے شو که با دریا کند زور — کند زیر و زبر دریا بیک شور
نه با خه کِش چناں برگستوانے — سر اندر سینه دُزدد دهر زمانے
چو کار اُفتد نه کار از بهرِ ناں کن — غزارا باش و آشامِ سناں کن

۱۰- خورد برسر ۱۲- غزاد کامگار س ۱۵- اندر سینه دارد ش ۱۶- غذارا باش حج —

مبین کز نعمت درمعده چونیست | که جانبازی بناں خواهی گرونیست
بزن برجانِ آں منعم سِنانے | که نرزد نزدِ او جانے بنانے
ندارد همّتِ دادار سپهدار | تو هم کوته مکن همت گهِ کار
بیجا پُر دلے کُن گاه و بے گاه | چو شیری کِش تهی باشد تهیگاه
گرآئی زنده کم ناید زر و کام | دگر رفتی زهے زیبا سرانجام
ورت هستی دهِ بخشندهٔ هست | هر انگشتی کلیدِ دل کن از دست
متاعے را که خواهد رفتن ازپیش | ازو ناچار بستاں بهرهٔ خویش
چو مرکب را برون کار درانے | همت ماتم بود هم میهمانے
بصَرفه صرف کن نقدی که داری | که امساکت به از اِسراف کاری
نه آں صَرفه بود زاندیشهٔ خام | که بخلِ صِرف را صَرفه نهی نام
هماں صَرفه است کانجت هست دربند | چناں ریزی که پسند خردمند
بده سیم و درم بے مایگاں را | نه نُزل و هدیه عالی پایگاں را
بخشند برق برابری که راند | زکِشتِ خشک و بردریا فشاند
مده سرمایه بردستِ دغا باز | مپرور سفله را درنعمت و ناز
برآرد از دماغِ عاقلاں دود | بزیرِ دیگِ شلغم هیزم عود

۱-کز نعمت درمعده سا سا ح ح ک ع = کز نعمتے گرمعز ع ۲-که نه ارزد سا سا سا ح ح ع = نیرزد
ع ۵-کمیابی زر و کام ح ۸-چو مرگت را برون کاردانی ح ب ع = کاردانی سا ک
ع ۱۱-صرف است سا ح -

توانگر را که بیش آید فراپیش — دران بیشی بود سود از زیان بیش
اگر گوهر فشاند ابرِ دُر بار — کم از ژاله دان برگشت پُربار
چو روغن پُر فتد بر آتشِ تیز — هم آتش کُش بود هم آتش انگیز
دهنده کش گره برابروان نیست — به است ارچه از گره نقدش روان نیست
گشادن دست و پیشانی گهِ جود — دو فتح است از پئے خواهنده موجود
گشادِ دست بے ابرو گشادن — بود با استخوان لوزینه دادن
وراحسان نیست چون ابرو گشاده است — بیا کان نیز فتحے رو گشاده است
چو گشتی در درم دادن کرم کوش — ز فریادِ درم خواهان مکن جوش
چو مقبل رم خورد ز افغانِ محتاج — دهد غوغائے اِدبارش بتاراج
گر آید گل ز بانگِ بلبلان تنگ — نگر کرگس کند سوئے وی آهنگ
تو قطره ده کزان دریائے سیل است — مجو نامِ نکوکان خود طفیل است
نه بخشد زر جوانمرد از پئے نام — نگوید نرد بازان مرغ از پے بام
چو زر داری چه از نامے پریدن — نمی شاید بزر بادے خریدن
مده بیرون فریبِ عشوه پرورد — که خلقت از گمان داند جوانمرد
حذر زان گنج پاشی کز دلِ تنگ — زبانش حاتم است و دستِ او سنگ

---

۴ - ارچه از س۱ س۲ ح ح۲ ع۲ ی = ارچه س۲ ع ك ب ۵ - گشاده دست س۲
۷ - بیا کاں س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۲ = بیا کاں ع ایضاً فتحے رو گشاد س۳ ح ح۲ ع۲ ب = فتحے بر گشاد ع ۱۴ - دارد جوانمرد س۳ -

چو می جوید کسے زاں آبگینہ　　گدائی بیندش با صد خزینہ
چو آید نقب زن در کنجِ درویش　　کند رخنہ ولے در سینۂ خویش
مقامر کو زند بر قلب زن داؤ　　بہ نقدِ کیسۂ خویش افگند کاؤ
برنج آنما یہ بہرِ خود مکن جمع　　کہ از مومِ تو غیرے برکند شمع
بنہ بر خویش رنجے بہرِ آں را　　کزاں راحت رسانی دیگراں را
زبو جز سوز نبود بہرۂ عود　　زحلوا قسمِ حلوا گر بود دود
وراز خود در وجودت نیست جودے　　بگیر ایں بخشش از کامل وجودے
بروں دہ نقش ار داری زنقّاش　　چو نقشت نیست باری آئینہ باش
بکارے دست زن کائے دراں چپت　　چہ دوزد تیر چوں باشد کماں سست
خرد دا سوئے بینائی بود زور　　بچاہِ گور نفتد جز بطِ کور
چو خطِّ ما بحکمت شو نمونہ　　مشو چوں خطِّ ہندو باژگونہ
چو مسطر راستی را نہ رگ راست　　چو چوبِ راست شو کو جدول آراست
کہ نام از راستی گیری بکشور　　چو چوبِ جدول و چوں تارِ مسطر
بدانش راست باید داشت تن را　　نشاید کژ نہادن خویشتن را
چو چشمِ راست عمداً کژ کند کس　　نماید ہمچناں کژ چشمِ او پس

۱- چہ می جوید ۳ ۲ع ۳- قلب زن ۳ ۲ ۳ع ۲ب ۶ = قلبہ زن ۶ح ۱ = قبلہ زن س ح ایضاً بنقدِ کیسہ س ۲ ۳ ح ح ۲ع ۲ب ۵ = بنقدِ کیسہ ع ۷- دراز خود س ۲ ۲ ح ح ۲ع ۲ب = دراز خود ع ایضاً بگیر ایں بخش س ۱۰- برد ز ور ح ۱ ۱۵- نماید چشم او کژ ہمچناں ۳-

قلم زن راکہ دستِ راست برجاست — بدستِ چپ نگیرد خامہ راست
سناں ناید درست ار کژ گزارند — الف نون آید ار از چپ نگارند
بدانش زندگانی کن ہمہ جائے — کہ تا دانا و ناداں بوسدت پائے
چو طاؤس ارچہ پوشی حلّہ بردوش — نشاید پائے خود کردن فراموش
چو خاک از پستی افزاید وجودت — چو آتش سرکشی بکشند زودت
برفتن ہر رہی در خورد پیکے است — ز مردم ہر سلامی را علیکے است
بقدرِ خویش دارد ہر یکے زور — چہ ہمدستے کند با اژدہا مور
نشاید نیشکر با پیل خوردن — نہ در تگ با صبا تعجیل کردن
حریف آں گیر کز وے در نمانے — سلاح آں جوئے کز وے کار رانے
سلاحِ رخش چوں بر خر نہند مرد — بماند ہم ز خویش وہم ز خر فرد
سزاوار است ہر کالا بہر جائے — کلہ بر فرق زیبد کفش در پائے
کسے کو از کلہ خس زیر پا روفت — بباید کفش بر سر محکمش کوفت
روش آں کن کہ دانایاں پسندند — نہ آئینے کہ نادانان بخندند
اگر زشتے برعنائی مزن گام — کہ طفلانت نثار آرند دشنام
خراماں روستائی چوں نہد پے — بخندد یا تنائی پائے بروے
عجوزی کو کند گلگونہ بر روئے — چو توسن ز اشتر از وے رم خورد شوئے

ا- قلم را چونکہ ۳ ۲ - الف بے آید ح۲ ۵ - ار پیتی ح۱ = از پستی ح ع۲ ع ۷ - ہر کسے زور
۳ ب ۱۲ - محکم بر سرش س ع۲ ۱۶ - چو شوید روئے از وی رم خورد توی ۱

برسمِ عاقلاں بگزار تن را — مکن خدمت ہوائے خویشتن را
زشہوتہا کہ برکار رست مستی — عنانِ باد پا گردآر رستی
مداں قطرہ کہ جَست از مرد چوں برق — کزاں طوفاں ہمہ آفاق شد غرق
زناں راآں یکے قطرہ بگلشن — بہ از صد سلکِ مرواریدِ روشن
عَروسے کز چناں نم ماندبے بر — بکامش چشمۂ حیوانِ شود زہر
کنیزی کو ز آتش گشت درتاب — سبوش از مَشکِ سقایاں بَرد آب
ہرآں مردی کہ شاہد جوئے باشد — چو شاہد مستِ رنگ و بوئے باشد
بود مردِ خرد کرباس بر دوش — ہم آگوشِ زناں ابریشمی پوش
زدانش کن لباسِ تن کہ زیب است — نسیج و پرنیاں ابلہ فریب است
خردمند از لباسے چوں شود شاد — کہ کرمیش از دہنِ دیگر بروں داد
بسہلے بس کن ار داری بدل چشم — کہ ابلہ حُلّہ پوشد کاردان پشم
حریرِ عنکبوت و جامۂ غوک — نزیبد جز باندامِ خردوک
اگر زیور سزد بر مہرۂ خر — بہ از خرمہرہ نبود ہیچ زیور
بہرجانب کہ شغلت دارد آسیب — متاعِ سود جو نے مایۂ زیب
ہمہ کس گرچہ در زیبا پسندیست — ززیبائے نکوتر سودمندیست

۲- چو برکار است حہ حہ۲ ب ۳- مداں قطرہ سا سا۲ ع۲ = ہرآں قطرہ حہ = بداں قطرہ حہ۲ ع ۶- پشت سقایان سا سا۲ حہ ع۲ ب = مشک سقایان سا = دست سقایاں حہ۲ ۹- لباسِ خود سا۳ ۱۲- خرولوک سا۳
۱۴- سوائے ع کے باقی تمام نسخوں میں "دارد" ہے۔

بسر منہ سود و زیانی است موجود | زن از وے زیب جوید مرد از سود

شتر را لب نباشد در خورِ بوس | ولیکن پشت باشد بابتِ کوس

خراں را زیب ندہد گوہریں ساخت | ولے پالان نو زیبد گہِ تاخت

بپائے جفت راں منگر کہ زشت است | تو دستش بیں کہ دست افزارِ کشت است

عمل گر بہرہ اندک ور فزوں داد | بامیدی دو انست آدمی زاد

یکے گوہر برد بے کندنِ کاں | یکے را ہم بکاں کندن رود جاں

چو بے روزی کسے کم یافت نانے | چرا بیہودہ باید کند جانے

بکارے دست زن کارزد برنجی | بگِل کندن نہ ہر کس یافت گنجی

چو در ہر پیشہ نیکی و بدی ہست | میندیش آنگہ اندر پیشہ زن دست

بگیر از خویشتن بر دست کاری | کہ مرکب رہ نداند بے سواری

چو دل خواہی بمزدی شاد کردن | بباید خدمت استاد کردن

چو گیری تیشہ بے استاد لازم | کہ دستت چوب گردد چوب ہیزم

گلابی کاید از گلہائے خودروئے | نہ در خوردِ دلِ مردم دہد بوئے

بگیر آئینِ راہ از نیکمرداں | عناں از راہِ بدمرداں بگرداں

کسے کو در پئے غولاں زند گام | کند ریگِ بیاباں خونش آشام

۲- پشت باید [ت] ۹- نیک و بدی ہست [س ع] ۱۴- آئین نیک از نیکمرداں [ت]

۱۵- خویش آشام [س ت ح]-

رہی زروکش بسے پے ہست بر جائے　　بہر رخنہ مشو چوں مار بے پائے
ہمیں رہ شارعِ پرہیزگاری است　　ہماں رہ رو گریت زاقبال یاری است
لگام شرع کن نفس حرون را　　بروب از فتنہ میدانِ درون را
نخواہی کاب در جویت شود کم　　بنا ہائے شریعت دار محکم
بلندی بایدت افگندگی کن　　خدارا باش و کارِ بندگی کن
بعشق آویز در کارِ الٰہی　　مجو از زہدِ خشک آبے کہ خواہی
نہ عشق است آنکہ باید خورد خونے　　ز پرحیضی و یا گلخن درونے
ہماں عشق ست کت برگیرد از خاک　　برد پاکت بسوئے عالمِ پاک
کسے کیں کیمیاش از دل بکار است　　رخِ زردش زرِ کامل عیار است
زقلب این کیمیائے دل مکن سلب　　کہ ہست آں کیمیا ہائے دگر قلب
فشاند ایں جرعہ بر من پیرِ ہشیار　　کم از مستی زہستی کرد بیزار
غلط کردم تفاوت چند گویم　　نہ بخشیدند زاں گلزار بویم
چہ لافد آنکہ تر دامن چو میغ است　　کہ ایں بوے از ہمہ پاکاں دریغ است
خوش آں پاکاں کہ کردند ایں قدح نوش　　وزیں مَی جاوداں ماندند مدہوش
خدا روزی کند زاں پُر شرابے　　دلت را مستی و خانہ زا خرابے

۱۔ بسے پے ہست س[۳] ح ح[۲] ب د = پل ہست س[۲] = بے پاست ع س ۷۔ اینکہ برخیزد زخونے س[۲]
۹۔ بکار است س ح ع[۲] = نگار است ع ح[۲] ۱۱۔ کم از مستی ب = کم ایں مستی ع[۲] = کہ ایں مستی ع ح[۲]
۱۴۔ خاموش ب۔

از آں جام ار دہندت شربتے نو   بریزی جرعۂ بر خاک خسرو

دلِ دانا شناسد کیں چہ راز است   بابلہ گفتن آبے در جواز است

خساں ایں مہرہ را قیمت ندانند   کہ دُرِّ پاک را خرمہرہ خوانند

کس ایں گوہر بگوشِ خر چہ بندد   کہ بربندندۂ گوہر بخندد

اگر خر بندہ با خر راز گوید   خرش از راہ دیگر باز گوید

بگلخن کش نشاید مشک دادن   بکامِ تشنہ پستِ خشک دادن

تفِ خور شپرک را شعلہ گیرد   جُعَل گر بوئے گل یابد بمیرد

برشتت ایں ودازاں می فشانم   کہ ہست آزارِ تو آزارِ جانم

اگر کس چشم غیرے را کند ریش   نباشد چوں خراشِ دیدۂ خویش

ور آتش خرمنِ بیگانہ سوزد   چناں نبود کہ رختِ خانہ سوزد

مرا نامی است روشن تر ز خورشید   تو روشن کن کہ ہست ایں عمرِ جاوید

وجودت گرچہ از من گشت موجود   بدانگونہ کہ نامِ نیکو از جود

مپنداری کہ زیرِ نیلگوں بام   ز نامِ من ترا روشن شود نام

درختے شو کہ از خود میوہ ریزد   نہ میوہ کز درختش نام خیزد

چراغے باش کافروزد جہاں را   نہ آں شعلہ کہ سوزد خان وماں را

مشو تاریک رُو چوں بوم وخفاش   چو بازِ پادشا فرخندہ رو باش

---

۳ - نیکو ندانند ب ۸ - برفشانم ج ۱۲ - نامِ نیک ب ۱۶ - تاریک خو ۳ -

اگرچوں من شوی روشن بجمعے — توئی شمعے کہ افروزد ز شمعے
وگر بر من نشیند از تو داغے — توآں دودے کہ زاید از چراغے
زبارِ تلخ خیزد خواریِ شاخ — زشمعِ مردہ کے رُوشن شود کاخ
ترا میگویم ایں پندِ دل افروز — کہ دارم بہرِ تو سوزِ جگر سوز
توئی چوں مردمِ چشم زتقدیر — بچشمِ مردمی ایں سرمہ برگیر
اگرزیں توتیا روشن کنی چشم — بہ بینش بازدانی گوہر از پشم
وگرزیں روشنے بے نور مانے — من آن خویشتن کردم تو دانے

دراختتام ایں سوادِ پرآبِ زندگانی کہ ماجرائے دولرانی وخضرخان است خصّصہما اللہ بعمرِ الخضر

بحمد اللہ کہ از عونِ الٰہی — بپایاں آمد ایں منشورِ شاہی
بقدرِ چار ماہ و چند روزے — فروزاں شد چنیں گیتی فروزے
درو کرد آسماں گنجینہ صرف — کہ عمرے گِرد گردش حرف برحرف
بخرجِ ایں متاعِ دیرحاصل — عُطارد را زیان داد و مرادل
گہر کامد دریغ از مہر و مہش — دریں شد خرج یک یک بیدریغش

۱- بونے شمعے سا ع ۲- بونے دودے کا = توئی دودے سا سا حا حا ع ب د = تواں دودے ع
۴- مہرے جگرسوز سا حاشیہ ۸- دراختتام کتاب تعداد ابیات حا = درختم کتاب ع ۱۱- گوہر فروزے ب
۱۴- صرف سا سا ع ب = خرج سا حا حا ع -

نه زانگونه گهر هائے که سنگی — گرفت از پرتوِ خورشید رنگی
گهر هائے بتاب از نورِ جاوید — کزاں رنگ آورد یاقوتِ خورشید
چو زاملائے رقم سنجانِ تقدیر — ق نگارش یافت ایں فرخنده تحریر
عَروسے شد جمالش مایهٔ عشق — ز سرتا پائے در پیرایهٔ عشق
قلم بسیار در سودا فروشد — که زلف آرائے ایں خورشید روشد
تو گوئی صورتِ یوسف دریں رو — ز نون و صاد کرده چشم و ابرو
زهی لُعبت که گاهِ گُش خرامے — شود از غمزه برصد ویس رامے
دریں وقت ار بخیزد وامق از گِل — از آں عذرا بریں عذرا نهد دل
هم اینجا لیلی و مجنوں گرو شد — هم از شیرین و خسرو قصّه نو شد
گر اوّل بود غیطینوشش را جوش — نشد حاصل زبهمن نوشش ایں نوش
دگر از ورقه وُ گلشن کنی یاد — هم از حُسنِ سخن اُفتاد بنیاد
تو ایں دیبا نگر زانصاف بنیش — که فرض است آفرینش زآفرینش
دریں گیتی بشادی و نژندے — کسے کم خواند زینساں دردمندے
بهر حرفش دروں ده نامهٔ شوق — بهر لفظش نهاں صد عالمِ ذوق
مروِّح صحن هر بیتی چو فردوس — دقایق جمع چوں برجیس در قوس

۵- نطق آرائے ب ۶- سورهٔ یوسف س شا [۲] شا [۳] حر حر [۲] ع [۲] ب = صورتِ یوسف ع ۸- گش خرامے سا شا [۲] حر حر [۲] ع [۱] = خوش خرامے شا ب ع ۱۰- عیطیطوش حر [۲] ایضاً نوش بن نوش حر شا [۱] ۱۱- نقاد بنیاد حر [۲] = افتاده بنیاد س ۱۲- ایں زیباشا ایضاً وگر فرصت ببالی زاذینش شا [۳]۔

جمال آراست این ماهِ دل افروز | زذوالقعده دوم حرف وسیوم روز
مورّخ چون شمارِ سالِ وے کرد | عُطارِد بر سرِ ذوالقعدہ کرد
وگر تاریخ بکشایند زابجد | زہجرت پانزده گیرند وہفصد
وگردانند ه پرسد بیت چند است | ق درین نامہ کہ ازعشق ارجمند است
بصد خوبی نشاند در دل وجان | غم خوبِ دولرانی خضرخان
چو بربالا کشد این پرده راکس | چهار الف است و دوبیت اینقدربس
پس از خونِ شہیدانِ پُرانده | نوشتم سه صد وزان پس ده و نه
اگر بر راستی خواہی گوا خواست | شہیدانیک گواہی میدہد راست
دگر زیروزبر گردند ہمه | چهار الف است و پانصد بانه و ده
درین میمون سوادِ خضرخانی | زکلک افشاندم آبِ زندگانی
چو خضر افگندم اندر چشمه ماہی | نهفتم آبِ حیوان در سیاہی
جراحتہائے مشتاقانِ شب خیز | خراشیدم بنوکِ خامۂ تیز
نه دودہاست اینکه بیرون آمد از نے | که خونِ سوختہ زاد از سرِ وے
سر دکیں شعله گردد گیتی افروز | کہ از دودِ دو آتش دارد این سوز
اگرچه تشنه را آبی دہد خوش | زند در خرمنِ ہستی ہم آتش

۱- ذی القعده حج[۲] ع[۲] = ذوالقعده حج ح **ایضاً** ششم روز س[۳] حج[۲] ع[۲] = سوم روز س[۲] حج ب ی
۷- بیت ابنه س س[۲] حج حج[۲] ع[۲] ع = پرانده ی ع حاشیه = مشهدافروز - نه ده ازاں روز س[۳]
۱۴- دودِ پر آتش س[۳] -

بدل رنج آرد و در سینه راحت　　جسد را مرهم و جاں را جراحت
بشادیها دهد در نغمه یاری　　کند هنگامِ غمها غمگساری
بےخواراں دهد داروے مستی　　بخونخواراں صلاے بت پرستی
جگرها بر سرِ آتش نشاند　　نمک بر رخنۀ دلها فشاند
زهی آتش فشاں دیباچۀ درد　　کزو هم بادۀ و هم خوں تواں خورد
شکر پرورده خوزستانی از ناز　　که خواند سوے خود جاں را به آواز
مفرّح شربتے کاری چو در پیش　　شود از بیش خوردن تشنگی بیش
شود بیدار عشق و عقل در خواب　　هوس مستسقی و اندیشه سیراب
فسرده دل نیاز اندیش گردد　　نیازی را نیازش بیش گردد
درو جان و دلے منزل کند راست　　چو فرزندے که یابندش بصد خواست
مرا گرچه دریں گفتارِ دل دُزد　　بهر حرفے سزد صد گنجِ زر مُزد
نیم با اینهمه زیں گفت و گو شاد　　که هنگامِ پَریدن نیست زیں باد
بسر شد نوبتِ حُسن و جوانی　　نماند آبے بجوے زندگانی
شد از من روزگارِ خرّمی دور　　بَدل کرد آسماں مُشکم بکافور
بروں شد ماهیِ امیدم از شست　　بناد رخسانهٔ هفتاد پیوست

۳- بُت پرستی سا سا سا حج ع ح عطا = شب پرستی ع ۶- جانے بآواز عطا
۹- نیازے بیش سا ب ۱۰- درون جان و دل سا سا حج حج ب = درو جان دلے ع
۱۱- بهر حرفے رسد ب —

فروغ از روے و تاب از تن تہی گشت چراغِ دیدہ را روغن تہی گشت
خزاں در باغِ ہستی غارت آورد سمن پژمردہ گشت و ارغواں زرد
غرض را در خزینہ ماند عقدے نماند از آرزو در سینہ نقدے
بزنگ آورد روے آئینہ ہوش سخن را راہ می ندہد بخود گوش
صدف را مہر زد لبہائے خنداں تزلزل یافت گوہرہائے دنداں
نویدِ یاد در خاکم زمہر باب صلا گفت از برادر خواندہ خواب
متاعِ عیش را بازار بشکست تمنا را کلیدِ کار بشکست
سہی سروے خراماں ماند بر جائے تواں از دست رفت و جنبش از پائے
دو زانو ضعفِ خود کردند معلوم شدند آئینہ ہائے آہنیں موم
دریں ہنگام کآمد گاہِ آنم ق کہ در جنبیدن آید کار بانم
چہ جائے آنست وہ کیں نفسِ خودکام نہد بنیادِ ہائے نا سر انجام
برغبت بستہ دل در ہرزہ چند نہ شرم از خویش و نے بیم از خداوند
گہے یارِ جوانانِ غزل گوئے گہے در بندِ طفلانِ نکوروے
گہے بادی در آرم در سر از گفت گہے گویم ندارم در جہاں جفت
ہمیشہ بازنخ بود است کارم سراسر در زنخ شد روزگارم

۳- برخزانہ ۳ = برخزینہ حج۲ ب ایضاً در کیسہ نقدی سا ۲ ح حج۲ = در سینہ نقدی شا ع

۱۰- در جنبیدن آید شا۳ حج۱ = در جنبیدن آمد سا۲ شا حج ع -

نشد سررشته بر دست از بجا تم — که بر بندد ز نخ هم در حیاتم
ز حرفی کاں بنوکِ خامہ دادم — سیہ شد نامۂ من چوں سوادم
ز نقشِ بدستوہ آمد قلم گیر — نماند اندر صحیفہ جائے تحریر
فرشتہ چوں بزیرم رخت ریزد — کہ دیو از سایۂ من میگریزد
دریں سودا دلِ دیوانہ درماند — وزیں قلما قلم افگندہ سرماند
غضہائے کہ رونق بخشد ایں سوئے — ہمہ در پیشم آمد روئے در روئے
مراد از گفت گر کامم کشاد است — گرفتم ہرچہ در عالم مراد است
بکشتِ من ز ابرِ بختیاراں — ز اُمیدِ من افزوں ریخت باراں
بزرگاں کردہ از دستے چو دریا — مرادِ خاطرم یکیک مُہیّا
ز اوراقے کہ باہم غنچہ بستم — چو گل در بزمِ سلطاناں نشستم
نسیم را چناں شد بخت خواہاں — کہ گشت ایں غنچہ دستنبوئے شاہاں
مرا بود از چنیں فرخندہ کارے — کلاہِ عزت از ہر تاجدارے
ز ہر شاہ آمدم ہر دم خراماں — چو سوئے سرخ روئے و زر بداماں
نہ باہر مشتری کردم قرانے — نہ ہر مرّیخ را دادم عنانے

۲- چوں سوادم س۱ س۲ س۳ ح ح۲ = زاں سوادم ع ۴- دل درماندہ س۲ س۳ ایضاً وزیں قلماں ء = دریں قلماً ح۲ = وزیں کالا س۳ ۷- مُرادر گفت س۲ ح۲ ء = مُراد از گفت س۲ س۳ ب ۸- اُمید بختیاراں س۱ س۲ س۳ ح ح۲ ع۱ ب = ز ابرِ بختیاراں ح ع۲
۱۰- بزم سلطانے س۲ س۳ ب ۱۳- آیدم س۲ –

نہ از ذیلِ عنایت سایہ جُستم — نہ در ظلِّ حمایت پایہ جُستم
ہمہ جا بودم از بختِ پر اُمید — عُطارِد دار ہمزانوئے خورشید
بہر کف جائے کردم یاسمیں وار — زبر دستِ زبردستاں نگیں وار
ولے بااین فریبش گشتہ مغرور — بہ آساں چوں توانم کردنش دور
ندانم چوں بجا آرد سزا ایم — فرامش کاریِ شکرِ خدا ایم
بریں بس نیست دیگر خلقِ ناداں — بہ تحیس دادنم دارند شاداں
مرا خود دوزخ کردہ فنِ زشت — دگر ایشاں بدم سازند انگشت
یکے از من غزل جوید دگر بیت — فشانندم بر آتش روغنِ زیت
بدو دانگیزیِ زینگونہ سوزے — حدیثِ من بداں ماند کہ روزے

حکایت

یکے را خانہ بود آتش گرفتہ — دلش را شعلۂ ناخوش گرفتہ
دواں باچشمِ گریان و دلِ ریش — بہ آبِ دیدہ میکُشت آتشِ خویش
برو بگزشت ناگہ ابلہے مَست — نمک خوردہ کبابے کردہ بردست
بدو گفت ایکہ آتش میکُشی تند — بیا ویں شعلہ چندانے مکن کند
کہ من بر آتش اندازم کبابے — ترا نیز اندریں باشد ثوابے
ہمین است اندریں گفتار حالم — کہ خلق از من خوش و من دروبالم

۶- بہ تحیینے دلم ب = بہ تحیس و زہم ۳ ۸- غزل خواہد یکے ب -

کجا شاید ز عقلِ دانش آموز — کہ در افسانہ وافسوں رود روز
تنم را دہر زآں سو روفتہ جائے — دلم را زیں طرف زنجیر در پائے
نگہ کن کیں کشاکش بر چہ سانست — کاجل زآنسو ائل زینسو کشانست
تنے کش در کشش دو رشتہ بندند — ہمہ بندش بخونی گریہ خندند
سخن گر نود ہمہ سحرِ مبین است — فراواں موم و اندک انگبین است
گلے نشگفت ازیں خرّم بہارم — کہ ضائع گشت روز و روزگارم
چو من آلودہ دامن گل نباشد — سیہ رو تر زمن بلبل نباشد
نگر تا چند ز افسوں یافتم دام — کہ ایں طوطی نہد آں بلبلم نام
رسانیدم سخن را تا بداں جائے — کہ آنجا گم شود اندیشہ را پائے
نہ در ملکِ عرب تیزیم کند است — کہ رخشم گاہ نرم و گاہ تند است
چو از نعتِ نبی تابد جمالم — بجانے رضا ندہد کمالم
دری را خود دری شد باز برمن — کہ غیرے را نزیبد ناز برمن
خدایم داد چنداں معانے — کہ بگرفتم بساطِ ایں جہانے
دریغ آں سو ندارم مایہ با خویش — علف در خانہ خوردم راہ در پیش

۴۔ تنے کش در کشش س ۱ س ۲ س ۳ ح ۲ د ھا = تنے کاندر کشش ع ایضاً بخونِ گریہ ب ۷۔ سنبل نباشد ح ۸۔ بافتم دام س ۲ د ع ۲ ۱۰۔ نہ رخشم ب ع ۱۱۔ یابد جمالم س ۳ ح ۲ ایضاً بجائے یک زسد نہ ہد کمالم س ۳ ۱۳۔ چندانے معانے س ۱ س ۲ س ۳ ع ۲ = چندانم معانے س ۳ ۱۴۔ مایۂ خویش س ۲ س ۳ = مایہ باخویش س ح ۲ ع ۲ = پایہ بر خویش ع = بایہ باخویش ح۔

زدل سختی تنم آئینہ کردار   ازیں سوروشن و زانسوے زنگار
بدیں بازی کہ طفلاں رافریب است   نہ دانا باشد آنکو ناشکیب است
گرفتم خود گرفت آفاق حرفم   برآمد بر فلک نام شگرفم
چہ سودم زیں چو گاہ رستگاری   نیابم زو بری جز شرمساری
چہ خوش گردم کنوں زیں نغمۂ خوش   کہ پاکو باندم فردا بر آتش
دو مایہ حاصلِ شعراست دردہر   بہر دو نیست زامیدِ زماں بہر
یکے مالی کہ سلطاں بخشد و میر   دوم نامی کہ گرد د آسماں گیر
بچشم ہر دو در راہِ خطرناک   غبارے داں کہ ایں باد است و آں خاک
رہم شیب و فراز و دیدہ پُر گرد   فرس ہم کور جولاں چوں تواں کرد
چو ایں لاشہ بچاہ اُفتد نگونسار   نہ سلطاں دستِ من گیرد نہ سالار
چو فردا از زمیں بالاکنم پشت   چہ باشم خاکسارے باد در مشت
خداوندی کہ ما را کار با اوست   بہر نیک و بدم گفتار با اوست
بود واجب کزیں نقشِ تباہم   نگرداند بحشر روسیاہم
بَرَد در دوزخم با آتشیں بند   گلوبستہ دروغیں دفترے چند
دریغا رہبرِ داندہ در پیش   دلِ من ہم براں گمراہیِ خویش
چو من خود را زرہ یکسو فگندم   گنہ بر دامنِ رہبر چہ بندم

۶- ازامیدان بہرسا ۲ ح = اُمیداں بہر ۳ کا = زاُمیدواماں بہر ب ۸- بچشم آن ہردو ۳ = بچشم ہردو ح ا ع
= بچشم ہردو سا ۲ ح ب ع ۱۳- حرف تباہم ب-

ندیدم پے بہر جانب کہ راندم زہمراہان و رہبر دور ماندم
بہ بے آبی چو گم شد اشتر مست بقرباں دادمیش از تردیہ دست
پس از من ہر کہ آید یا گر آید پے اندر پے رسد آنجا کہ شاید
مرا ایں غولِ نفسِ دیو پندرا فگند اندر خرابہائے بسیار
کنوں زیں بادیہ تا کاروانم مگر کرگس رساند استخوانم
ولے با ہمہ اُمید دارم کہ غافل نیست رہبر از شمارم
زصالح ناقہ گر تنگ زد بفرسنگ برآرد ناقۂ خود صالح از سنگ
بزی کو راہ جُست از پیش و از پس عصائے راہِ او چوبِ شباں بس
شدم تسلیم پس او داند و پیش کہ من ایں رہ نیارم رفتن از خویش
بدو فضلِ خدایم کرد تسلیم ہم او صدقِ دیم بخشد بہ تعلیم
خداوندا بسوئے رہ نمایم کہ با ایں رہ نما سوئے تو آیم
ہمہ کس حاجتے آرند در پیش چہ حاجت من کہ گویم حاجتِ خویش

نمی خواہم زتو بخشی چو ہر کس
تو خسرو را چہ مے بخشی ہماں بس

۱- بازماندم س۳ ح ع۲ ح۲ = نیز ماندم ب ۲- بقرباں داشت ب ۳- ہر جا کہ خواہد ب ۴- دیو کردار س۳ ۸- بزے کو می جہد ء = بزِ کو را جہد س۳ ۹- شدم تسلیم پیر او داند و پیش س۳ ح ح۲ ع۲ ب ۱۰- صدق دیم س۳ ب ۱۳- بخشش چو ہر کس س۳ ع۲ ح۲ ب-

تمت بالخیر

تاریخ طبع مثنوی دَوَلرانی وخضر خاں از حافظ محمد اسلم صاحب جیراج پوری

الا اے آنکہ داری مایۂ ذوق
بخواں ایں دفتر افسانۂ شوق

بہ بیں ایں قصّۂ نغزِ کہن را
بہ بیں نیرنگیِ رنگِ سخن را

بہ بیں انداز سحرِ سامری چیست ؟
بہ بیں اعجازِ فنِّ شاعری چیست ؟

بہ بیں تا خامۂ خسروؔ چہ چیزست ؟
کہ در مصرِ سخن ہمچوں عزیزست

سوادِ او زُلالِ زندگانی ست
کہ آبِ خضر در ظلمت نہانی ست

اگرچہ آں صوفئے اندر گلیم ست
ولیکن طورِ معنی را کلیم ست

کلامش در بلندی عرش پیماے
فرو تر نہند از بامِ فلک پاے

چو طوطی شکّر افشانیش مشہور
بشیرینی گرُو بُرد از لبِ حُور

ازاں مشہور در ایرانیان ست
کہ خسروؔ طوطیِ ہندوستان ست

مسلَّم نزدِ اُستادانِ نامی ست
کہ شاہِ مثنوی گویاں نظامیؔ ست

چرا کو در سخن عالی مقام ست
جہانِ نظم را از وے نظام ست

جوابش گرچہ افزوں از حساب ست
ہنوز آں خمسۂ اُو لاجواب ست

ولے بعد از نظامیؔ خسروؔ ماست
کہ در ملکِ سخن مسند برآراست

زبانش ملکِ معنیٰ کرد تسخیر
بہ تیغِ ہندیِ خود شد جہانگیر

باقلیمِ سخن سکہ رواں کرد | زمینِ شعر رشکِ آسماں کرد
جوابِ خمسۂ نظمِ نظامی | نوشت و داد دادِ خوش کلامی
مگر چوں پیرو نقشِ دگر بود | نہ بتوانست چیزے برو افزود

بطرزِ نو وے ایں قصہ بنگاشت | کہ اہلِ قصہ در پیشِ نظر داشت
بہ پیشِ گل کہ بلبل نغمہ خواند | چناں اندر زمستاں کے تواند
بہ پیشِ شمع پروانہ شود تیز | بجولانِ تماشا گرم مہمیز
زپیراں ایں مثل باشی شنیدہ | "شنیدہ کے بود مانند دیدہ"
ازاں ایں نظم را رنگِ دگر شد | زدیگر مثنویہا خوبتر شد
نوآئیں شد مرایں افسانہ را ساز | مےِ ہندی ست اندر جامِ شیراز
دولرانی خضرخاں زندہ گشتند | زنظمِ خسروی پائندہ گشتند
بداد از چشمۂ شیریں زبانی | خضر را خود زلالِ زندگانی
مپندار اینکہ افسانہ طرازی ست | بعبرت بیں کہ رمزِ عشقبازی ست

پئے تاریخِ طبعش گفت اسلم
دولرانی وخضر آباد باہم
۱۹۱۶ء